یہ حسن یوسف عشق زلیخا آفرینی خدا کی توفیق سے ہے

احسن القصص کی تفسیر دلپذیر اُردو زبان نظم بیان موسوم بہ

تفسیر سورہ یوسف منظوم

بمقابل متن متین مع ترجمہ دلنشین نہایت صحت سے

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوئی

التماس

اس مطبع مین ہر علم و کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے اور فہرست اوسکی ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت کتب بھی ارزان ہے اس کتاب کے تفصیل ہیچ کے تین صفحہ سادہ مین کتب مذہب اسلامی مثل تفسیر بزبان اردو و تواریخ انبیا و اولیا فارسی اتحد و کتب متفرقات دینیہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجود کارخانہ قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب مذہب اسلامی تفسیر

تفسیر حسینی مسمی بتفسیر قادری ترجمہ لفظ بلفظ بول چال اردو [illegible] انجا نب مطبع مولوی [illegible] ترجمہ [illegible] [illegible] بہت [illegible] جلد مین

[illegible] مصنفہ [illegible] ان۔ [illegible] قرآن مجید کی تفسیر منظوم [illegible] سات [illegible] السلام [illegible] اسلام منظوم [illegible] الدین۔

[illegible] تلاوت۔

[illegible] اولیا فارسی

[illegible] و معجزات [illegible]

[illegible] الاصفیا [illegible] احوال انبیا و مرسلین [illegible] اولیا اللہ

سالک مجذوب خانوادہ حضرات قادریہ چشتیہ و سہروردیہ اور جسقدر خانوادے ہین تبفاوت مراتب فرادی فرادی سب کا ذکر ہے بڑی جامع کتاب ہے دو جلد مین مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

۱ جلد مین چار مخزن ہین احوال انبیا و ائمہ و صحابہ تا مشاہیر اولیا سید امام علی شاہ مجددی تک۔

۲ جلد۔ پانچوان مخزن از حال شیخ ادہم تا حال مشتاق شاہ لاہوری۔

وقائع شاہ معین الدین چشتی معین حضرت حسن سنجری ثم الاجمیری بہت بسلاست ساتھ لکھا ہے مؤلفہ منشی بابو لال۔

روضۃ الصفا۔ بڑی عمدہ کتاب متداول ہے مانند سبع سیارہ کے سات جلد مین مصنفہ محمد خاوند شاہ

سیر الاقطاب۔ ذکر کرامات و خرق عادات اولیا اللہ مصنفہ شاہ اللہ دیہ۔

گنجینہ سروری۔ معروف گنج تاریخ تاریخ وفات و وجات اولیا اللہ و سلاطین ہند اسلامی کا ذکر ہے از مفتی غلام سرور لاہوری۔

دبستان مذاہب۔ اعتقادات کا بیان مصنفہ باسم نامہ نگار۔

جذب القلوب فارسی۔ مصنفہ شاہ عبد الحق دہلوی۔

خدا ہی حسن یوسف سے عشق زلیخا کی آفرین کی توفیق ہے

احسن القصص کی تفسیر دلپذیر اردو زبان نظم بیان موسوم بہ

تفسیر سورۂ یوسف منظوم

بمقابل متن متین مع ترجمہ دلنشین نہایت صحت سے

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوئی عزیز چار سو ہوئی سخن

135431

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں پہلے توحید جان آفرین
اوسی سے ہے سر سبز باغ سخن
اوسی نے جگر چیر کر سنگ کا
[illegible]
[illegible] نقش گل
ہر اک [illegible]
اوسی [illegible]
لگا [illegible]
مقدر الگ کر دیا [illegible]
جہاں تا جہان عالم [illegible] سرنوشت
ہو واقف کوئی اوسکے [illegible]
ہے نعت نبی معترف بالقصور
نبی کون سر دفتر انبیا
مقدس ہے ذات اوسکی [illegible]
عطا حق نے کر تاج امر اوسے

قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین
ہی سیراب و شاداب گلزار کن
کیا گوہر ایجاد ہر رنگ کا
[illegible] نقش و نگار
نگارندہ دفتر برگ گل
اوسیکی ہین قدرت کے یکسر گواہ
کیے نور سے ساغر ماہ و مہر
کیا سبز کشت اشجر خاک پر
لکھی سرنوشت اوسنے ہر ایک کی
سر مو نہ باہر ہی از سرنوشت

در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

در قلزم قدرت کبریا
وہ ہی باعث خلقت جزو کل
کیا مالک تخت اوجی اوسے

دکھایا جسنے نقش و نگار قدم
عنایات سے اوسکی گلگشت خاک
کر آباد گلشن بفصل ربیع
ہر اک برگ گل اوس سے ہے تازہ [illegible]
وہی مالک الملک معبود ہی
نہیں [illegible] قدرت ہے یکسان
ہوا ہی اوسی سے گل زرنگار
عناصر کی ترکیب سے ہی آشکار
ہی ذات اوسکی [illegible]
قلم جسطرح اوسکا جریان ہی

بہار گل بوستان ازل
شفیع الورا خاتم المرسلین
محمد کہ مانند [illegible]

بنایا ہی گلگشت لوح و قلم
ہوئی معدن گوہر تابناک
دکھا دی ہے انواع نقش [illegible]
ہر اک گل مین پنہان ہوئی اوسکی بو
زمین تا فلک اوس سے موجود ہے
ہوا جس سے قائم فلک بے ستون
شگفتہ ہا اوراق لیل و نہار
کیے پیدا عالم یہ ہژدہ ہزار
ہر اک شے پہ ہے علم اوسکا محیط
مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے
نہ آگاہ ہی اوسکے اسرار سے
غرض مخزن ہی اصل و فرع شعور
چراغ شبستان علم و عمل
کہ دینوں کا ناسخ ہوا اوسکا دین
نہ پیدا ہوا ہی نہ ہووے کہین

سمی جسطرح چاہیے دی کمال
کیا شاہد بزم عز و جلال
رسولوں کا کر درۃ التاج اوسے
کیا مسند آرای معراج اوسے

ملا حق سے کل قاب قوسین کا
کیا آفتاب اوسکو کونین کا
رسالت کے دیوان کا ہی انتخاب
ہوئی اوسپہ نازل ام الکتاب

دیتے ہین عالی روح الامین
خطاب اوسکو ہی رحمۃ للعالمین
تھا بی سایہ پر سایہ گستر تھا قد
اوسی کا باتفاق ازل تا ابد

وخیال رسل کو نبوت ملی
جو سمجھا اوسیکی بدولت ملی
ثنا ایزد پاک نے اوسکی کی
ہی قرآن مین طہ و یس لکھی

اصحاب کبار کی تعریف مین

اشرف کسی ہیچ کی تاب تھا
ہی ذات نبی آفتاب ثنا

درود اوسپر اور آل پر بیشمار
پڑھو ہمین شفاعت کا امیدوار

ہمیں کہ جو خاص ہین چار یار
رہی اونسے راضی سدا کردگار
ابو بکر ہین یار غار نبی
ہین گنجینہ راز دار نبی

عمر نیر برج تمکین ہی
سدا قوت بازو دین ہی
ہی عثمان سر اوج علم و حیا
چراغ شبستان دین ہے حیا

احوال تالیف کتاب

چہارم علی ہی وہ زوج بتول
شہ لافتی ابن عم رسول

ہوئی دین کی اون سے قوت تمام
ہوان سب پہ رحمت خدا کی مدام

شگفتہ ہو دل اوسکا حق نے کہون
کیا جسکی بو سے ہو مست انجمن
سخن کو عطا صدق کا کر لباس
کیا قابل سمع اہل شناس

اگرچہ عبارت نہ رنگین ہے
بھرا راست لیکن مضامین سے
غرض ہی پسندیدہ کبریا
کلام معجز از کذب و ریا

اوسیکی طرف رکھکے چشم نیاز
کیا کلک کو مین نے معنی طراز
حکایت لکھی ہی جو فرقان سے
جو ثابت ہوئی اصل قرآن سے

کہانی ہی یوسف کی جو دلربا
کہ ہی احسن القصص حق نے کہا
نہین ہیچ کم اوسکا بیان نقل سے
کہ مضمون [illegible] قرآن سے

کہا گل ہی باغ عنایات کا
الف لام را تلک آیات کا
عجب قصہ یوسف کا ہی دلپذیر
یہ قرآن مین سورۃ [illegible] کی تفسیر

اوسکی تفسیر عربی تمام
ہی مقرون بصدق و صداقت کلام
[illegible] اوس ثبات [illegible]
امام محمد غزالی سے ہی

روایات سے ابن عباس کی
اونھون نے ہی تفسیر ایسی لکھی
بلا طرز [illegible] اوسکی [illegible]
مطابق بقول حدیث صحیح

گواہ سخن ہی حدیث و دلیل
رہ کذب ہو کسطرح وان دخیل
اوسی طرح سے در مکنون ہی
ہر ایک بی اخفا [illegible] مضمون [illegible]

لیا مین اوسکا [illegible] نظم کا
کیا ماہ رخسار اس بزم کا
مضامین تفسیر کر انتخاب
لکھی مین نے دلچسپ [illegible]

سخن میرا ہو پیش حق مستجاب
بحق رسول و بآل و اصحاب
بیان [illegible] تفسیر [illegible] کی
حقیقت ہی یوسف کی [illegible]

روایت

روایت ہی کعب ابن احبار کی
سنو تم ذرا اسکو [illegible]

خدا نے جب آدم کو پیدا کیا
خلافت کا تاج اوسکے سر پر دھرا
دکھائی او سے اوسکی اولاد سب
[illegible]

وہ تصویر اسا پانی تھا اوسپر تمام
شقی اور سعید آہے جو جمع عام
غنی اور فقیر اور عزیز و ذلیل
دکھائی سب اونکو حبیب جلیل

کہا پھر تبارک تعالی نے یار
دکھائی نبی اپنے سب ایکبار
سب اولاد اوسکی کہ تھی گروہ گروہ
جبکا فر تھی است [illegible] گروہ

سب امت نبیو نکی سب اونکی یار
دکھائی سب آدم کو کرکے شمار
نبیون مین آدم علیہ السلام
تھے اول وہ آخر محمد کا نام

دکھایا سب اوسکو سفید و سیاہ
کئی طبقے تھے انبیا کے تمام
وہ کی سامنے نوح کی اوس گھڑی
سبب یہ کہ کعبہ بناوے خلیل
تھے ہشتم مین یوسف علیہ السلام
پھر اوسکی فرشتے چپ و راست پر
روایت یہ راوی ہی ہی ای فتا
دیا اسکو تونے کرامت کا تاج
کمال اسکو بخشا زیادہ زحد
پھر آدم نے سینے سے اوسکو لگا
تو سن ابن عباس نے یون کہا
جبین مین وہ اوسکے چمکتا رہا
خدا سے دعا نوح نے کی تھی جب
کیا کفر جسنے بڑا ہے شقی
کیا صبر برکت سے اوس نور کی
کیا صبر اونکو ملا پھر ثواب
بنزدیک یعقوب علیہ السلام
کہ یوسف تھا دور مین انھی سین
کیا آپ ہی اوسمین پھر نفخ روح
رکھا اوسکے سر پر وہ تاج وقار
مگر یہ کہ تھا حسن یوسف کا خوب
کیے اوس سے ادریس کو تو عطا
دئے نوح کو اونسے نوح بڑی
اسیطرح سے صبر دس جز ہوا
تو خط و کتابت کے دس حصے جان

مسلمان و کافر کا حال تباہ
پر اول مین تھی شیث علیہ السلام
اور اک شکل تھی کر دیں سجادہ تھی
ہوئی نوح کی کشتی اوسکی دلیل
اور عزت کا تاج اونکی سر پر تمام
تھے ستر ادھر اور ستر اودھر
جو یوسف کو آدم نے دیکھا کہا
بڑی اوسکے درجات عالی ہین آج
کرین لوگ دنیا مین اسکا حسد
دو آنکھون کے بیچ اوسکے یوسف رہا
کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا
طرح شمع کے وہ دمکتا رہا
کہ ہو غرق قوم اوسکی پائی [illegible]
جو ایمان لایا وہ ہے جنتی
خدا نے بلا اوس سے سب دور کی
دیا بخش اونکو خدا نے شباب
سلام آکے کرتے تھے صبح و شام
دیا آنکہ آدم ہوا مہ جبین
کیا اوسکے موقوف سارے وتیج
بزرگی و حسن اوسکو تھا بیشمار
تھے ہفتون اوسپر ہزارون حجاب
رہا اک سو سارے جہان کو دیا
اور اک ساری دنیا مین تقسیم ہی
سب ایوب کو اک تخلق خدا
ہین علیحدہ اکو نو ایک سارا جہان

سنو یہ روایت کری ہی سعید
دوم نوح و ادریس تھا تیسرا
براہیم کے آگے اوسکو کیا
طبق پانچوان تھا جو اسحاق کا
بزرگی کی چادر بدن پر پڑی
پہ چھاڑی مین تھا ذکر تسبیح کا
الٰہی یہ ہی کونسا تاج دار
تبارک تعالی نے پھر یہ کہا
کہا پھر یہ آدم نے ای میرے رب
کہا کچھ نہ کر غم کہ یوسف ہی تو
چمکتا تھا ماتھے مین اوسکے وہ نور
کیا صلب مین نوح کی پھر گذر
کیا نور یوسف نے اوس دم کلام
وہی نور تھا آگ مین جب خلیل
وہ آیا جو پھر صلب اسحاق مین
کیا صلب یعقوب مین پھر ظہور
روایت ہی کلبی سی ای نیکذات
کہا ہاتف اپنے سے یہ دیکھا کیا
عطا اوسنے آدم کو کی وہ نمود
جمال اور حسن اوسکو ایسا دیا
روایت ہی عقل و فراست کو دس
اسیطرح سے حلم کو جان تو
اسیطرح دس حصے صفتون کی جان
صلابت کے بھی تونے دس حصے کیے
فصاحت بلاغت کو دس جز و نیک

کیا جبکہ آدم نے نبیون کا د
اور اک کشتی کی شکل اوس جا
تو سمجھا کہ ان و سطایہ
چھٹا تجلو یعقوب کا
اور اک تیغ براق تھی آگے دھری
سعادت کا آگے درخت اک کھڑا
دیا اسطرح اسکو عز و وقار
کہ حسن و جمال اسکو ہم نے دیا
تو دو حسن دنیا کا ثلث اسکو ب
رکھا پہلے آدم نے اس نام کو
کیا شیث مین اوسنے آ پھر ظہور
جبین مین چمکتا تھا مہتاب وار
کہ یا نوح تم پر درود و سلام
بڑا آگے پایا ثواب جبریل
او کھٹا او نبیہ فتنہ تب آفاق مین
فرشتون نے دیکھا چمکتا وہ نور
کہ خدا ری سے پوچھی کسی نے یہ بات
زندانے یہ آدم کو رتبہ دیا
کرایا فرشتون سے اوسکو سجود
نہ آگے تھا ایسا نہ پیچھے ہوا
کیے جز و اللہ نے بیش و بیس
کیا اوسکو دس حصے پہچان تو
ہین بخشی انکو نو ایک دنیا کو مان
ہین ہو گئی یہ نو ایک سب کے لیے
محمد کو تو ساری خلقت کو ایک

رہا ایک باقی جو حسن و جمال
روایت کہون ابن حارث سی کی
زبان جاکی اوس نور نی ڈھیل کی
طلب کی خدا نی محمد کی روح
ڈھنکا نور یوسف نی اوس نور کو
وہ تھا یوسف او انبیا مین تمام
آ آیت ہے جو قول آنہ
ولیکن کہا بعض اصحاب نے
کہا وہب یون ابن عباس سے
الف سی انا لام سی لے تو جان
پڑھا جس نے کلمہ نبی کا تمام
ربوبیت اور لطف والا ہی حق
یہ ہین آیتین ساری قرآن کی
نہین فائدہ اہل طغیان کو
ہمین نے اوتارا ہی قرآن کو
خدا نے یہ اسواسطے ہی کہا
کہ اسمد کی یہ نہین ہی کتاب
عرب کی جو بولی مین اوترا قرآن
عجم کا ہی اک شخص نسطاس نام
نبی سے نے کہا ہی کہ ہین تین چیز
فضائل مین قرآن کی ہی یہ فضل
کتاب اور فرقان ہی اسکا نام
اسیطرح سی اسکے ہین بہا علم
بزرگی مین پڑھنی کی اسکی اگر ہین
کیا اوس نے ہمٹا یہ قرآن سے

ہوی اوسکے دس حصے بی قیل و قال — ملا ایک حصہ بخلق خدا
خدا اوس سے راضی ہو وہ یون کہے — کہ یوسف کی جسم ہوئی تھی جدا

سورۂ یوسف مکیہ وھی مائۃ واحدی عشر ایۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓرٰ قف

بڑی اوسکے معنو مین ہی اشتباد — نہین غیر خدا کے کوئی جانتا
چنانچہ کہا ابن عباس نے — سمجھ لو دلو مین تم اے عباد
سنا ہی اونھون نے نبی پاس سے — نبی نے کہا یون الف لام را
ربوبیت اوسکی تو اب ہی یہان — قسم کھائی سمجھو خدا نے جلیل
مین بخشونگا اوسکے تئین لاکلام — الف لام را کے ہین معنی اک اور
الف لام را سی سمجھ یہ سبق — قسم اونکی کھاکر کہے ہی خدا

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

یہ آیتین ہین واضح کتاب کی

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ

ہمنے اوسکو اوتارا ہے

قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

قرآن عربی زبان کا

نبی کو سکھاتا ہی وہ یہ کلام — عجم سی کوئی تاکہ نسبت نہ دی
عرب کو رکھی اونکی باعث عزیز — عربیا ہی یعنی قرآن عربی مین ہی

قرآن کی فضیلت مین

حکیم اور مبین بھی ہی نیکنام — عزیز اور محکم خدا نے کہا

قرآن پڑھنے کی فضیلت مین

کہا ہی نبی نے حدیثو مین یون — پڑھی جو کہ قرآن کو قل ہین ہم
سمجھنا ہی یہ دور ایمان سے — پڑھی جو کوئی یہ نبی نے کہا

کیا باقی یوسف کو حق نے عطا
چلا نور اوسکا سوے آسمان
وہ لٹکا رہا مثل قندیل کی
اوسی نور یوسف کی دی سب جت
گیا نور سے نور معمور ہو
محمد مین آیا وہ سب نور عام
محقق یہی لکھ گئے جا بجا
انا اللہ رحمن ہی اوس سے مراد
یہ ہی قول جو ایزد پاک کا
ربوبیت اپنی کی ہی قال و قیل
بیان مین کرین معین ہی شہر اغور
کہ قرآن بیشک ہی بھیجا مرا
کھلی ہین مرادین نہین ہین چھپی
ہدایت ہی اوس سے مسلمان کو
کہان ایسی طاقت ہی انسان کو
کہ کہتے تھے کفار ہر وقت آ
محمد نے اسکو بنایا ہے آپ
سبب یہ کہ کہتے تھے کفار وان
زبان عرب مین اوتارا اوسی
کلام اہل جنت بھی عربی ہے
کہ سب نقل قرآن ... اول
او اک نور بھی نام اسکا مبین
کتاب خدا مین لکھے ہین تمام
نہ بخشے گا مجکو خدا ئے کریم
نوافل مین قرآن کو ہو کھڑا

ملین جنت پر سونکو وی اوسی
جو باہر نمازون سے کرے وضو
پڑھے بے وضو جو کوئی یا دیس
پڑھے جو کوئی ثلث قرآن کو
ہے قاری کو اوسکے ثواب شہید
مگر جو کری اوسکے باطن کو غور
اگر بچہ نزاع او رہے عمر بھر
اور اک اوسکے پڑھنے مین ہے ثواب
کہ پڑھتا چلا جا تو قرآن کو
کہا بین ان دونکانون کا گر
نبی نے کہا اہل قرآن کے
قیامت کو قرآن اوس پاس آ
کے اوسکو پہچانتا ہے مجھے
پھر آخر کو لیجا اوسکو رب کے پاس
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرین
کرین اوسکے مان باپ پھر کلام
پڑھا تیرے بیٹے نے قرآن کو
چلا اک سفر کو کمر اپنی کسے
بہ دو تھا اور جنگل مین پہنچا تھا وہ
نہین تو سب اسباب مجھکو تو دو
مین قزاق ہون جو تجھے جانتا
کہا مین نے سوچا ہے اسکا جواب
ضروری ہوا رزق کھانا مجھے
کہا مین نے اوسکو نہین کیا سنا
یہ سنتے ہی تلوار دی اوسنے وا

نہ پہونچے گا خوبی مین کوئی اوسکو
پڑھے کوئی آیات قرآن کو
ملین اوسکو ہر حرف کے بدلے دس
تہائی نبوت کے درجے مین ہو
بنے دین و دنیا کے اندر سعید
ثواب اوسکو صدچند ملتا ہی اور
بڑھاپے سے اوسکے کرین پاک پر
سن اوسکو کہو نہین رہوے کتاب
مکانو نمین جنت کے دل شاد ہو
کرے ناپ اوسکی جو فہم بشر
ہین مخصوص درگاہ سبحان کے
ہر اک طرح کی رنج سے وے بچا
مین ہون کون تو جانتا ہے مجھے
خدا اوسکو دے نعمتین بیقیاس
وہ اور حلے مان باپ کو اوسکو دین
کہ یا رب عمل یہ ہمارے تھی عام
عطا تجھہ پہ اتنی بھلا کیون نہیچ
تو کیا پوچھتا ہون کہ جنگل کے بیچ
یہی مجھسے اوسوقت کہتا تھا وہ
جو چاہے تجے مجھسے لے نیک خو
تو مین یہ تری بات کب مانتا
مین بولا کہ بتلا دے مجھکو شتاب
نہ تھا رزق کا پتھہ کا مجھے
خدا نے کہا رزقکم فی السما
ہوا اس عمل سے وہ صاحب کمال

پڑھے بیٹھہ قرآن نوافل مین جو
اوٹھایا جب اوسنے یہ تھوڑا سا رنج
سنے غیر کا گر ثواب اوسکو جان
کرے جو کوئی ختم ساری کتاب
فقط جو کہ پڑھتا ہے الفاظ کو
اور اک اوس سے پیدا ہوا ایسا شجر
نہو اوسکی شاخون کا پر انتہا
خدا پڑھنے والے کو قرآن کے
ملین اسطرح کے وہ عالی مقام
جو تحت الثری سے لگا تا افلاک
جدا اونکا عدد وہی خدا کا عدد
ہوا انسان کی شکل اوسکی کلام
کہے قاری مین تو نہین جانتا
جماعت فرشتونکی ہر راستہ پہ
پھر دنیا مین ہے پالکہ سے وہ [illegible]
ہوئی کسطرح ہم پر اتنی عطا
[illegible] اصمعی [illegible] کہتے ہین بات
ہے اک شخص [illegible] جنگل سے لیے
کہ بہت [illegible] گھر کو خراب
مین بولا تو چاہے [illegible]
کہا مینے پوچھے گا تجھسے خدا
کہا مین کہونگا ای رب مجید
گرا خلق پر تیری مین لوٹ کر
فلک پر ہے روزی جہان کی تمام
رہا صبر کر بیٹھہ وہ مرد دین

وہ پنجاہ نیکی سے ہو سرخرو
نکوئی ملین گی اوسی بست و پنج
ملے ایک نیکی اوسے بیگمان
نبوت کے درجے کا پاوے ثواب
ثواب اوسکے پڑھنے کا الغرض
ہو عاجز جسے دیکھہ فہم بشر
درخت ایسا جنت مین نکلا خدا
کرے حکم قاری اوسی جان کو
عوض مین ہر آیت کے اونکو مقام
درازی ہوا اوسکی یا رب تو نشان
عجب اونکا اللہ کا دوست ہو
چلے آگے قاری کے ہمراہ
کہے مین ہون قرآن
بہشت اونکی بائین طرف اوسکا
عوض [illegible] کا دین آئی [illegible]
یہ ہے حکم کیا تو نہین جانتا
کہ گذری ہے مجھپر عجب واردات
کھڑا ہے وہ تلوار ننگی لیے
ابھی مار ڈالونگا تجکو شتاب
کہا جان کر تجھکو مین کیا کرون
تو خلقت کو لوٹے ہے ای نابکار
مین بھوکا تھا اور لوگ ہی تھم
جو عاجز ہوا لیگیا لوٹ
زمین پر نہ ڈھونڈو تم ای عقل
کہ اتنی مین دو نان تازہ وہان

ظاہر اوسپہ کچھ ہے اک شوربا
اوس نے تو نے ہدایت کی راہ
بت ہوا مجکو اس بات کا
ی یار کو مینے پایا وہان
امین نے ہی اصمعی میرا نام
راک شوربے کا پیالہ ضرور
امین نے پیلے وہ سب جمع کر
لٹ پر ہی رزق ای ولی خدا
ا پھر کہا ای اصمعی کچھ کلام
جسطرح تم بولتے ہو کلام
سنکر ہوا زرد سب اوسکا رنگ
دا کے جو کہنے کا سنکر ہوا
سی مین ہوئی غیب سے یہ ندا
غن مین نے دیکر پڑھی پھر نماز
کہا مین نے در جہ کہا فسے ملا
ہ عیسی نبی ہی روایت یہ جام
لہ مین کر رہے سخت اوسپہ عذاب
طبق نور کے اونکی ہاتھون مین
اتنی مین کیا اوسپہ رحمت ہوئی
گناہون کا اوسپر ہوا تھا عذاب
برا جب ہوا اوسکی مان نے شتاب
روایت یہ ہے حفص نے یون کہا
گنہگار فاسق تھا بد روزگار
کہا مجکو بخشا مری رب نے آج
کہا جو کہ پڑھتا ہی قرآن کو

پیالی مین گرم اور تازہ دھرا
دکھائی مجھے تجھکو دیوے آلہ
کہ دن ہو گیا کسطرح رات کا
لگا پوچھنے مجھ سے تو یان کہان
کہا مین نے بن مین تھا تجھسے کلام
فرشتہ لے آتا ہی میرے حضور
دی اولاد کو اپنی ای باخبر
مر اور سب میری اولاد کا
خدا کا سنا مجکو ای نیکنام
بلا شبہ جانو ہوا اوسکو کلام
جلا آگ مین خوف کی جبن تنگ
قسم کھا کے کہتا ہی اوسکو خدا
کہ دیکھا نہو جس نے مرد خدا
کیا دفن مکے مین با سوز و ساز
کہ ایسا تو گل کی طرح سے کھلا
خدا اون پہ بھیجے درود و سلام
وہ روتا ہے غم سے بچشم پر آب
اوسی قبر مین نور کو وہ بھرین
کہ سو جوف سب اوسکی رحمت ہوئی
عمل بد کی کرنے سی تھا یہ خراب
سعلم کو سونپا اوسے دی کتاب
نہین اوسکے کہنے مین کچھ تھا فرا
مین دیکھا اوسی خواب مین ایکبار
رکھا سر پہ میرے یہ بخشش کا تاج
کبھی فضل سے اوسکی فاسق نہو

یہ نیت کا اوسکی لگا اوسکو پھل
بہت اس سے زیادہ ہدایت ملی
پھر آیا مین مکے مین کرنے طواف
وہ ہی تو کہ جسنے ہدایت کیا
لگا کہنے ای اصمعی صبح و شام
پیالہ ہی چاندی کا بیجرم و داغ
کہا اوس نے تو ہی بڑا فیلسوف
کرون مین نہین یہ بھلا کیون طلب
کہا یہ قسم کھا کے کہتا ہے رب
اسیطرح سمجھے ہماری کتاب
زمین پر گرا ایک آواز بار
اسی خوف مین جان اوسکی گئی
جنازے کی اوسکی پڑھی آنماز
پس از ہفتہ دیکھا اوسے خواب مین
کہا سب یہ برکت ہے قرآن کی
کہ گذری کسی قبر پر اک جوان
جو [illegible]
تعجب کیا اور کہا یا خدا
نبی کو ہوا حکم رب العباد
حمل اوسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
پڑھی اوسنے بسم اللہ اور میرا نام
ہوا میرے ہمسائے مین اک جوان
کہ جنت مین [illegible] خوش حال
کہا مین نے تھا تو بڑا نابکار
مین پڑھتا تھا یٰسین و سورہ دخان

گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل
کہ آسان کی تو نے مشکل مری
کرتا ہون گنہ سے سارے معاف
مجھے نعم مین صاحب ولایت کیا
وہ مین نان آتی مجھے لا کلام
چمکتا ہی شب کو وہ مثل چراغ
مین سمجھا تھا تو ہی بڑا بیوقوف
ملک سے جو دیتا ہو رزق آپ رب
قسم اپنی اسطرح کھاتا ہی رب
نہین اسمین شک اسکو جانو صواب
کہ تھا کون کم بخت و نابکار
نہ دم اسمین باقی نہ چلتی تھی نبض
خدا کا یہ بندہ ہی صاحب نیاز
بہت خوش ہوتا [illegible]
رہا اس نے غم سے عمر جان کی
فرشتے بہت جمع دیکھے وہان
فرشتے ہین رحمت کے بے انتہا
مجھے بھید اسکا ذرا دی بتا
کہ تھا یہ گنہگار اور نامراد
تولد پسر ہو گیا بعد مرگ
کیا اوس [illegible]
[illegible]
کہا مین بتا کیا ہوا تیرا حال
تجھے کیسے بخشے گا آمرزگار
ملی مجکو دو چیز دونون سے یہان

دخان سی ہوئی مجھ پہ دوزخ حرام
کہا مین نے مین شب کو اخلاص سے
ملا مجکو اسواسطے یہ ثواب
حکایت یہ ہی ابن حنبل سی اور
یہ کی عرض ای میرے رب جلیل
کہا مین اگر معنی قرآن سکے
ولیکن وہ الفاظ منھ سے کہے
بھلا نام اسکا ہی قرآن کیون
اسیواسطے نام قرآن ہوا
کلام اوسکے ہین جنب باشوق و ذوق
اسی طرح پڑھنے کا اوسکے ثواب
کہ درجے مین سارے وہ ہین اولیا
پڑھے جبکہ قاری کلام خدا
نہ بھولا ہی دنیا مین مجکو جو تو
حکایت ہی اک کامل پاک کی
کیا ایک سائل نے آکر سوال
گرا تا ہی پڑھا وسکو اوسکا ثواب
کہا جو کہ رکھتا ہون مین مال سے
مین آیا ہون صدقے کا لون کرم
یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا
کہ درہم ہین اس مین بھری دس ہزار
انھین صرف کر جب یہ ہووین تمام
مین الحمد پڑھن وہ کہ تو نے مجھے
کرتا جان لو تم خدا نے بھلا
نہین ہین اوسکو نہین جسکو عقل

ہی آیس سی اب جہان مین حرام
انھین وہ تو پڑھتا رہی آس سے
مین پڑھتا تھا البتہ ساری کتاب
سن اوسکو وزاداں سی اور کر تو غور
ترا عبد کسطرح ہووی خلیل
نہ سمجھے پڑے لفظ ہی جان کے

کہا مین نے پڑھتا تھا تو سب کتاب
نہ سنتا کوئی اسکو غیر از خدا
سنائی تو خلقت کی پڑھتا پکار
تبارک تعالی کو احمد نے یار
کہا جو پڑھی میرے قرآن کو
تقرب ترا تو بھی ہویا نہو

در سبب نام نہادن قرآن

خبر مین اباس ازکی تجکو دون
اور اک نکتہ اسمین تجھے دون بتا
اسیطرح قاری کبھی ہو سب پہ فوق
نہین عقل مین آدمی اوسکا حساب
نہ زیادہ نہ کم اوس سے درجہ ذرا
خدا کی طرف سے یہ ہووی ندا
نہ بھولون مین عقبی مین تجکو کبھو

کہ قرآن کے معنی ہین نزدیک کے
کہ جسطرح حرف اوسکی ہین متصل
ہی مخلوق عاجز کی اوسکی مثال
نہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم
نہین جیسے قرآن کی کچھ مثال
کہ جسطرح تو نے کیا مجکو یاد
گناہ اسکے پڑھنے سے ہوتے ہین دور

حکایت سائل صاحب یقین

کہا ابن سماک فرخندہ حال
مجھے بخش اوس نے دیا یون جواب
جو کچھ پاس میرے ہی اثقال سے
کہ ہو کچھ مجھے احتیاج اوس سے کم
خفا ہو سماک کی جانب چلا
الکھا قل ہی ہر اک پہ ای ہوشیار
مین اتنے ہی پھر دونگا ای نیکنام

بھلا کچھ تو صدقہ دو اب مجھے
فقط ایک الحمد جانون ہو مین
وہ سب تجکو دونگا مین ای نیک ذات
تجارت کو آیات قرآن کی
ملا اک سوار اوسکو تھا سبز پوش
ہی اک طرف الحمد اک طرف قل
کہا تب تو سائل نے ای پاک دین

لعلکم تعقلون

شاید تم بوجھو

نبی سی ہمارے سنی ہی یہ نقل
کسی نے کہا سن کے یہ بانی

انھین سورتون کا ملا کیون ثواب
پڑھا کرتا ہر اک سے ہو کر جدا
ثواب اوسکا ضائع ہوا...
کیا خواب مین دیکھ جو ایک...
وہی دوست میرا بلا شبہ...
کہا گو نہ سمجھے وہ قرآن کو
غرض میرے مشتاق اوسکو...
جو لفظ اوسکے آپس مین دیکھے
خدا سے یونہین قاری جائیگا...
کہین ایک آیت نہین یہ مجال
اسیطرح قاری ہین سب یکقلم
سمجھ لو تم ایسا ہی قاری کا حال
اسی ڈھب سے کرتا ہو مین تجکو...
نکوئی مین ہرگز نہووے قصور
کہ مسجد تھی اک ابن سماک کی
کہا اوسنے قرآن سی کچھ تجھے
خبر ہی کہ کسطرح پڑھو سکو مین
کہا ایسی مجھ سے نکہہ پھر بات
نہ آیا قسم مجکو سبحان کی
کہا ہے یہ تھیلی ذرا کر کے ہوش
لکھا ان پہ دیتا ہون مین تجکو کل
تو ہی کون بولا ہون تیرا یقین
نہ بیچا تھا تعظیم و تکریم سے
تمھارے لیے اسمین کیا کم کیا کہا
دیوانہ نہ جنت مین جاوی کبھی

…عقل سی ہی یہ میری مراد
…ر کے قصہ یہودی تھے تین
…نجھپہ کرتی ہین قصہ عیان
…اسلیے اسکو احسن قصص
…ن نیک سی اولیا ہین مراد
…مثال و اخبار و وعدہ وعید
…ب علم کو فہم ہو وین ہزار
…اس لیے نام اسکا حسن
…ا ہم نے نازل یہ قرآن جو

کہ ایمان ہو اوسکو تو رکھ اسکو یاد | نہ ہو یہ کہ ہو اوسکو دنیا کا ہوش

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ

ہم بیان کرتے ہین تیرے پاس بہتر بیان

کہ یوسف ہوا احسن الناس سب
کہا بعض علما نے ای نیک زاد
سبھی خیر و شر اور شقی و سعید
سمجھ مین جب آدمی یہ ای ہوشیار

سنو تم نبی نے ہمارے کہا
کہون تم سے مین حسن قرآن کا
حساب و ثواب و عتاب و عقاب
کہی مین نے خوبی جو قرآن کی

بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ

اسواسطے کہ بھیجا ہم نے تیری طرف یہ قرآن

کرو دین کی بات کو کچھ نہ گوش
مسلمان ہو تو دل مین لاؤ یقین
وہ ہی ساری قصو نمین بہتر بیان
عبادت ہی ہی منھہ نیک کا دیکھنا
کہ ہی امر و نہی اسمین سب کچھ لکھا
ہزار علم سے ہی بھری یہ کتاب
ہی عقل اسمین حیران انسان کی
کہ قرآن مین ہی یہ سب حسن
تجھہ اوپر کہ تا تو خبردار ہو

وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ

…رچہ تو پہلے تھا غافل تمام
مطلب ہی آیت کا قرآن کی
…ہر آگے کچھ احوال اسکا سنو
…ہر اس بعد عورت تھی اک اروان
…نا کا لیا اوس نی اور دوسرا
…ام اوسکا پوچھو تو راحیل تھا
…جو پیدا ہو یوسف نے کھولی پلک
درختون پہ کلیان ہوئین سب نمود
فرشتون نے صف باندھکر یون کہا
پہاڑون مین ہر جا گئے پھول کھل
یہ خاصہ تھا اوسکا یعقوب کے
جب ہوتی تھے لڑکے کے مضبوط جوڑ
نہ نکلی کوئی شاخ اوسکے لیے
نہ تھی بھائیون کو یہ طاقت کہ آ
کہا آگے یوسف نے یون باپ سے

اور تھا تو اس سے پہلے البتہ بے خبر دن مین

پھر آگے ہی تفصیل اسکی بڑی
کہ تھی ارجوان عورت اک نیکخو
جنا اوسنے شمعون کو بیگمان
جنا بھائی اوسکا سن اسکو ذرا
سو پایا وہ یوسف کو اوسنی جنا
گئی حسن کی آسمان تک چمک
ہوا پانی ہر یار وان زود زود
کہ ہی خالق النور رب السما
خوشی سی کھلے سارے شہرونمین دل
جو اولاد ہوتی تو اوس نخل سے
وہ شاخ اوسکو دیتا تھا یعقوب جب
کہ یعقوب وہ شاخ توڑ اوسکو دے
کبھی اوسکے چہرے کو دیکھین ذرا
کہ اک عرض رکھتا ہون مین آپ سے

یہ کعب ابن احبار سی ہی بیان
نکاح اوس سے یعقوب نے کر لیا
اور اک بھائی شمعون کا ہی رہا
پھر اک ارجوان کی بہن تھی جوان
اور اون دونو نکی وہ بہنین ہوگی
تولد سے اونکے یہ برکت ہوئی
ہوئی خوش وہانکی وحوش و طیور
ملائک خوشی کی پھری جا بجا
درخت ایک تھا صحن یعقوب مین
نکلتی وہین شاخ اک بید رنگ
اسیطرح گیارہ ہوئین اوسکی شاخ
جوان جب ہوا وہ علیہ السلام
سبب یہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ
ہر اک بھائی کو میرے اک چھڑی

نجانی تھا یعقوب یوسف کا نام
چرائی ہین یعقوب نی بکریان
یہودا پھر اوس سی تولد ہوا
پھر اوس بعد عورت تھی اک بلہا
ہوئی اوس سے تزویج یعقوب جان
روایت یہ ہی عالمون سے سنی
گیا قحط ہر اک کو فرحت ہوئی
کیا قدرت حق نے اوس جا ظہور
یہ مژدہ سنایا ہر اک نے کہ جا
نہایت ہی خوبی و اسلوب سے
وہ بڑھتی تھی لڑکی کی …
ہوا جب کہ … حسن …
ہوا حسن کا اوسکے شہرہ تمام
نہ پڑتی تھی ہر یہ اوسکے نگاہ
بہت خوشنما تھے ہین تم نے دی

کرو بارگاہ خدا مین دعا
اوٹھا ہاتھ کو اپنے کی یہ دعا
اسے بھائیون پر بڑا فخر ہو
وہ لیکر چھڑی ہو گیا خوش کمال
وہ ہمراہ بھائیون کی اکثر زمان
بہت چاہتے اونکو یعقوب تھے
بلاتے تھے یوسف کو وہ بار بار
برس سات کی جبکہ یوسف ہوے
خدا نے دکھایا عجب اوسکو خواب
سنو ماجرا خواب کا تم تمام
جو دیکھین تو جنگل ہے اک لق و دق
چلے وانسے پھر کر تو لکڑی کے بار
سب اون بھائیون کی پڑی تھی جو بار
پھر آئے مکان تو نکو سب اپنے پٹ
کہا مین نے دیکھی ہے اس طرح خواب
کہا آکے یوسف نے اس خواب کو
یہ انسان جو کچھ کہ کرتا ہے کام
ہوا آٹھ دس سال یوسف کو جب
کہی ہاتھ مین اوسکے گویا عصا
اوسیوقت ظاہر ہوئے پھر ثمر
پھل اوسکے سے کھاتی تھین چڑیان بھی
نہ شاخ اوسکی ظاہر ہوئی اور نہ جڑ
کہی باپ سے جبکہ یوسف نے خواب
کہا بھائیون سے جو ذکر اونکا چل
پھر اس بعد یعقوب کا تھا یہ حال

کہ جنت سے مجکو ملے اک عصا
کہ ای خالق ارض و رب سما
خدا نے کیا حکم جبرئیل کو
چھڑی جا کے ویسا ہی اوسکا جمال
چراتے تھے جنگل مین جا بکریان
سبھی بھائیون سے وہ محبوب تھے
نہ تھا اوس بغیر اکدم بھی قرار

جو ہو بھائیون پر مجھے فخر اور
تو جنت سے دی ایک ایسا چھڑی
زمرد کی لا اک چھڑی انکو دی
سبھی بھائی آپس مین مل کر بہم
حسد کچھ نہ تھا بھائیونکو ذرا
جو یعقوب کی تھا عبادت کا گھر
دو رکعت کو پڑھا اور کر کے تمام

حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ اول

کہ سوتے تھے یوسف علیہ السلام
زمین وان ہے بستی کا زرہ ورق
اوتاری وہان سب نے سب ایکبار
گئے سارے سجدہ مین بے اختیار
گری آنکھ یوسف کی اسمین اوچٹ
دیا اوسکو یعقوب نے یہ جواب
سبھی بھائیونسے جو خوشوقت ہو
وہی خواب مین دیکھتا ہے تمام

دھری سر کو زانو پہ تھے باپ کے
گئی بھائیون ساتھ یوسف وہان
ہوا بار یوسف کا سرسبز سب
کیا سجدہ یوسف کی اوس بار کو
کہا اوسکو یعقوب نے کیا ہوا
کہ یہ خواب ہے حق مین تیرے بلا
دلونمین لگے کہنے کھا کر کے پیچ
نہ سمجھا کوئی اسکی تعبیر کو

خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ دوم

زمین پر اوسے گاڑ اوسنے دیا
گئی انبیا ہین زمان جلوہ گر
خدا نے بزرگی یہ یوسف کو دی
ہوا سے گیا پیڑ او نکا اوکھڑ
کہی اوسکی تعبیر اوس نے شتاب
درخت حسد کو لگا اونکی پھل
کہ یوسف کا ہر وقت رکھتی خیال

تو جڑ پھل کہ ہوگئی اوسکی سخت
ہین یعقوب ہوگئی جہان کے امام
اور ان بھائیونکا ہے چوبین عصا
کچھ آیا جو قدرت سے اوسپہ زوال
ہوئی اوسکو یوسف سے الفت دو چند
کہا ابن راحیل ہمکو غلام
کسی سے نہ پہونچے کہین رنج و درد

یہ سب دیکھ یعقوب نے
اسی پر ہی اسکی طبیعت
نہایت وہ خوشرنگ خوش
چلے جاتے گھر سے چا
محبت مین یوسف کی
عبادت کو اوسمین وہ جاتے
وہ تھے چوستے اونکا ماتھا
خدا نے دکھایا عجب خواب
ہوا جس سے ذی شان عالم
ہوی اسمین مغلوب وہ خواب
کہ جنگل سے نالا وہین سب لکڑ
لگے اوسکے پھل اور پتے بھو
وہ بار زمین سب
کہ سوتے تھے تو یکبار
کہین بھائیونسے نہ کہنا
کہ یوسف کی ہوگی یہ سب
ہنسی سمجھ وہ اسکی تقـ
تو پھر اوس نے اک خواب دیکھا
اگ آیا اوسی وقت ہو کر
اور عیسی محمد علیہ السـ
زمین پر دیا گاڑ لیکر
ہوا نے دیا اوسکو دریا
یہ سمجھا کہ ہے اسکا رتبہ
سمجھتا ہے اور خود بنا
لگی بھائیونکی اوسے آہ

نہم سال مین پھر یہ دیکھا تھا حال
جب اوس خواب و ہم سی گذرا برس
پھر اونہین سی اک گرگ نزدیک آ
کہی جا کے یعقوب سی پھر یہ خواب
جدا اوس سے ہرگز وہ ہوتا نہ تھا
ہوا سال دسوین مین یہ اسکو خواب
کہ یوسف تھا یعقوب کی گود مین
بہت خوب و ڈر اوسکی دل پر ہوا
کہا تیرا دل خواب سی کیسے ہٹ
کہا اوسنے ای میری لخت جگر
وہان سی نکلتا ہی چھن چھن کے نور
زمین پر ہین ہر طرف دریا روان
ہوا اوس سی روشن جہان یک قلم
کہا خواب مین دیکھی کی اور خواب
کہا جبکہ یوسف نی ای میری باپ
ستاری یہ سب اور شمس و قمر
یہ الفاظ آیت کا مطلب ہوا
ستارونکو بھائی تو یوسف کی
کہا جبکہ یعقوب سی یہ خیال
کری ہی جنید ایک من کا بیان
کہ تھا ایک لڑکا پری کی مثال
کہا مین نے لڑکے کو ہووی ادب
محبت کا دعوی ہی مجھسے اوسے
یہ سنکر کے اوس جا پہ مین غش کیا
بتا مجکو بیہوش کیون ہو گیا

خواب دیدن یوسف علیه السلام بار سوم

تو دیکھا کہ ہین گرگ جنگل مین دس
لیا اوسنی یوسف کو منھ مین اٹھا
کہ آیا تلے ابر کے آفتاب

ہر اک کاہی اونہین یوسف پہ دانت
پڑا پھر زمین پر وہ منھ سے نکل
سنا جب یہ یعقوب نے ماجرا

خواب دیدن یوسف علیه السلام مرتبه چہارم

کہ کہتی ہی اوسکو خدا کی کتاب
اوسی اپنی محبوب کی گود مین
لیا باپنے اوسکو چھاتی لگا
بتا نیند تیری گئی کیون اوچٹ
بیان مجھسے اوس خواب کو جلد کر
زمین پر کیا نور نے سب ظہور
ہین سب مچھلیان اونکی تسبیح خوان
ترقی مین ہی روشنی دمبدم
ستاری ہین اور دو سہ آفتاب

شب لیلة القدر کا روز تھا
یکایک اوٹھا وہ کہ کر خواب
کہا میرے دیدہ کی پتلی کا نور
کہا مین نے دیکھا ہی اسوقت خواب
کہا اس گھڑی دیکھتا ہون کہ ہای
زمین کا طبق سب ہرا نور ہوا
اور اک تن یہ میری دریا اور بڑا
زمین کی ہین سب گنجیان [illegible]
ستاری ہین گیارہ نہ [illegible]

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ

جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ کو ای باپ مینے دیکھے گیارہ

كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ

تارے اور سورج اور چاند دیکھے میں نے انہین سجدہ کرتے

ہوا بھائیہ کا خاطر کہال
دن اور رات مین اکدم کو جدا

حکایت بنا بر تمثیل

اوسی حسن حق نی دیا ہی کمال
کہ اسبات پر تھا [illegible] سب
ملاقات ان ہی نہین دم مجھے
بہت بات پر اوسکی عشق کیا
کہا مین کہ جو شخص عاشق ہوا

اور اک شیخ کی ہاتھ اوٹھی ہین دل
کہا اوسنے ہی کیا یہ عاشق ہوا
یہ جھوٹا ہی جو دعوی یاں [illegible] ہوا
جنید آئی ہی اتفاق مجھی اور جو اس
ڈرے وہ نہ معشوق کی پاس سے

تفضل نے دکھایا اوسی یہ خیال
ارادہ ہی ہین سب ایک بات
لگا آہ کرنی زمین پر سنبھل
نگہبانی یوسف کی کرنی لگا
سلائی لیے اوسکو سوتا نہ تھا
اوسی رات مین شمع شب افروز تھا
وہ ہوا نہین جہان بیتاب سے
خدا ابر بلا سی رکھی تجکو دور
کہ دل کو سنی شیخ [illegible] اوسکی تاب
کہ ہین آسمانون کی دروازے وا
زمین آسمان سب اوجیاگر ہوا
کہ ہی گوہر نور مین وہ بھی
اور اک [illegible] اور بھی سکے ساتھ
مجھے [illegible] سب کی
مین [illegible] دیکھا
مجھے سجدہ کرتے ہین باور نو کر
کرون اب بیان اسکی تعبیر کا
[illegible] شمس قمر [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]
کہ بغداد مین [illegible]
[illegible]
[illegible]
تو اسواسطے اسکو ہی یہ سزا
کسی نے کہا آ سکے کیون [illegible]
برا یا بھلا اوسکو جو کچھ کہے

کتابون مین پہلے لکھا ہی یہ حال
وہ جھوٹا ہی عشق اوسکو جچتا نہین
ہو جسکے دل مین غیر کا ہر دم خیال
کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات
مین عاشق ہوا جب سے اوس شکل کا
یہ یوسف سے کیونکر مین دیکھا تھا خواب
وہ دیکھو اوسکا اسطرح حسن جمال
یہ خطرہ گیا جبکہ دل مین گذر
کہا پھر یوسف نے یون باپ سے
یہ ہین ہشکل شہر کے دونون خوش
کہا جب یہ یوسف نے قصہ تمام
بہت اشک آنکھ سے گرنے لگے
کہا پھر یعقوب نے خیر ہی
بہت ہی بڑی خود نمائی تو جان
کہ چار لفظون کو ہی برملا
سمجھ لو کہ انکے معنی ہین ہم
انا ہین کے معنو نہین ہی جان لو
اور عندی کے معنی سنو سب سے کہا
خدا کی بھی کچھ پروا نہین اسکو
سنہ مین مجکو اللہ نے کچھ دیا
کہا جبکہ فرعون انا لفظ لی
کہا اوسکو یہ سمجھنا خوشی
کہا پھر یوسف نے یون باپ سے
یہ ڈر تھا کہین بھائیون سے کہہ
کہا بھائی تیرے ستارے ہین جان

کہ اسطرح فرمادی ہی ذوالجلال
اسیطرح جو مجکو بھولے نہین
ہی جھوٹا نہین عاشق ذوالجلال
کہ سویا ہی تو سچ بتا کل کی رات
دن اور رات مین نیند کا ذکر کیا
بھلا اسمین حکمت تھی کیا سن جواب
اوٹھا دل مین یعقوب کے یہ خیال
ہوا دل پہ یوسف کی سب جلوہ گر
کہ ہی عرض سنیے مری آپ سے
خدا نے دیا ہی مجھے عقل و ادب
تو سنکر کے یعقوب علیہ السلام
وہ موتی سے پلکون سے جھڑنے لگے
خودی سے خدا کو بڑا بیر ہی
مصیبت کو سر پر اٹھائی تو مان
ہلاکت مین ڈالے ہی اوسکو خدا
فرشتون نے اسکو کہا ہی بہم
کہا اوسکو شیطان نے مان لو
کہا اوسکو قارون نے بھی ہی اس
بلا دین و دنیا کی تجھ سے ٹلے
یہ سب علم سے میرے حاصل ہوا
سزا ڈر بنی کی اوسی حق نے دی
بھلا تجھ کو کیا بات ہے وہ کہو
کہ تو میرے چھوٹی بیٹے اب آپ سے
پھر اک عمر تک آپ دکھ مین رہے
مجھے سورج اور چاند تارا کو مان

زبان ہی جو لے نام کو غیر کے
جب کھائی پیشے کی لذت ہوئی
وہ جھوٹا ہی جو رات کو سو گیا
کہا ہی قسم مجکو محبوب کی
جب ایسا ہو دنیا کی الفت کا حال
کہ رو دیکھ مین آیا یوسف کا باپ
کہ ہی نحن بطانت مین ہی کچھ عیوب
دکھایا اوسے حق نے سب اوسکا جاہ
تو دیکھا ہے یہ چاند سورج کا حال
مرے حسن مین اور انمین ہی فرق
بہت ہو کے غمناک غش کر گیا
کہا پھر یہ یوسف نے اے میرے باپ
کہا تو نے اسوقت وہ مین ہو نہین
کہا ہی یہ صاحب اشارت نے
وہ ہین نحن عندی انا اور نی
پڑی بادشہ پہ آگ اور سب جل گیے
قیامت تلک اون پہ لعنت رہی
کہا قوم نے جب یہ قارون سے
کہا تو مجھ سے علم ہی میرے پاس
زمین کے تلے وہ بھی اور اوسکا مال
بہت اسمین یعقوب رونے لگے
کہا مجکو اس بات کا ہی الم
کہا صبح کی خواب سچی ہی ہو
کہا تمکو مجھ سے ہی الفت کمال
خدا نے بزرگی اس امت کو دی

محبت کا دعوی وہ جھوٹے کرے
اوسے کب ہماری محبت ہوئی
کہ اوقات اپنی یونہین کھو گیا
قسم ہی مجھے میرے مطلوب کی
تو سوویگا کب عاشق ذوالجلال
سلایا اوسے گود مین لیکے آپ
یہ یوسف ہی یا چاند سورج ہی خواب
کہ سجدہ کرین اوسکو خورشید و ماہ
کرین سجدہ آگے مرے سر کو ڈال
بہت بلکہ یہان عرب تا شرق
سب آنکھون مین خون جگر بھر گیا
ہوے اسطرح کیون الم ناک آپ
کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرے
غمین دل کیا اوسکو اسبات نے
کہا جس نے حق نے بلا اوسکو دی
خدا کے غضب سے وہ سب جل گئے
اور عندی بھی قارون نے تھی کہی
خدا نے دیا مال ہی یہ تجھے
اسی سے بڑھا ہی یہ سب کبر
چلا جاوے دھنستا ہوا کر خیال
اور انسے بھی قصہ اپنا
خوشی جب گذرتی ہی ہوتا ہی
کسی سے بیان اسکا تم مت کرو
کہو اسکی تعبیر کا کیا ہی حال
کہ ہی دین و دنیا کی جس سے خوشی

ن اسکا حضرت نے ایسا کیا
ول خدا نے کہا ہے سنو
سول خدا نے یہ فرما دیا
ی کی طرف سے کسی نے اگر
سی طرح جو جو کرے تین بیچ لے
صحابہ کو میرے کہے جو بُرا
سی طرح سنکر جو ہو خواب کا
چنگاریون نہیں بٹھاوین اوسے

بلو دونوں جو شعبون کا حسن سے پنا
کر نیکون کی سچی سمجھی خواب ہو
کہ ہے چند باتون کا کرنا بُرا
کہی بات جھوٹی اوسے جانکر
عذاب اوسکو دوزخ کا اللہ دے
عذاب اوسے بیشک کریگا خدا
کریگا عذاب اوسکو بیشک خدا
جو بٹھانہ جاوے گا لٹا دین اوسے

خوشی یہان کی ہے خواب نیک ہو جان
بہت خواب جھوٹی ہو بکار کی
برا ہے بہت جھوٹ کا بولنا
کریگا اوسے حق تعالی عذاب
جسے کردیا باپ اور مان نے عاق
کسوئی خواب جھوٹی کسی سے کہے
کوئی خواب اپنی جو جھوٹی کہے
پھر آتش مین دوزخ کی دین سکو ڈال

خوشی آخرت کا ہے جنت نشان
نبی نے خبر اسطرح ہمکو دی
برا ہے حضرت یہ ہے جوڑنا
بن آویگا کچھ بھی نہ اوس سے جواب
قیامت کا دن ہو بہت اوس پہ تاب
عذاب خدا مین وہ ڈالا گیا ہے
خدا اوسکو اسطرح تکلیف دے
بہت ہی پھر آیا ہے اوسکا وبال

قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ

کہا اسے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس

ماپھر یہ ای میرے بیٹے عزیز
ہا مین خوابون کا جسطرح حال
کایت ہے اسپر سن ای ہوشیار
ہوئی ایک دن شہ سے یہ واردات
نہیں اس مقرب کا تھا ایک یار
ہا شہ سے یہ اسکے بدخواہ نے
ہا شبہ اوسکا یہی حال ہو
خدا جانے کچھ اوسکا کیا حال ہو
کرینگے وہ تجھسے فریب و دغا
کیا کرتے ہین آسکے مکر و فریب
بہ تحقیق شیطان انسان کا
یہی بہت آیت کی تفسیر ہے
کیا اوسنے ظاہر نہ احوال خواب
برا جرم جس سے کرو احتراز
الٹی نام شمعون نے یوسف کی بات
اور حفصہ جو بیٹی عمر کی تھی جوان

حکایت بنا بر تمثیل

کوئی شخص تھا شہ کا خدمتگزار
بلا کر کہی اوس سے اک دن کی بات
وہ بھید اوس سے اوسنے کہا ایک بار
دیا سولی اوسکو بلا شاہ نے
سزا اوسکی یہ ہی جو بدحال ہو

بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا
کسو پر کہا بھید ظاہر نہو
کہا اوسنے یہ بھید اوسے
گلے مین یا لاکھ کے ڈال ایک خط
یہ ہی حال دنیا جو مین دیکھا

فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا

پھر وہ بنا دینگے تیرے واسطے کچھ فریب

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ

البتہ شیطان ہے انسان کا صریح دشمن

بعد آگے پڑھی اسکی تفسیر ہے
دل ایمان نے شعبون کی شتاب
خدا کی ہے نزدیک افشای راز
زبان نوح نے نوح کی واردات
نبی کا کہا بھید سب پر عیان

کیا منع یوسف کو جب باپ نے
کہا بھائیون سے یہ احوال
یہ بولا ہے شبلی کی حجت کا دل
زبان اوس نے حال سب بولا
خدا نے شکایت کہی ان کی

نہ کہہ بھائیون سے اسی کو تمیز
نہ کہیو کبھی اسطرح یہ مقال
وہ مخصوص تھا شہ کی درگاہ کا
کوئی حال سے اسکے باہر نہو
خبر شہ تک آئی کسی طور سے
جو ظاہر کرے بھید شاہ سن لے
کے بھید جو کوئی اللہ کا
قیامت میں کیا اسپہ جنجال ہو
کہا پھر یہ یوسف نے کیا انبیا
کہا تو نہ سمجھا فراز و نشیب
بھید وہی کہا یہ خدا نے
لگا خوف سے ...
نہین آیا ... غضب
کہ چار عورتون نے دیا بھید کھول
کہا قوم سے اونکی سب برملا
اونھون نے خیانت کی ہے

چھپا یا خدا نے یہ حضرت شیب
اکٹھے ہوئے گھر میں یوں کیلئے
ہوئی جو کہ ناحق آپس میں نزاع
کیا قوم نے نوح پر ازدحام
ہوا قتل موسیٰ پہ فرعون
یہ ساری جماعت ہراساں ہوئی
ہوئے بھائی یوسف کے یوسف سے
یہ کرتے تھے [illegible] باپ کا
کہا ہو کسی نے حسد کا کلام
خرابی [illegible] مسعود
نہ ہوتا ہے حاسد [illegible]
[illegible] کے سنکر [illegible]
حکایت [illegible]
او [illegible] تاروں [illegible]
[illegible]
[illegible] کسی کا حسد
غرض [illegible] حسد کو تو [illegible]
وصیت [illegible] نیکذات
کیا قتل پہلے [illegible]
[illegible] دوسری
[illegible]
[illegible]
[illegible] فلک [illegible]
[illegible] ظاہر ترا
[illegible] خراب

وہ ہے عالم السر و دانائے غیب
سبھی جمع اوس جا پہ آکر ہوئے
اندھیرے میں گل ہو گئی اونکی شمع
ہوئی اونکی جمعیت آخر تمام
محمد پہ تھی اہل مکے کی شکست
نہ مشکل ہوئی اونکی آسان ہوئی
لگے کرنے یوسف پہ ہر دم حسد
کہ پایا ہے یوسف کا ہی آشنا
مٹاتا ہے یہ نیکیوں کو تمام
نہیں ہے یہ دنیا میں کچھ اسکو سود
خدا کی ہے رحمت سے ہر وقت دور
انھیں حق تعالیٰ کی رحمت سے دور

کہا ابن عباس نے یہ کلام
کہ یوسف کی تدبیر کچھ کیجیے
گئے بھول ساری ہدایت کی راہ
کیا جمع انبار نمرود نے
ہوئے جمع یوسف پہ بھائی تمام
اسیطرح مومن پہ شیطان ہے
محبت تھی یعقوب کو بے شمار
ذرا ہم سے الفت نہیں باپ کو
حسد کو تکو کی ہے سخت آگ
حسد کرنے والا ہے منکر خدا
نہ مشرک ہیں اور اسمیں کچھ فرق ہے
یہ سمجھو علامت ہیں حاسد کی

حکایت

زمیں پر ہوا سے اوتارے گئے
نہیں زور کا تجکو خوف و خطر
کہوں دوسرا یہ ہے حقد و حسد
اسے ہو نار حق قیامت میں یاں
نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہ بات
حسد نے بڑھایا نہ قابیل کو
نہ ہرگز اسے جانیو سرسری
بچو مجھسے پھر تم یہ اسکا کہا
جو کہتا ہوں میں سچ اسی مانتا
یہ موسیٰ سے اوس وقت کہنے لگا

کہا اوسنے موسیٰ میں ڈرتا نہیں
کہا پھر یہ موسیٰ نے مجکو بتا
وہ ہے انتظار حسد تیسرا
کہا پھر یہ موسیٰ سے شیطان نے
سنو پہلے تم یہ نہ کیجو حسد
حسد کے سبب سے وہ کافر ہوا
کہوں تیسری تجھسے ہے وہ یہ بات
اکیلا نہ ہونا تو عورت کے پاس
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے
کہ بس ہو گئی اوسکی حکمت تمام

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ

اور اسی طرح نوازے گا تجھ کو تیرا رب

کہ یوسف کے بھائی علیہ السلام
کسی طرح ایذا اوسے دیجیے
خدا نے کیا کام اونکا تمام
بقتل خلیل آگ مردود نے
کسی کا نہ اونمیں ہوا چیت کام
بہت جمع آخر پریشان ہوئے
نہ پایا میں یوسف کی ہیں تھا قرار
جدا اوس سے رکھیو تم اب آپ کو
یہ کھاتا ہے جسطرح لکڑی کو آگ
نہیں اوسکو حق کی قضا پر رضا
گناہ میں سرتاپا غرق ہے
بھلا آگے پیچھے رہے عیب جو
ملے ایکدن راہ میں شیطان سے
تمہارے میں بارے میں ڈرتا نہیں
ہیں دل کی صفائی کے اسباب کیا
ہیں معنی حسد کو تجھی دوں بتا
شقیوں کے سردار شیطان نے
حسد ہے نہایت برا اور بد
جہنم کا وارد اوسکو وا فر ہوا
بری ہو تو جان عورت کی ذات
رہی کے بعد دیے نہ کھانا کیا پاس
فریب اور دغا دیں موسیٰ کو نے
نہیں اور سنے کا اب تیرا کام
ہر اک کام میں ہیگا ماہر ترا
اسیطرح ہو ویگا ظاہر شتاب

کا تجھے تیرا رب اختیار
ماوے تجھے ایزد ذوالجلال
بن عباس نے شن ذرا
ں نعمتین اپنی تجھہ پر تمام

وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اور سکھاوے گا کل بھائی باتون کی

کہ مطلب ہی تاویل احادیث کا | سو تعبیر خواب اسکو تو جان لے

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

اور پورا کریگا اپنا انعام تجھہ پر اور یعقوب کے گھر پر

سمجھہ ان کو معنی ہین آیت کا
حدیثون کی تاویل ہے یہ بھا مقال
یہی علم یوسف کا تو مان لے
نبوت تجھے دی خدا نے انام

كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

جا کہ پورا کیا ہی تیرے دو باپ دادون پر پہلے سے ابراہیم اور اسحاق پر البتہ تیرا رب خبردار ہے حکمتون والا

ے پہلے باپون پہ جیسے تمام
تحقیق رب تیرا دانا علیم
یہ فصل ہین علم کا سب بیان
لی ہی سب چیز پر علم کو
ول نبی اور عالم کو جان
ملائک رکھین اپنی بازو کو آ
دنیا مین اسکو بڑا مرتبہ
رفعت ثنا راستی اور وقار
ختم ہی نعمت ہی اور ہی نوا
نام ہین سب جتنی چیزین کہ نام
ہیم کو ہے جو علم جدا
لیمان کو ساری کلام طیور
ست کا بھی علم تھا خضر کو
ا علم یوسف کو تعبیر کا
یوسف کی اور بھائیون کی خبر
احوال حق نے بیان جو کیے
بڑی ہی اوسطرح سے اوس مین جان
ذ یوسف کے قصے کا پہلا بیان

نبوت کی نعمت ہوئی اختتام | براہیم و اسحق تو ان کو جان

فصل

کرون اوسکی تفصیل کو مین عیان
کہ درجہ بڑا سب مین عالم کا ہے
شہیدون کو بھی شفاعت تو ان
قدم کے تلے عالمون کے سدا
مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا
کرو ان ایات و رجات حق تبار
کہ درجات عالم ہوئی انبیا سا
دیا علم آدم کو اونکا تمام
ادا حق نے اس علم کا سب کمال
سکھائی خدا نے ہی اسکا ظہور
خدا نے کہا علم دو اسکو دو
وہ ہے علم رویا کی تفسیر کا

خدا اجل و اعلی نے دس انبیا
سمجھائی تو اسکو نبی نے کہا
کرے علم دین کی جو کوئی طلب
ستارون میں جیسا ہو نور قمر
کرامت ہی عبرت ہی ہیبت ہی زور
عطا اور رضا اور اجر ہی
دیے علم دس انبیا کو جو ہین
کتابت قلم دی ہے اور
دلیل اور حجت اوسے دی بتا
مناجات کا علم موسی مین تھا
نبی کو ہماری دیے سب علوم
یہ سب علم ثابت ہین قرآن سے

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ

البتہ ہین یوسف کے مذکور مین ور بھائیونکی نشانیان پوچھنے والون کو

ہی وس چیز کا اوسکی اندر بیان
رسولون مین ثانی یہ ہی اسکو مان

قریب ہونکی اسمین عداوت کا حال
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر رسول

اسیطرح ہو تو نبی اسکو مان
کرے کام حکمت سے وہ ہی حکیم
کہ دس طرح کا علم اونکو دیا
شفاعت کرین تین روز جزا
دکھائے رہ جنت کی پھر اوس سبب
ہی عالم اور عابد مین فرق اسقدر
محبت امانت کو کر یہ تو غور
بزرگی و رحم خدائے خبیر
بیان اونکا تجھسے کرتا ہون مین
شریعت کا نوع کو حق ذود
کوئی اور سے حجت مین غالب تھا
خضر کو دیا علم باطن سکھا
عرب اور عجم مین پڑی انکی دھوم
وہ سمجھین جو

کہی حق تعالی نے سب ہولار
نصیحت ہی سب بات اونکی لیے
احسد مین کی الفت بجا کمال
کبیرہ ہوا اونسے اسکو نہ بھول

ہی بھیڑیے کا یہ بیان سب سے بولنا
کہ یوسف کا ٹھہرا تھا جھوٹا ہی دل
کلام خدا جان تو سا تو تیرا
نہ یون مصر تو جسکا آیا عزیز
وہم آنا سب کا ہی یوسف کی پاس
کہا بھائیون نے جب آپس مین مل
بہت باپ کا چاہتا ہی مدام
اب ان دو کی ہم سے زیادہ ہی چاہ
اب آگے کرون مین محبت کا ذکر
ہی بندہ فلانا ہمارا حبیب
کہ اسکو خدا نے کیا ہی قبول
نبی سے روایت اک آئی ہی اور
خدا اک فرشتے کو نازل کرے
کہے مین چلا ہون خدا کے لیے
مین مونو نا کو بخشا اوسے اور تجھے
کہا بھائیون نے یہ حال آ نکہ ہم
کہون تجھسے عصبہ کے معنی ہین
کہ الفت ہی قوت اور الفت کی ساتھ
سکنا نہ سمجھا تھا اک سہل بات
ہوئین انکی تدبیرین ساری خلاف
بہ تحقیق جانو ہمارا کلام
سب آیت کا انکا یہ مطلب ہوا
جو لعنت سب کو تھی محبت کمال
کہ یوسف ہمارا پیارا ہی تو ہ +
یہ یوسف نے سنکر تامل کیا

سوم بات ہی اسکوت بھولنا ۔۔۔ ہر اک کے یہ چوتھے وحی کا اوتار
پیشتی کچھ خبر تم کو دیتا ہون کھول ۔۔۔ نہ ہو روز مین جھوٹے بھائی تمام
کہون تجھسے سچ تو اب کھولتین ۔۔۔ جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص عام
بہت مال کھتا تھا ہر صاحب کی ۔۔۔ سبھی مال دیکر خریدا اوسے
یہان تجھے قدرت حق قیاس ۔۔۔ دسون یہ اشارات وایات ہین

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا

جب لگے کہنے البتہ اور اوسکا بھائی زیادہ پیارا ہی ہمارے باپ کو ہم سے

نہین ہم سے الفت کی چھ کچھ کو راہ ۔۔۔ یہ آیت کا تو جان مطلب ہوا
ذرا اسمین تو غور کر اور فکر ۔۔۔ نبی نے کہا جو ہو محبوب رب
محبت سے رہنا تو اسکے قریب ۔۔۔ زمین آسمان مین جو ہونگے انام
جو کوئی ہی بے عقل یا دی عقل ۔۔۔ سب اوسکی محبت مین ہو جائین جو
ذرا تم سنو اسکو ٹک کر کی غور ۔۔۔ جو کوئی خدا واسطے قصد کر
فرشتہ پھر اوس شخص سے یون کہے ۔۔۔ کہ جاتا ہی کسواسطے اوسکی پاس
نہ دنیا کی کچھ مدعا کے لیے ۔۔۔ کہے یہ فرشتہ بشارت اوسے

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

اور ہم قوت کے لوگ ہین

زیادہ ہون یا دس سے عباس و یہ ۔۔۔ مراد اس جگہ تو جماعت کو جان
نہ سمجھے ہی سب چیز قدرت کی تھے ۔۔۔ یہ ابن مغیر نے دل مین کہا
کہ دی اپنی حکمت سے سب کائنات ۔۔۔ نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

البتہ ہمارا باپ خطا مین ہی صریح

ضلالت کے معنی تجھے دون بتا ۔۔۔ ضلالت تو کہتے ہین گمراہ کو
کہا اس جگہ یا ان لفظ ضلال ۔۔۔ کہا بھائیون نے یہ یوسف سے آ
خبر کے فلک کا ستارا ہی تو ۔۔۔ سنا ہم نے جھوٹا تجھے کام
بہت دیر تک اپنی سر کو جھکا ۔۔۔ کہا دل مین اپنی کہون گر یہ خواب

کہون پانچوین گوش اب دھر
جو ہر روز دیا باپ کو آپ
تجھے مین مصر کی ہوئی نکتے
نہ تھا سمل لینے مین جو فا
سمجھ لے نصائح کی یہ بات
کہ یا مین و یوسف کو البتہ
بڑا اولیہ دونون کی الفت کا
بیان یہ جو آیت مین ہی
تو جبرئیل کو حکم ہوتا ہی تب
ندا کر دی او کو سب لیے
ندا یہ ہو نجتی ہی نزدیک
مسلمان سے ملنے چلا
تو کچھ اوس سے لینے کی
کہ حق نے یہ کی ہی اشارت تجھے
کہ واجب ہی جنت کا دینا
جماعت مین ہم ہی محبت
یہ یوسف کی تھا بھائیون کو کمال
نبوت ہی ہونا بہت مال
کہ اس جا نہین کام تدبیر
رہی اپنے مطلب سے تینون
ہین ظاہر ضلالت مین لا
مراد اس جگہ جان تو جا
بہت اوسکا الفت سے
بتا خواب اپنی اب ای
تو پھر باپ کو اسکا یاد دن

رجھوٹھہ بولون تو لائق نہین
ق پر ابرہیم و اسحاق تو
اہوکے ناچار یوسف نی خواب
وپہلا تو اون مین سی شرک خدا
و عاق کو ہووی جنت نصیب
مدا کی رضا باپ مان کی رضا
ہی تیسرا جو کرے ہے زنا
و قتل یوسف کو یا ڈال دو
مین ہو کوئی شہر سے اپنی دور
فارغ تمہارے لیے باپ ہو
پاویگا یوسف کو جب اپنی پاس
یہ تدبیر ساری تھی اونکی خطا
پھر اوس بعد ہو قوم صالح سی تم
راو اوس سی توبہ تھی اونکی ضرور
مسلمان اگرچہ کری سو گناہ

کہ دل جھوٹھ پر میرا شائق نہین
کہ ہی راست گوئی مین اب طاق تو
دیا اونکو جسطرح پوچھا جواب
دوم عاق کرنا ہی مان باپ کا
غضب مین خدا کے رہیگا قریب
ہی خفگی سی اونکی خدا بھی خفا
ولیکن پڑوسی کی جورو سی جا

کرون کیا مین یہ تو عجب چیز ہی
خبر اپنی اوس خواب کی ہمکو دی
نبی نے کہا سب سی اکبر گناہ
ہوا عاق مان باپ سی جو کوئی
نہ جنت مین جاوی کری سو عمل
عذاب عاق کو قبر مین ہو بڑا
کہا بھائیون نی یہ آپس مین مل

اُقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا
مارڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک مین
يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ
کہ اکیلا رہے تم پر توجہ تمہارے باپ کا
ہوا اون سی دل سخت یعقوب کا | اوٹھایا کچھ الفت سی اونکا بھی دل
وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ
اور ہو رہیو اوسکے پیچھے نیک لوگ

کہا بھائیون نی کہ کیا دیر ہی
نہین ہم کچھ آگاہ اوس خواب سے
سمجھ لے کہ ہین تین دوزخ کی راہ
تو کی سخت بی حکمی اللہ کی
سب ارکان دین مین ہی اوسکی خلل
کیا ہو وہی جسطرح شرک خدا
ذلیل اوسکے کرنیکو چاہی ہی دل
یہ فتنہ زمین پر کہین ٹال دو
اسی ڈال دو اوس جگہ پر ضرور
منہ اوسکا تمہاری طرف آپ سے
ہماری طرف پھر کریگا قیاس
گیا اونسی یعقوب آنکھین ل
سعادت کا رشتہ نہو تم سے گم
کہ توبہ کرین وہ یہ کرکے قصور
کری دل سے توبہ نہو دے تباہ

حکایت

سنو ایک زاہد کے احوال کو
اُس عابد کی دل مین برس بیس سے
بہت غم تھا زاہد کو اس باب مین
ولیکن مین تجھ پر نہ قادر ہوا
سنا جب یہ زاہد نے خوش ہوگیا
یہ دو سو برس مین رہین جبکہ چار
لیا اپنی دل مین یہ جب اوسنے ٹھان
شقی ہی جو پہلے کرے سب گناہ
برابر رہی جسکی دو دن کی جان
ہوئی آج جس شخص کے کل سے بد

کہون تم سی مین اوسکی سب حال کو
ارادہ تھا ملنے کا ابلیس سے
ملا اوسکو شیطان محراب مین
اثر تجھ پہ میرا نہ ظاہر ہوا
کہا دل مین اپنی یہ ٹھانا ہی کیا
عبادت مین یہ جو اونھین نے گزار
لگا فعل بد کرنے وہ بیگمان
وہ پیچھے سی دیکھے نہ توبہ کی راہ
نبی نے کہا ہی تو سچ اسکو مان
یہ گذرا دن اوسکا بگین حسد

خدا سی وہ غافل نتھا ایک نفس
کہے تا وہ اوسکو ہوا کیون خراب
کہا کون ہی بولا ابلیس ہون
تری عمر جتنی گئی اے فقیر
تری عمر گذری عبادت مین سب
گناہون سی توبہ تو کر لیجیو
اوسی رات کو کر زنا پی شراب
شقی ہی جو توبہ کرے رات کو
اوسی اس تجارت مین ٹوٹا رہا
پڑا اوسکی گردن مین لعنت کا طوق

عبادت مین گذری تھی دو سو برس
لیا اپنے سر زینہ اکا عذاب
بہت رنج اوٹھایا مین اب کیا کہون
ہی اونی ہی باقی بحکم قدیر
کچھ اب کیجیے عیش دنیا طلب
رہ حق مین اپنا [illegible]
ہوا صبح [illegible] مرتکب
سحر ہو گنہ کی کرے بات کو
عبادت کا مال اوسکا کھوٹا رہا
ہوا کار بد مین وہ شیطان پہ فوق

عبادت ہوئی جسکی اکدن کی فوت — اوسے اپنی جینے سے بہتر ہو موت — ہی صالح جو قرآن مین قول خدا — سمجھے اوسکے معنی ہیں یا جو ون بتا
وہ صالح ہی جو کوئی توبہ کرے — گناہون سے اپنی پھر ایسا ڈرے — نہو اوسکو اوس سے پھر گناہ — رہی عمر بھر اپنی وہ روبراہ
رکھی ظاہر اور باطن اپنا جو نیک — اوسے مرد صالح تو جان اے نیک — وہ صالح ہی جسکو خدا کی رضا — ہوئی ہو حاصل اور اوسپہ قائم رہا
وہ صالح ہی انکھوں مین جسکی ہو ڈر — رہیں آنکھیں اوسکی آب آنسو مین تر — زبان اوسکی ذاکر ہی صبح و شام — دل اوسکا خدا کی طرف ہو مدام
نہ خدمت سے نفس اوسکا غافل ہی — محبت اوسی حق کی حاصل ہے — وہ صالح ہی جس نے طریق رسول — کیا جان اور دل سے اپنی قبول

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ

بولا ایک بولنے والا اون مین مت مار ڈالو یوسف کو اور پھینک دو اوسکو گم نام کنوئین مین

کہا کہنے والے نے اون مین یہ یون
یہودا جو بیٹا تھا یعقوب کا
مسافر کوئی اوسکو لیجا نکال
اگر تمکو کرنا ہی اس کام کو
کہا جبکہ یوسف کو لیجے تلف
گئی سب اکٹھے ہو یعقوب پاس
کہا سب نے ملکے کہ اے سب کے باپ
نہین ہمکو یوسف پہ رکھتا امین
یہ آیت کا مطلب ہوا اے عزیز
الگے کانپنے اوسکی تب ہاتھ پانو
فراست سے مومن کی ڈر چاہیے
سنا جبکہ تو نے یہ مومن کا حال
جو دیکھے تو ہین شکل بھیڑیکی سب
گنہگار ہوتا ہی بھیڑیے کی طور
ہم اوسکے ہین البتہ ناصح تمام
غرض نے کہی بھائیونکی زبان
اسی طرح مومن پہ مومن نظر
منافق پہ سچ بولنا موت ہی

نہ تم مارو یوسف کو یہ ہی زبون | اندھیرے کنوئین مین اسے ڈال دو

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ

کہ اوٹھا لے جاوین اوسکو کوئی مسافر

إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ

اگر تم کو کرنا ہے

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ

بولے ای باپ کیا ہی کہ تو اعتبار نہین کرتا ہمارا یوسف پر

ہمین سے ہوا تجکو یہ بغض و کین
سمجھے اسکو گر تجکو ہی کچھ تمیز
سنا اوس نے جسوقت یوسف کا نانو
نبی نے کہا ہی یہ سچ مانیے
نبی کو نہ کیون ہو فراست کمال
کرین ہین وہ یوسف کو ہر دم طلب
گنہ کی یہی شکل ہی کرلے غور

تو بھیج اوسکو ہم پاس اے مہربان
سنا جبکہ یعقوب نے یہ کلام
گویا پالیا دل کا مطلب تمام
نظر آئے اوسکو بہت دور سے
کہا ابن عباس نے یہ کلام
ستارے کی صورت تھا یوسف تمام
ستارے کی صورت مین یوسف نظر

وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ

اور ہم تو اوسکے خیر خواہ ہین

کرے قول اور اپنے افعال پر
نہ بولے سوا جھوٹھ کے اور شی

بزرگونکا ہی قول سن اسکا حال
حریص و بخیل [illegible]

یہ آیت کے معنی ہوئی مان لو
منع قتل سے اوس نے اسکو کیا
تم اسطرح سے اوسکو دو یاں سے ٹال
کرو جو ارادہ دلون بیچ ہو
گئی بھائی سب باندھکر صف کی صف
بہت مضمحل اور بہت دل اداس
تجھے کیا ہی ہم سے نہین کچھ ملاپ
تو ہر بات مین کر ہمارے یقین
ہوا اوسکا سب زرد چہرہ تمام
بدی اور اونکی شرارت کا کام
یہ دیکھے ہے اللہ کے نور سے
کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام
سبب اسکا یہ تھا سن اے نیکنام
پڑا آکے یعقوب کے سر پسر
بھلا جسمین ہوگا کرینگے وہ کام
نہ دل کا کیا بھید اونکا عیان
کہ ہین چار پر چار چیزین محال
محال اونسے ان تین کا ہی وجود

نت مروت نصیحت کو جان
دیجیو ساتھ ہم سب کی کل
کھیلے وہان جاکے اور کھاوے بھی
البتہ اوسکے نگہبان ہین
اجبکہ یعقوب نے اونکا حال
ابن عباس نے یون کہا
اوس نے یوسف ہی لڑکا صغیر

ارسلہ معنا غدا یرتع ویلعب

بھیج اوسکو ہمارے ساتھ کل کہ کچھ چرے اور کھیلے

وانا لہ لحافظون ہ

اور ہم سب اوسکے نگہبان ہین ف

کہا اوسکا جانا ہے مجھپر وبال
سبھی بھائیون نے یہ گردن جھکا
نہو ہاتھ بھیڑیونکے وہ دستگیر

وہ پتلی ہے آنکھونکی اور ہے حبیب
کرا ہی باپ یوسف کی ہے آرزو
کہا سب نے جسطرح لیجائینگے

نہوان سے ہرگز تو ہیچ اسکو مان
چلین سب سارے جنگل کو گھر سے نکل
خوشی اوسکی خاطر کی ہوجائیگی
نہ ہم اوسکے کچھ دشمن جان ہین
نہو مجکو اوسکی جدائی نصیب
کہ کھیلے وہ ہم سب کے آرو برو
اوسیطرح تم پاس لے آئینگے

قال انی لیحزننی ان تذہبوا بہ واخاف ان یاکلہ الذئب

بولا مجھکو غم پکڑتا ہے اس سے کہ لیجاؤ اوسکو اور ڈرتا ہون کہ کھا جاوے اوسکو بھیڑیا

ہاہین یہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم
ہے یہ تفسیر والون نے یون
لکھا کہ بھیڑیے ہین یوسف کے پاس
بعض نے سرزمین تھی وہ کل
اوس سے وہان جاکے غافل رہو
وکھیل کھانے مین اوسکی خبر
مطلب سب آیت سے اتنا ہوا
ہا اس لیے اوس نے اس قال کو
مفسر اس آیت مین کہتا ہے بس
ہوئی تمکو غفلت کئی راہ سے
بھی اونکو یوسف سے غفلت رہی
ہین اونکی عبرت سے غافل تھے سب
سے جو اوستاد کو خواب مین
ہاکار دین سے جو غافل تمام
اسیطرح اک اور سے رات کو
کہا سامنے اپنے کرکے کھڑا

مرے پاس اوسکو نہ پھر لاؤ تم
کہا باپ نے ذکر بھیڑیے کا کیون
اور یوسف سے اونکو بہت تھا حسد
کہ رہتا تھا بھیڑیونکا اوجا پہ چل

یہ ڈر ہے کہ بھیڑیا کھاوے اوسے
سبب یہ کہ دیکھا تھا اک اوسنے خواب
اوسی خواب سے اوسکو ڈر ہوگیا
اوسی بات کا باپ کو ڈر ہوا

وانتم عنہ غافلون ہ

اور تم اوس سے بے خبر رہو ف ٢٠

پھر اک فائدہ تمکو دون مین بتا
کہ پاڑے نہ حق اونکے افعال کو
نکلتے ہین اسمین اشارت وہ بس
تجارت سے اپنی اور اللہ سے
کہ کیا کیا امت اوسی حق نے دی

سنو اب یہ یعقوب کا مدعا
کہ جو کام نسیان و غفلت سے ہو
یہ ڈالا کہ غافل ہو تم باپ سے
ہوئی کام اپنے سے غفلت تمام
ذلیل اوسکی آگے ہوے ساتون تین

کسی طرح کا درد آوے اوسے
اور اوس خواب سے اوسکو تھا انتظار
کہ بھیڑیونکا دل پہ خطر ہوگیا
ولیکن وہی کام آخر ہوا
سب آپسمین کھانے پینے شامل رہو
کرے بھیڑیا اوس جگہ آ گذر
سبب کیا کہ بھیڑیونسے غافل کہا
خدا اوسپہ ہرگز نہ پکڑے کبھو
اور افعال سے اپنی اور آپ سے
کہ انجام اپنا نہ سمجھے وہ خام
ہوئی اوسکے محتاج سب آٹھون
وہ دسوان حسد اونکا [illegible]
بتا [illegible]
[illegible] اوسکو حسرت رہیگی مدام
تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
بھلا پھر یہ غفلت تو کیونکر تجھے کی

حکایت

لیا دیکھ پوچھا پھر اسباب مین
کہا تیرے نزدیک حسرت بڑی

حکایت

لگا پوچھنے کوئی اس بات کو
کہ حق نے ترے ساتھ کیا کیا کیا
مجھے حق تعالیٰ نے ایسا کہا
محبت کا میرے تو تھا مدعی

اسیطرح اک شخص نے باب کو
سُنا ہی کہ اک شخص اک شخص پاس
وہ ہی خود مریض اور شاگرد سب
کہا سب نماز دن کو روتا ہون مین
بُرا مجکو غفلت کا ہی دل مین درد
کہا پھیر سب نے یہ یعقوبؑ سے
وہ غصے مین آجای اپنے ہجت
یہودا بھی ہم مین جو ہی پر غضب
کری سر سے لے تا قدم اوسکو دو
کہا باپ سی پھر کہ عصبہ مین ہم
مراد اپنی عصبہ سے رکھتے تھی دس
عدد ایک سے تین تک دو دن خبر
عدد ہون اگر تین اور نو کی بیچ
ہم اسوقت البتہ ہوین تمام
قیامت تلک سب کا بدنام ہو
کہا اوس نے یوسفؑ سے اے میری جان
کہ بھائی کرین ہین بہت مجکو پیار
کہا پھر یہ یوسفؑ سے کھا کر کے غم
رہون زند کیونکر جو تو جای دور
کہا ہی براہیمؑ نے اک جوان
وہ کرتا تھا کعبے کا اک دن طواف
کہا اک پری کا ہوا مین غلام
کہا مین نے تابع ہی وہ یا نہین
موافق کہا مین نے امر پاس ہی
کہا شیخ مجکو نہین کچھ خبر

جو رو یا مین دیکھا کہا آپ کو	مین پوچھون ہون بتلاؤ کیا حال ہی

حکایت

ہین گرد اوسکی بیٹھے ہوی باادب	ولیکن وہ ہی رو رہا زار زار
سُنھ اپنی کو آنسو سے دھوتا ہی مین	کہ آخر کیا مین نے غفلت سے کام
یہ کہکر پھری اوس نے اک آہ سرد	پھر اک دم بھرا اور مر گیا
کہ محکم تھی اسباب پر خوب سے	وہ لیجاے بھیڑیے کا مقدور کیا
کری ایک آواز ایسی کرخت	سنے حاملہ گر تو گر جا حمل
وہ بیٹھے بغیر از کیے خون کب	جو بھائی ہمارا ہی روبیل نام

قَالُوا لَئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ عُصۡبَةٌ

بولے اگر کھا گیا اوسکو بھیڑیا اور ہم یہ جماعت ہین قوت ور

مین عصبہ کے معنی کہون تجھسے بن	کہ چالیس اور سات کے درمیان
سمجھ لے انھین بولتی ہین نفر	جو چالیس اور سو کے ہی درمیان

اِنَّا اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ۝

تو تو ہم نے سب کچھ گنوایا

اگر ہم سے اسطرح کا کام ہو	یہ آیت کا مطلب ہی ای نیکذات
تو اسبات مین کیا کرو ہی گمان	کہا تب یہ یوسفؑ نے اے میرے باپ
مجھے کچھ نہین ان کے جانے مین عار	یہ سنکر کے یعقوبؑ رونے لگے
کہ مجکو اب اس بات کا ہی الم	کہ تو پاس میری جو ہر دم رہا

حکایت

نظر آیا مجکو بہت ناتوان	نحیف اوسکا جسم اور ضعیف اوسکا تن
کہا مینے اوس سے بہت صاف صاف	کہ کیا حال تیرا ہی کہہ مجھ سے تو
مری دل پہ الفت کا مارا ہی دام	کہا مین نے نزدیک ہی یا کہ دور
ملے ہی کبھی یا کہ ملتا نہین	کہا میری تابع ہی فرمان پذیر
تو پھر مجکو اس طرح کیون یاس ہی	ہوا پھر کیون اسطرح تیرا حال
قریب اور موافق سے ہی سخت ڈر	موافق جو ہو دلربا اور قریب

کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہی
عیادت کو آیا تو دیکھا اوداس
کہا اوس نے اتنا ہی کیون بیقرار
کیا کام میرا سب اوس نے تمام
وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا
ہی شمعون ہم مین بڑا دل جلا
نہین تیغ سے اوسکی جان پر خلل
وہ غصے مین بھیڑیے کو کردے تمام
بھلا ہم یہ نالب کوئی کیونکر
جو کھا جاے بھیڑیا تو ہی یہ ستم
عدد ہین جو آٹھ انھین عصبہ جان
اسے جان اِسّت کہین ہیگمیان
اُسے رہط کہتے ہین بارور
زیان کار عاجز ذلیل اور خوار
سُن اب آگے یعقوبؑ کی مجھسے بات
مجھے ساتھ جانیکی رخصت دین آپ
وہ آنسو کی موتی پرونے لگے
مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا
کہ تو ہی مری آنکھ کا بلکہ نور
وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن
نہین مین نے دیکھا تجھے خوش کبھی
کہا ہی وہ ہر وقت میری حضور
نہین جس مین اپنی رکھت نظیر
کہ ہر وقت رہتا ہی دل پر ملال
بھلا اوس سے قتل عاشق نصیب

الف کا اور دور کا یہ عذاب
ین سر لف وابرو کہین خط وخال
ط دور سے ہی جدائی کا ڈر
ر تیری مرضی ہوتی ابھی
ا جا نکر دل مین کچھہ خوف وبیم
ی باپ سے جبکہ رخصت کی بات
ا کرکے یوسف کے حق مین کمال
ٹا کرکے خوشبو بدن مین تمام
ردکی جو تھی چھڑی اوسکے پاس
یا کوچ کے وقت زاد اوسمین بھر
بھا اوسمین یعقوب نے کچھہ طعام
ہا اساتھہ یعقوب چند اک قدم
بدا جبکہ ہونے لگے باپ سے
شہو تم نہ دل مین کرو کچھہ خطر
ضیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا
یوسف ہو بھو کھا تو دیجو طعام
ا سے دوش پر اپنے لیجو اوٹھا
لیا سب نے اقرار اس بات پر
لہا تجکو سونپا مین اللہ کو
یہان ایک نکتہ ہے باریک سا
جو مومن ہو اور دوست اللہ کا
پھر آکرکے یعقوب اوس راہ مین
ہوئی اوسمین اوسوقت یہ واردات
یکایک وہ حجرے مین تک سو گئی
جو دیکھی تو ہے صاف سی اک زمین

تسین ہے جو ہی قرب مین اضطراب
کہین ناز وغمزے کہین رنگ لال
کسی نا کسی طرح جاوے گذر
مین تجکو اجازت نہ دیتا کبھی
نگہبان ترا ہے خداے علیم
خوشی مین کٹی ساری یوسف کی رات
دیا غسل یوسف پہ پانی کو ڈال
معطر کیا باپ نے لا کلام
چالک لیکے وہ ہاتھہ مین لے ہراس
براہیم نے آکے بہر سپر
اور انواع میوے کی اوسمین تمام
کہ دیکھے سے یوسف کے گھٹ جائے غم
لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے
کہ یوسف ہمارا ہے لخت جگر
سدا دل مین تم رکھیو خوف خدا
خبر اسکے پانی کی لینا مدام
اسے رنج دیجیو نہ بہر خدا
کہ یوسف کو ہٹ آئین ہی جلد گھر
کہا اب سپرد اوسکی درگاہ کو
شراکت نہین رب کو بھاتی ذرا
اوسی اور چیز انسے مطلب ہے کیا
گئے بیٹھہ یوسف کی ہو چاہ مین
کہون تم سے اوسکی سنو مجھسے بات
اوسیوقت وہ خواب مین ہو گئی
نہین نام کو اوسپہ سبزہ کہین

جو نزدیک لب کے عاشق ہوا
یہ سب قتل عاشق کو کرتے ہین آہ
کہی باپ نے پھر یہ یوسف کی بات
خدا چاہے دل ہو تو جاؤ نکے ساتھہ
دیا حکم یوسف کو جانیکا جب
کیا صبح تجیب گریبان چاک
سر اوسکا دھلا اور کنگھی بنہا
کیا بھائیون کے پھر اوسکو سپرد
اور اک جسمین کھتی ہین زاد سفر
اور اسحاق نے زاد یعقوب کو
اور اک ساتھہ پانی کا برتن کیا
رہا باپ جبتک تو تھا یہ عجب
کہ بھائی ہے یوسف ہمارا عزیز
کہا پھر یہ بیٹون کو یعقوب نے
خدا واسطے تم سے ہے اک سوال
تھکے ماندگی سے اگر راہ کی
شتابی سے پھر آئیو لے اسے
لگے رونے یعقوب کرنے دعا
پکڑ ہاتھہ پھر بھائیون کو دیا
کہ یوسف پہ مفتون یعقوب تھے
خدایا جو پیارا ہے بندہ ترا
کہ جبتک نہ آویگا یوسف یہان
بہن ایک یوسف کی تھی نیک دم
دکھایا قضا نے اوسے ایک خواب
کہ گھر اوسکا بھائی ہے یوسف وہان

اوسے قتل کرتی ہین سو سو بلا
کہان ایسے بچ کر وہ جائے بھلا
کہ مجھہ پہ ہوئی اس گھڑی ان کی رات
پڑا ہے تو اب آپ سے اونکے ساتھہ
ہوئے دل مین خوش اپنے وے سب کے سب
لگائی تھی پھر یون نہ لکڑی پہ تاک
دیا ایک پٹکا کمر سے بندھا
کہ وہ تھی بزرگ اور یوسف تھا خرد
خلیل اوسکو رکھتا رہا بیشتر
اوسی مین دیا تھا تم اسکو سنو
اوسی بھرکے پانی سے اونکو دیا
اوٹھائے تھے یوسف کو سو ناز سے
ہمین اس سے بہتر نہین کوئی چیز
غمین ہوگی اوس حق کی جو رب نے
اوسے ہاں سپرد ایزد تعال
قسم ہے تمھین پاک اللہ کی
اذیت کسی ڈھب نہ پہونچے اسے
لیا پھیر یوسف کو چھاتی لگا
سپرد اونکے یوسف کو آخر کیا
سوا حق کے کیون اور محبوب ہو
تو پھر واسطے اوسکے [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہایت پریشان وحال خراب
اور آنکھون سے آنسو ہین اوسکے روان

یہ دیکھا کہ بھیڑی مین گرفتار ہونکو دیکھ
گئی اسمین تھوڑی زمین وانکی پھٹ
اوسی وقت آئی وہ پھر باپ پاس
کھڑی دیکھتے مین تھے وہ اوس راہ کو
کہا مین نے بیٹون کو سونپا اوسی
جو تقدیر مین تھی وہی آ ہوئی
گئی دور سی جان اوسکی کھٹک
لگی رونے آنکھون سے آنسو بہا
گران جان پر اور ہوا دل پہ شاق
دیا بھائیون نے ہمین کو ہٹا
کہا اوسکا یعقوب نے تو بھلا
عزیزو سدا تھا رو ویگا تو تم بھی پھر
اگر ہوت آوے تو اک دم کی ہے
تعذر مین تھی جبتک وہ یعقوب کی
اسیطرح یوسف کو سب لیگئے
کھانا تھیون نے تیغ سے کیا لال لال
زہ کھونا جو یعقوب کا تھا حال
اسیطرح تھے ہمیشہ یوسف کو جان
ہے اجبکہ ہوا اسی سے اپنے ہوا
ہوئی جا کے وان سب کی یہ گفتگو
عزیز پاس قتل اسکا کیجیو نہ تم
ہوئی آلا زندون کی پھر یہ ندا
ستمگارو یہ پتہ ہے سو اشتی تمام
پھر اور دریا کی راہ مین اپنے لے
بستا ادہ نہ گر یہ وزاری کیا

نہیں اونپہ یوسف کا چلتا ہے بس
بگڑ کر کے یوسف کو آئی ہمٹ
نہایت ہی غمناک چہرہ اودس
سبھی بھائیو نکو اور اوس ماہ کو
ملا دی خدا ہم سے پھر لا اوسے
نہایت ہی یہ بات بیجا ہوئی
پکڑ ملکر کے یوسف کو گئے وہ لٹک
کہ یوسف تو ہمراہ انکی نجا
نہیں کوئی دنیا مین غیر از فراق
گئے لیکے یوسف کو جلدی بھگا
ہے کسواسطے روتی کہہ ماجرا
مجھے منع رونے سے اب تو نکر
یہ اک دم کی تکلیف آدمی کو ہے
مروت محبت بہت خوب کی
وہ آخر دعا باپ کو دے گئے
زمین پر دیا اوسکو منہ کے بل
دیا آگے کتو نکی سب اوسکو ڈال
رہا گرچہ وہ مولا پہ ہی پا ایمان
ہوا بندہ وہ آخر وہ ابلیس کا
کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو
کہہ ہوتے ہیں اس سے مرد بیہوش گم
اوس اولاد یعقوب سے یہ ملا
درندو نکا ہو قوت و لا کلام
عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
لہو اپنی آنکھو نسے جاری کیا

ہر اکطرف سے اونپہ کرتے ہیں ور
اوٹھی جو نا پھر سے غصہ کو وہ بیقرار
جو دیکھا تو جاتی ہین بھائی تمام
کہا کیا کیا میرے بھائی کی ساتھ
کہا اونکو سونپا ہے تا وہ تمام
اوسی فرصت اوس علم تھوڑی ہوئی
کہا بھائی تجکو نچھوڑونگی مین
ذرا میرے اوپر تو کرنا نظر
مرض ہے بنا اسکی وہ ہی کہین
وہ رونے لگی درد سے زار زار
کہا اک گھڑی بعد اوسکے باپ
خدایا ندی تو کسی کو فراق
ولیکن یہ کہتے ہین جبکو فراق
لیا گو دمین اپنی اوسکو چھپا
ہوئی باپ کی جبکہ آنکھو نسے دور
بھون نے کیا یا نو کھینچا اوسے
دیا پھینک پانی کو پھر وہ دھر
وہ جبتک کہ مولا کی ہو اپنی پاس
گئے لیکے یوسف کو بھائی تمام
پیدا ئی جنگل سے یکایک ندا
کسی نے کیا کچھ نہ سن التفات
اگر قتل یوسف کو تم نے کیا
سنا سب نے اوسکو ولیکن غضب
وہان ایک رسی سے باندھا اوسے
کہ یعقوب تک مجاد لیجائیے

اوسی کا ٹتی ہین مچاتے مین شور
لگی رونے جلدی سے اک چیخ مار
کھڑے دیکھتے یعقوب علیہ السلام
گیا وہ نہ آویگا پھر میرے ہاتھ
کرین اپنی خدمت کا اوسکو غلام
گئی اونکے پیچھے وہ دوڑی ہوئی
ذرا منہ کو تجسے نہ موڑونگی مین
تری غم سے گھر مین جا بنگی مر
دوا اوسکی جز ایک دوا کچھ نہین
نہایت دل اوسکا ہوا بیقرار
مجھے کیا تو کہتا ہے رو ویگا آپ
بہت اسکا ہوتا ہے گرد فراق
قیامت تلک اوسکا ہے اشتیاق
تھکا وہ لیا دوسرے نے اوٹھا
پٹک کر زمین پر کیا اوسکو چور
زمین سخت پر سب نے کھینچا اوسے
لگا غم سے یوسف کا جانے جگر
نہین اوسکو ابلیس سے کچھ ہراس
طرف کو د کنعان کے وہ عقل خام
کہ ہے قتل یوسف کا بس نا روا
وہی قتل کی ال مرے بھائی تھی بات
تو پھر سخت آویگی تم پر بلا
ادہ تھا یوسف پہ تھا عجب
کیا سب نے دل سخت اوسکا اوسے
خطا میری کیا ہے یہ بتلائیے

135431

سے ذ سنا کچھ نہ اوسکا کلام / کہا کیجیے کام اسکا تمام
یے قتل یوسف کو تا وہ شتاب / لگا چاٹنے یوسف کی آنکھوں سے آب
یا مار کر اوس سی اپنے سی دور / اسی طرح جاتا تھا سب کے حضور
سی نے نہ اوس پر ترحم کیا / سبھوں نے حق دوستی گم کیا
ہودا نے پوچھا تو ہنستا ہی کیوں / یہاں تیرا اس جا پہ ہوتا ہی خون
ہا میری اور حق کی اب تو یہاں / ترا بھید یہ ہی اسکو چھوٹا نہ جان
میں نے جو دیکھا تمھارا یہ زور / کہ آگے تمھارے ہی تھی بھی یہ زور
دلی مجھ یہ دشمن نہ ہو دستیاب / جو آوے تو ہو وے ذلیل و خراب
یا دخل ظاہر کی تدبیر کو / گیا بھول میں حق کی تقدیر کو
ہودا کا دل سنکے پانی ہوا / وہ تھا سنگ پر موم تانی ہوا
ہا بھائیوں نے یہودا سی آ / کہ تو عہد سے اب ہمارے پھرا
ر قتل یوسف کو کرتے ہو تم / تو پہلے کرو مجکو دنیا سی گم
رے گا نہ ظالم مگر ہو فقیر / اوٹھے گا قیامت کو ہو کر فقیر
دا کا ہی ظالم پہ غصہ مدام / ہی محروم رحمت سی وہ لا کلام
ہیر اترا آج انصاف ہے / یہ جھگڑا مرا اس گھڑی صاف ہے
ہے گا آہی مری نیکیاں / لکھی تجھ میں جو ساری نیکیاں سب کہاں
کہے جبکہ مظلوم یارب پکار / کہ کہتا ہی اوسکو خداوندگار
قیامت میں لونگا میں بدلا ترا / نہ لونگا تو تجھ میں بھی ظالم ہوا
کہا پھر یہودا نے یہ عہد تھا / نہ کیجے اسے قتل جنگل میں جا
یہودا کے بھائی پکڑتے تھے پانون / کہ اسے بچائیگا یوسف کا نانون
کہا قتل دونو نکو کر دیجیے / لہو میں کا انکا تر کیجیے
کہا ایک آسان تدبیر ہی / سنو اوسکو کیا خوب تقریر ہی
نہ دھیر کنوئیں میں اسی ڈالدو / اسیطرح سے یہ بلا ٹال دو
تمھارا بھی مطلب بر آوے تمام / کسی کا نہو خون کرنے میں نام
ولیکن مجھے قول اک دو ابھی / کہ پتھر کنوئیں میں نہ مارو کبھی

کہیا جوش اوسکی جو کچھ خون نے / نکالی چھری ایک شمعون نے
چھری دیکھ ننگی پھر اوسجا سی آ / وہ دامن میں روبیل کے جا چھپا
طمانچہ اوسے مار منھ کر کے لال / زمین پر اوسے ہر کوئی دیتا ڈال
ہنسا دیکھکر پھر تو یوسف بحال / ہنسی اوسکو اوس وقت آئی کمال
یہ روئی کی جا ہی نہ ہنسنے کا وقت / یہ ہی تجھ پہ آفت میں پھنسنے کا وقت
کہا بھید سے ہمکو آگاہ کر / لگا کہنے وہ اون سی اک آہ بھر
کہا تھا میں دل میں کہ دینگے آڑ / اگر آ گیا آگے میرے پہاڑ
کہ جسکے ولی ایسے بھائی ہوں سب / کوئی دشمن اوسپر یہ قادر ہو کب
خدا نے تمھیں دشمن جان کیا / مجھے اس الم بیچ غلطاں کیا
کہا اوسنے آ میرے دامن تلے / بلا سر سے تیرے کسی ڈھب ٹلے
کہا پھر نہ اس عہد سی خوب ہی / مجھے اب یہی بات مطلوب ہی
نبی نے کہا ظلم سب سی سیاہ / نہ چھوڑیگا تا حشر ظالم کو آہ
اندھیرا ہی قبر میں ظلم کا / رہے حشر تک اوسکے سر پر بلا
قیامت میں جو شخص مظلوم ہی / پکڑ ہاتھ ظالم کا اوس سے کہے
صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام / نہوگا کہیں اوسمیں نیکی کا نام
یہ ہو حکم نامے میں مظلوم کے / ترے کام نیک اسمیں سب ہیں لکھے
ندا اوسکو دیتا ہی لبیک کی / کہ دنیا میں ایذا جو تجکو ملی
ارادہ کیا قتل یوسف کا جب / ہوئی جمع پھر قتل کرنیکو سب
پھرا اب عہد سے اپنے پھر آ کیوں / اور یوسف کے گرد آ کے گھیرتے ہوں
جو دیکھا یہودا نہیں مانتا / ہمیں اپنے آگے نہو [illegible]
جو سمجھا یہودا کہ دونوں کا کام / کوئی دم [illegible] قتل کا نام
نہیں قتل میں اسکے کچھ فائدا / غرض ہے کسی ڈھب ہو ہم سی جدا
تو مرنے سے پہلے یہ مر جائیگا / یہ دنیا سی آخر گذر جائے گا
اگر موت آوے تو مر جاے گا / بچا گر تو پھر یہ نہ گھر جاے گا
کہا سب نے اسباط کو پھر قبول / ہوا دل میں یوسف بہت پر ملول

یہودا کے دامن مین پھر چھپا
گئے اوسکو لیکر کنوئین پر تمام
ستر اوسکو جب اپنا آیا نظر
یہان ہین ڈھکون اوس سے اپنا بدن
تو سورج کو اور چاند کو اب پکار
قمیص اوسکا کرنے لگے جب جدا
کہ شمعون نی کوے کے بیچ پھر ک
کنوان تھا کہ قہر الٰہی تھا وہ
کھدایا تھا شداد بن عاد نے
جہنم کا قعر اوسکے آگے تھا گرد
وہ آدھی کنوئین تک نہ پہونچا تھا ہاے
کہ جا جلد تو میرے بندے کے پاس
یہ سنتے ہی جبریل ان سے چلے
دیا آسکے پتھر پہ اوسکو بٹھا
کیا حکم پانی کو حق نے الگ
ہوئی پانیون یوسف نی پانی مین ڈال
کہ جاوی کنوئین مین تم اوسکا نکل
مٹا یا انکو مین سی سبھون کو تمام
[illegible] نی لکھا ہی کہ اسکا سبب
یہودا [illegible] اوسکا مین نام تھا
پڑھا اوس نے یوسف کا قصہ تمام
کہا اوس نے ای میرے پروردگار
کیا حکم حاکم بلا ریب نے
زمانے کو یوسف کی یاد دیگا تو
وہ بیٹا وسعین کرکے خجل ہوا

اور اوس سی یہ غمناک ہوکر کہا
ہوا اوسپہ اوسوقت غیبانہ جام
ڈھنکا ہاتھ سی اپنی اوسوقت تو
کنوئین مین ہی ہوگا میرا کفن
تو گیارہ ستارونکو آواز مار
دیا دوسرا ہاتھ اوس نی لگا
لیا ہاتھ سی اوسکے کرتا جھٹک
کہ سے کھدا تا بماہی تھا وہ
کیا اوسکو تیار شداد نے
ہوا اوسکی آگی تھے دوزخ کا سر
دیا کاٹ رسی کو کارو [illegible]
نہایت ہی اسوقت اوسکو ہراس
پلک کی جھپکتے ہی ان کی کمر
نہ معلوم یوسف کو جیا لا تھا
کہ [illegible]
خوشی اسکی اوسکا [illegible] تب کہا
یہودا کا دل پھر گیا وان نکل
چراگاہ کو آئی غش ہو تمام
کہون تجھسے گر ہوے تجکو طلب
عبادت سی اوسکو سدا کام تھا
صحیفے مین فکر اوسکا آتا مدام
مرا دل ہی یوسف پہ بے اختیار
ندا اوسکو دی ہاتف غیب نے
ملاقات کو اوسکی جاویگا تو
یہ مطلب ہی اوسکا حاصل ہوا

کنوئین سی تو اب قتل ہی خوب ہی
قمیص اوسکا سب نے بدن سے اوتار
کہا بھائیون سی دو کرتا مرا
دیا اوسکو اسبات کا یون جواب
کہ ہی بھول تجکو وہ سب اس گھڑی
جدا اونکے ہوتا نہ تھا ساتھ تہ
گلے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال
سراسر وہان خار اور سنگ تھا
اوسی کھود لے مین کو [illegible]
پکڑ کرکے دونون طرف سے رسن
کنوئین بیچ جسوقت یوسف گیا
کنوئین کی بلا کو تو یوسف سے ٹال
لیا اوسکو جبریل نے ایسا تھام
کہ جبریل ہی یہ خدا کا رسول
ہوا حکم پانی کو شیرین ہوا
کیا بھائیون نے جب اپنا یہ کام
بلا کرکے یاد اونکو یعقوب کا
کہون تجھسے مین ایک شرک ہی بڑا
نبی ہود کے وقت مین ایک مرد
صحیفے کو پڑھتا تھا وہ شیث کا
خدا اوسکو غم سی نکرتا ملول
نکر قبض میری تو اب جان کو
کہ تیری نہ اب قبض ہوویگی جان
ولیکن جو شداد کا ہی کنوا
عبادت وہ کرتا تھا اوس چاہ مین

یہی مجکو اس وقت مطلوب ہی
کیا سب نے ننگا اوسے مار مار
ڈھنکون ستر اپنا برای خدا
کہ کرتا تجھے دیگی اب تیری خواب
تری جان پر آسکے آفت پڑی
نچھوڑے تھا کرتے کو وہ ہاتھ سے
کنوئین کی طرف کو چلے جلد چال
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا
لگے آگ ہزار اور دو سو برس
کنوئین مین کیا سارا یوسف کا تن
یہ جبریل کو حکم خالق ہوا
نہ اسکی طبیعت کہین ہو ملول
نہ آیا کہین جی شٹ کا اوسے
خدا نے کیا ہیگا اسکو قبول
ہوا اور جنت کا سارا کنوا
لگے پھینکنے تب وہ پتھر تمام
وہ مشتاق اس حق کی محبوب کا
سبب کیا کہ یوسف کنوئین مین پڑا
عبادت مین تھا وہ زمانی کا فرد
کرتا اوسکو عقبی مین درجہ ملے
دعا اوسکی سب جلد کرتا قبول
دکھا مجکو اوس ماہ تابان کو
رہیگا تو مدت تلک بیگمان
تجھے حکم رہنے کا وان پر ہوا
وہ ہر وقت یوسف کی تھا چاہ مین

[illegible] اوسکے بھائی کو جب سی پیار
اسطرح پہ جو حکم خدا
لی جو خالص عبارت کرکے
ان تک کہ یوسف گرا دیا
[illegible] اور سینہ پہ پھر دل سے اگ آہ
اسے نکر بھائیون کا لگا
یہ کہ کنوئین مین پڑے ڈالتے
ہرگز کیا حق نے اوسکو سپرد
دا اسکے تھا اک سبب اور بھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سبب یہ کہ جب مصر کا بادشاہ
لئے لیکے یوسف کو جنگل میں جب
ہوئے سب جمع اسبات پہ
کنوئین میں پھر جو ہوا اوسکو
کرینگے تجھے ہم بڑا بادشاہ
ترے بھائی ہوکر سارے ذلیل
یوسف کی کچھ اسمین تسکین ہو
لہ البتہ تو اونکو دیگا خبر
نجانینگے بھائی تجھے دیکھکر
یہ آیت کا مطلب ہوا اسکو جب
کہا ابن عباس نے یہ کلام

خدا بھیجتا تھا اوسی اک انار
وہان ایک قندیل روشن ہوا
نور تھا جو کنوئین میں زیادت ملی
زمین تک نہ پہونچا تھا وہ اہل مین
[illegible]
کہ [illegible] تجھکو ملا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
زمین پر تو کیا آسمان مین بھی
[illegible]
نہین ہے تجھے کسی کو روا
جو سمجھے کوئی پھر تو اسرار ہے
کہ [illegible] دونون کو ہر دو قرین
ہے یوسف تو اسکو ہے نگاہ

وہان شمع کی اوسکو حاجت تھی
محبت مین مخلوق کی یہ کرم
بہ رہتا تھا عابد کنوئین مین مدام
کہ عابد نے ہاتھون پہ اوسکو لیا
کہا شوق تیرا تھا یوسف مجھے
وہ بھائی تہی ہو گئی مین سبب
مین محروم ہوتا ملاقات سے
گرا ہو کے بیہوش اور مر گیا
کہ آئینہ مین تجھ حسن جمال
کیا اس بلا مین جو ہے مبتلا
ہوا جب کہ دل [illegible]
بزرگی عظمت ہے [illegible]
مگر اس جگہ پہ ہے اوسکا کمال
اٹھا لی ہے حق نے نکالا اوسے
کہ حکم خدا کا ہوا صبر دہ

کہ تھی روشنی وان یہ قندیل کی
خدا نے کیا اوسے جو و مبدم
خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام
لیا اوسکو چھاتی سے اپنی لگا
خدا سے یہ مین نے دکھایا تجھے
کہ مجھ سے کنوئین مین ملا ہے تو آ
نہ سنتا تری کچھ حکایات سے
حیات اپنی پوری جو تھی کر گیا
ہوا اسپاہ یوسف کو عز اکمال
[illegible] کنوئین کی بلا
زمین پر گر بیگا وہ اکدن ضرور
جو [illegible] اوسکو ہونا خوار
یہ دونون صفتین ہی وہ [illegible]
کنوئین کی اندھیری مین لا
نہ ہرگز کسی کو کرے قید وہ

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ

الکٹھے ہوے اوس جگہ سب کے سب
پھر جب لیکر چلے اوسکو متفق ہوسے کہ ڈالین اوسکو
کہ ڈالین کنوئین مین اوسے باندھکر

فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

کہ یوسف خفا تو نہ ہو کبھی
گمنام کنوئین مین اور ہم نے اشارات کی اوسکو
بہت تجکو دینگے ملک و سپاہ
ترے پاس آئینگے وہ سونین مین ذلیل | فقط وحی کا ہوگیا یہ بیان
سبب [illegible]
[illegible]

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا

کہ تو جتاوے اونکو اونکا یہ کام

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

اور وہ نجانینگے

[illegible]
جب اس کام کا اونکو دیگا خبر
نہین [illegible] کہتا ہون [illegible]
کیا ذبح اوسکو سبت [illegible]

کہ بھائی اکٹھے ہوے ہم تمام | اور اک لائی بکری چراگاہ سے

جو کرتا تھا یوسفؑ کا دل شاد ہو
ہوئی وہاں سے گھر کیطرف کو روان
ہوئی جبکہ نزدیک یعقوبؑ کے
بہت چیختی اور اوڑاتے تھے خاک
نظر اوسکی ہر دم سر راہ تھی
یہ سمجھا کہ آئی مصیبت سخت
ہوئی شام جسوقت ہوکر اوداس
ہوے جبکہ یعقوبؑ کے وہ قریب
نہیں آئی یوسف کی صورت نظر
کہا سب نے اے باپ جنگل میں جا
یہ دیکھیں کہ آگے بڑھے کون ہے
کہا یہ کہ آپسمیں پھینکیں گے تیر
بٹھا ہم نے یوسفؑ کو چیزوں کے پاس
کہ اتنے میں بھیڑیا اوسکو کھا گیا
اگرچہ ہم آپسمیں ہیں راست گو
یہ آیتکی معنی ہوئی ہیں بیان
گرا کہکے غش اور گیا دل دھڑک
کیا قتل بھائی کو اور باپ کو
یہ کہکر کے روتے تھے چھوٹے بڑے
کہا بعض نے ایک بارہ سے کم
وہ جسکی تھا ایک اولاد ہو
روایت ہے شبلی نے اک اور دو
تھا اسکی لگی تو یہ مر گیا
کہ جسکی ہوا کرکے دیکھو آواز
سنو پھر احوال ... سکا

کیا خون میں سب نے یوسکو ڈبو
بہت روتے اور پیٹتے اور دوان
بہت پاس ایس حق کے محبوب کے
یہ کہتے تھے سب ہو گئے ہم ہلاک
کہ یوسف کی حالت ایسی جاہ تھی
لگا پوچھنے حال گھبرا کے کرخت

پھر اوس گوشت کو پھونک کر کھا گئے
رہا جبکہ یعقوبؑ چھ کوس پر
سر اپنے کو ہاتھوں سے پیٹا بہت
جو یعقوبؑ تھا منتظر راہ میں
گرج کی سی آواز آنے لگی
خدا اوسکا کرتا ہے آگے بیان

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝

اور آئے اپنے باپ پاس اندھیرا پڑے روتے

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

کہنے لگے باپ دوڑے آگے نکلنے کو

یہی جو لکھی وہ ہی سست پڑی
یہ سبقت کی معنی ہیں ہم جا برابر

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ

اور چھوڑا یوسفؑ کو اپنے اسباب پاس پھر اوسکو کھا گیا بھیڑیا

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝

اور تو باور نکریگا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں

اب آگے سنو اوسکی یہ داستان
غشی میں رہا شام سے صبح تک
گنہگار ہم نے کیا آپ کو
اور آگے کھڑے تھے یعقوب انکے بڑے
ہوا اوسکا بیٹا یہ دیکھو وہ تم

سنا جبکہ یعقوبؑ نے یہ کلام
لگی ہونے اولاد اوسکی تمام
قیامت کو کیا دینگے اسکا جواب
جو دیتے تھے جنبش نہ ہلتے تھے وہ
عجب اسکی حالت ہے مرتا ہے یہ

حکایت

یہ دیکھا کہ ہے ایک عورت کی ذات
بیٹی ایک تھا سو سفر کر گیا
بھلا عمر بھر کیونکہ رووے سے او
اٹھا تب وہاں اوسکو آئی ذرا

وہ روتی ہے کہتی ہے کھا کھا قسم
یہ سنکر کے شبلی نے کپڑوں کو پھاڑ
خدا ایک ہے جسکو بھولی ہو تم
اور اک سخت آواز پھر مار کر

گو سے میں اوسے چھ
بہت ہی مچانے لگے شو
تن اپنا زمین پر گھسیٹ
وہ یوسفؑ کی بیٹھا تھا
وہیں سنکے جان اوسکی
کروں تجھ سے احوال و
وہ روتے ہوئے آئے سب با
غمین ہو لگا بولنے یا
پڑی تم پہ کوئی مصیب
ہوئی جمع سب ہم کہ دو
اور اک اور ہے اوسکو بھی
بڑھی جسکا آگے وہی
گئے دوڑتے سب
یقین تجکو ہوگا کب
وہ اوسکو کب راست
ہوا کام گویا کہ اوسکا
کہا سب نے بیجا ہوا ہم سے
خدا جبکہ لیویگا ہم سے
کسیطرح جینا سنبھالے
نہ بولے ہی نے سانس بھرتا
وہ مرجا تو پھر کیون نہ
کہ بیٹا تھا میرا یہی ایک
کہا ہائی افسوس کھا کر
کیا راہ سیدھی کو کیونکہ
کہا اوسکے کرتے کو لا کر

دیا اوسکو کرتا لہو سے بھرا
لگا سونگھنے ہو کی یکسو اوسے
پھر آئی افاقت تو رویا بہت
تری مجکو امید چھوٹی نہین
بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھی
یہ جاکرکے پھر کوہ پر کی ندا
مری تم نے یوسفؑ کو کیون کھا لیا
چرند اور پرند اور درندے تمام
نہ ہٹی نہ نچون کا اوسپر نشان
یہ جانا کہ ہے یہ بناوٹ تمام
کہ یوسفؑ کو پھاڑا اور ندون نے آ
بدن کو نہ چیرا نہ کپڑا پھٹا
کہا دل سے اب کیون تم انجان ہے
اگر تم ہو اسبات مین است گو
دیا لا قمیص اوسکا یعقوبؑ کو
یہ آیت کے معنی ہین اے ہوشیار
قمیص اوسکا آیا تو آنکھون پہ دھر
کہا دیکھ بیٹون نے اوسکو تمام
جو دیکھا لہو کو تو یہ غم کیا
جب انسانکو بھیڑیا کھا گیا
یہ جانا کہ بھیڑیا تو حیوان ہے
بہت عمر سے ہو گیا تھا ضعیف
کہا اوس نے اے بھیڑیے سنگدل
لگی تو نے پیری پہ سیری نظر
وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے بڑھا

لیا اوسکو آنکھون سے اپنی لگا
کہ آئی وہین خون کی بو اوسے
دل و جان کو اپنی کھویا بہت
ملاقات کی آس ٹوٹی نہین
پر اب چین کسطرح آوے مجھے
بلند اپنی آواز سے یون کہا
مجھے کسلیے تم نے یہ دکھ دیا
وہ اوس دن مین روتی رہی تابشام
نہ دانتون کا لگنا کچھ اوسپر عیان
جو کہتے ہین ہے جھوٹھ سارا کلام
قمیص اوسکا کسطرح ثابت رہا
نہایت ہی الفت سی گلا کر رہا
بندھا بھیڑیا پہ یہ طوفان ہے
نشان مجکو اب اوس نے بھیجا [illegible]

لگا منھ پہ رکھ اوسکی تہین دیکھنے
پھر اک کرکے آواز غش کر گیا
کہا اوسنے رو روکے اے بیدرد دوست
تو سچا ہی اور ہے ترا خواب سچ
سلاتا تھا زانو پہ تجکو مدام
کہ اے جتنے ہو تم وحوش و طیور
سنا ہے کہ جتنے تھے وحش و طیور
قمیص اوسکا چھاتی سے اپنی لگا
وہ کر اونکا اوسوقت ظاہر ہوا
کہا پھر یہ اولاد سے کھا کے غم
وہ کھا بھیڑیا تم سے زیادہ شفیق
پھٹی کچھ نہ جلد اور نہ ٹوٹی گرہ
سمجھو کہ بھیڑیے سے زیادہ ہو تم
لگا [illegible] اپنی مین وسے کر رو

وَجَاؤُا عَلٰى قَمِيصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ

اور لائے اوسکے کرتے پر لہو لگا جھوٹھ

لگا کھینچنے اپنا خون جگر
ہے رونا او سہنا دیا انکا کام
کہ یوسفؑ کو بھیڑیے نے بس کھا لیا
قمیص اوسکا باقی رہی خوب کیا
کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے
نہایت ہی بوڑھا تھا او کہنہ
تو ہوتا نہین سے آگے خجل
کیا اوسپہ تو دانت کو تیز کر
لگا درد سے رونے سرکو جھکا

اولٹ کرکے دیکھا نہین کچھ پھٹا
کہا خون کو دیکھ روتا ہون مین
جو دیکھا قمیص اوسکا [illegible]
کہا سب نے بھیڑیا کو لائے ہین ہم
پکڑا جال جنگل مین [illegible]
پکڑ اوسے باندھکر دست و پا
کہ یوسفؑ تھا میرا وہ بدر منیر
کیا بھیڑیا سر جھکا کے ہوے
پھر آخر کو یعقوبؑ یون کہا

طرح مست و بیہوش کی جھومتی
گویا تین ساعت تلک مر گیا
تو ہی مغز ہے اور مین صرف پوست
رہیگا تو آفت سے البتہ بچ
حفاظت مری تیرے آئی نہ کام
درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور
یہانتک کہ رہتے تھے نزدیک و دور
پھر اک جا پہ دیکھے تھا آنکھ [illegible]
فریبون سے اونکی وہ ماہر ہوا
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم
اور یوسفؑ کا تھا اپنی دل سے رفیق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لگا [illegible]
کہ حق نے کیا ہے بہت اختصار
ہنسا اور رونے سے دل تھا ہٹا
خوشی دیکھ کرتے کو ہوتا ہون مین
تو جانا تمھاری [illegible]
کہ یوسف [illegible]
[illegible] بھیڑیا لا لاکے ہین تک
کیا سامنے باپ کے لا کھڑا
کہا تو نے جنگل مین کیونکر [illegible]
کوئی جیسے ہو شرم کھائی ہوے
سر اپنا طرف آسمان کے اٹھا

کہا اوس سے نہ الفت ہی اسکو کچھ
برا سمجھ کہ [illegible] کا نام
[illegible]
کیا اوس نے [illegible] حق [illegible] کہا
کہا اوسکو [illegible] تقسیم
[illegible]
[illegible] اوسکو [illegible] ابن یامین
مجھے [illegible] غم میں پایا تو والی
کہ یعقوب سے تجکو نہیں کچھ خبر
مین ناحق ہی پکڑا گیا شہر مین
یہ مین میں اور سب تیری اولاد بھی
تحیر ہوا ساری اولاد کو
کہا پھر یعقوب نے اوس سے یوں
[illegible]
کہا پھر [illegible] کس لیے
وہ دادا ترا [illegible] ابراہیم نام
وہ اوسکا [illegible]
اور [illegible] اوسکو
[illegible] بھائی سے بھائی جدا
سنا [illegible]
کہا [illegible]
کہا تیری اولاد سے ہی پر گناہ
[illegible]
[illegible] آج دن
[illegible] یعقوب رونے لگے

[illegible] کوئی تیرا شریک وہم
[illegible] روشن تمام
[illegible] پایا تو اوسکے سر لگا
لگا بھیڑیا بولنے مرحبا
کہ سچ کہیو اسکو نہیں [illegible] غم
سلام [illegible] خوش [illegible] میں
[illegible] صاحب زبان
[illegible] یوسف کا تجھے ملال
[illegible] نہیں سے کھنا نظر
[illegible] جنگل سے اب شہر میں
[illegible] مین جا سیری فریاد
کہ حیوان کو ہی قدرت گفتگو
پڑا انکے ہاتھو نہیں اگر تو کیون
کہا میں نے [illegible] تمام
بتا مجکو جاتا ہی تو جس لیے
کہا میرے دادا سی تھا یہ کلام
دیا دوست اوسکا ہوا یا حبیب
بلا شک اوسی باغ جنت ملے
ملاوے گیا اس طرح اونکو خدا
سو اسواسطے میں چلا طرف شام
کہ [illegible] جلدی لکھو
حدیث اونکو کیونکر بتاؤ نہیں آہ
کہ پکڑا گیا اک جگہ تیرا یار
کہ روتا ہون غم سے میں اوس یار بن
اسی غم سے جان اپنی کھونے لگے

براہی براہیم و اسحاق تو
ذرا اس درندے کو دے تو زبان
پھر اوس سے یہ کہہ بول از حکم حق
لگا بھیڑیا کہنے لبیک نیک
کیا کس طرح قتل بیٹا مرا
کیا اوس سے یعقوب نے پھر سوال
مری کھا گیا قرۃ العین کو
دیا اوسکو بھیڑیے نے سنکر جواب
درندہ ہو یا خاک ہے آتش تمام
ہیں تہمت سے یوسف کی اب پاک ہم
حرام اونکا حاکم ہے ایزد تعال
ندامت سے سر کو تلے کر گئے
کدھر سے تو آیا کدھر جائیگا
کہ اک بھائی میرا ہوا ہی جدا
کہا میرے دادا جو ہو کر ادا اس
جو کوئی زیارت کو بھائی کی جاے
تو دیوے خدا اوسکو نیکی ہزار
جو البتہ بھائی سے کوئی ملا
وہ اس طرح سے دونونکو یا ملے
کہ بھائی سے اپنی میں جا کر ملون
کہا بھیڑیے کو کہ پھر پڑھا اسے
کہا پھر یہ بھیڑیے نے سن اے نبی
سنا ہم نے یوں مار ڈالا اوسے
نہ چکھا ہی کو [illegible] سے میں نے طعام
کہا جبکہ بھیڑیے کا یہ حال ہو

اگر اس بھیڑیے کو ذرا طاق تو
کہے حال جو کچھ کرے یہ بیان
وہی کہیو جو کچھ کہے راست و حق
کہا یا نبیؐ ہے سلام علیک
گناہ اپنے سر پہ سمیٹا مرا
کہ پوچھون ہو نہیں تجھسے پوشیدہ حال
مری تو نے کھوئی ہے سب چین کو
رواں کر کے آنکھیں سے سب خون ناب
نبی کا ہوا گوشت سب پر حرام
ہیں ابا اوسکے غم میں جگر چاک ہوں
یہ طوفان باندھا ہے مجھپر کمال
دلوں میں بہت اپنے سب ڈر گئے
سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا
زیارت کروں اوسکی بہر خدا
گیا ایک دن تیرے دادا کے پاس
خدا کے لیے وہ قدم کو اوٹھاے
اور اوتنے بدے اوسکی دیوے اوتار
ملے اوسکو دیدار اللہ کا
شہادت کی اونگلی سے وے ملے
یہ ور جا پڑا او اپنے جا کر کے لون
ہے بہتر کہ کچھ فائدہ ہو جسے
ملا اور بھیڑیو نہیں تھا میں کبھی
جگہ سے جہاں تھا نکالا اوسے
گذرتا ہے ماتم میں اب صبح و شام
جدائی سے اوس پہ یہ جنجال ہو

اب کیون نہ روؤن کہ [illegible]
بلوہی لیک کہتا نہین
[illegible] کا کھانا ہی سب پہ
[illegible] جنت مین داخل نہو
چھوڑ بھیڑیے کو یعقوب نے
دمی جن سے ہین اور نہ انسان سے
[illegible] سے کہ اصحاب کہف
[illegible] خبر نبی کا تو سن پانچوان
تا ہی تمھاری نفسون کا کام
یا نفس نے تم کو آخر خراب
یا نفس کا اس لیے یان بیان
سے ہی روایت [illegible]
[illegible] پہ تھے [illegible]
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] کہا ہی کہ نفس [illegible]
[illegible] جنت مین بالاتفاق
[illegible] یہ بات
کہا شہ نے پھر ابن سماک سے
کہا ابن سماک نے سچ بتا
کہا ایک عورت تھی صورت حسین
وہ تھی جیسے کی رات مین ڈر گیا
بلاشک جو جنت مین جائیگا
لگے پوچھنے اوس سے تو نے بھلا
تو ہو باغ جنت [illegible] اوسکا مقام
حکایت ہی سپر کہون اور بھی

نہایت ہی اس غم سے حیران ہون
یہ کہنا مرے دل کو بستا نہین
چنانچہ وہ بھیڑیے کہین [illegible]
اور رحمت اوسی حق کی احوال
یہ سنکر کہ اوس حق کی محبوب نے
کہون [illegible] مین جنس حیوان سے
کہ کچھ شخص تھے وہی سب ارباب کہف
[illegible] اور جانور کوئی ایسا نہین

کہا پھر یوسف کی ہی کچھ خبر
کہا کس لیے تجکو انکار ہی
نبی اب مین غماز ہوتا نہین
چنانچہ ہر طرح ہوتا ہی رد
خبر مین یہ آیا ہی ہین پانچ چیز
ہو اول تو بھیڑیا وہ یعقوب کا
وہ [illegible] تھا گدھا ہی کہ عیسی سوار
سوا [illegible] کے یہ جنت نصیب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا

بولا کوئی نہین بلکہ بنائی ہی تمکو تمھاری جیون نے ایک ایک

حکایت

کہا باپ کو مت [illegible] کی تمہید
بری شکل ہے اور [illegible] کے
دیا نفس نے آگ مین مجکو ڈال
یہی ہی بڑا سخت دشمن ترا
نہ جاؤن تو جیرد پہ پھیری طلاق
کہو اس سے اب کیا ہی راہ نجات
بلا کر کے اوس عالم پاک سے
مین پوچھون فرض جسے جوا ہی بادشاہ
مرا دل ہوا عشق مین اوسکے چور
اوسی چھوڑ کر اپنی مین گھر گیا
نہ دوزخ کی ایذا کبھو پائیگا
کہا نسے تو اس قحبہ کا فتوی دیا
سمجھ لو اسے ہی خدا کا کلام

مر [illegible] گئے تھے برس جو گذر
کہا [illegible] نے بابا یہ کیا حال ہی
نہونا کبھی نفس کا رام تو
روایت ہی اک بادشاہ [illegible]
ہر اساں ہی [illegible]
کسی [illegible] فتوی دیا شاہ کو
کہا تجکو کیا غم ہی شہ نے کہا
گنہ تجسے ایسا ہوا ہی کبھو
بلا کر ارادہ کیا دل مین بد
کہا ابن سماک نے واہ واہ
فقیہون نے سنکر کیا شور و غل
کہا اوس نے اللہ نے یون کہا
سبھی سنکے خاموش ہو سب گئے

حکایت

کہا تب [illegible] نے باچشم تر
کہا مجکو کہنے سے یون عار ہی
مین حرمت نبی اپنی کھوتا نہین
خدا اور آدم کے نزدیک بد
وہ جنت مین جائیگی [illegible] عزیز
کہ جس [illegible] سب [illegible] اوس سے کہا
[illegible] ہوشیار
[illegible] حکایت عجیب
[illegible] تم ساری [illegible]
[illegible] یوسف کا کام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اجال [illegible]
[illegible] آرام [illegible]
[illegible] سعید
[illegible] ناموں سے کہا
[illegible] کو
[illegible] سب باجرا
کہ [illegible] خدا سے [illegible] تو
کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] دیتا ہو [illegible]
[illegible] چھوڑ حرص و ہوا
طرح [illegible] شرم گھٹ گئے
سمجھ [illegible] ہی تجھے [illegible]

کہ حجاج کی قید مین ایک مرد

پھنسا اوسکو پوچھا بصد زور درد — کہ کیون قید مین تو مرد آگیا
نہایت محب اور نہایت شفیق — اور اک اوسکی عورت تھی حسن جمال
گیا وان مین گھر دوست کا جان کے — لگی کرنے ایدہر ودہر کی وہ بات
محبت کی رشتے مین وہ اینچنے — کہا اگر کریگا تو انکار اب
کہ دیکھے یہ آیا ہی گھر بیچ چور — چھرا ہاتھ کہا گا مین آخر ندان
کہ ہو یار کے گھر مین ایسی فساد — دیا چھوڑ حجاج نے سن یہ بات

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط

اب صبر ہی بن یا وسے

کہ ہو تجھ پہ سب اوسکی خوبی عیان — کرے صبر جو ہوے سکرات کم
جو دیکھے تو عقبی ہی بے حساب — نبی نے کہا یون کہے ہی خدا

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ط

اور خدا ہی سے مدد مانگتا ہون اسبات پر جو بتاتے ہو

نہین بات کو کچھ ہمارے فروغ — کہا ہی یہ کعب ابن احبار نے
ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا — حنبل اور اسحاق کے واسطے
... مذاب — کہ یارب یہ کیا ہی بڑا ہم
... کا کام — ہے نبی تو مجھے بہیجا سلام
... — ہوا حکم یون اب کہ تو یہ نکال
... کرم — تجھے مصر کی دینگا ساری زمین
... غم — کہا جلو اسوقت بتلا ضرور
... — وہ کامین ہندی مین مطلب کہو
... کا کام

مضمون دعا

... — ترا ناہی دریا مین ڈوبی کو تو
تو فریاد رس سختیون مین مدام — تو دشت مین مونس ہی سبکا آلہ
... تجھ پہ ... غیور کر — تو حاضر ہی کیسی ہی مخفی ہو بات

خدا کا کہا ہووے گا تجھسے محکو
آگیا مجھے اوس نے لیکر چلا
کہا ہے یہ باتین ہی کیتی ...
نہ حاصل ہو گر تجھسے ...
پہاڑ ... گرا مجھے ...
رہی متقی مرد اور نیک ...
...
شکوہ ...
نہ دیا ... کا ...
مصیبت کو صبر ...
کہ تو اون عمل اوسکے ...
تمہاری مین اسدم ...
روایت ...
...
...
لگے ...
...
...
کرینگے تجھے اوس جگہ ...
...
...
غریبونکا صاحب ...
کہ ہر رنج و شدت مین ...
طرف سے غمخوار کے کھول
ہلاکت سے دی دم کا دم مین ...

دعا سے یوسف کی تھی تمام
پنہایا قمیص ایک جنت سے لا
وہ صانع کی صنعت سے تیار تھا
نہ ہووی کبہی اوسکی خاطر کو میل
اور آیت کہ [illegible] سفر کرنے والی وہان
اور آیت کا مطلب ہی تو جان لے
وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام
فلک پر سے سورج جو نازل ہوا
لگا اوسپہ برسانی یاقوت و دُر
کہا اوس نے گر دو تو دینار دے
کہ کنعان مین تجکو ملے اک غلام
بچی اوسکی برکت سے دوزخ سے تو
سنا جبکہ مالک نے یہ ماجرا
وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
کہ اوسوقت ہاتف نے آواز دی
پھر آیا وہ ہٹ کر مکان کیطرف
محبت مین مخلوق کے ہے یہ چال
ہوا جبکہ میعاد کا اختتام
مجھے ہی طلب اک نئی چیز کی
اور [illegible] ہم آغوش تجھسے کرون
وہان سے وہ کنعان کو آیا شتاب
اور اک قافلہ ساتھ تھا اور کبھی
فرشتے تھے بھیجے وہ اللہ کے
یہ مالک نے جانا کہ ہین جانور
اور اوس قافلے بیچ تھا اک حمار

کہ جبریل اوس پاس لایا طعام
بحکم خدا وند ارض و سما
خدا نے کہا کن وہین ہو گیا

اوسی کہا کہ [illegible] خوشنما
زری اور ریشم سے تھا [illegible]
ہوا حکم [illegible] کرتا

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ

اور آیا ایک قافلہ

کہا مین نے جسطرح سے یہان سے
کہون اوسکا تجھسے مین قصہ تمام
تو وہ آستین بیچ داخل ہوا
کیا اوس نے پچین کے صندوق پہ
مین تعبیر اوسکی بتا دون تجھے
کہ ہو وے غلام اوسکی [illegible] تمام
ملے تجکو جنت [illegible]
کیا قصد [illegible] شام کا
اقامت [illegible]
[illegible]
[illegible]
جیسے [illegible]
وہ [illegible]
اگر [illegible] اوسکی خبر [illegible]
نکاح اوسکا البتہ [illegible] تجھسے دون
بہت دل کو اوسکے ہوا اضطراب
تماشا ہوا اوسمین کیا اور کبھی
کہ پھرتے تھے سب گرد اوس [illegible]
نہ سمجھا فرشتے [illegible]
وہ کہتا گا سب اسباب [illegible]

اب آگے کرون تجھسے اوسکا بیان
وہ تھا جسکا [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] آگے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا اوسنے [illegible]
کہ تھے جانور سب [illegible]
وہ آگے [illegible]
کہا [illegible]
گئی [illegible]

سنو یہ ہوا نور سے وہ کنوا
[illegible]
کنوئین [illegible]
فرشتے [illegible]
کنوئین مین [illegible] تھا جہان
مسافر [illegible]
کہ کنعان مین [illegible] شتاب
پھر اک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] دمشق
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کنوئین [illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی کہہ گیا خاک پر آ کے لوٹ
تب آ کر کے یوسف سے وہ چھوٹ گیا
وہاں اک جو تھا دیکھ ابن غر
مسلمان طلب جو خدا کی کرے
ہوا جبکہ چوتھا دن ایام سے
روایت ہے آنے کی اس کے کبھی
کریان اب نہ ٹھہر و نکل جاؤ تم
دیا اونکو مالک نے کھانا بہت
کوئی پر جو مالک نے کی ہاں نظر
وحوش اور طیور اور سباع و دواب
یہ دیکھا جو مالک نے قصہ تمام
دیا بھیج وارد کو یہ دیکھ حال
کہا دن کے بھیجے وارد کی معنی ہیں اب
وہ وارد ہے پانی پہ اور اوسکو لا کے
کنوئیں میں کیا ڈول جس دم دراز
کہا پھر کہاں کو اخی جبرئیل
کہا تب یہ یوسف زبان یاد ہے
تو قیمت میری ہو وے بے انتہا
کیا آپ بندے نے گر اپنا مول
دل اور نیتوں پر رکھے ہے نظر
لگا ڈول کو کنوئیں میں بس گھڑی
جو دیکھے تو ہے چاہ خشک کا ہوا
کہے کہ جب سے بار یوسف کی ہے شمال
عجب کچھ حال اوسکے سب پیچا پیا
[illegible]

ہوا عشق یوسف میں وہ ایسا بیٹھا
خدا پر اگر ہے تو اول گیا
نہ اسلام تھا اوسمیں باور تو کر
بھلا اوس سے محروم کیونکر رہے
وہاں آ گیا قافلہ شام سے
ہوئی اوسمیں اک واردات اور بھی
چراگاہ میں سے نکل لاؤ تم
وہ سب قافلے میں تھا اوتا بہت
جو دیکھے تو واں نور ہی جلوہ گر
سبھی [illegible] کرتے ہیں [illegible] آ گیا
وہاں ملک میں [illegible]

پکارا کہ گڈریا اس گڈریا سے تو ہوش
اوتار اپنے مونہہ پر دنیا کا بار
طالب میں و یوسف کی مدح تھا
رہی تین دن اوس میں یوسف پڑے
رئیس اوسکا تھا مالک ابن غر
کرا اولاد یعقوب کی آ گئی
کہا سب نے کھانا ہے تیار اب
وہ شرما گئے اور اوترنے لگا
سپاہ [illegible] پیا
یہ کہتے ہیں یوسف کو کہ یہ کوا
کہ مورت [illegible] کا نام [illegible]

فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ

پھر بھیجا اپنا پنہارا اوس نے لٹکایا اپنا ڈول

وہ وہی قوم کہ جن کی ہماری پیا
دمیں آئی جبرئیل باہمہ عیاذ
ہے اکس طرف کو ہمارا رحیل
کہا دل میں تیر کچھ آئی تھی شی
کسی سے کسی نے عجب شوق ادا
نہ کچھ اوسکی قیمت نہ کچھ اوسکا بل
نبی کا یہ ہے قول باور تو کر
کہا بخت نیکی ہی کچھ یاور رہی
نہ وہ پھر کبھی اوسکی آگے ہی ماند
کہ صورت کا اوسکی نہیں کچھ بیان
ہر اک بال میں حسن ہیں جی ہزار
بیان آپ سے ہو کیسے یہ تقدیر کیا

جو مالک کا کہتا اک نام غلام
[illegible] تیار [illegible]
کہا [illegible]
کہا دل میں پہنچی کہ تھا [illegible]
کہو آج کیسے نکلتا ہے تو
خدا صورت و جسم و اعمال کو
ہوا ڈول جس وقت یوسف کی پاس
جو دیکھا تو ہے ڈول بھاری بڑا
ندا کی خوشی سے کہ بدا غلام
جو دیکھو تو آنکھیں ملیں تمام
گرین اور بازو تھے زرہ تمام
جو ہوتا کبھی رات کو بے حجاب

آہ تھا کی کہا او کہ جس کا اپنا وہ وش
سبک ہو تو پاؤ گے اوس جاہ یاب
پھر ان فقر کو حاصل ہوا مدعا
کوئی کہتے ہیں سبے بخت اس کی بڑے
ادھر آ گیا راہ کو بھول کر
یہ آ کر کے تاجر کو فرما گئی
چلے جا کہ منگلے کہا کہ ہم ہیں سب
انھیں چاہ کے گرد سب نے دیا
[illegible] کنوئیں میں بہایا ہوا
نہ ہوتا تو جھگڑا یہ رتبہ نہ تھا
[illegible] پائی وہاں
کنوئیں [illegible] اوس نے ڈالا
[illegible]
کوئی پوچھے [illegible] کیا
یہ ہی ڈول اتم سبھا بیٹھ
شغل اپنے کو دیکھا ہے اوسمیں کبھی
کسی شخص کا گر میں مملوک ہوں
یہ سوال اپنا سب بھولو پھر کبھ
نہیں دیکھتا اور نہ اقوال کو
گیا ڈول میں بیٹھ وہ نبی براس
لگا دیکھنے ڈول کو سر جھکا
جسے ڈھونڈھتے عمر گذری تمام
سپیدی سیاہی میں جیسے صبح شام
کمر کا گویا بیچ میں تھا نہ نام
تو گویا کہ آیا نکل آفتاب

...نے جب آدم کو پیدا کیا
اوسنے خوش ہوکے [illegible] انعام
...جا کے بشری نے بالا [illegible] آج
...سونکو مالک نے چھپا یوں کہا
...ا اور لوگوں سے کہنا یہ تم
...ا اگر کہیں ہم غنیمت اسے
...نت کا حیلہ کہا اس لیے
...ر وہ چیز کچھ جسکی قیمت نہو
...ی تھیں چاندی [illegible] کا گھر
...نے جسکی قیمت ہوا یاں ہی
...ور عطار کو مشک سے کام ہی
...ہر کوئی کہ طالب ہوا شہد کا
خدا نے رکھیں پانچ چیزیں چھپا
اور آیات میں اسم اعظم چھپا
اور جمعہ میں ہے ایک ساعت چھپی
سبب یہ کہ شوق اونکا غالب ہی
بیان ابن عباس نے یوں کیا
لیا گھیر جا کر کے جبار کو
جو دیتی ہو ورنہ آواز سخت
نکالا پھر آخر کو اوٹھا او کی
ہلے تھا درختوں کی [illegible] طور
کس شاہ کی ہے یہ اولاد میں
غلامی کا اقرار کر سب [illegible] تو
میں ہوں عبد [illegible]
اور اللہ جانے ہے [illegible] کہیں

اوسے حسن صورت کا مالک کیا	جو صورت تھی آدم کی قبل از گناہ

قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ

بولا کیا خوشی کی بات ہے یہ ہی ایک لڑکا

وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً

اور چھپا لیا اوسکو پونجی سمجھکر

تو ہر ایک کو نصیب اس سے لے
کر کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے
ذرا اوسکی کچھ دل میں الفت نہو
ہوا شہد مکھی میں باور تو کر
مقام اوسکا اول [illegible] ہی
نہ نافہ سے کچھ [illegible] آرام [illegible]
نگہ اوسکی [illegible]
نہیں [illegible] کسی کو ملا
نہیں جانتا کوئی [illegible] کونسا
کوئی اوس سے واقف نہیں [illegible]
برادر [illegible]
کہ بھائی جو یوسف کا اوس [illegible]
کہا تم میں ہے ایک [illegible]
کریں اسطرح سے کہ [illegible]
لے آئے وہاں سامنے پھر اوسے
تھا اوسکا [illegible]
خدا کی یہ [illegible]
نہیں [illegible]

اگر ہم کہیں گے خریدا ہی اب
کہا ہے یہ بعضی جا یہوں نے یار
صدف میں ہے موتی و نافہ میں مشک
ہے [illegible] کے اندر سے ریشم [illegible]
نظر غیر [illegible] گر گئی ہے موتی [illegible]
جو ریشم کے کپڑے کو پہچانے کوئی
اسی طرح حق دیکھے ایمان کو
[illegible]
[illegible]

وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ

اور اللہ خوب جانتا ہے [illegible]

وہ یوسف ہیں آئی بلا اشتباہ
یہ [illegible] سے اوس وقت نکلا کلام
مبارک ترے گھر میں آیا ہے راج
اُسے اپنے اسباب میں وہ چھپا
امانت کسیکی ہے تا ہو نہ گم
شریک اور [illegible] اسمیں [illegible] سب
کہ ہے قیمتی چیز کا دل [illegible] پیار
وہ نافہ کہوں تجھسے ہر کا مشک
[illegible] اصل ریشم کی [illegible]
صدف [illegible]
نظر اوسکی ریشم [illegible]
نہ دل کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف سے یوں [illegible]
کہ [illegible] اپنی گفتار سے
[illegible] بندہ ہوں [illegible]
[illegible]

کہا پھر یہ مالک نے دو اسکو بیچ
کہا اسمین ہین گے بڑی بخت عیب
کہا عیب کیا ہین ہمین دو بتا
کہا ساتھ عیبونکے کیا مول ہی
کہے تھا یہ دل مین نہین کچھ گمان
جو راضی ہو دیکھو بہت کم ہین کچھ
عوض مین ثمن کے کہ تھا وہ حرام
ثمن مین لیے اوس آٹھ چند اک درم
کہا ابن عباس نے بی خطا
دیا ہاتھ تاجر نے کیسے مین ڈال
وہ سب بھائی یوسف کی پیر پکھے
روایت ہی موسیٰ علیہ السلام
کہا مین ہون عاشق خدا کا تمام
[illegible]
تجھے آزما [illegible]
کیا پھر یہ مالک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جو دیکھا یہ یوسف کے بھائی چلے
کہا اوسکو مالک نے یوسف تو آ
پھر اک ساعت [illegible] زنجیر سے پکڑ

اگر وہ ہم سے زیادہ نہ کچھ لیکے بیچ / کہا بیچ ڈالین گے اپ اسکو ہم
کہ جانے ہی اون سبکو دانا غیب / خریدا اسی سے کے عیبون کے ساتھ
کہا چور ہی اور جھوٹا بڑا / بنا کر کے کہتا ہی جھوٹی یہ خواب
کہا اسکا یہ کچھ بھلا مول آج / کہ الیوسف اوسکا کریگا الم
کہ قیمت مری دو سکے یہ جوان / اگرچہ یہ مالک بہت مال کا

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ

اور بیچ آئے اوسکو ناقص مول کو گنتی کی کئی درہمیان

دیا بیچ یوسف کو بخوف غم / [illegible]
عوض بیس درہم کے اونسے لیا / روایت ہے [illegible]

وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ

اور ہو رہے تھے اوس سے بیزار

ہوئے [illegible] ابلیس [illegible] ہم کلام / [illegible]
[illegible] / [illegible]
[illegible] / اگر [illegible] لکھواؤ کتب
[illegible] / [illegible] خدا کے سوا طور کو
[illegible] / تجھے [illegible] اپنی جانب سے خط
[illegible] / [illegible] شمع [illegible] کاغذ قلم
[illegible] / دیا اوسکے مالک نے یوسف کو سونپ
[illegible] / دیا بھائیون کو وہی خط نکال
[illegible] / نصیحت تمھین اب کرتے ہین ہم
[illegible] / اسے طوق زنجیر کر کے رکھو
جہاں [illegible] / یہ کہکے بھائی وہین ہٹ گئے
لگا اوسکا دل [illegible] / لگا رو کے آواز دینے اونھین
وہ نزدیک [illegible] کہہ گیا / منگا کر پھر اک صوف کا پیرہن
ولے ہاتھ گردن کے اوسکی جھٹک / دیا طوق زنجیر مین اوسکو ڈال

کہا لوگے کیا مول وہ بیش کم
تو بیچین اسے ہم تمھارے اب ہاتھ
بھری [illegible] سب ناصواب
یہ دیکھے تھا [illegible] تاکید کر
ولیکن یہ قیمت نہ دونگی ادا
مرے پاس تھوڑے سے درہم مین کچھ
دیا بیچ یوسف کو با عقل خام
ہے یہ ابن عباس سے ہی کلام
کتابون مین کچھ اوس سے کم کچھ
دیے درہم اونکو اوسی دم نکال
سبھی چند درہم کو اوسواسطے
بھلا اسمین کچھ تھا کیا [illegible]
ہوتا کم [illegible]
تو ملتا اوسی وقت [illegible]
نہ ظاہر کرے [illegible] اوس نوکر
اور مضمون اس خط کا ہوا [illegible]
کیا جو کہ اوس طرح سے رقم
بہت اوسکی مالک کے دل پر بھی
ہوئی اونکو اوسوقت خفت کمال
کہ یہ شخص دیتا ہے اک کو دم
بہر طور تدبیر کرکے رکھو
وہ آگے سے یوسف کے سب ہٹ گئے
جواب اوسکو بھائی وہ ہرگز نہ دیں
ڈھنکا اوسنے یوسف کا سارا بدن
ہوا رنج یوسف کو اوس سے کمال

لگا کوچ ہونے جو تجار کا
کرون بھائیون سے مین جا کر کلام
سے چلے جلد تا وہ نہ آوے یہان
پکارا اونھین اور رونے لگا
گئے پانون زنجیر سے چھٹ چل
ذرا ٹھہرو یوسف کرے ہی کلام
لگا پانون کو چومنے سب کے وہ
نہ خدا کرے تمکو ہرگز [illegible]
پس اب تمکو [illegible] سلام
روایت ہے یہ ابن عباس سے
کہ یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible]
نہ طاقت رہی [illegible]
اوٹھا سر کو اپنے [illegible]
[illegible]
یہان سے وہ کر [illegible]
اندھیرے [illegible]
طماچے [illegible]
یہانتک تو کی بھائیون نے [illegible]
طرح قید یونکی یون ناقت سے ہون
یہ کہکے روتا تھا یوسف پڑا
یہ سنکر کہ آواز غش کر گیا
تھا مالک ابن زعر کا غلام
ندا کرکے مالک کو پھر اوس نے کہا

تو یوسف نے مالک سے اپنے کہا
مین وہان چھوڑ بھائی کو اپنے پیام
ہوی اوس جگہ وہ بھائی روان
قدم راہ مین تیز ہونے لگا
او کھٹر کے زمین پر گرا منہ کے بھل
یہ سنکر کے بھائی وہ ٹھہرے تمام
لگا گرد پھر گھومنے سب کے وہ
اگرچہ مجھے تم نے ضائع کیا
[illegible] ہوتا ہون ای نیکنام
جدا جبکہ یوسف ہوا پاس سے
[illegible] باپ کا کچھ خیال
[illegible] سے یوسف کو لیکر گیا
[illegible] سب ان دل کھو دیا
[illegible] خاک پر قبر کی
[illegible] دیکھا اس جان [illegible] چاک کی
[illegible] گئی پھر [illegible] ایسی گذر
جہان وان [illegible] نکالا تھا سارا [illegible]
[illegible] نکالا مجھے
ملا پانون [illegible] ڈال
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ داغ الم سے جگر [illegible] کیا
[illegible] مالک نے رکھا تھا نام
[illegible]

اجازت اگر مجھکو اک دم کی ہو
کہا جا تو اور وہ چلا وان سے تھا
جو دیکھا کہ بھائی ٹھہرتے نہین
گلے طوق زنجیر پاؤنمین تھی
یہودا کا دل ہو گیا دیکھ نرم
وہ جا پاس ہر ایک کے پانون پڑا
کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے
نہ دے تمکو اللہ ہرگز عذاب
پھر آکر کے مالک پکڑا اوسی ہاتھ
وہ رونے لگا اور بھائی تمام
ہٹا تجکو لے چلتے سب گھر کو ہم
چلا وانسے وہ قافلہ زود زود
جو نزدیک اوس قبر کے ہو گیا
وہ روتا تھا راحیل کو کرکے یاد
مجھے اگر تو دیکھے گی اس حال مین
جدا تجکو یعقوب سے کر دیا
[illegible]
کوئے مین [illegible]
کیا بند پانی و کھانا [illegible]
کیا طوق و زنجیر [illegible]
اگر زندہ ہوتی تو [illegible]
[illegible] فرزند [illegible] صبر [illegible]
پھر آواز آئی کہ اب صبر کر
[illegible] یوسف [illegible]
ندا اوسنے دی قافلہ [illegible]

[illegible]
[illegible] دیکھا تو [illegible]
نظر اوسکی جانب [illegible]
[illegible] طاقت نہ آئی تھی [illegible]
کہا [illegible]
سر اور اونکی آنکھون پہ [illegible]
اگرچہ مین [illegible]
مرا دل [illegible]
گیا صبر کو لے [illegible]
لگے رونے [illegible]
جدائی کا تیری [illegible] غم
ہوئی قبر یوسف کی [illegible]
وہ ناقے سے اوس [illegible] گر پڑا
[illegible]
[illegible]
بہا کر [illegible]
وہ یوسف کی [illegible]
کہ کم [illegible]

لگے ڈھونڈھنے ہر طرف اوسکو سب
خبر تیرے سوالا نے پہلے سی دی
لگا کہنے یوسف مین بجا تا نہین
زیارت کو اوسکی مین ٹھہرا یہان
طمانچہ سے یوسف کو غش آگیا
خدایا تو کر رحم میرے اوپر
اگرچہ سراپا گنہگار ہون
بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین
چلی اسطرح کی ہوا بے شمار
کسی کو کسی کی خبر وان کل پڑی
فرشتے ہوئے گرد یوسف کی جمع
ہوا پھر نمود ایک ابر سیاہ
عذاب اونکو نقش نگین ہوگیا
عذاب خدا سب پہ ہوتا نمود
کہ جسکے بلا بیچ سب آگئے
کہا جسنے مارا تھا یوسف کو آ
سنا جسنے کرتا تھا یوسف دعا
لیے اب ساتھ اپنے ذلو پانی
ہوا جا کے [illegible] آکے کھڑا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہر اک کو تھی یوسف کی اونچی طلب
کہ ست اعتبار اسکا کچھ کبھی
تمھین چھوڑ کر مین جاتا کہین
سوا اوسکے مین او رجاتا کہان
بہت اوسکے لگنے سی گھبرا گیا
ذرا اصغر سن پہ مری کر نظر
ترے در پہ اب آیا ناچار ہون
تو رحمت کر ای ارحم الراحمین
جہان مین بھر آگے گرد و غبار
بڑی قافلہ بیچ ہل چل پڑی
وی پروانو نکی طرح سب گرد شمع
وہ چلتا ہوا جیسے عاشق کی راہ
ہلاکت کا سبکو یقین ہوگیا
برآتا سب اونکے دیا غم نشی وہ
خدا کے غضب مین یہ اب آگئے
کہ مین ہون ہوا جس سے جور و جفا
دعا سے ہوا ہم پہ یہ ماجرا
غرض دونون عالم سی کھویا ہمین
کہ تجھسے ہوا ظلم تجھ پر بڑا
کیا ظلم مین تجھ پہ پہچان کر
[illegible] اور تجھے دی یہی مدعا
[illegible] خراب
[illegible]
[illegible] اوسکے لیے
[illegible] تجھی رہو

کسی نے ایا دیکھ اوسی قبر پہ
اگر اس جگہ سے نہ تو بھاگتا
مگر قبر مان کی مری آگئی
یہ سنکر کے اوس شخص نے ہو خفا
افا فت جو آئی تو سجدے مین ہو
اکیلا غریب اور بیکس ہون مین
خدایا دعا میری ہووے قبول
دعا کا نہ اب تک ہوا اختتام
لگا گرجنے رعد چمکی جو برق
کہ جتنے تھی گھوڑی و خر یا خچر
کسیکو کسیکی نہ پہچان تھی
اور اوس سے کبوتر کے بچے کی رنگ
سنا ہی یہ تھا اوس زمانی مین حال
کہا سب نے رو رو کی آپس مین آہ
کرو ملکے سب حق کی آگے دعا
طمانچہ مین مارا تھا یوسف کو آج
کہا جب یہ مالک نے ای بیخرد
تو اب عاجزی جا کی کر اوسکے پاس
مین دیتا ہون سر تیری پانون پہ ڈال
کہا پھر یہ یوسف نی ہمکو حلال
کہا پھر کہ ای رب تو اب درگذر
یہ کہتے ہی تب ابر وہ چھٹ گیا
کیا طوق و زنجیر کو اوس سے دور
سواری کو اک خوب گھوڑا دیا
[illegible] البلبیس اک شہر تھا

کہا پھر یہ یوسف سی ای بے خبر
نہ آتا یقین ہمکو اس بات کا
مرے دل پہ الفت بہت چھا گئی
طمانچہ دیا اوسکے منھ پر لگا
جناب خدا مین کہا اوسنے رو
نہایت ذلیل اور بیکس ہون مین
نہایت ہوا دل مرا اب ملول
ہوا ملک مین سب اندھیرا تمام
اندھیرا ہوا غرب تا شرق
گئی سب کے سب بھاگ ادھر اودھر
پڑی اپنی اپنی وہان جان کی
برسنے لگے سب کلوخ اور سنگ
اگر ظلم اک شخص کرتا کما
کہ کس نے کیا تم سے ایسا گناہ
ہلاکت سی ہم سب کو لے وہ بچا
خدا نے کیا یہ ہمارا علاج
نہین دیکھتا اپنا تو نیک بد
کہ راضی ہو تجھسے نہو وی اداس
یہ منھ ہی طمانچوں سے کر اسکو لال
نہین یہ کہ وون تجکو اپنا کمال
نکر انکے فعلون پہ ہرگز نظر
عذاب اس دعا کی سبب ہٹ گیا
کھڑا رہتا ہر وقت اوسکے حضور
پہننے کو ستھرا سا جوڑا دیا
وہان قافلہ آ کے وارد ہوا

زمین اوسکے کفار تھے بت پرست
غریب اور زردار تھے بت پرست
کہا جس نے پیدا کیا آسمان
کیا قائم اوسنے زمین و زمان
سبھون نے کہا اوس سے اب جان ہم
خدا پر ترے لائی ایمان ہم
چلا مان سے پھر قافلہ قصد کر
ہوا شہر بلسان پہ اوسکا گذر
اوسے دیکھکر سارے حیران رہی
وہ تصویر کی طرح بیجان رہی
عبادت لگے کرنے اوسکی مدام
ہوی اوسکی تصویر کی سب غلام
گئی سال اوس قوم پر اک ہزار
پرستش مین یوسف کے تھے دلفگار
کوئی دیکھکر اوسکو کافر ہوا
وہ تصویر کو اوسکی پوجا کیا
وہان سے گیا قافلہ قدس کو
کہ سمجھا سبھون نے بھلا قدس کو
کوئی اوسکو کہتا ہی اوٹھ اے امیر
کہ آیا ہی اس جا پہ مہر منیر
ضیافت کا اوسکی تو سامان کر
اوسی آج اپنا تو مہمان کر
ہوئی صبح جب جلد اوٹھکر امیر
ضیافت کا سامان لیکر کثیر
کہا سب نے یہ مالک ابن ذعر
ہی سردار ہم سب کا باور تو کر
یہ آتا ہی دو بار ہر سال مین
مرے شہر کیطرف ہر حال مین
یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار
کہ نزدیک اوسکے ہوا اک سوار
فرشتے تھے ساتھ اوسکی دو سو تمام
ہر اک طرف سے کر رہی ازدحام
اوسی جان یوسف کا ہمزاد تھا
وہ اوڑنے مین جسطرح سے باد تھا
جو انسان سووے تو سوتا ہی وہ
کھڑا ہی کھڑا ساتھ ہوتا ہی وہ
اگر آدمی زاد بیمار ہو
تو جن بھی مرض مین گرفتار ہو
فرشتے جو تھے گھوڑون اوپر سوار
امیر ان کو کہا یون پکار
جب آیا قریب اوسکے یوسف امیر
کھڑا ہو گیا وہ امیر کبیر
یہ سنکر تحیر مین وہ ہو گیا
کہا تجھسے کس نے یہ قصہ کہا
کہا میر نے جو تو کہہ سو کرون
مخالف مین تیری کئی ہین جوان
کہا چل تو بت پاس تیرے اگر
تجھے اوس نے سجدہ کیا سر بسر
کہا اوسکو یوسف نے قادر ہی حق
اگر تجکو اسبات کا ہی قلق

اونھون نے جو یوسف کو دیکھا تمام
یہ پوچھا کہ کیا تیرا خالق کا نام
وہ اللہ ہی وحدہٗ لاشریک
نہین دوسرا کوئی اوسکا شریک
بتونکو دیا توڑ سب نے تمام
عبادت لگے کرنے حق کی مدام
اُٹھی ہوئی آ کے خلقت وہان
جہ یوسف کے تھا بیٹھنے کا مکان
بلا کر مصور کو تحریر کی
سبھون نے وہ یوسف کی تصویر کی
کہا یہ کہ یوسف ہی معبود ہی
نہ پوجی جو اوسکو تو مردود ہی
خدا کے ہی کامون کی کسکو خبر
وہ تھی شکل یوسف کی جلوہ گر
کوئی دیکھ اوسکو مسلمان ہوا
ولی بندۂ خاص سبحان ہوا
امیر اوس مدینی کا سوتا تھا شب
نظر خواب مین اوسکو آیا عجب
تو جا لیکے جو کچھ ترے پاس ہی
کہ آیا یہان افضل الناس ہی
کہے جو کہ تجکو کر اوسپر عمل
یہانسے تو اوٹھکر کے اوس پاس چل
ہوا شہر سے آگے بڑھ کر کھڑا
کہا تم مین سردار ہی کونسا
ہوا دل مین حیران سنکر امیر
اسے جانتے ہین صغیر و کبیر
نہ کچھ اوسکی تعظیم کا حکم تھا
یہ آثار ہا اس طرف کو سدا
فرشتہ تھا بھیجا وہ اللہ کا
مقرب تھا اوس خاص درگاہ کا
اور آگے کو جاتا چلا اک ہرن
بہت خوبصورت تھا اوسکا بدن
ہر اک شخص کے ساتھ ہوتا ہی جن
وہ پیدا ہوا اک ساعت اور اک دن
سفر مین وہ ہو تو سفر مین یہ ہو
حضر مین وہ ہو تو حضر مین یہ ہو
مرے وہ تو یہ بھی مرے اوسکے ساتھ
غرض اوسکی سب بات ہی اسکے ہاتھ
تجھے حکم ہی جسکی تعظیم کا
وہ یوسف ہی دیکھ اوسکو آ اذن پا
لگا پوچھنے کون ہی تو بتا
کہا خواب [illegible]
کہا جس نے دی تجکو میری خبر
[illegible] تجھی خبر
کہا تو بتون کی تئین توڑ کر
دل اپنے کو اب نار سے نور کر
تو اس شرط پر توڑتا ہون نہین
مین دل سے ابھی چھوڑتا ہون انہین
تو چل ساتھ میرے دکھاؤن تجھے
مین اس راہ پہ پھیر لاؤن تجھے

یہ کرتا تھا یوسف سے باتیں کھڑا
کہا اسکا لشکر ہے یوسف بتا
کہا سن یہ لشکر ہے اللہ کا
فرشتے ہین اللہ کے یہ سب
ہو جبکہ داخل تو بت ہو ہر اس
پھر آگے تب یوسف کی کھانا دھرا
اور اک لقمہ یوسف نے منھ مین لیا
اس احوال کو دیکھ بولا امیر
ہمارا ہی سردار ابن ذعر
کرامت ہو سولا کی اس سے زیادہ
کہ افضل ہوا مجھسے میرا غلام
نہ کچھ حال یوسف کا اونے کہا
چھپا رکھے یوسف اس سے ابھی
سوار اپنے لشکر کے بارہ ہزار
نظر اوسکی یوسف پہ جس دم پڑی
وہ سب دیکھ یوسف کا حسن جمال
کیا وانسے پھر مالک ابن ذعر
نہ ہاتھ اوسکے تھے اور نہ تھی وسکی پا
کہا تونے ہی تجھپہ احسان کیا
کہا معرفت کی علامت ہے کیا
کہا معرفت کی نشانی ہے یہ
تعجب مجھے آیا اس بات کا
خدا نے اوٹھایا مجھے بیگمان
غرض ایک تھا شہر اوس مین وہین
نہین حسن مین کوئی میرے نظیر

وہ یوسف کی پیچھے سے دیکھی ہے کیا
مرا گھر ہے چھوٹا کب اسمین سما
یہ مخصوص ہے اوسکی درگاہ کا
نگہبان ہین سیر یہ رہتے ہین اب
گر آگے یوسف کی قدمونکی پاس
اور اوسمین سے یوسف نے لقمہ اٹھا
وہی ایک مجلس کو ساری دیا
کہ سنتے ہو تم اے صغیر و کبیر
یہ ہے عبد مالک کا باور کرو
جب دیکھا لوگون نے تئین اعتقاد
یہ کسطرح ہوگا سن اے نیکنام
وہ سنکے سب بات چپ ہو رہا
یہان سے وہ لیکر نجاوے کبھی
چلا مستعد ہو کے بر کار زار
ہوئے آکے بیہوش سب اوسگھڑی
ہر اک کو وہان آ گیا غش کمال
کسی کا نہ دلمین رہا کچھ خطر
خدا کی وہ کرتی تھی حمد و ثنا
کہا معرفت وہ ہے جو مجکو بتا
مجھے بھی کسی طرح سے دی بتا
مین مدت مین تھوڑی سی جانی ہو یہ
لگی کہنے اسکا تعجب ہے کیا
تو اسکو بھلا کچھ تعجب نہ جان
کہ مین اوسکی تھی عزت و جاہ مین
جو اس شہر کے ہین فقیر اور امیر

کہ لشکر ہے پیچھے بڑا بے شمار
نہ کھانا ہے اتنا کھلاؤن انھین
نہ کھاتے ہین کھانا نہ پانی پئین
ہوا دیکھ حیران یوسف کی شان
خدا پر پھر ایمان لایا امیر
دیا اہل مجلس کو جتنے کہ تھے
ہوئے ایک لقمہ مین سارے وہ سیر
یہ یوسف تو تم سبکا سردار ہے
کہا اوسنے مالک ہے گر یہ غلام
نہ مالک کو کچھ اوسکا آیا جواب
لگا کہنے مالک اس احوال کو
لگا کہنے پھر دل مین اپنے امیر
چلی قوم اور اوٹھکے مالک چلا
ارادہ کیا جبکہ یوسف کو لین
پڑی اپنی گھوڑونکی سب ہین سے
پری کا سا ہر اک پہ سایا ہوا
حکایت ہے یون بو سعید ایکبار
یہ کہتی تھی حق کا جو احسان ہے
محبت مین اپنی کیا ہے مجھے
کہا کر ذرا میری جانب کو غور
ہوئی کہکے غائب نظر سے مری
قوی نے اوٹھایا اگر اک ضعیف
قوی وہ ہے اور مین نہایت ضعیف
کیا مین یوسف نے اپنی خیال
رہین گی مجھے دیکھ حیران سب

چلی آتی ہے وان بندھی اک قطار
نہ پانی ہے اتنا پلاؤن انھین
یہ تسبیح و تہلیل پڑھ پڑھ جبین
منور کیا اوس مکین سے مکان
ہوئے اوسکے تابع صغیر و کبیر
اوسے دیکھکر سب وہ حیران ہوئے
ہوا کم نہ کچھ کھانا دیکھا جو کثیر
کہا قوم نے کیا یہ مکر ہے
کرے ہے کرامت کی اسطرح کام
لگا دل مین کہنے وہ کھا پیچ و تاب
خدا دیا عقل کو اوسکی کھو
کہ مالک کو یان کیجیے دستگیر
امیر اونکے پیچھے ہوا بر ملا
اور اوس قوم پر جا کے حملہ کرے
نہ پہلے اوٹھا کوئی دن تین سے
پڑے جیسے افیون کھایا ہوا
اک عورت کو جنگل مین دیکھا نزار
مجھے اوپر سو خارج از امکان ہے
محبت کا رستا دیا ہے مجھے
ہوا پر اوڑی وہ پرندے کی طور
وہ کہتے ہین پھر مجھسے کہ ملی
بھلا اس مین کیا ہے عجب اے نجیب
کیا یاد سے مجکو زیادہ لطیف
کہ میرا یہ جتنا ہے حسن و جمال
ہر اک کو یہان ہوگی میری طلب

بچا تو دیکھا کہ اک نور ہی
ہر اک شخص اس شہر کا صور ہی

ہو رہین اور عجب رنگ تھے
کہ خورشید و مہ اونکی پاسنگ تھے

پھہ نہ اونکی طرف التفات
نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات

ہتل کے ہین بہت آدمی
نہین ہی ہمارے یہان کچھ کمی

مین نے دیدار حق کی طلب
مقرب کوئی ایسا ہوتا ہی کب

لیھی تو موسیٰ کی شکل اولیا
ہزارون کھڑی ہاتھ مین لی عصا

اپنی گھوڑیسے یوسف نے آ
جناب الٰہی مین سجدہ کیا

علم یوسف کو سر تو اوٹھا
جو دیکھے تو خلقت ہی بے انتہا

ہمراہ ہم کی سن واردات
اوٹھا طوف کعبے کو وہ ایکرات

بین کہا آج مطلع ہی صاف
اکیلا کرون کعبے کا مین طواف

اسخت حیران یہ دل مین کہا
کہ آیا ہو ممکن شب یہان بارہا

پلتے ہی سب کا ارادہ یہ تھا
کہ تنہا ملے ہمکو کعبہ ذرا

ایت کری مالک ابن ذعر
نہ تھی کوئی منزل کہ سیر اوسبب

شتے تمام آکے کرتے سلام
قریب آکے یوسف کی ہر صبح و شام

ہرتا تو وہ سر پہ ہوتا مقیم
خدا کا یہ تھا اوسپہ لطف عمیم

یوسف تو کپڑونکو اپنے اوتار
سر اور تن سی اپنی ذرا دھو غبار

سہرا جو دیکھا بدن سر بسر
لگین مچھلیان لوٹنے پیٹھ پہ

ہا کر نکل آیا تہمد کو باندھ
نکل آئے جسطرح بدلی سی چاند

جب آیا وہ دروازی پہ مصر کے
سنا مصریوان نے کوئی یون کہے

یہ آواز تھی کہنے والا نہ تھا
کوئی بھی نظر وان پہ آتا نہ تھا

ایہ ہمکو بھی کچھ وہم و سواس ہے
کوئی کہنے والا نہ یان پاس ہے

کہ یوسف نے جب مصر مین پاؤں رکھا
تو تھا شور اور جمعے کا روز تھا

ہوا جبکہ داخل وہ بستی مین آ
زمین اور فلک سارا روشن ہوا

مجالس مین مردونکی تھا جمع نور
ہر اک طرف مین نور کا تھا ظہور

کہ تھا ابر سے دن کا سب نور ماند
فلک پہ یہ کہیا آج نکلا ہی چاند

ہزارون ہین اوس جا پہ خورشید ماہ
ٹھہرتی نہ تھی اونکے اوپر نگاہ

وہان جبکہ یوسف کا محمل گیا
کسی کا نہ اوسپر قرار دل گیا

سنی اوسنے پھر غیب سے یہ ندا
تو سمجھا کہ مجھسا نہین دوسرا

اسیطرح موسیٰ نے دل مین کہا
کہ مجھسا نہوگا کوئی دوسرا

کہا حق نے موسیٰ سے یون ایکبار
ذرا دیکھ اپنے تئین مت بسیار

یہ کہتے ہین یا رب دکھادی جمال
تجھے دیکھ لین شوق ہی اب کمال

کہا مین خدا کا گنہگار ہون
مین تو بہ تری آگے دل سی کرون

چلے آتے ہین پاس یوسف کی سب
ہر اک کو ہی یوسف کی چاہ و طلب

عجب چاندنی کا تھا اوس شب ظہور
جدھر دیکھے ادھر چمکتا تھا نور

جب آکر کے کعبے مین پکڑا قرار
جو دیکھے تو طائف مین ہین ستر ہزار

کبھی مین نے خلقت نہ دیکھی یہان
کہا ایک بوڑھی نے اوسسے کہ ہان

یہ خلوت کے طالب ہی جو جمع سب
نہ پایا اکیلا کبھی بیت رب

نہ ظاہر ہوا یوسف کا اوسمین کمال
عجب طرح کا دیکھتا تھا مین حال

اور اک بہر ہوتا سفید اوس اوپر
چلے تھا وہ جاتا تھا یوسف جدھر

گیا جبکہ وہ مصر کے نیل پر
لگا کہنے یون مالک ابن ذعر

گھسا نیل مین جبکہ یوسف کا تن
فلک پر ستارا سا چمکا بدن

پڑے بال کالے جو وہ منھ پہ آ
اکٹھی ہوی رات دن ایک جا

وہ پھر بیٹھنا تن پہ وانسے چلا
در شہر پہ آکے بیٹھا ذرا

کہ اے مصریو ایک آیا غلام
ادھر جو کہ دیکھے ہی خوش اندام

بہت کہنے والے کو دیکھین تھے سب
نہ پایا تو اوسکا یہ جانا سبب

روایت ہی کعب ابن احبار سے
وہ کہتے ہین اس طرح اخبار سے

فلک پر دھوان جیسے چھایا تھا چھ
اندھیرا سا ...

گھرونکے وہ آگن اوجاگر ہوئے
سو سب اندر اور باہر ہوئے

یہ دیتا تھا اک دوسرے کو خبر
خدا جانے کیا شی ہوئی جلوہ گر

بہت روشنی کا ہوا جب ظہور
لگے دیکھنے سب وہ نزدیک و دور

جو دیکھیں تو تاجر ہی اک شام کا
اوسی کا ہی یہ نور چھایا ہوا
مکان سی وہ اپنے چلا ہو سوار
ہوا دیکھکر سخت حیران عزیز
خدا نے دیا حسن سارا اوسے
ارادہ ہی یہ اسکو بیچونگا مین
کہا سچ یہ کہتا ہی دیکر کے زر
لے آیا اوسے اور یوسف کو گھر
نہ آیا تھا جبتک کہ یوسف یہان
شیاطین کا دخل وان بیشتر
جب اوسجا پہ یوسف کی آلگے قدم
بہت پھل لگے اور مریضونکو سب
یہ کہتا تھا ہر شخص آیسین آ
ہوا بند کھانا و پینا تمام
نکالی کی پوشاک مالک نی پھر
ہوئی صحن خانہ مین اوسکی نشست
بچھایا حریر اور دیبا کا فرش
دیا پینے کو سرد پانی اونھین
روایت ہی یون ابن ادہم تھا شاہ
نظر آیا صحرا مین اک گور خر
کہا اوس نے سن ابن ادہم ذرا
وہین غیب سے پھر یہ آئی ندا
یہ سنکر شہنشاہ ششدر ہوا
جو لشکر مین خالی وہ گھوڑا گیا
کوئی غم سے رونے لگا زار زار

ہی اوسپہ گذر خاص و ہر عام کا
زمین آسمان مین سمایا ہوا
سوار اوسکے ہمراہ ستر ہزار
کسی شی کی اوسکو نہ تھی کچھ تمیز
بنی کر کے ہمراہ اوتارا اوسے
خزانہ بہت اس سے کھینچونگا مین
خریدا مجھے بھائیون سے مگر
لگا اونکی ہر وقت رکھنے نظر
برائی مین تھا مصر مشہور ان
ہر اک شخص کی تھی بدی پر نظر
ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم
شفا ہوگئی خود بخود بیسبب
کہ اس شہر کی پھر گئی سب ہوا
زمین گرد یوسف کی سب صبح شام
اور اک تاج سونے کا تارک پہ ہے
ہر اک طرف کا کردیا بندوبست
زمین سی چمکتا اوسکی تھی تابعرش
نئے سر سے دی زندگانی انھین
بلخ اوسکے رہنی کا تھا تختگاہ
دیا اپنا گھوڑا لگا یا وہ ادھر
ہوا ہی یہی تجکو حکم خدا
قسم کھاکے ہاتف نے اوس سے کہا
اور اک آہ بھر کر زمین پہ گرا
تو وان اک عجب حشر برپا ہوا
کوئی مرگیا سر کو پتھر سے مار

غلام اوسکا ہی چرخ خوبی کا ماہ
خبردار اس سے ہوا پھر عزیز
نظر جبکہ یوسف پہ اوسکی پڑی
کہا پھر یہ مالک سے ای ذی شعور
کہا یہ فرشتہ ہی نہ یہ بشر ہے
یہ سنکر کے یوسف سی بولا عزیز
مگر پھر یہ مالک کو گھر لے چل
رکھی تھیں اون پاس خدمتگزار
درخت اوسکی سوکھی نہ کچھ بھی پھل
ہوئین خشک اوس جا کی نہرین تمام
ہوا غلہ ارزان اوٹھا ظلم و جور
ہوئین نہرین جاری ہر اک جا پہ پھر
ہر اک کو تھا یوسف کے ملنے کا شوق
ہوا دور سے روز خلقت کا جوش
سنہری چھپرکھٹ تھا جسمین انھی لیے
سبھی اپنے گیا جا کر اوسکو سلام
جواہر کے کاسونمین بھر کر طعام
دیئے تحفے اونکو بہت شام کے
گیا ایکدن وہ جو بہر شکار
ہوا اپنے لشکر سی ساری جدا
اسی واسطے تجکو پیدا کیا
نہین واسطے اسکے پیدا کیا
رہی مطلقا کچھ نہ جینے کی آس
کوئی غم سے کپڑے لگا پھاڑنی
لگے ہر طرف کرنے اوسکی تلاش

وہ ہی حسن کے ملک کا باد
وہ تھا خوش مزاج اور خ
وہ خلقت رہی سب کھڑی ک
فرشتہ ہی یہ آدمی یا کہ ح
یہ یوسف مرا عبد مجبور
یہ کہا بولتا ہی کرا سکو تم
نہین وان کسی بات کا کچھ
نگہبانی اونکی کرین سب شا
امیرونکی نیت مین بالکل خلل
وہان خشکسالی رہی تھی
سوا غلہ کے وان نہ تھا
ہوئی شہر کی تازہ ساری ہوا
اسی بات کا دل مین یہ ارک
گئے در پہ مالک کی اک
اور اک تخت سنہرا بچھا کر
کہا مرحبا سبکو اوس نے تمام
کھلاتا تھا کھانا بہر خاص و عام
رکھے سامنے میوے اقسام کے
ہوئی ساتھ اوسکے ہزارون سوار
یہ چاہا اوسے تیر سے دون گرا
کرے قتل ہم سے ضعیفون کو
نہ یہ حکم اوسکو خدا نے د
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ ہوش و حو
کوئی خاک سر پر لگا جھاڑنے
نپایا کہین وہ نہ خوش تماشا

پھر کے بعد او سکو آیا جو ہوش
گیا دوڑ کر بادشاہ او سکے پاس
سن دست بستہ ہوا او سنے کہا
اما ہو سکے مجھسے ترک ادب
لباس حریرا و ر تاج شہی
ان اوسنے اوسی وقت کعبے کی راہ
ہوا جبکہ وہ طفل گھر مین بڑا
اماماں سے اک روز بہر شکار
سنا ہی کہ کعبے مین رہتا ہے وہ
یہ احوال سن سخت رو یا پسر
پہونچکر وہان کی تلاش پدر
تہا وہ ابھی لکڑیون کو گیا
یہ عادت سدا ابن ادہم کی تھی
ہوئی ظہر کی جب حرم مین اذان
ہوئی ہی کہ اس مال طیب کو لے
دیا ایک پیسے کا اوسنے طعام
کیا جا کے بیٹے نے اوسجا سلام
محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا
کہ مین نے ہی چھوڑا ہی سب ملک و مال
جو دل مین ہوئی میر صاحب پسر
یہی دل سے مین مانگتا ہون دعا
یہ کہتے ہی اوسکے وہ لڑکا گرا
ہوئی دیکھ مضطر صغیر و کبیر
کہا ہا ہے اسے میر لخت جگر
یہ سنکر جماعت نے بس رو دیا

تو آیا عجب طرح کا دل مین جوش
ولے درد باطن سے حیرا او داس
یہ گلہ غنم کا ہی سب شاہ کا
یہ پوشاک تجکو مبارک ہو سب
گلے مین جو پوشاک و لپیٹکے
رہا پھر عبادت مین شام و پگاہ
کہا مان سے بابا ہوا کیا مرا
گیا تھا وہ صحرا مین ہوکر سوار
پڑے ہی جو کچھ سر پہ سہتا ہے وہ
رہا دیر تک غم سے وہ چشم تر
مساکین سے تھے جس سمت پر
یہ سنکے بیٹا وہین سے دوڑا
کہ لانے تھے وہ لکڑیان کوہ کی
تو بازار کعبے مین آئے دوان
عوض اسکے قیمت کر پاک دے
کیے دو دو خیرات مولی کے نام
بتایا سب اپنا نشان اور نام
کہا سر او ٹھا کے بسوے خدا
محبت مین تیری اے ذو الجلال
یہ محنت گئی خاک مین سربسر
تو کر خود بخود میری حاجت روا
تڑپکر اوسی وقت وہ مر گیا
بہت روئی اوس پر امیر و فقیر
دعا سے مری تو گیا جان بر
غم مال و زر دل سے سب کھو دیا

چلا دشت غربت میں جنبذ اک قدم
کہا اوس سے پوشاک میری یہ لے
مین سرکار کا ہون قدیمی غلام
کہا ابن ادہم نے آزاد او سی
وہ دی اوس سے لی ایک کہنہ ردا
گیا چھوڑ اک گھر مین طفل صغیر
کہا ماں نے سب اوسکا تفتیش حال
برس مین گذرے نہ آیا ادھر
پھرے ہے سدا لکڑیان بیچتا
غرض حج کا اوسنے ارادہ کیا
فقیروں کو جا کر کیا وان سلام
کہ افسوس جو ہو وہ شاہ زمان
تنہائی مین توت اپنا کرو صدا
اور اک بار ہیزم کا سر پر دھرے
کسی نے لیا اوسکی ہیزم کو مول
گیا وانسے مسجد مین بہر نماز
بہت ملکے بیٹے سے خوشدل ہوا
کہ ای بادشاہ زمین و زمان
نہین چاہتا ہون کہ مری سوا
جو دل مین مری غیر کی ہو وے جا
کہ میری اسیوقت ہو قبض جان
عشق کا ہوا خلق کو وان گمان
یہ دیکھ ابن ادہم نی نزدیک جا
محبت تری اور اللہ کی
کہا منصور لو من سے یہ پھر کرکے غور

غلام ایک دیکھا چرا تا غنم
تو کپڑے پورانے مجھے اپنے دے
چراتا ہون انکی مین صبح و شام
غنم بخش دین کر دیا شاد او سے
اور اک سخت ژولیدہ کہنہ کلاہ
نہایت حسین اور بہت ابلہ سیر
رہی دیر تک پھر ہی قیل و قال
نہ دیکھا کبھو آکے پھر اپنا گھر
مصیبت بہت سخت ہی کھینچتا
بہت قافلہ ساتھ لیکر چلا
کہ ہی تم مین کوئی براہیم نام
پھرے لکڑیان بیچتا ہر مکان
تنہائی جو دو جتین کرتے عطا
یہ مضمون کہتے تھے ہر شخص سے
دیے تین پیسے گرہ مین سے کھول
خدا کا کرے تا کہ عجز و نیاز
کہا آفرین آفرین مرحبا
تجھے حال میرا ہی سارا عیان
کسی کی محبت کی ہو دل مین جا
مین عاشق ترا اب ہوا ہو [illegible]
مرے یا کہ بیٹا [illegible]
جو دیکھا تو مردہ ہی وہ نوجوان
لیا گود مین اوسکے سر کو اٹھا
نہو جمع دل مین مرد ای اخی
کہ حاجت نہین تجھسے ہی اب کچھ مجھے

کہا سب نے ہی ہمکو اک آرزو
جو ہمسے تو جو مانگتا ہی سو دین
کہا اوسکا وعدہ ہی ہم سی کرو
نکالونگا مین بیچنے کو اوسے
لگے کرنے سب اوسکے گھر کا طواف
بھلا کس لیے ہان یہ ہی ازدحام
نہین صورت اوسکی کچھ اونسے خراب
ملک ساتھ یوسفؑ کی رہتا جو تھا
یہ سنتے ہی خلقت نے کر ازدحام
ہوئی سات لاکھ آن ہی نا شمار
دلون مین کیا عشق نے جب کہ جوش
ملا سون سی مالک نے لوین کہ مدد لے
نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین
کہین کان مین بات کو گر پکار
ہوا دوسرا دن تو دینار دو
اسی طرح مالک کے گھر ماجرا
بنایا پھر اوسنے بلند اک مکان
پڑا خز و دیبا کا اوسپر غلاف
ستون چار سونیکے اوس گھر کو تھے
عجب طرح بیٹھے تھی بازو کو کھول
بٹھانے کو یوسفؑ کے تیار کی
منادی یہ کی شہر مین پھر تمام
وہ دیکھے یہان آکے حسن و جمال
ہر اک طرف سی لوگ آنے لگے
یہانتک کہ گھر مین جو رہتی تھی بکر

اوسی کی ہمین ہی بڑی جستجو
سنین اک نگاہ اوسکو ہم دیکھ لین
کہ تا کوئی محروم اوس سی نہو
وہ آوے یہان دیکھنا ہی جسے
یہ کہتے تھے مجنون ہین کر معاف
کہا سنکے آئے ہین یوسفؑ کا نام
کہ اورون مین ہو عجب یہ ہی عیوب
پکارا اوسنے مالک سی پھر اونکو کہا
کہ جسے گھر مین مالک کی سب خاص و عام
ہوا تو وہ زر دو گھر ایک بار
کسی کا نہ باقی رہا اونمین ہوش
لیجا وہ اک ایک یہان سے اوٹھا
زمین پہ پڑے ایڑیون کو ملین
سنے کون وہ سب تھی بے اختیار
دیے سبنے اور بولے ہی آرزو
دکھانے کا یوسفؑ کو دس بار ہا
نہایت ہی خوش قطع مثل شہان
وہ تھے کی صورت نظر آتی صاف
جسے دیکھکر ننگ انسان رہی
وہ گویا پڑ بینگا ابھی منہ سی بول
کہون تجھسے حکمت یہ اوس کار کی
کہ حاضر ہون اس جا پہ سب خاص عام
کہ معلوم یوسفؑ کا ہو وو کہان
ہزارون ہی اسطرف جانی لگے
اوسی بھی ہوئی ہو انکی جانیکی فکر

کہ طالب ہین یوسفؑ کی دیدار کے
کہا آج تو رکھیو مجکو معاف
کہا جمعہ کے روز اوسکو نکال
ہوئی صبح پھر در پہ مالک کے آ
کہا پھر یہ مالک نے خلقت سے یون
لگا کہنے دل مین عجب بات ہے
خدا جانے کیا چیز اسمین ہوئی
یہ کہہ جسکو اب شوق دیدار ہو
ہر اک نے دیا ایک دینار ڈال
مگر جسنے دیکھا سو غش کر گیا
اوسے دیکھ کوئی نہ پھر جا سکا
جو گھر سے نکالا تو بیہوش تھا
چھپائی یہ کیا ہین تو بولا نہین
یہ کچھ شاعری کا تکلف نہین
ذرا دیکھ لین پھر کچھ ہم اک نگاہ
وہان اوسنے اک [illegible]
ستون اوسکے رنگین بنائے تمام
اور اک چوب صندل سے کرسی بنا
ہر اک اوس ستون پر کھنچی شکل مور
وہ کرسی کی اوپر بٹھا کر رکھا
کہ تا عزت و شان یوسفؑ کی ہو
ہوئی پھر اودر بر مین کل یہ ندا
ہوا جبکہ موعود جمعہ کا دن
وہان آگئے سارے صغیر و کبیر
معتبد بھی سب اپنی صومعہ سی آ

طلبگار ہین اوسکے انوار کے
یہی تم سے کہنا ہو نہین صاف صاف
دکھاؤنگا البتہ تم کو جمال
ہوے جمع اور ازدحام اک ہوا
عزیز و ہوا ہی یہ تمکو جنون
کہ یوسفؑ مین طرفہ کرامات ہی
جسے دیکھ جاتی ہی خلقت موئی
یہان لائے وہ ایک دینار کو
کہ یوسفؑ کا دیکھین کوئی جب جمال
نہ ہٹ کر کے پھر اپنے وہ گھر گیا
نہ گھر مین سی دروازے تک آ سکا
ہر اک کو وہان خواب خرگوش تھا
نہ پہچانا انہین لوگ لب کو کھولے انہنے
سمجھ لے یہ قصہ ہوا ہی یونہین
ہمین قتل کرتا ہی یوسفؑ کی چاہ
اوسے غیب مالک نے وان صاف کی
لگا اونکو اک تخت اوس جا رخام
جواہر ہر اک طرف اوسکے جڑا
ستونون پر اوسکے تماشا تھا اور
اور اسمین سبھی مشک و عنبر بھرا
عزیز اور سب خلق کے روبرو
کہ یوسفؑ کا ہو شوق جسکو ذرا
اوسے یاد رکھتے تھے ہر روز گن
زن و مرد سارے جوان اور پیر
مقام آکے مالک کے گھر پر کیا

اور جنگل سے خلقت تمام ... ملخ مور کی طرح گرا ازدحام
بھی بولی کہ سن ای عزیز ... غلام اب جو آیا ہی نادر ہے چیز
دیدیا تجکو مین اختیار ... تو جس وقت چاہے ہوا تیسے سدھار
میدان بڑا تھا نہایت فراخ ... نہ تھے شجر وہان اور نہ تھی شاخ
اسنے مالک کو اب بان ہے جا ... ہوے جمع سب لوگ یوسف کو لا
شہور اونمین باآفاق ہین ... ترے دیکھنے کو وہ مشتاق ہین
ھے کس لیے اب یہ جاتا ہی لے ... خدا جانے کس شخص کو مجکو دے
ا جنگل مین کنعان کے ازدن پہاڑ ... لیا تجکو اوس چاہ مین جان کر
ب مین سنکر یہ مالک ... ا ... بہت ہوکے حیران یہ اوس کہا
م اوسکو دیا غسل پانی منگا ... حریر اور دیبا دیا تھا پنہا
عمدہ تھے موتی وہ سب [illegible] ... ستارے [illegible]
ر اک زر کا کانون مین بالا پڑا ... گویا ماہ کے گرد ہالہ پڑا
ا اوسمین تھے موتی چمکتے ہوے ... ستارے [illegible]
ی نور یوسف کا تھا اس قدر ... کہ گرد اوسکے [illegible]
کنگن تھی ہاتھون مین [illegible] ... [illegible]
ٹنے تھے یاقوت کے سب جڑے ... چمک [illegible]
ر اک کفش سونے کی سب [illegible] کام ... لگے [illegible] یاقوت و موتی تمام
ر اک زین گھوڑے پہ ایسا تھا ... کہ سارا جڑا ہوا [illegible] تھا
یا اوسنے یوسف کو اوسپر سوار ... اور آپ آگے اوسکے تھا [illegible]
مر اپنا اوٹھا کے سوی آسمان ... ہنسا یوسف اوس وقت [illegible]
ہا ہان پڑا تھا کوئین مین بھی جب ... [illegible]
رین گئے تھے مصر کا بادشاہ ... تجھے دیکھ [illegible]
سو وعدہ مری حق نے پورا کیا ... مجھے اسطرح آج [illegible] دیا
لہا تب یہ مالک نے سچ جانیو ... کہ یہ جو کچھ [illegible]
کہ یوسف یہ نکلا ہی دیکھو اسے ... بہت شوق ہی دیکھنے کا جسے

چلے آئے جلدی سے مالک کے پاس ... تھی یوسف کے دیدار کی سبکو آس
اجازت ہو مجھکو تو مین بھی چلون ... ذرا دید اس مصر کے کی کرون
چلا آپ بھی اوس طرف سے عزیز ... بہت کر و فر سے بہت با تمیز
ہوے مرد سب اک طرف کو کھڑے ... اور اک طرف تھی عورتونکے پرے
گیا مالک اوس پاس او رعرض کی ... کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہے ابھی
کہا سنکے یوسف نے اوسمین سکوت ... کہا حق کو حی الذی لایموت
کہا پھر یہ مالک نے دیکر کے دام ... خریدا نہین تجکو کیا ای غلام
کہا پھر یہ یوسف نے تحقیق ہے ... جو چاہے سو کر مین ہوا تیری شی
کہ تو خوف کچھ اپنے دل مین نکر ... مرے گھر کو تو جان اپنا ہی گھر
[illegible] ... ہوا سوتیون سے یہ بالونکا حال
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرا ... [illegible] تو نور علی نور تھا
[illegible] ... کہ [illegible]
[illegible] ... چمک [illegible] تھی جا دور دور
کہا [illegible] ... کہ سورج کے ہو ساتھ آ چراغ
[illegible] ... چمک مین ہر اک زہرہ و مشتری
زری کا کمر مین [illegible] ... مرصع وہ یاقوت جو ہر مین تھا
[illegible] ... نہایت ہی خوشرنگ خوش قطع تھی
رکاب اوسکی [illegible] وہ کام ... اور اک [illegible] مین چاندی کی ستھری لگام
ہو یوسف اسطرح [illegible] ... کہ جس شخص نے پکڑی آکر رکاب
کہا اوسکو [illegible] ... خدا نے تری شان [illegible]
مری رب نے جبریل بھیجا تھا پاس ... کہا یہ کہ [illegible]
وہ [illegible] ... [illegible] پکڑکر رکاب
تعجب کیا سبنے سنکر اسے ... تعجب مین اوسوقت سب رہ گئے
تب اور کر [illegible] کے مالک [illegible] ... کہا مصر یون ہی نہین کچھ [illegible]
بڑی زیب و زینت سے یوسف چلا ... یہ سنتے ہی عالم کا تختہ ہلا

کھڑی باندھی صف گروہی ہشیار
کہ ستر یمین اور ستر یسار

اور اتنے ہی پیچھے تھی پنکھے لیے
چلے جاتے یوسف کو پنکھا

پکڑ کر کے آگے سے مالک لگام
حفاظت سے لایا اوسی تھام تھام

یہ پچھاڑی مین پیادے اگاڑی سوار
اور آگے کھڑی صف کی صف

ہٹاتی تھے خلقت کو وی راہ سے
کہ تھے وہ تمام آگے بے شاہ کے

وہ دیکھا جو نکلا ہو اونچ چاند
ہوا نور آنکھونکا ہر اک کا

لگی کرنے خلقت وہ سجدہ تمام
زمین پر گرے دیکھ اوسی خاص عام

زمین پر گرے ہوکے بیخود سبھی
کسی مین نہ اوٹھنے کی طاقت

دیا اوسکو کرسی پہ لا کر بٹھا
مکان کو دیا سارے پہ دی اوٹھا

چمکتا تھا منہ اوسکا سورج کی طرح
نہ کچھ فرق تھا اوسمین کچھ

ہوئی راست اور پیچھے پھیر یہ ندا
کہ ای مصر لو سب سنو تم ذرا

یہ بکتا ہی یوسف کوئی ہی کہ لے
جو رکھتا ہی زر اوسکے

جھکائی سبھون نے سر اپنی تمام
کہ قدرت حسن کی نہ بکتی تھی عام

یہ لوگون نے مالک کو دی پھر ندا
کہ ڈھک اسکے چہرے کو

یہ آپسمین لڑ لڑ کے مرتی تھی خلق
بہت رنج و تکلیف بھرتی تھی خلق

مری مرد و عورت جو تھے بے شمار
تو آنتی ہین ٹھہرو وہ سب

سو آدھی تو اونمین وے دیکھکر
فقط ایک یوسف کا تیر نظر

اور آدھی مری پیچھے پاؤن تلے
کہ خلقت نے چلنے مین اونکو

خدا نے دیا تھا اوٹھا سب حجاب
وہ بے پردہ آیا نظر آفتاب

یہ گلگام دیکھکر سارے مرجھا گئے
وہ آتش کا اک داغ سا کھا گئے

یہ مصری تھا گل اور وہ تھا آفتاب
ہوے خوش جو دیکھا اوسی بے حجاب

کہا پھر کہ کوئی خریدار ہے
یہ بکتا ہے لے جو کہ زردار

یہ لڑکا فصیح اور حسین اور ادیب
نہایت غریب او رقیب و نجیب

لگا کہنے یوسف یہ کہنا نہین
یہ کہتا ہو نہین وہ کہو اب کہہ

کہی یہ غلام اب غریب و حزین
بعید الوطن خستہ اور غمین

کہا ہم یہ کہنے کے ہرگز نہین
کہ تجھ مین یہ باتین نہین ہین

کہا ابن عباس نے یہ کلام

حکایت

جنھون نے کہ یوسف کو دیکھا

ہوی اونکے سب تین فرقے کہون
خبر اونکی حالات کی تمکو دون

ہوا ایک فرقہ تو حیران سب
نشا دوسرے کو چڑھا تھا عجب

ہوا تیسرے کو نہایت جنون
کہا نتک مین احوال اونکا کہون

سنو اک کہتا ہو نمین روات
کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات

تھی اولاد شداد بن عاد کی
تلے اونٹنی اوسکے جن باد کی

کھنچا وسپہ تھا ایک قبہ عجب
وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت

وہ دیبا کا قبہ مرصع تمام
زری کا ہر اک جا پہ تھا اوسکی کام

اور اوس زن کا حسن بازغہ نام تھا
اوسے نامدارون ہی سی کام تھا

وہ بیٹی تھی طالوت کی بیگمان
بہت اوسکا عالی بڑا خاندان

وہ ابن زیاد اور وہ ابن عاد
نسب اوسکا اونسے بھلا کر تو یاد

وہ تھی اپنی سب قوم کی بادشاہ
حشم با خدم اور ملک و سپاہ

کوئی مال مین اوسکا ثانی نہ تھا
جواہر وہ رکھتی تھی بے انتہا

سنی اوس نے یوسف کی جس دم خبر
ہوئی عشق سی مضطرب بیشتر

تمام اپنا لیکر کے اسباب و مال
کیا اوس نے جانیکا اپنے خیال

کیا حکم حاضر ہون خچر ہزار
ہر اک کو جواہر لگا بے شمار

مزین کیا لعل و جوہر کی ساتھ
جدا اک غلام اور ہر ہر کے ساتھ

لدی تھے دینار و دراہم سی تھے
حریر اور دیبا سی بعضے بھرے

یہ سب لے ہوئی ناقے اوپر سوار
چلی پاس یوسف کی بے اختیار

ہوئی سامنے جبکہ یوسف کی آ
رہی ہوش اوسکے نہ اصلا بجا

کہا پھر یہ یوسف کو ہی کون تو
نہ اسطرح کی شکل دیکھی کبھو

فرشتہ ہے یا حور ہی یا پری
یہ کس نے اسطرح صنعت گری

کہا مجکو خالق نے پیدا کیا
بشر کرکے مجکو ہویدا کیا

صورت ہے اوسکی عطا کی ہوئی
خزانوں میں اوسکے نہیں کچھ کمی

کہا اوسنے لے میں مسلمان ہوئی
ترے فیض سے صاحب ایمان ہوئی

بخشی تجھی سے ہے یہ شکل حور
دیا ماہ و خورشید کا تجکو نور

اوسی کی عبادت مجھے ہے ضرور
نہ تجھ سے ملاقات ہے یہ قصور

یا مال وہ سب خدا کے لیے
بہت اوسنے مفلس تونگر کیے

بنا کر وہان اک عبادت کا گھر
رہی بیٹھ سارا لٹا مال و زر

یہی چاہیے آخر کو وہ مر گئی
سخن اپنا پورا وہ سب کر گئی

پھر آئی زلیخا بھی ہو کر سوار
سپاہی بھی ہمراہ لیکر ہزار

ل اپنی پوشاک و زیور تمام
پہن کر چلی وان کو با احتشام

جو یوسف کے آ کر مقابل ہوئی
وہیں دیکھکر نیم بسمل ہوئی

تن کا رہا ہوش نہ جان کا
دل و جان سب اوسپہ قربان تھا

گری کھا کے غش ایک آواز مار
نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار

ن یوسف کا احوال چھوڑا یہاں
زلیخا کی کہتا ہوں اب داستان

زلیخا کے احوال میں

بقول ابن عباس سن لیجیے
زلیخا نے آواز کی کس لیے

سبب اوسکا یہ تھا سنو تم ذرا
کہ ملک عرب کا جو تھا بادشا

سنا ہے کہ تھا اوسکا طیموس نام
ہزاروں کنیز و ہزاروں غلام

زلیخا اوسی سے تولد ہوئی
نہایت حسین و پر خوش شکل تھی

ون اوسکی صورت کا میں کیا بیان
لکھے کیا قلم اوسکو طاقت کہاں

جو دیکھیں اوسے آ کے خورشید و ماہ
نہ ٹھہرے کبھی اونکی اوسپہ نگاہ

ہوئی نو برس کی جو وہ نازنین
ملی حسن سے اوسکی ساری زمین

عجب اوسپہ گذری یہ ہے واردات
وہ سونے لگی گھر میں جو ایک رات

وسے یوسف آیا نظر خواب میں
پڑی آگ اوس جان بیتاب میں

نہایت ہی عشق اوسپہ غالب ہوا
کہ جان اور دل اوسکا طالب ہوا

وہ صورت جسے دیکھ اوڑ جائے ہوش
فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جائے خموش

نہ سورج کو تھی اوسکے چہرے کی تاب
اگر سامنے ہو تو ہو جائے آب

نہ تھی چاند کی اوسکے آگے شمار
کتان کی طرح ہوتا وہ تار تار

جو دیکھا زلیخا نے وہ خواب میں
تو گویا کہ اولا پڑا آب میں

اوٹھی خواب سے جبکہ سوتی ہوئی
رہی درد و غم سے وہ روتی ہوئی

گئی عقل اوسکی تمام اور ہوش
ہوئی باؤلی اور حیران خموش

اگر دیکھیے مصر سے کر نگاہ
وطن اوسکا تھا چھ مہینے کی راہ

ہوئی خواب کو دیکھ وہ بیحواس
نہ تھی زندہ رہنے کی کچھ اوسکو آس

ہوا جسم لاغر اور زار رنگ رو
ہوئی استخوان گل کے سنبل مو

کہا باپ نے دیکھ اوسکا حال
کہ تجکو ہے کیا اب یہ حسرت کمال

نہ وہ تیری صورت نہ وہ تیرا رنگ
نہ وہ تیرے دل میں ہے ہائی امنگ

زلیخا نے خدمت میں جا باپ کی
کہی بات جو کچھ کہ تھی خواب کی

کہ ایسا کچھ آیا مجھے ہے نظر
کہ سب سے وہ اچھی گیا ہے اوتر

تھی اک شکل گویا کہ رشک قمر
فرشتہ کہوں اوسکو یا [illegible]

اوسے دیکھ جاتے رہے میرے ہوش
رہا دل میں اوسکی محبت کا جوش

کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو
[illegible]

تمنا ہے [illegible] اوسی دیکھا ل
دلی انتہا ملنا ہے اوسکا محال

اسی سوز و غم میں وہ رہتی مدام
[illegible] کرتی کلام

گئے اوسپہ تھوڑے جو دن اور بھی
بگڑنے لگے اوسکے سب طور بھی

نظر اوسکو آیا جب اک خواب اور
وہی شکل و صورت ہے اوسکے طور

وہ پہلی جو آئی تھی صورت نظر
وہی شکل آ پھر ہوئی جلوہ گر

جوان ایک مانند بدر منیر
جہان میں نہو کوئی اوسکا نظیر

ولا ہوا وہ زلیخا کے پاس
وہ خوش اور خرم نہ رہی وہ اداس

لگی کہنے رو رو کے یہ اپنا حال
تری عشق میں تنگ ہے میرا حال

بحق خدا اے رحیم و کریم
تو کہہ حال اپنا بلا خوف و بیم

پری ہے تو یا حور یا جن ملک
زمین ہے ترا مسکن اب یا فلک

کہا میں ہون پیدا ہوا خاک سے
سوا تیرے مت جانیو اور کو
اوٹھی پھر تو وہ ماہ جاتا رہا
او سے دم سے رونے لگی زار زار
کہا باپ نے پھر یہ کیا حال ہے
[illegible] ہی شکل سو بھی تمام
[illegible] ہون تو ہی [illegible] لیے
کہا باپ نے اوسکا [illegible]
پھر اس طرح سے [illegible]
کیا باپ نے قید ناچار ہو
ولیکن ہوئی بعد مدت یہ چین
کئی دور کر اوسکو [illegible]
قسم اوسکی جسنے بنایا تجھے
[illegible] مجھے تو ہی اپنا پتا
سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
کہا باپ سے کھول زنجیر کو
[illegible] اپنا بتایا مجھے
[illegible] آئی تھی یاد
[illegible] ہو صبح شام
یہ آدم [illegible]
[illegible] شوق [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نہیں مجھکو نسبت کچھ افلاک سے
کہو بھید یوسف [illegible]
اسی غم سے دن بیچ کھاتا رہا
نہ جی کو تھا چین و دل کو قرار
بتا مجھ سے کس نے [illegible]
کہا خواب میں مجھسے اوسنے [illegible]
یہ اقرار [illegible] خواب میں سب [illegible]
نہ پوچھا کہ آخر [illegible] کہان
نہ مجھکو [illegible]
[illegible]
قضا نے دکھایا [illegible]
کہ دل میں تھی اوسکی محبت [illegible]
عدم سے وہ دنیا میں لایا مجھے
کہ دل کو [illegible] تسکین اوس سے [illegible]
[illegible] اس طرح اپنی عقل و تمیز
نہیں [illegible] اس چاہ پہ تدبیر کو
اسی واسطے ہوش آیا مجھے
جگر میں بہت عشق کرتا فساد
کہا [illegible] اپنا یہی درد تمام
نہ ہووے گا ایسا نکوئی ہوا
کروں تیرے آگے میں اونکو شمار
وہ شائق ہی جنت پھر اوسکو [illegible]
[illegible] یہ سلمان خبر [illegible]
دل و جان [illegible] اوسکی [illegible] کا
رہی تھا شب و روز فریاد میں

میں تیرا ہون اور تو ہی [illegible]
کہا تب زلیخا نے ہرگز نہیں
نہ وہ ماہ رو ہے نہ وہ غنچہ لب
جگر آنکھ سے بہہ کے آنے لگا
کہا پھر وہی شکل آئی نظر
کہا اوسنے میں آدمی زاد ہون
اوٹھی جب میں پھر وہ آیا نظر
کہا میں نے یہ اوس سے پوچھا نہیں
[illegible] پہاڑ کپڑے وہ گھر سے نکل
رہی اک برس قید مجنوں کی طور
کہ آیا وہی خواب میں [illegible]
کہا اوسنے اے ماہ بدر منیر
[illegible] ڈھونڈا [illegible] کہان ہے مکان
کہا مصر میں مجھکو کرنا طلب
کہا اوس سے یوسف نے جسدم یہ حال
مرے ہوش سب آگئے ہیں بجا
ہوا باپ خوش کردی زنجیر دور
یہ در در کے کہتی تھی وہ اوس گھڑی
کہون کسطرح ماہ انور ہی تو
یہی شوق یوسف میں کہتی تھی وہ
ہی اول جسے ہووے جنت کا شوق
دوم یہ کرے جنت اونکو طلب
کہ جنت بہت اونکی مشتاق ہی
تھا جسطرح عاشق خدا کا شعیب
یہانتک وہ رویا خدا کے حضور

مجھے یاد رکھیو تو جبتک [illegible]
سوا تیری جان اب بچاؤن [illegible]
اک آتش کا شعلہ تھا [illegible]
دل و جان سب غم سے جانے [illegible]
ہوئی میری آنکھوں میں [illegible]
میں سب اپنا احوال تجھسے [illegible]
محبت [illegible]
کہ تیرا [illegible]
[illegible]
اس غم [illegible] اوسکا ہوا حال [illegible]
جسے دیکھ [illegible] تھا آب تو [illegible]
کیا اس طرح [illegible]
نہیں کوئی دیتا ہی تیرا [illegible]
بغیر اوسکے تو مجھکو [illegible]
خوشی اوسکو حاصل ہوئی [illegible]
تجھے قید کرنا نہیں اب [illegible]
لگی رہنے خوش ہو کے سب [illegible]
ان آنکھوں نے میری لگائی جھڑی
کہ اوس سے بھی زیادہ وہ جاگ رہی
اسی درد و غم بیچ رہتی تھی [illegible]
کری جود و بخشش بصد شوق [illegible]
رہی اونکے دوری میں وہ تشنہ لب
انھیں کی جدائی او سی شاق
کہ معشوق تھا اوسکا دانا [illegible]
کہ آنکھوں سے جاتا رہا اوسکے [illegible]

غرض اوسکے عمر کے جب دن ہو گئے
بہار ہم یہی شوق اللہ کا
تو لڑکپن اسطرح گذرا اب کمال
زلیخا کا والد جو تھا بادشاہ
تو آئے ہین ہر ملک سے یان رسول
جسے چاہیے اونمین کیجے قبول
کہا مصر سے کوئی آیا نہین
مین نہ بھیجون ہون ان ایک پیغامبر
محبت مرض ہی نہین کچھ دوا
سنا کعب حبار سے یہ کلام
بنایا مین اونکے لیے ایک گھر
ہی اوس گھر کی بوجھو زمین فرحت
خط اوسکی دیوار ہمت ترابہ
درخت اوسکا جانو کہ ہی گاو قرار
اور اوس گھر کے ہین چار ابنی ستون
اور اوس گھر کے ہین ہر طرف چار در
دیا فکر کا قفل اوسکو لگا
ہوا مصر کو ایک قاصد روان
گئے اہل عزت بہت اوسکی ساتھ
تکلف کی کپڑے پہن لیجیو
بڑی شان و شوکت سی جانا وہان
جو بواب دربان ہین مصر کے
یہ کہکے پھر اوسکو رخصت کیا
چلا پھر وہ قاصد پہونچا وہان
اور بعد اوسکی کی عرض اوس شاہ سی

کہا درد سے اوسکی جان ہو گئی
طرف اسپنے بندے کی آ جا ذرا
کہ جا ہی تجھے اب ذو الجلال
اوٹھا ایکدن وہ بوقت پگاہ
زلیخا کا دینا ہی کیجے قبول
طرف سے ہر اک شاہ کی ہی رسول
پتا اوسکا کچھ ہم نے پایا نہین
شہ مصر کی جا کے لا وسکی خبر
کہ جب سے اوسے کچھ نہو فائدا
کہ بیٹھے تھے موسیٰ علیہ السلام
وہ ہی دل تجھے دو نمین اوسکی خبر
اور ایمان ہی اوسکے قائم پہ چھت
ہی در بعد اوسکا خوف و رجا اوسکا آب
... بیجا حکمت سے اسکو یار
خبر اونکی جسکو طلب ہی تو دون
مین اونکی بھی دیتا ہون تجکو خبر
نہ جانے کوئی اوسکو غیر از خدا
نہایت خردمند روشن بیان
دیا مال و اسباب کو اوسکی ہاتھ
اونھین بھی جو ہین ساتھ لیکے وہ جیو
تجھے حسن کے ہل جا زمین و زمان
اونھین اسطرح کی تحائف تو دے
کہا مصر کے شاہ کے پاس جا
گیا شاہ کے پاس با عز و شان
کتان کا سوال یکیا ہی ماہ کی

نہ جنت کا طالب نہ دنیا کا وہ
کہ ہی خدا جسکو بیحد ہی شوق
تجھے اب زلیخا پھر آئی ہی یاد
نہ موسیٰ نے آکر کے یون عرض کی
کہ آئے ہین یان بھیجے پیغامبر
کہا یہ زلیخا نے اونمین سول
کہا باپ نے ہر طرف سے پیام
کہا پھر زلیخا نے ہے یہ فرد
مگر اک ملاقات محبوب کی
خدا نے کہا اے ہمارے کلیم
مقام اوسکا اونکے بن بین کیا
جو اوس گھر کا دیکھو تو سوچ ہی شوق
محبت ہی برق اور بزرگی تمام
کلی اوسکی علم اور فراست ہی دن
توکل ہی انس اور صدق و یقین
در علم اور حلم باب یقین
زلیخا کو پھر یاد کرتا ہو نمین
فصیح اور عاقل عرب مین وہ تھا
نصیحت یہ کی اوسکو ای ہوشیار
کہ پوشاک اپنی بدل لین تمام
تصدق فقیرون کو کرنا بہت
کسی سے نہ ملیو یا ہو کبھی
مری طرف سے اوسکو کہیو سلام
کہا جسطرح تھا وہی سب کیا
عرب کا جو ہی شاہ طیموس نام

نقطہ آیا ہی مشتاق سودا کا وہ
اونھین کی طرف ہی [illegible]
کرونا وس عبادت سی [illegible] شاد
کہ گر شاہ دوران کی [illegible]
زلیخا پہ ہر ایک کی ہے نظر
اگر مصر کا ہے تو کر لو قبول
ترے واسطے آئے ای نیکنام
کسی طرح ہو رنج میرا یہ دور
میسر ہو اوس ابن مرغوب کی
مرے دوست ہین جو کوئی اور ندیم
یہ دل گھر ہی اوسکا مین اوسکو دیا
قمر اوسکا الفت کہ ہی سب یہ توقع
وہ ماہ اوسکا رحمت ہی ای نیکنام
گناہ اوسکی ہیرا ناب اوسکو گن
یہ چارون ہین کن اوسکے ای پاک دین
در عزت او سکو سمجھ چار مین
نہ [illegible] ڈرتا سو نہین
بہت دیکے مال اوسکو رخصت کیا
تو جب مصر مین جا کے [illegible]
کہ تا [illegible]
ہر اک پہ جا احسان [illegible] بہت
جو تو لیجا ہے ہو دیکھو سبھی
بہت ہی ادب سی تو کیجو کلام
وہان جا کے تحفہ ہر اک کو دیا
کہا تمکو اوس نے بہت سا سلام

کہا ہی کہ ہی ایک بیٹی مری
بہت تمکو مین ملک اور مال و زن
کیا ہمنے اسباب کو اب قبول
سوا اسکے ہمکو نہ کچھ چاہیے
پنہایا اوسے خوب زیور تمام
ہزار و نہ تھا بہتر سے بہتر تمام
روایت یہی ہی کہ چالیس بار
یہ سب دیکر رخصت کیا مصر کو
زلیخا جب آ گھر مین داخل ہوئی
لیا آستین سے منہہ اپنی کو ڈھک
کہا اوسنے لڑکی تو چپ رہ نہ بول
یہ سنکر کہی اک سخت آواز بار
کہا ہاے افسوس اتنا سفر
عبث ہی یہ دل کی [illegible] ہوئی
نہیں ہاتف غیب سے یہ ندا
تو جا ہی یہ معشوق آویگا پاس
او دیکھا ہی جس شخص کو خواب مین
یہ سنکر زلیخا تو چپ ہو رہی
[illegible] پاس آیا
زلیخا کی صورت بتا کر تمام
روایت ہی اک اور اس طور سے
[illegible] کا روز
[illegible] جسدم پڑی
اوسے دیکھا اوس جا تو غش کیا
نہ شاہ کو اسکی ہرگز خبر

ہوئی اوسکے دل بیچ غیبت زیاد
ہمیشہ مین ممنون احسان [illegible]
سنو جب ذرا اپنے دل مین [illegible]
زلیخا فقط ہمکو اس دم ملے
کہ روشن ہوا ہر جگہ اوسکا نام
اور اتنے ہی گنتی کے تھے جی غلام
تھے دینار او سمین بھیجے [illegible]
یہ سب قافلہ پھر چلا مصر کو
نہایت خوشی اوسکو حاصل ہوئی
یکایک یہی دیکھ کر وہ جھجک
یہان شرم سے اپنی لب کو نہ کھول
گری کھا کے غش اور ہوئی بیقرار
ہوا رائگان ہی اس وقت پر
وہ اوس غم مین [illegible] سی بیہوش ہوئی
زلیخا تو اوس غم سے گھبرا گیا
نکر جان کو غم سے اسکی اوداس
ہوئی ہی تری جان بیتاب یہان
نہ پھر بات غم کی کسی سے کہی
زلیخا چلی جاتی اوٹھکر سدا
ملک پاس آتی رہی دمبدم
کہون مین اگر تو سنے غور سے
ہوا اوسکا چہرہ جو مشعل [illegible]
لگی اوسکی آنکھون سی منہہ کی جھڑی
نہایت ہی دل بیچ مشعش کیا
تو پیچھے ہو جب مجھسے یہ سیمبر

جو کچھ تھا اوسکو احسان [illegible]
لکھا اوسنے اسباب کا [illegible]
سوا اسکے گنتے جو ہو ملک و مال
یہ سنکر زلیخا کا کر کے سنگار
ہوئین ساتھ اوسکے کنیزک ہزار
اور اتنے ہی خچر بھری مال کے
سو دینار زر اور درہم [illegible]
ہوئے مصر مین جبکہ داخل تمام
گیا جسگھڑی پاس اوسکے عزیز
کہا اوسنے باندی سے جو پاس تھی
یہ شوہر ہی تیرا پیارا عزیز
جب آئی اوسے کچھ حواس اور ہوش
ہوئی ساری برباد محنت مری
بہت دل پہ اوسکے ہوا جب قلق
فرما تھا دل کو تو اور صبر کر
کہا اوسکو باندی نے الفت نچھوڑ
اسی کے سبب وہ ملیگا تجھے
عزیز [illegible] مفتون [illegible]
اور اک حبشی [illegible] صاحب جمال
ملک جانتا تھا زلیخا ہی یہ
ملک کار دنیا مین [illegible]
زلیخا بھی [illegible]
گرا [illegible] یوسف پہ آ
افاقت جو آئی تو [illegible]
تجھے شاہ اوسنے [illegible] جدا

یہان سارا موجود سامان ہی
کہ [illegible] نہایت صواب
سوا [illegible] کا کچھ نکیجے خیال
کہ ہو حسن کی اوسکی دونی بہار
کہ شاہ [illegible] ہون بیٹیون [illegible] تیار
کہ دینار و درہم سبھی اوس [illegible] تھے
کہ چالیس تھے بوجھ وہ بیگمان
ہوئے خوش وہان کی سبھی خاص و عام
زلیخا نے اوسکو کیا جب تمیز
یہ [illegible] مجکو بتا تو سہی
ذرا اوس نے بات کو کر تمیز
لگی کرنے ورد وا [illegible]
گئی مفت یہ سب مشقت مری
[illegible] اوسکا [illegible] عشق
زمانہ الم کا گیا ہے گذر
تو اس رنج سے اپنے منہہ کو نہ موڑ
ہوا اب تو معلوم ایسا مجھے
زلیخا کا دیکھا جو حسن و جمال
ملک پاس آتی تھی [illegible] و قال
مرے پاس آتی و جاتی ہی یہ
نہ ہوتا تھا عورت پہ قادر ذرا
کہ یوسف سے تھا عشق اوسکو کمال
کنیزک نے اوسکو لیا پھر تھما
کہ باندی نکمی کسی سے بھلا
مرا عشق گر دوسپہ ظاہر ہوا

کہا پھر یہ باندی کو جلدی سے جا
سو اسے مت جائیو غیر پاس
مہینوں کی رستے پہ گھر سے راہی
اوٹھایا زلیخا نے یوسف کا داغ
عزیز ایک کھتا تھا عورت حسین
کہا اوسنے جا کر کے سن ای عزیز
یہ سنکر نہ ہرگز کیا التفات
ملیح اور فصیح اور صبیح اور امین
ارادہ کیا یہ کہ بولے نبی
لگا بکنے جسوقت وہ آفتاب
تو لینے مین یوسف کی مت چوکیو
ملک نے یہ مالک سے سنکر کہا
کہ مین مول اسکا بتادون تجھے
برابر مین یوسف کے درہم تلین
اسی کے تو ہموزن دی مجکو مشک
کہا جب یہ مالک نے یوسف کا مول
دیا حکم اور جلد آیا وزیر
وہ دانا جو اوس شہ کا دستور تھا
رکھے ایک پلے مین سب پانچ لاکھ
جہانتک چڑھاتے تھے دینار کو
خزانہ جہانتک کہ تھا مصر کا
خزانے مین باقی نہ کچھ اور مال
وہ یوسف کے نور نبوت کا بوجھ
قیامت مین مومن کی توحید کا
خزانے کو دیکر یہ شہ نے کہا

تو یوسف کی کہہ کان مین یہ صدا
بڑی تیرے ملنے کی ہے مجکو آس
سنا زل بہت کر کے آئی ہوں طے
تب اوسکے ہوا گھر مین روشن چراغ
کہ تھی خاتم حسن کی وہ نگین
نہ یوسف کو لے تو ذرا کر تمنا
سنی اوسکی ہرگز نہ کچھ اوسنی بات
مروت فتوت بھرا اور یقین
خدا نے زبان اوسکی پیغمبری
زلیخا کے دل مین ہوا اضطراب
خزانے پر اور مال پر کچھ نہ ہو
کہ کیا مول ہے اسکا بولو ذرا
الٰہی قدرت حق دکھاؤن تجھے
اور اتنا ہی دینار کا تول دو
اسی کے برابر مین عنبر ہو خشک
کہا شہ نے دیتا ہوں مین سب یہ تول
نکی اسپنا آئی مین کچھ اوسنی دیر
سو وہ امر کا شہ کی مامور تھا
دنانیر لیکر کے یوسف کی ساتھ
ترازو مین ڈالین تھی انبار کو
وہ سب صرف قیمت مین اوسکی ہوا
کہا کچھ نہین سب لیا کچھ نہ ملا
او اوسکی وہ ایمان کی قوت کا بوجھ
اگر نور ایمان تولے خدا
نہ مالک تو اب ہم سے راضی ہوا

ترا خواب مین مجھسے اقرار ہے
خزانہ ہی جتنا کرون گی نثار
جو مخلوق ان مختنون سے ملے
خدا بی مشقت کبھی ملتا نہین
زلیخا سی دل مین رکھی تھی حسد
زلیخا کو اوس سے تعشق ہوا
ندا کی کسی نے کہ ہے یہ غلام
دیانت شجاعت مین یکتا ہے یہ
نہو وی نبوت سے کوئی خبر
کسی کو کہا جا تو سوسے عزیز
اگر ملک اور مال ہے سب تمام
فرشتہ جو تھا شکل انسان کی
یہ کہہ مجکو لینا ہے یہ مول جو
اسی کی برابر مین گوہر لعل پر
اسی کے برابر مین کافور ہو
کہا شہ نے ہے سب یہ مجکو قبول
کہا یہ جو کہتا ہے سو عمل ہو
اوسیوقت جا اور خزانہ کو لیا
اوٹھایا تو یوسف ہی بھاری رہا
برابر مین یوسف کی ہوتا نہ تھا
نہ باقی رہی کچھ خزانے مین چیز
تحیر مین سنکر کہا [illegible]
خزانے پہ غالب ہا شاہ کے
عمل بد پہ غالب ہی کیا عجب
کہاں ہے نبی خوش ہوگی یہ غلام

تیرے سر پہ میرا بڑا بار ہے
نہ چھوڑون گی تجکو کبھی زینہار
تو خالق کا ملنا کب آسان ہے
دل اوسکی محبت سے کھلتا نہین
بہت اوسنے رکھتی تھی وہ جی مین کید
ہرے رو برو اوسنے ہی یون کہا
کوئی لیوی اوسکو جو رکھتا ہو دام
خریدے کوئی اسکو بکتا ہے یہ
کسی کے نہ دل پر یہ ہو جلوہ گر
نہین تجکو ملنے کی پھر ایسی چیز
نہ ہرگز تو اب چھوڑیو یہ غلام
خبر اوسنے مالک کو سطرح دی
برابر میرے جو ہو مین گوہر تول دو
اسی کی برابر ترازو مین دُر
خرید و اگر تمکو منظور ہو
نہ ہو اپنے دل مین تو ہرگز ملول
مقابل مین یوسف کے سب تول دو
لگا دینے قیمت کو وہ تول تول
دیئے اور دینار اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
برابر نہ او ترازو وہ اوسکے
وہ بخشش ہے یارب اسکی سبب
لیا اوسکے بدلے خزانہ تمام

روایت ہی یوسف کی صورت کا حال / نہ ظاہر تھا مالک پہ سب وہ کمال
نہ آیا اوسی حسن یوسف پسند / خدا نے نظر اوسکی کردی تھی بند

جو دیکھا طرف مال کے اوسنے آ / کہا شاہ نے خوب کھائی دغا
لیا اسقدر مال دیکر غلام / ہوئی تھے مری اسپہ کیا مرد خام

وہ یوسف کی جسوقت بیع کرچکا / تب آیا نظر اوسکو وہ مہ لقا
پڑا شکل اصلی مین یوسف نظر / لگا کہنے یہ مالک ابن ذغر

کہ افسوس ہی مین نے کھائی دغا / ہوا مفت مین مجھسے یوسف جدا
یہ کہکر کے حسرت سے غش کر گیا / گویا عشق مین اوسکے وہ مر گیا

کہا اوسکو یوسف نے کیا حال ہی / خوشی مین غمین کیون ترا حال ہی
کہا مین نے دیکھا تجھے اس گھڑی / نظر تیری صورت مجھے اب پڑی

کہ یہ مال اوس سے صد چند ہو / نہ سوچے کبھی وہ ترے مول کو
کہا پھر یہ مالک نے سن ای عزیز / اگر حکم دی تو کرون ایک چیز

ہوا ہی یہ یوسف جو تیرا غلام / کرون اس سے مین بیٹھ کر کے کلام
کہا حکم ہی تجکو اب بات کر / گیا پاس یوسف کی با چشم تر

کہا تو نے وعدہ کیا تھا نہین / کہ جسوقت تو مجکو بیچے کہین
خبر اپنی دونگا مین تجکو تمام / کہ مین کون ہون اور کیا میرا نام

کہا ہان یہ اقرار مین نے کیا / ہی اک شرط اسمین سن اسکو ذرا
کسی سے کہے تو نہ اس حال کو / تو کہہ دون مین اپنے احوال کو

کیا عہد مالک نے یوسف سے یون / کہ ہرگز کسی سے نہ اسکو کہون
کہا تو نے بچپن مین دیکھا تھا خواب / کہ آیا ترے گھر مین ہی ماہتاب

معبر سے پوچھا تھا تعبیر کو / جو اوسنے کہا تھا سو سب کہلو
مین یوسف ہون اور ابن یعقوب ہون / مین یعقوب کے دل کا محبوب ہون

گرا مالک اوسوقت آواز مار / غش آیا اوسے سنکے یہ ہشیار
جب آیا ذرا ہوش تو یون کہا / کہ یوسف مرے حق مین کر تو دعا

کہ اولاد صالح مجھے دی خدا / ہرا دل رہی اوس سے ٹھنڈا سدا
دعا کی جو یوسف نے اوسوقت پر / ہوے اوسکے بائیس پیدا پسر

کہا پھر بھلا بھائیون نے تجھے / یہ کسطرح سے مول کر کے مجھے
کہا اونکا پردہ نہ کھولونگا مین / اور اسبات کو کچھ نہ بولونگا مین

ڈھکے آدمی جبکہ بھائی کا عیب / تو پھر عیب بندونکی دانائے غیب
قیامت مین کس طور ظاہر کرے / برا لگ کو وہ کیون اوسے ظاہر کرے

کہ ہی اکرم الاکرمین عیب پوش / سن اسبات کو ہوش سے کر کے گوش
انہا شاہ نے جبکہ یوسف خرید / تو گویا ہوئی اوسکی وہ صبح عید

ولی خوف یہ دل مین آتا رہا / کہ سب مال اب میرا جاتا رہا
نہ لشکر رہیگا نہ اب میری فوج / یہ جاتا رہیگا مرا اوج موج

خریدا تو یوسف کو دی دام پر / ندامت بہت آئی اسکام پر
دیا حکم دیکھو خزانے کو جا / کہ باقی ہی کچھ یا گیا جو کہ تھا

جو دیکھا خزانے کا کوٹھا ہی پر / دھرے ہین اوسیطرح ہی لعل و در
تو خوش ہو گئی خازن جھک کر سلام / کیا شاہ کو اور کہا یہ غلام

کیا تھا خزانے کو کرنے نظر / اوسیطرح باقی ہی سب سیم و زر
نکیجے طرف سے خزانے کے غم / نہین ایک حبہ ہوا اوسمین کم

کہا اوسکا بتلا تو کیا ہی سبب / خزانے کی معموری اب ہے عجب
کہا یہ جو ہیگا تمہارا غلام / بڑا ہی یہ درجے مین عالی مقام

کہا تو نے کاہے سے جانی یہ بات / کہ ہیگا ذوی القدر و ذی کمالات
کہا وقت بکنے کی اک جانور / نہایت ہی براق تھا اوسکے پر

نظر مجکو آیا تھا اوس آن مین / وہ یوسف کے کہتا تھا یون کان مین
کرے تھا وہ انسان کے سب کلام / اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام

وہ کہتا تھا یوسف سے کاے نیک فال / ذرا دل مین اسبات کا کر خیال
کہ اے سوالی بنا اکدن کیا تو نے آپ / جدا ہو گیا تجھ سے تب تیرا باپ

اور اک چند درہم ہوئی تیرا مول / نہ پھر بولیو تو برائی کا بول
خدا نے تجھے دیکھ بھیجا ہی آج / کیا مصر کا تیری قسمت مین راج

خزانے جو تھے مصر کے خاص و علم
ہوی تیری قسمت مین بالکل عدم

کہا پھر یہ یوسف سے ای نیک ذات
تعجب کی اب یہ ہوئی واردات

خزانے مین باقی نہ تھا اک درم
جو دیکھا تو اب کچھ نہین ہی درم

مین انکھون مین ہوتا رہی بس ذلیل
جو دینے مین آتا خزانہ قلیل

کہ حق کا مین اپنے ثنا خوان ہون
کسی کا نہ ممنون احسان ہون

اسیطرح مومن ہو یہ دل مین جان
خدا کی جو دی راہ مین مال و جان

حکایت ہی عثمان بن عفان کی
حکایت ہی مقبول سبحان کی

زرہ ایک ہی پر بہت خوب ہی
نہایت ہی خوب و خوش اسلوب ہے

اسے بیچنا ہی اسکو ضرور
کہ کلفت ہو کچھ اوسکی بیچی سے دور

دیلے چارسو درہم عثمانؓ نے
اوسی وقت مقبول سبحان نے

لہا یہ زرہ اور درہم کو لے
علیؓ ابن طالب کے یہ جا کے دے

زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم
مع زرہ آیا بلا خوف و غم

نکل فاطمہؓ نے اوٹھایا اوسی
زرہ اور کیسہ جو پایا اوسی

علیؓ نے کہی جا نبی سے یہ بات
کہ اسطرح کی ہوگئی واردات

خبر آکے جبریلؑ نے دی تمام
کہ عثمانؓ کا یا نبیؐ ہے یہ کام

کہا یا نبیؐ مین نے سمجھا تھا یون
زرہ اور درہم علیؓ کو مین دون

زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے
قدم اوسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے

لہا دین و دنیا مین تجکو خدا
عوض اسمین ہر اک کا دیو خدا

قریب اوسکے دیکھی تو کیسے ہین اور
وہ گنتی مین بس تھے زرا کیجو غور

لکھا اون پہ بخشش ہی رحمان کی
جو تھیلی ہی عثمانؓ بن عفان کی

خزانہ کیا مین نے سب تیری نام
جو چاہی سو کر ہی یہ تیرا تمام

سنا ہی وہ تھے آدمی دس ہزار
کہ زہرہ پھٹا اونکا سب ایکبار

تعجب ہوا سنکے یہ شاہ کو
کیا شکر پھر حق کی درگاہ کو

خزانہ جہان تک کہ تھا مصر کا
برابر ترے وزن کرکے دیا

کہا یہ تو اکرام حق نے کیا
خزانہ مرا سول مین سب دیا

عوض اوس خزانے کے اب مال اور
خدا نے دیا تجکو کر اسکو غور

مین تیرا ہی اور مال تیرا ہی یہ
سب اسباب اثقال تیرا ہی یہ

خدا اوسکی بدلے مین دیگا دو چند
نہ اوسکا کوئی کام رہتا ہی بند

گئے ایک دن وہ کسی کار مین
جو دیکھی تو بکتی ہی بازار مین

یہ پوچھا کہ کس کی زرہ ہی بتا
کہا اسکا مالک ہی شیر خدا

کہا سو اوسکا اکٹھا درم
نہ اسمین سے ہوویگا کچھ بیش و کم

زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اوسکو دی
نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اوسسے لی

کسی کو نہ اس حال کی ہو خبر
علیؓ کے تو گھر مین اسی دیکھ دھر

زرہ اور کیسہ دیا گھر مین ڈال
نہ کوئی خبر تھا بجز ایزد تعال

جب آئی علیؓ اونکو کی یہ خبر
کہ درہم پڑے اور زرہ تیرے گھر

زرہ اور درہم گئی گھر مین ڈال
نہین مجکو معلوم کیا ہی خیال

نبیؐ نے کہا پھر یہ عثمانؓ کو
کہ مجھسے تم احوال اسکا کہو

ضرورت اوسے آئی ہی اب کمال
زرہ وہ جو بیچے ہی فرخندہ فال

دیے درہم اوسکو کہ تھے وہ ضرور
جو حاجت ہوا اونکی سب ہوی دور

جو عثمانؓ ہٹ کر پھر آیا وہ گھر
وہی کیسہ اوسکے پڑا پھر نظر

ہر اک کیسے مین چارسو ہین درم
کسی مین نہ زیادہ کسی مین نہ کم

ہوئی قدر یوسف کی پھر شاہ کو
کہا اوس طرح پھر یہ اوس [illegible]

خریدا تھا یوسف کو جب شاہ نے
بہت کو کیا [illegible]

مرض مین گرفتار چالیس ہزار
[illegible] سنکے یہ حال اور بیقرار

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَأَتِهٖۤ أَكْرِمِي مَثْوٰىهُ

اور کہا جس شخص نے خرید کیا اوسکا مصر سے اپنی عورت کو آبرو سے رکھو اوسکو

طمع تھی کہ یوسف کو لیوین گے ہم
کسی کو نہین لینے دیوین گے ہم

کہا جسنے یوسف لیا مصر سے
یہ بی بی کو اپنی کہ دینا اسے

مکان ایک پاکیزہ بی بی کو ہو
بہت یہ رہی چین و آرام سے

اسے خوب عزت سے گھر مین رکھو
تو رکھیو اسی خوب اکرام سے

یہ مطلب ہی آیت کا اس ای عزیز
کہ اکرام سی رکھیو یوسف کو اب
کہ شاید ہمیں دے یہ کچھ فائدہ
دیا اوسکو ہم اپنا بیٹا کرین
ہوئی تین شخصونکو یوسف کی چاہ
ملا مال اوسکو بہت بی قیاس
زلیخا کو تھی وصل کی آرزو
جو دنیا کو چاہے تو دنیا ملے
جو کوئی کہ سوئی کا طالب ہوا
حکایت ہے ہر سال مین روز عید
ہوا عید کا دن جو باندی غلام
کہا جسکو جو چیز آوے پسند
دیا سب نے ہاتھ اپنا اوس شی پہ دھر
کہا شاہ نے کیا کیا تونے کام
وہ شے اوسکو دیوینگے ہم بی قصور
کہا اوسکو آزاد شہ نے وہین
ملائک کرین اوسکی خدمت تمام
خدایا تو دے بخش اوسکے گناہ
کہا ابن عباس نے ای عزیز
سبب اوسکا یہ تھا کہ شب کو عزیز
زلیخا سے یوسف کو ہرگز جدا
کہا بعض نے ہے سبب اسکا یون
یہ ہے تیسرا قول ای نیک ذات
بہت اوسکو رکھیو تو اکرام سے
کہا اوس نے یوسف کو ہے یہ کرم

کہوں اوسکے معنی تو کرکے تمیز | زلیخا کا یوں سنتو پیغام تھا

عَسٰٓى اَنْ یَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ط

شاید کہ ہمارے کام آوے یا ہم کرلیں اوسکو بیٹا

خلافت کا تاج اوسکے سر پر دھرا | سبب یہ کہ نام اوسکا تھا یہ عزیز
ہوا کام تینونکا سب روبراہ | اک اونمین سے تھا مالک ابن ذعر
والی عزیز اوس سے رکھتا تھا | وہ اوسکا بھی مطلب بر آیا تمام
وہی اوسکو حاصل ہوئی جان تیج | اسیطرح طالب کا ہے ماجرا
خدا اوسکو عقبیٰ کی کچھ شے نہ دے | جو عقبیٰ کا طالب ہوا اسلئے
وہ دین اور دنیا پہ غالب ہوا | اوسے دین و دنیا دونو ملے

حکایت

ہوی جمع اوسوقت آکر تمام | حریر اور روپیا و درہم سنگا
اوسے ہاتھ مین اپنی کرلو وہ بند | دیا جس نے ہاتھ اپنا جیسے دھر
کہ تھی اونکو مطلوب وہ بی نظر | اگر ایک باندی نے ہاتھ اپنا لے
دھرا ہاتھ مجھپر چہ اے نیکنام | کہا اسطرح شاہ کا حکم تھا
سو میں اب یہ کہتی ہوں شہ کے حضور | نہیں مجکو درکار شہ کے سوا
غلام اور سب باندیاں اوسکو دین | اسی طرح جو حق کی طاعت کرے
رہیں اوسکی خدمت میں حاضر مدام | کوئی اوسکے لکھتا ہے سب اچھے کام
یہ بندہ ہے عاجز تو ہے بادشاہ | کوئی دیوی جنت کو زینت تمام
سبب کیا کہ کہتا تھا وہ عزیز | زلیخا کو یہ بات اکرام کر
جو سویا نظر آئی اک طرفہ چیز | کہ اک شخص کہتا ہے یون خواب میں
نہ کیجو کہ ہے گا یہ حکم خدا | کہ دونون رہینگے یہ آپس میں مل
کہا تھا زلیخا نے تنہا میں یون | کہا شاہ نے یہ غلام ہے ترا
کہ یوسف کے سب نیک پائی صفات | کہا یہ زلیخا کو تیرے سوا
رہی پاس تیرے یہ آرام سی | کئی قول ہین اسمین لیکن صحیح
خدا کا رکھے دل مین ہی خوف و بیم | مقرب ہے یہ عبد اللہ کا

عزیز اوسکا یوں جان لے نام تھا
وہی دیجیو جو کرے یہ طلب
بر آوے مرے دل کا کچھ مدعا
نہ اولاد ہے اوسکو تھی کوئی چیز
گئی مال دنیا یہ اوسکی نظر
کیا پیچھے یوسف نے بیٹون کا نام
جو مانگی وہی اوسکو دی ہے خدا
خدا اوسکو دی اپنی درگاہ سے
جو چاہے اوسی سے اوسی سے ملے
عطا سب پہ کرتا تھا ارزان شدید
سبھونکی لیے شاہ فروان رکھا
بلا شک وہ چیز اوسکا ہو گی لگا
چھوئی شاہ کی جسم کو
کہ وے جو کوئی ہاتھ اوسکو لگا
کسی کو مراد اپنی ہین چاہتا
خدا اوسکو عزت بہت خوب دے
دعا کر رہا ہے کوئی نیکنام
کہ اسمین ہے گا وہ عالی مقام
تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر
کہ ہم تجھسے اک بات اچھی کہین
یہ دونون ہین اک جان اور یک تن
اسی رکھیو اکرام سے تو بہت
نہیں کوئی خدمت کرے گا
کہون تجھسے جو ہی سن اسکو
یہ خاص آپ ہی خاص ورگا

سپہ رکھیو کہ لطف عمیم
[illegible]ت اوسکا تصدیق حکمت تاج
[illegible]ط اوسکی امید او خوف کو
[illegible]ن لگی اوس شاہ کا ترجمان
[illegible]صب احبار [illegible] کی عزیز
[illegible]ا ہوئی جان دل سے فدا
[illegible] اوسکے دل میں کچھ پایا تھا
[illegible] یوسف کو اکثر بیان
[illegible] پھر عبادت کی ہر ایک قسم
[illegible]ن پہ گرا اپنے وہ منہ کے بل
[illegible]یخا نے دیکھا [illegible]
[illegible]ا تو نے سجدہ کیا تھا اسی
[illegible]ا وہ ہی جس نے بنایا فلک
[illegible]سی نے کیے ہیں یہ سب انتظام
غائب ہی دیکھے ہر کسطور سے
[illegible]ہا بہت خوب وہ تیرا رب
عبادت نہیں دو بتوں کی روا
زلیخا گئی دوڑ کر پھر لپٹ
مرے بت کو کہنے لگی اے خدا
ہر اک عضو اپنی جگہ پہ ہوا
فقط تیری مجکو محبت ہوئی
تجھے سب سے زیادہ وہ کرتا ہے پیار
کہ یوسف کو مجلس میں اپنی بلا
اور اوس پر تجھے جتنے جو کیجے نثار
لگا اونکے کپڑوں پہ موتی تمام

کرے سب پہ ہر دم خدا ہی کریم
چراغ اوسکے گھر کا ہوا تو ہے آج
بلا شبہ قبلہ اوسکا ہے جہان تو
[illegible] صاحب خبر کا [illegible]
میں کہتا ہوں اسکے ذرا اگر کہیں
اوسی [illegible] رہتی سدا
[illegible] اوسکے تصور سے آباد تھا
پرستش کیا اوسکو جو تھا امکان
[illegible] کہ پاد شہ گم
[illegible] صاف بن سے نکل
[illegible] اوسکا کمال
زمین پہ [illegible]
کہے اوسنے [illegible] بن ملک
اوسی نے کیا اونکا سب اہتمام
[illegible] دیکھیں اور وہ مجھے
کہ پیدا کیا مجکو ایسا عجب
ہی وہ بادشاہوں کی الفت خدا
کہ اس جا سے یوسف پر تو رہے
[illegible] جسطرح کا وہ تھا
وہ بت ہو گیا [illegible] تھا
اکیلی مجھی کو یہ الفت ہوئی
تجھے سب سے اوپر دیا اختیار
زلیخا نے اک روز آگے بٹھا
وہ گنتی میں آئی تھے اوسکی ہزار
پڑی گل پہ شبنم سی وہ لا کلام

نبی نے کہا اسکو کیجے نگاہ
[illegible] عقل اور [illegible] عالم
[illegible] ہتھیار [illegible] ہی بالک
[illegible] نگہبان اوسکی ہیں پان
[illegible] جو یوسف کو [illegible]
[illegible] اوسکی [illegible] نگاہ
کہ قبلہ تھا یوسف یہ قبلہ نما
[illegible] کو سجدہ کیا
[illegible] اوسکا کلام
وہ سونے سے خالص بنایا تھا کام
لگی کہنے یوسف کو یہ کیا ہوا
کہا کون ہے [illegible] تیرا تو بتا
[illegible] یعقوب کو
کہا جانتا [illegible] کیونکہ رب
کہا [illegible] غائب [illegible] کی شی
[illegible] اگر کوئی اب اِلٰہ
تب [illegible] سنکے یوسف نے تب
یہ پوچھی کہ اس بت کا احوال شاہ
[illegible] یا در میں جو یوسف نے اب
کہا پھر زلیخا نے سیر گمان
[illegible] جانا [illegible]
کہا ابن عباس نے یہ کلام
[illegible] اوسکے [illegible]
ہر اک [illegible] لگے جسم پہ
کمر پر دیا ایک پٹکا بندھا

کہ دل ہے بدن کا تری بادشاہ
ہوا ہی بحکم قدیر اوسکا [illegible]
خدا نے دیا اوسکو پایا [illegible]
یہ دو ہاتھ خادم ہیں [illegible]
گیا ایک شب وہ زلیخا کے پاس
سو کر با بیٹھے [illegible]
رخ اوسکا [illegible]
ادب سے بہت نام اوسکا لیا
[illegible] گرے تن اوسکے تمام
لگا [illegible] تمام
[illegible] زمین پہ گرا اور [illegible]
ذرا اوسکی [illegible]
مجھے اور [illegible]
کہ سجدہ صنم کو [illegible]
ہے اوسکی [illegible]
[illegible]
ارادہ کیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کیا اپنی الفت کی [illegible]
شرف اوسکو [illegible] ہر قسم
گل اوس پہ تھا لعل و زمرد لگا

وہ پٹکا کہ قیمت مین بیمول تھا
سنو ایسی پوشاک شاہونکو پاس
کیے مین سو ساٹھہ جسے تمام
بدلتے تھے ہر روز پوشاک کو
اسیطرح یوسف کیتئین جا قرار
یہ آیت کا مطلب ہے کر اب تو غور
بتا دینگے البتہ اسکو ہم
یہ معنونہین تاویل کے اختلاف
کہے ہی سعید اب یہ ابن جبیر
زبان خلق کی بعض نے لی مراد
خدا کام پر اپنے غالب ہے اب
کہی ابن عباس نے ہی یہ بات
کوئی حکم پر اوسکے غالب نہو
ارادہ پہ اوسکے یہ یعنی بشوق
پھر آخر کو جنت سے باہر ہوا
کیا کافرون کا اوسے پیشوا
کہی کہ غنی اور کسی کہ فقیر
جسے چاہے اونچی سے اونچا کرے
ولیکن سوا اونکے وہ سبھی بد
فرعون کا تھا ارادہ تمام
اسی فیصلے کو نمرود نے آگ لا
... بغیر کو جان
... ہوا
بہت لوگ لیکن نہین جانتے
مراد ... لکہ تمام

نجانی کوئی سول غیر از خدا
مجھے ایسی دی کہون فراز تیاس
ہر اک پر زری کا نہایت تھا کام

کہا اوسکو یوسف نے مین ہون غلام
کہا تو ہے سید وہ تیرا غلام
اور اوتی تھی ہی دستار طیار کی

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ ط

اور اس طرح جگہہ دی ہم نے یوسف کو اوس ملک مین

پھر آگے کہون اسکے تفسیر اور
لیا بھائیونسے اوسی جو بچا

وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ط

اور اسواسطے کہ اوسکو سکھا دین کچھ ہم بھانی باتون کی

مراد اس سے علم کتب ہے نہ غیر
کہ تو ہو لغت مین تو رکھہ یاد

کہی واسطے علم تعبیر خواب
وہ جانے تھا یوسف ہر اک کی زبان

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ

اور اللہ جیت رہتا ہی اپنا کام

سوا اوسکی مرضی کہ غالب نہو
نہ حکمت کسیکی نہ قدرت ہی فوق
گناہ اوس سے سرزد سراسر ہوا
نہیں اوسمین دم مارنیکی ہی جا
کہ بعض محکوم بعضے امیر
جسے چاہے اعلیٰ سے ادنیٰ کرے
اور کسی کو ہوا بغض ... تھہ
کہ موسیٰ کو کر دیتے قتل تمام
یہ چاہا ...
کہے تھا ...

ارادہ کرا سکے نہ توڑے کوئی
ارادہ تھا آدم کا ہر وقت یون
کہا تھا یہ ابلیس نے پھر تمام
جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے
یہان سب ہین جب چپ ہیا دلیا
یہ چاہا تھا آدم نے قابیل کو
نوح نے چاہا کنعان کو
اسیطرح رکھتا رہا واشیال
ارادہ تھا داود کا ملک سب
یہ کہتے تھے یوسف کی بھائی تمام

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ط

اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ف ا

کہ اسلام سے ... تھے کام
کہا بعض نے تھی یہ قوم یہود

مجھے ایسے کپڑے نہ ...
مین باندی تری ہیگا ...
سغرق سنہری زری ...
کہ اک دوسرے کے مشا...
زمین پر کیا ہم نے ذی ...
اسیطرح مالک زمین ...
حدیثون کی تاویل سب ...
مین کہتا ہون اسکو تو ...
مراد اس سے ہی دین کیا ...
کلام اوسمین کرتا تھا وہ ...
سوا اوسکے سمجھی کوئی با...
کہ اللہ کی ہی بڑی یا ...
وہ توڑے تو ہرگز نہ ...
کہ جنت مین تا حشر قائم ...
جنونکار ہونگا ہمیشہ ...
یہ ممکن نہین جو مشیت ...
کسی کو نہین حکم چون و ...
کہ اولاد مین میری بہتر ...
کہ اولاد مین میری افضل ...
کہ دی فوج کو ... ہلاکت ...
کرے جا ... کی ...
... یوسف
خدا ہی نے جب کچھ کہ چاہا ...
اور حکم خدا کو نہین ما...
کہ دنیا مین وہ چاہتی تھ...

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ

اور جب پہونچا قوت کو

کہا بعض نے پندرہ سال صاف | کسی نے کہا چودھویں سال کو

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ

دیا ہم نے اوسکو حکم اور علم

ہے معنی مراد اس سے ابو جہہ ہیت | مراد علم سے یہ کہ توحید جان

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ؕ

اور ایسا ہی ہم بدلا دیتے ہیں ہم نیکی والونکو فا

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ

اور پھسلایا اسکو عورت نے جسکے گھر میں تھا اپنا جی تھامنے سے

کیا تھا نبی سے یہ آکر سوال
وہ جسوقت پہونچا جوانی کو خوب
اشدہ کے معنی میں ہے اختلاف
کسی نے کہے ہیں بائیس سال
تو دی ہمنے اوسکو بہت عقل و خوبی
کسی نے کہا بوجھ ہے معرفت
مراد حکم اور علم سے یان ہے دین
جزا صبر والونکو ایسی ہے دین
کہا بعض نے محسنین ہے مراد
طلب اوسنے کی جسکے گھر میں وہ تھا
رہی تھا جو یوسف زلیخا کی گھر
کہا ابن عباس یوسف کا حال
جو بولی تو بولی اوسیکی وہ بات
ہوا نور یوسف کا یوں جلوہ گر
زمین آسمان اور دیوار و در
سحر کو جو اوٹھتی تو کرتی تھی آہ
کہا جائیگا غم سے جب جی نکل
کہ جیسے ہیں میرے بنائے ہیں گھر
زمانے کے دانا اور سارے حکیم
جو اوس گھر میں یوسف ہو نہ کبھی
جو پیچھے ہو تو بھی وہ آئے نظر
اسی طرح ہو غرب کا سیر جا
سب [illegible] ہوئے اونکا کام
کہا یہ زلیخا نے سیرے مراد
بنایا مربع وہ صوتی کا گھر

وہی ہے مراد اس جگہ کی اوپر
زلیخا کو تھی اوس سے الفت کمال
نہ بیٹھی تھی ان میں سوتی تھی رات
ہر اک شے میں آتا تھا یوسف نظر
ہر اک جا پہ یوسف پڑی تھی نظر
غرض لیگئی اوسکو یوسف کی چاہ
مجھے اوسکے گھر ہی شاید آویگی [illegible]
[illegible] یوسف کا ہر دم گذر
[illegible] شاہ کے تھے ندیم
[illegible] تھے اوسکا سبھی
اور اوپر اوسی طرح ہو جلوہ گر
بناؤ اگر تم [illegible] کمال
ہے سبکے [illegible]
[illegible]
صفائی پہ جسکے [illegible] نظر

طلب اپنی خواہش کی یوسف سے تھا
[illegible]
نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی [illegible]
اگر فصد میں خون گرتا تمام
ستارہ [illegible]
نہ [illegible]
بہت [illegible]
رکھو [illegible] سکایت [illegible]
کیا جمع [illegible] زلیخا نے سب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ یوسف کا کس طرح گذرے ہے حال
ہوا مہر طفلی کا اوسکے غروب
کسی نے کہا سترہ بوجھ لو
کسی کہا [illegible] تیس سال
ہر اک بات کی [illegible]
اسے یاد کرنے کو اب یکساں
کہا بعض نے ہے اسی کا یقین
[illegible]
سصلے میں کہنا اسے اب تو یاد
جزا [illegible]
ملاقات چاہی کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سبھی [illegible] اعضا میں [illegible]
کہا ایک دن شاہ سے اوس [illegible]
کہا تجکو یہ اختیار اب تمام
[illegible] گھر اک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] گھر [illegible]
ہر اک [illegible]
[illegible]

لگا اک سنو نکو وہ سنگ سے تمام
کیے بیچ مین اور چالیس تھین
بنائی ہر اک کی تا شکل گاو
اور یاقوت کی آنکھین اوسکی لگا
تھین بیچ ان ہرنونکو کے تھن تا
چھت اوسکی بنائی سنہری تمام
ہر اک تخت پہ صورتین جو بنین
لیے ہاتھ مین مجمر اک زرنگار
ہر اک مجمر پہ قصدان تھا سونے کا
وہ قیر ورد خالص سے تھی اوس کا نام
اور اوس گھر کے اندر بنا اک گھر
در و دروازہ اوسکے کھنچا لا کلام
زلیخا کی گردن مین اک ہاتھ تھا
ہوا جبکہ تیار اس ڈھب سے گھر
خوشی سے ہر اک در پہ تھین تیسر
دیا حکم داخل نہو کوئی غیر
زلیخا نے اوس سے کہا اپنا حال
پھر اپنا کیا اس طرح کا سنگار
اے یوسف کو اب جلد مجھ پاس لا
چلا وان سے یوسف پھر آیا شتاب
کہا یہ نا اب تجکو معلوم ہی
تو کر رحم یا ارحم الراحمین
اسی گھر کے در بند ساری تمام
کہا مین ہون یوسف تمہارے لیے
کہا چاہتا ہون مین حق کی پناہ

اور اک کو لگا سنگ مرمر تمام
تھین اونکا بھی احوال تم سے کہون
بہت خوب ہر اک کو چاندی کے پاؤ
دیا تھا نہایت ہی اوسکو جلا
ابھی اور ڈالین کہ گھر کی بات
اور اوس پر کیا صاف شیشہ کا کام
تھین بیچ فرش خالص سے انہی
وہ وہ تھی بیچ اوسکا دلی مقرار
جو دیکھے تو اوس کا تماشا تھا اور
تھین بیچ مین سونے کے تھے کم
وہ تھا چشمہ اوسکا نظر
زلیخا اور یوسف کی صورت تمام
وہ تھا اور اوسکی چھاتی پہ تھا اوپرا
زلیخا کو دیکھ کے سینے خبر
زلیخا کو یوسف کی آئی تھی پاس
کہ یوسف ہو آپ دیکھے وہ سحر
کہ یوسف سے بھر آ الفت کی آگ
ترشتہ بھی دیکھیے تو ہو وے نثار
ذرا اوسکی صورت کو مجھکو دکھا
وہ آیا تو اندر تو کر اضطراب
نہ دیکھے وہ کوئی ہو کہ معصوم ہی

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

اور بند کیے دروازے اور بولے شتابی کر

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ

کہا خدا کی پناہ اور عزیز مالک ہی میرا

زمرد سے تھی تپے کی بنا
سر اپا تھی چاندی سے اونکی بنا
اور اک شکل گھوڑے کی زر سے بنا
زر ہی نقرئی سب بنا صورتین
صحن بیچ گھر کے لگائی درخت
بچھائے تھے وہان کی پر جا تخت
یہ یاسمن وہاں کے تھین پر بیچے
بنائی تھی اوس گھر کے سب سات در
زمرد کا ہر ایک کے اوسکے پا
شکر مین تھی اک فرد عنبر بھرا
بنا تھا وہان شیشہ صاف سے
کہ گردن مین ڈالین بیٹھ دونے ہاتھ
تلے اور اوپر ہین و یسار
وہ لیکر کے یوسف کو آئی وہان
ہر اک پاس پھیا کا اونکی لباس
وہ تھی پاس بچے گھر کی دائی جو ساتھ
ارادہ ہی یوسف سے ملنے کا اب
ہوئی زیب و زینت جب اوسکی تمام
گئی پاس یوسف کی دائی وہ تب
کہا گھر یہ فتنے سے خالی نہین
کہا یا الٰہی مجھے رکھ نگاہ

وہ چوکھٹا کہ بالکل عقیق یمنی تھا
تھا سونے و یاقوت اونمین جڑا
مرصع جواہر مین اوسکو کیا
لگائی تھین بیچ محل کی یا سوتین
سب اونکا تھا چاندی سونے کا رخت
مرصع کیے سب جواہر سے تخت
کھڑی تھین وہ کہ پانی سے سب پیچ
وہ تھی صندل و عاج سے سربسر
عقیق اوسکی منقار ہین سب لگا
عجب طرح کا تھا تماشا بنا
نہ بلور دم کار ہر دن لالہ
وہ یوسف سے تھی ہیبت زلیخا کی
در و در پہ جا بجا نقش
خواصونکو اپنی کیا پاسبان
کھڑی جا ہوئین کہ وہ آس پاس
پکڑ کر کے لائی وہان اوسکا ہاتھ
خدا جانے یہ وقت پاؤنگین کب
کہا پھر یہ دائی سے اوس نے کلام
کہا تجکو بی بی کرے ہی طلب
خدا مجکو اوس سے بچاوے کہین
نہ مجھ سے ہرگز ترا کچھ گناہ
لگایا ہی شیطان نے مجھ پہ کہین
کہ تا ہو وے یوسف زلیخا سے کام
مری جان و دل تم پہ قربان ہے
کرون تجھسے مین اس طرح کا گناہ

سید ہی میرا ہیں اوسکا غلام
نہ نیک رہنے کو اب اوسنے دی
ان ظالم [illegible] کام ایسا [illegible]
نہیں ظالمونکو ہی ہوتی فلاح
زلیخا کا یوسف ذ بوجھا فریب
ہرگز کھلے تا [illegible] ازار
زلیخا گئی سامنے بیٹھہ آ
[illegible]
کہا حسن تیرا ہی کیا خوب ہے
مگر جبکہ [illegible] گناہ
کہا پانی ہو [illegible] گی مرے
کہا تیرا یوسف [illegible] بال
کہا دیکھے [illegible] مجکو [illegible]
کہا پردے [illegible]
کہا میرے سینے [illegible] اپنا [illegible]
کہا [illegible] تو میری گردن [illegible]
کہا تو نہیں کیا ہمارا غلام
نہیں ہیں تو تجھہ تک آتا ابھی
سو اب ساتھ میرے لپٹ اس [illegible]
کہا باغ ہی خشک دی اسکو آب
کہا تیری شیطان نے ماری ہی راہ
کہا مجکو کافی ہی نعم الوکیل
وہ قیطوس جسنے خریدا مجھے
خدا تجھے راضی پھر اللہ ہو
پیالی میں اک زہر قاتل ہیں دون

اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ج

اچھی طرح رکھا ہے مجکو

اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ

[illegible] بھلا نہیں پاتے [illegible] لوگ بے انصاف ہیں [illegible]

ہوئی [illegible] سبب [illegible]
خدا کا [illegible]
ملا پ اور [illegible] کیا
کہا [illegible] بات [illegible]
کہا حق نے پیدا کیا [illegible]
[illegible]
نہ ہو پاس ہرگز [illegible] گی مرے
کہا [illegible] دیکھے [illegible] انکا حال
کہا [illegible]
[illegible]
[illegible] ساتھہ
کہا [illegible] اس گناہ کا وبال
خریدا [illegible] دیکے دام
ہراسون تجھسے [illegible] ابھی
کہا اسے زلیخا خدا سے تو ڈر
کہا [illegible] جب [illegible] دیگا [illegible]
نہ آپ اور کر نہ مجکو تباہ
نہو گا میرا [illegible] تیری [illegible]
دیا اوسنے عزت کا [illegible] مجھے
جو اتنا خزانہ [illegible]
[illegible]

کہ [illegible] کر [illegible]
[illegible]
کہا گر [illegible]
ارادہ [illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible] ایسی [illegible]
کہا [illegible] ہی کیا خوب قد
قیامت کو [illegible] اوٹھون قبر سے
کہا رب ہی [illegible] نہیں کچھہ ضرر
کہا میرے [illegible] نزدیک [illegible] ہی دور
قیامت کو دوزخ میں ہوگا وبال
کہا بچھا [illegible] دیا مجکو بیچ
کہا [illegible] ریشم تمام
[illegible] ہون [illegible] جا بجا
کہا تونے مجکو دیا خوب [illegible]
کہا تجکو [illegible] یوسف عذاب
کہا [illegible] ہی تو [illegible]
[illegible]
[illegible] باقی [illegible]
[illegible]

خریدا ہی جسنے مجھے دیکے دام
بہت [illegible] تعظیم [illegible] کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible] نے بہت [illegible]
[illegible]
[illegible] مقابل [illegible]
کہا تیرے سینے [illegible] اسکا [illegible]
میں [illegible] زلیخا مجھے [illegible]
کہا حق نے پیدا کیا نیک [illegible]
اگر آج بیٹھون نہ [illegible]
کہ دیکھے ہی سب جا [illegible]
کہا مجکو جانا ہی رب کے حضور
[illegible] اسباب کا [illegible]
قضا تجھہ تا کہ مجکو [illegible]
حریر اور دیبا کا ہی فرش [illegible] تمام
تلے میرے یک تخت فرش [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا دن قیامت کی کیا دون جواب
کہا ابن عباس نے تین چیز
کیا ایک تو اوسنے دروازہ بند
نہ یوسف کے حق نے کہی کوئی بات
زلیخا خدا کی اطاعت سے دور
زلیخا نے یوسف پہ قصد اکیا
ارادیکا یوسف کی تھا یہ سبب
یہ یوسف پہ گذری تھی جو واردات
کہ وہ ہین گنہگار اللہ کے
خدا نے بلا مین کیا مبتلا
یہ پاس عصمت تو نکی زلیخا مین تھی
بدن کو لگا ہاتھ سے روکنی
کیا جمع دونون کو اک کام پہ
نہین دیکھتا گر خدا کی دلیل
کہا ہیگا برہان مین اختلاف
ارادہ کیا تھا کہ کھولی اوسے
ہتھیلی ہوئی اک نظاہر نہان
لکھا اوسپہ یہ کہ ... بذات
نہ یوسف نے اوسپر کیا التفات
کہ جو ... مین ... چھپا
پڑھا اور ... اوسپر کیا التفات
اسی ... کف پر یہ دیکھا لکھا
... اوسنے نکی کچھ نظر
یہ ... اور ... رہی راہ ہی
لکھا ... کہ ... آن

خدا مجھسے لیویگا جسدم حساب
زلیخا نے لین رغبتی بے تمیز
کیا گھر الگ دوسری تھا پسند
سبب کیا ہی اوسکا سن اے نیک ذات

نہ لیتا ہی رشوت نہ ڈرتا ہے وہ
کہ تینون ہین یہ معصیت اور گناہ
طلب تیسرے اپنا مطلب کیا
کرے جو کوئی حق کی باتونکو گوش

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا

اور البتہ عورت نے فکر کیا اوسکا اور اوسنے فکر کیا عورت کا

بلا انبیا پر اوتاری ہی رب
تجھے اوسکی بتلاؤنمین ساری بات
مرے قتل پر ساری تیار تھے
زلیخا نے جو بد ارادہ کیا
سو شہوت بہت اوسپہ غالب ہوئی
وہ یوسف کی گرہین لگا کھولنے

کہ تا یاد کر اوسکی طاعت کرے
کہا اپنے دل مین تھا یوسف نے یون
گناہو نسے مین ہون بہت پاک صاف
چہل مردکی اوسمین شہوت ہوئی
ہوے جبکہ گھر مین وہ دونون بہم
رکھا دوسرا وہ زلیخا پہ ہاتھ

لَوْلَا اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ

اگر نہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی

کہ کیا شی تھی جس سے بچا وہ صاف
جو پہلی گرہ تھی ٹٹولے اوسے
کسی ہاتھ کا دان نتھا کچھ گمان
وہ جانے ہے جو کچھ ہی دل مین بات
دیا کھول اوسکو نہ سمجھی یہ بات
تو پوچھا اوسے جانتا ہی خدا
گرہ کھولدی دوسری سن تو بات
کہ یوسف اگر تینے کی یہ خطا
وہ دی کھول جو تھی گرہ بے خطر
اسی دیکھتا ہیر اللہ ہے
سمجھا کر و اوسکے مین ہم گواہ

دیا کعب احبار نے یون یہ کہہ
جو وہ کھی تو ہے سامنے ایک کف
کسی کا نہین ہاتھ ظاہر وہان
ہتھیلی تھی جبریل کی جان تو
اسی طور سے ہاتھ ظاہر کیا
اگر پانچ مین ملکے ہو شہرت
گرہ تیسری بھی جو دی اوسنے کھول
ترا نام نبیون سے کٹ جائیگا
وہی کف ہوئی پھر ظاہر تمام
کیا کچھ نہ یوسف نے اوسپر خیال
نہ اوسکا بھی اوسنے دیا کچھ جواب

جو چاہی سو ہر وقت کرتا ہے وہ
کہون اونکو دل مین تو رکھنا نگاہ
خدا نے بیان انکو سب کر دیا
خدا اوسکا ہوتا ہی خود پردہ پوش
ہوئی تھی کیا فاش پردہ ضرور
اور اوسنے بھی اوسپر ارادہ کیا
عبادت مین اللہ کی وہ رہی
بھلا کیا ہوا یونسے مین سب اپنے دبدان
نہ مجھسے ہوا کچھ خدا کا خلاف
اوسی اوسکھڑی سخت غفلت ہوئی
رکھا آکے ابلیس نے وان قدم
ہوا جمع آکر وہ دونون کے ساتھ
کیا قصد دونون نے باہم دگر
تو شیطان کے ہاتھونسے ہو زلیل
کہ یوسف نے جو سات دی تھی گرہ
وہ تھا صاف شفاف مثل ...
فقط اوس کف دست کا ہے نشان
لکھا اوسپہ یہ تھا اسی بات تو
لکھا تھا یہ اوسپر سو اوسنے پڑھا
چھٹا ہو خدا اوسکو تو بھول مت
نہ سمجھا لکھا وہ ہتھیلی کا بول
نبوت کا فرمان پھٹ جائیگا
لکھا تھا نہ کیجو زنا کا تو کام
گرہ پانچوین کھولدی بے ملال
چھٹی بھی گرہ کھولدی پھر شتاب

…سی کف پہ دیکھا لکھا پھر قلم
…ی بھی وہ سمجھا کان لم یکن
…ا ذی سیرے صدیق کر لے نظر
…ا اوڑنے سے البتہ رہجائیگا
…ے پر لوگ رہو وہ مثل سہیل
…روایت ہی یہ بھی کہ اک جانور
…ہر اسپر بھی بیٹھا و مرد نکلی طور
…لے کر کے جھپکتی ہی دم الامین
…ی دور سی قصد کر آیا ہون
…دسے دیکھکر اوسکو آئی حیا
…عبادت کا اک بت تھا منہ اوسپے ہوڑ
…ما تجکو پتھر سی اتنا ہے ڈر
جسنے کیا جسطرح کا عمل
…گنہگارونے ابلیس آواز مار
…ہمارا تو مرشد ہی اور سبکا پیر
…ہا اوسنے تھا اک خدا کا حبیب
…خدا نے یا بھیج جبرئیل کو
…یا بھاگ اوٹھکر وہانسے شتاب
…ہا واسطے کس کے ہی تو بہتا
…زلیخا ہی تیری مری سن لے بات
…کہا اک فرشتہ نے ہوکر ملول
…ہین سے گے قیامت کو سایہ تلے
دوم صاحب بخت ہی وہ جوان
چہارم وہ دو شخص ہو جنمین پیار
اور اک وہ کہ عورت ہی صاحب جمال

کہ یوسف نکر بیٹھی کا کام
گرہ ساتوین کھولدی اسکو سن
پرندی کے جو ہی تو پامال پہ
بہت اوسکی ایذا بھلا پائیگا
ولی ہووے آخر وہ لڑکون کا کھیل
پرندہ کتف پر پڑھا آن کر
زلیخا پہ اور کچھ نکی اوسنے غور
کھڑی مثل یعقوب تھے لبن مین
کہ اسکام سی مین تجھے روکدون
کہا دل مین ظالم تو کرتا ہی کیا
دیا اوسپہ پردہ زلیخا نے چھوڑ
خدا سے مجھے کیون نہو وے خطر
ہی گا اوسیطرح کا اوسکو کھیل
لگا پیٹنے سر کو کپڑے اوتار
ہمارا ہی سب بات مین دستگیر
نہایت ہی پاک اور نہایت عجیب
لیا روک اوس بندہ ایل کو
مرا ہوگیا جلکے سینہ کباب
کہا اوسنے جو چھوڑ دیوی زنا
ولیکن ٹھہر جا کئی دن اور رات
کہ یوسف کو یہ کیا گیا کیون تو بھول
تلے عرش کے اونکو سایہ ملے
کہ حق کی عبادت مین ہو ہر زمان
ولیکن وہ ہو سہر پروردگار
دل اوسکا طرف اوسکی آیا کمال

تو اولاد ہے انبیا کی سمجھ
ندا اوسکو دی ہاتف غیب نے
پر ونکو تو قائم کر اپنے ضرور
پرندی کے جبتک کہ قائم رہے
زنا گر کیا تو نے سیر حبیب
کہا کان مین کچھ بیت زنا
خدا کا ہوا حکم جبرئیل کو
گویا دانت مین اپنی اونگلی دبے
نہ قاصد ہون جس کام کی اولیا
روایت ہی یہ بھی زلیخا نے جب
کہا اوسسے یوسف نے یہ کیون کیا
یہ کہکر کے سر کو تلے کر لیا
روا ہی یوسف نے جسوقت پہ
ہوا جمع لشکر سب اوسکا تمام
بھلا تجھ پہ آفت بتا کیا پڑی
یہ ہی مختون سے کیا اوسکو ام
دیا پیٹھ پہ ہاتھ کو اوسنے مل
کہا بعض نے ایک یکھی تھی حور
کہا بعض نے اک پرندی نے آ
روایت ہی آیا نظر وہ لوا
نبی نے کہا ہی کئی نیک بخت
ہی اول وہ سلطان صاحب مراد
سوم وہ کہ دل اوسکا اٹکا رہے
چھپا وی جو صدقہ کو اپنی مدام
ملا اوس سے تنہا دیا اوسکو چھوڑ

نصیحت ہی تجکو خدا کی سمجھ
کہ تجکو کہا عالم الغیب نے
اگر انمین آیا ذرا بھی قصور
ہوا پر اوڑسے ہی یہ باور تو کر
نبوت سے جاویگا تیرا نصیب
نہ لکھونا جو ہی درجہ انبیا
کہ یہ بندہ خاص ضایع نہو
یہ کہتے ہین یوسف مین تاثیر سے لیے
یہ لائق نہین جو کرین انبیا
کیا قصد یوسف سی ہو ذی ادب
کہا مجکو اس بت سی آئی حیا
زمین پہ بھی اوسنے یہ دیکھا لکھا
زلیخا پہ کی آن کے پھر نظر
کہا تجھ پہ کیسا پڑا سخت کام
تو کرتا ہی آسان مشکل اڑی
کہ کروا دون تا اوس سے کار حرام
پڑا ہاتھ مین اوسکے نطفہ نکل
ہوا حور پر قلب یوسف کا چور
کہا کان یوسف مین کا ہی یہ لقا
کہ یوسف یہ جس …
قیامت کو … بت
جو انصاف سی سبکی دیتا ہو داد
مساجد کا ہر وقت کھٹکا رہے
لیا حشر مین اوسنے عالی مقام
فقط خوف حق سی لیا منھ کو موڑ

زنا جو کرے اوس سے ہو وے جدا ۔ چہل روز کے بعد اوسکے تئین
کرے جو نبی نے اوسی یون کہا ۔ جہنم کے سو در کھلین قبر مین

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَاۤءَ

یون ہی اسواسطے کہ ہٹادین اوس سے برائی اور بیحیائی

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

البتہ وہ ہے ہمارے چنے بندون مین ف ا

اگرچہ ہوا اوس سے اتنا قصور ۔ ولیکن جو بھاگا زلیخا کو چھوڑ
اگر تو بھی چھوڑے جو حرص و ہوا ۔ تو مخلص کا رتبہ تجھے بھی ملے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ

اور دونون دوڑے دروازے کو

کہ دروازے کو بند جا کر کرے ۔ بھاگے تھا یوسف زلیخا تھی پس

وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

اور عورت نے چیر ڈالا کرتا پیچھے سے

وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ

اور دونون مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس

نہ سمجھی کچھ اوسکا فراز و نشیب ۔ گئیا پہلے شہ سی بہت سا تپاک

قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا

بولی اور کچھ سزا نہین ایسے شخص کی جو چاہی تیرے گھر مین برائی

اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار ف ا

اسے قید کرنا ہی مطلوب ہے ۔ کہی جب زلیخا نے شہ سے یہ بات

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ

یوسف بولا اسی نے خواہش کی مجھسے کہ نہ تھا سون اپنا جی

ہو اس بات کا کوئی تیری گواہ ۔ نہین حکم کرتا ہی قاضی کبھی
جیلا شاہ بھی اسمین قاضی کہی ۔ کہا تب زلیخا نے شاہد کہان

ہے نہ کہا نور ایمان کا
مجھ پر اور کتاب سے گر زنا
[illegible] سے مین [illegible] مین آگ کی
اسی [illegible] جو بندہ ہو ثابت قدم
[illegible] کو ہالولہ کہتے ہین سو
[illegible] بندون مین تھا
[illegible] خدا کا [illegible]
[illegible] مخلص [illegible]
[illegible] پر دوڑ کر
[illegible] یوسف [illegible]
[illegible] اسواسطے
[illegible] ہاتھ آگیا
[illegible] پیچھے سے آ
[illegible] یوسف نکل
[illegible] سید سے آ ہی رہا
[illegible] سو فریب
کہا [illegible] اوس شخص کی
[illegible] ہو عذاب
یہ آیت [illegible] عزیز
زلیخا کو [illegible] یون عزیز
کیا قتل [illegible] خوب ہی
[illegible] جب [illegible]
[illegible] آیت [illegible]
[illegible]
[illegible] گواہ

ملے خود جو چاہے خدا یا ہمین
سب اعضا قیامت تلک آن جلین
نبی نے کہا ہی کہ زانی اوٹھے
بڑے کام سے پھیر دیتے ہین ہم
بڑے کام کو فحش [illegible]
جنھین [illegible]
چلا او [illegible]
ترا کام [illegible] سب
[illegible] پہونچی [illegible]
نکل جاوے [illegible]
چلا [illegible]
زلیخا نے کھینچا اوسے [illegible]
تو پیچھے سے [illegible]
حویلی سے باہر ہوا [illegible]
حویلی کا دروازہ جس جا پہ تھا
کری اپنے کو تا کہ [illegible] پاک
کرے اہل کے ساتھ تیری بدی
لگین تازیانے او سے بیحساب
سمجھ انکو کر تجکو ہے کچھ تمیز
کرو قتل اسکو کہ ہے بے تمیز
تو غصہ ہوا یوسف نیکذات
ہوئی نفس سے اپنے عاجز [illegible]
اب آگے بیان کرتا ہون آہین [illegible]
جو شہوت ہی کرسے [illegible]
مین تنہا تھی [illegible]

باشتہ ئی یوسف اسی کچھ التفات
ات تجکو رکھتا تھا اکرام سے
تجھے ملک و لشکر کا مالک کیا
سیطرح محشر مین ہوا ماجرا
یا تم پہ اکرام ہر طرح کا
یا فحش دنیا مین جا اور زنا
اشہ سے یوسف نے سیر اگواہ
اہی زلیخا کے وہ اہل سے
وتھا بول اک بچہ شیر خوار
واہی کو اوسنے ادا کر دیا
تھا ایک مرد عاقل و ہوشیار
واحکم جدا اور کہ او ہی شتاب
کا پہ چھنی پھر یہ شاہ ہی شاہ
ما کھینچنے کی اک آواز سخت
نہین ہے یہ معلوم آگے تھا کون
از شق ہے پیچھے وہ پاک ہے
لڑکا تھا چالیس دن کا تمام
کہا پوچھے اس سے بولے گا یہ
خدا سکے آگاہ حاسے بولنے
کہ غماز دشمن ہے اللہ کا
ولیکن بتاتا ہوں میں ایک بات
اگر شق ہو کرتے کا اسکے خلاف
پھٹا ہو قمیص اوسکا آگے سی گر
اور جھوٹا ہے یوسف اسی جان لے
اگر ہووے پیچھے سے کرتا پھٹا

ولیکن کہی اوس سے غصے سے بات
نہایت تو رہتا تھا آرام سے
خزانہ تجھے اپنا سارا دیا
بلا ایک بندہ و نکو پوچھی خدا
مرا حکم تم کیون نہ لائی بجا
نہایت ہی ہے برا تو بندہ برا
ہی جو گر ہووے مقبول شاہ

ترے ساتھ مینے بھلا جو کیا
مین آنکھون مین رکھتا تھا تجکو عزیز
امانت مین تونے خیانت یہ کی
عالم ہی دیا مینے تجکو وجود
مرے امر کا کیون کیا سب خلاف
کہو جبکہ پوچھے گا وہ حساب
کہا شتد تو جسے کون کیا [illegible]

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

اور گواہی دی ایک گواہ نے ایک عورت کی لوگون مین سے

جو حق تھا گواہی کا پورا کیا
معلم حکیم اور خدمت گزار
وہ آیا شتابی بصد اضطراب
کہ اسباب کا تو ہوا ہے گواہ
مین باہر سے در کی سنی تھی کہ خت
کھڑا کون تھا اور بھاگا تھا کون
خطا مین زلیخا ہی چالاک ہے
شہادت کا اوسنے لیا سر پہ کام
کرے کام سے مر سکھولی گا یہ
گواہی عقید الگا کہہ بولنے
گناہ اوسکا ہرگز نہ بخشے خدا
ذرا اسکو سن غور سے نیک ذات

شہادت مین ہین دو روایت عجب
زلیخا کا کہتے مین تھا ابن عم
بلائے زمانے کی حالم تمام
تو سچ کہہ جو کچھ کہ معلوم ہے
پھٹا تھا قمیص ایک بڑی رو سے
قمیص اوسکا آگے سے گر ہے پھٹا
روایت یہ ہے دوسری سن ابھی
ملک نے کہا اب یہ ہے شیر خوار
کہا بول لڑکے ذرا منہ کو کھول
کہا ای ملک سن تو مین ہون گواہ
خدا اسپہ [illegible]
اگر آگے سے ہے گا کرتا پھٹا

بھلائی کا بدلہ یہ تو نے دیا
یہ چھپائی نہ تجھسے کبھی کوئی چیز
برا [illegible] تو دیانت نہ کی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گواہی ہوویگا اوسکی تمام
اگر حکم ہو تو وہ آکر کہے
زلیخا کا دو تھا خویش و تبار
سنو تم ذرا اونکو کہتا ہون سب
حکیم اور دانا وہ صاحب قلم
وہی حاضر ہوئی شہ کی مجلس مین جا
یہ کہی مرد گھر مین [illegible]
ولیکن خطا وار کہتے [illegible]
ہی یوسف کی [illegible]
[illegible]
یہ بولے کا [illegible] ہوشیار
گواہی [illegible]
[illegible]

إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

اگر ہی اوسکا کرتا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہی اور وہ ہے جھوٹا

وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ

اور اگر ہی اوسکا پھٹا پیچھے سے تو یہ جھوٹی اور وہ ہی سچا

زلیخا [illegible] تو کر
نہین [illegible]
تو جھوٹی زلیخا ہوئی بے خطا

اور یوسف کو بھی شبہ پہونچی جان
جو دیکھا قمیص اوسکا سب غیب سا
وہ کرتا ملا جبکہ پیچھا پھٹا
زلیخا سے کہنے لگا یون عزیز
تو کہتی تھی او شخص کی کیا جزا
ہے بیشک تمھارا بڑا مکر و کید
یہ کہکر کے یوسف سے پھر یون کہا
سن اے یوسف اس بات کو چھوڑ دے
تو جانی ہے کافر تھا بالکل عزیز
خدا ہی ہمارا رحیم و کریم
کہا پھر جو یوسف کو پرہیز کر
تو بخشش گناہونکی اب اپنی چاہ
غضب ہو کی عورت سے بولا عزیز
وہ کافر تھا توبہ سے راضی ہوا
تو اللہ ہیگا غفور رحیم
عظیم آپ کو اک جگہ مین کہا
قیامت کو اور زلزلہ کو تمام
خبر مصر مین پھر یہ پھیلی تمام
کہ سب شہر مین عورتین تھے یہ بات
کہ بی بی جو رکھتا ہے اپنی عزیز
ہوا ہے محبت مین دل اوسکا چور
ہوا ہے محبت سے دل کا لہو
کسو نے کہ جیسے کہ کہتے ہین شغاف
کہا بعض نے قلب کا درمیان
کہ تم اور عروق اور سب استخوان

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

پھر جب دیکھا عزیز نے کرتا اوسکا پھٹا پیچھے سے

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ

کہا بیشک یہ ایک فریب ہے عورتون کا

کیا اوسے تیری جسنے برا	یہ کہنا ترا تھا سراسر فریب

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ

البتہ تمھارا فریب بڑا ہے

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یوسف جانے دے یہ مذکور

منھ اپنا تو اسطرف سے موڑ دے	تو پرہیز کر اس سے اور کچھ نہ بول
نہ اسلام کی اوسمین کچھ تھی تمیز	نہ چاہا زلیخا کا ہو پردہ فاش
ہمیشہ ہے بندون پہ لطف عظیم	ہماری گناہونکو لے گا چھپا
کرو دست سے دوست ہی درگذر	اسیطرح ہینگے جو حق کی حبیب

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ

اور عورت تو بخشوا اپنا گناہ یقین سے ہے کہ تو ہی گنہگار ہے

نہ راضی ہو توبہ سے کیونکر خدا	کہے ہے خدا جو کرے کام بد
گناہونکو بخشیگا بیخوف و بیم	خدا نے کہا دس جگہ مین عظیم
اور خلق عظیم ہے کہا دوسرا	کہا ہیگا قرآن کو بھی عظیم
وہ شرک اور کید زنان کو ہے عام	اسیطرح سے چند جا اور بھی

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ

اور کہنے لگین عورتین اوس شہر مین عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے

نہین عشق اوسکو اصلا تمیز	بلاتی ہے یوسف کو وہ اپنے پاس

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا

فریفتہ ہو گئی اوسکی محبت مین

بہت اوسکے معنونمین ہے اختلاف	دماغ اوسکا معنی کہی بعض نے
جو مشہور ہے روح کا وہ مکان	کسیکی مراد اوس سے سارا بدن

اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ہم تو دیکھتے ہین وہ بہکی ہے صریح

یہ مضمون آیت ہے تو اسکی
تو پیچھے ہی سے اوسکو با
زلیخا یہ وہ جرم ثابت
کہ سن مجکو اصلا نہین
نہین مجکو کہنا یہ دینا تھا
کہ وا تا بڑا اسمین ہو جا
کہ یوسف تجھے مرحبا
زلیخا کا پردہ کسی سے نکھ
کرے تھا اسی بات کی وہ
نہ پردہ کرے فاش اپنا خ
جو فاش اونکا پردہ ہو تو ہے
ہوئی تو خطا کرنیوالون
خطا اسمین تیری ہے تو کہ
کرے پھر توبہ وہ ڈر کر
تو قرآن مین دیکھ قول
اور خلق نبی کو بہ لطف
جو دیکھے تو پاویگا اونکو
یہ قصہ ہوا شہر مین سارے
کہ ہے مصر مین اک عجب ارد
ملاقات کی اوس سے رکھتی ہے آ
جو اسونمین اوسکی پڑا ہے فتو
کہ ہے ابن عباس کی گفتگو
کتابونمین ہے یہ بھی لکھی
ہوا کہدیا تجکو اے جان
ہوئی عشق مین خشک سب

ہمارا البتہ ہین نسخے اوسکو ...
بیان اب مین کرتا ہون تفصیل وار
براہیم کو جب خداے جلیل
یہ جبرئیل و میکال نے عرض کی
جہان تھے براہیم علیہ السلام
بن آئے تھے وہ صورت انسان کی
ہر اک پر تھا اک سگ تھا سب پہ قوب
فرشتون نے جو دیکھے نام اله
لیا ایسے الحان داؤد سے
کہ تم کون ہو مجکو کہدو شتاب
کہا کچھ ہمین دو تو پھر نام لین
پھر اوس سے زیادہ خوش آواز ہو
کہ اک بار پھر تم وہی نام کو
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور
کہا مجکو کرلو تم اپنا غلام
سوا اسکے کوئی نہو دو خلیل
اب آگے سنو انس کا تم بیان
جو دیکھین تو اک شخص بیٹھا ہی وان
کہا مین چلا ہون مناجات کو
کہا جو کہا اوسنے سارا قبول
امانت مین تونے خیانت یہ کی
کہا مینے پہلے ہی اوسکو دیا
بتایا اوسکو اوسکا نہ ہرگز ملا
کہا تجھسے ہوگا پھر کیو وہ اب

زلیخا ہی ظاہر خصالت ہین اب
سُن اسکو اگر کچھ تو ہی ہوشیار
لگا کہنے یہ ہی ہمارا خلیل
اگر حکم ہو اوسکو جاچین ابھی
گیا وان فرشتون نے آکر سلام
پر اوسنے نہ کچھ اونکی پہچان کی
گلے مین پڑا اوسکے سونیکا طوق
لیا درد سے دل سے بھر کرکے آہ
براہیم نبی گیا بو دے
کہ زہرہ مرا سنکے ہوتا ہی آب
اوسی نام سی پھر مشرف کرین
اونھون نے لیا نام اللہ کو
خدا کے لیے مجکو ٹک تھام لو
دیا تمکو ہمنے وہ ہی جتنی شی
کہو نام اوسکا کرو مجھپہ غور
چرا اونکا مین بکریان لا کلام
کہ ہی نیک یہ عبد رب الجلیل
مین کرتا ہون حال اوسکا پھر بیان
شلے کو دی اک بنالے مکان
خدا سے مین کرنے چلا بات کو
گیا پر مناجات کی وقت بھول
نہ بات اوسکی کچھ ہم سے تو نے کہی
محبت مین اپنی اوسی پر کیا
یہ کی عرض حق سے کہ رب العلا
کہا کس لیے یہ بتا ہے رب

ہین کہتے نشان محبت ہی چار یہ
کہ اخلاص جو تھا براہیم کو
فرشتون نے سنکر یہ غیرت ہوئی
کہ یہ دوست خدا اوقت ہے یا بھی غلام
چراتے تھے وہ بکریون کو کھڑے
بہ کہنے لگا براہیم اربع ہزار
کہ قیمت ہو دینار اوسکی ہزار
لیا ایسے درد سے خدا کا جو نام
نہ ہوش اوسکے باقی رہے تھے بجا
کہا ہم ہین بندے خدا کے کہا
کہا جتنے ہین یہ ہمارے غنم
وہ سُن عقل سب اوسکی جاتی رہی
کہا ہمکو کچھ دو تو لین نام پھیر
پھر اوس سی زیادہ اک آواز کی
کہا لے دئے ہم کہین لے گئے نہین
کہا پھر یہ روح الامین نے کلام
دیا نام دونون نے اپنا بتا
کہ موسی بن عمران سے کوہ طور
کہا اوسنے موسی کدھر کو چلے
کہا عرض میری طرف سی کرو
خدا نے کہا اوسنے بعد از کلام
کہا اے خداوند دانائے غیب
ہوئی پھیر موسی کو اوسکی طلب
کدھر کو گیا ہی وہ پیغام گو
کہا میری الفت پڑی جس پہ آ

ہین اخلاص و سوا عمر انفاس چار یہ
کہون اونکا قصہ ذرا تم سنو
دلونکو نہایت ہی کلفت ہوئی
دیا حق نے اونکے تئین اذن عام
کسی شخص اونکو نظر وان پڑے
غنم کی رہا لوٹ کہون کچھ یار
خزانے کا اوسکے نہین کچھ شمار
لگا تیر کی طرح دل مین تمام
کہا ان ہی تک ہوش مین اپنے آ
کہ اک بار وہ نام پھر لو ذرا
تمہاری تئین سب یہ دیتے ہین ہم
جو ہوش آئے اک بات اوسنے کہی
کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہی دیر
کہ دل آب ہو بہہ گیا سنتے ہی
سے چلے جائین گے ہم ابھی پھر کہین
فرشتے سے میکال تھا جسکا نام
وہ مال اوسکا اوسکو دیا سب پھرا
چلے تا مشرف ہون حق کے حضور
ہماری بھی اک عرض سُن لیجیے
کہ مجکو محبت بہت اس [illegible]
کہا بھی [illegible]
[illegible]
[illegible] بیٹھے [illegible]
لگا ڈھونڈنے وہ مکان سب کا
کسی طرح اوسکی ملاقات ہو
سوا میرے اورون سے ہی بھاگتا

سوا اسپر ہوا دسکو نہین التفات
جو جنگل مین دیکھا اسی بات پر
کہ الفت کا اوسکو ملا خوب پھل
کہا کر تو ادوھر ذرا تک نظر
ذرا ہی مین دنیا سے تھا وہ سنہ پہ
ہی جو سواس کا سال تجھسے کہون
کہا جس الفت ہوئی جسکی ہے
عطا عسکری سی روایت ہی یہ
ہتا دے تھی لشکر مین اربع ہزار
لیا ایک قلعے کو جا کرکے گھیر
چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر
اٹھا ہاتھ مین اوسنے شمشیر تیز
نہایت ہی چستی سی کرتا تھا جنگ
کہا اوسکی باندی نے کیا ہی سبب
کہا دیکھ لیگی تو جس طور سے
کہا جا کے پیغامبر نے پیام
تو میرے لیے ہو مین تیری لیے
ہی اول یہ اسلام کر لے قبول
کہا سنکے راضی ہو مین اور قبول
جوان نے پھر اوسکو مسلمان کیا
کوئی تیرے لشکر مین تجھسے بڑا
کیا اوسکو اون پاس لیکر شتاب
کہا اوسنے تجھسے بھی کوئی بڑا
چلے لیکے اموال و لشکر تمام
کہا اوسنے ہی کوئی تجھسے بڑا

نہین سنتا مگر وہ اور اونکی بات
تو دیکھا کہ پہاڑ کی چوٹی پر اسکی شہید
خدایا یہ کیسا تھا اوسکا عمل
کہ تا حال ہی اوسکے ہو دو خبر
بہت دل مین ہوتی کی آ یا پسند
سن اوسکی خبر جا نہین تجھکو دوستا
سوا اوسکی بھائی نہین کوئی شی
مین کہتا ہو تجھسے حکایت نئی
سوار و نکو لینے کیا جو شمار
ہوئی فتح ہو مین کچھ اوسکے دیر
کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر
لگا مارنے کر کی گھوڑے کو خیز
نکالی تھا انہی وہ دل کی اومنگ
کہ تو ور دسی آہ بھرتی ہی اب
یہ ٹوٹے گا کرنا نظر غور سے
کہ کرتی ہی تجھکو امیر اسلام
ذرا فکر کر کچھ تو میرے لیے
اوسی مان جو کچھ کہی ہی رسولؐ
کہا مین نے جو کچھ کہے کا رسول
کہا پڑھ تو کلمہ محمدؐ کا آ
جو ہوئے تو لی چل تو مجکو ذرا
دیا اوسکو ابن عمرؓ نے جواب
اگر ہو تو اوسکا بتا دے پتا
ہوی ساتھ لوگ اوسکے سب خاص و عام
کہا ہاں وہ ہی سرور انبیاؐ

ارادہ ہے ملنے کا تجکو اگر
اوسی شیر نے پھاڑ ڈالا تمام
کہا دار دنیا مین او نکا یہ حال
جو دیکھا تو ہی اک مکان نور کا
کہا جسکو پھاڑا ہی یان شیر نے
کسی نے یہ مجنون سے پوچھا بھلا
ابن الناس بھی تجھکو بتلاؤ مین
عمرؓ ابن خطاب نے ایک سال
تھے لشکر کے سردار ابن عمر
رئیس اوسمین عورت مجوسیہ تھی
جوان ایک اونمین بعد شباب
کہین جا کے کرتا وہ نیزہ کا وار
رئیسہ کی جو آنکھ اوسپر پڑی
کہا قلعہ اگر ان مین جاویگا ٹوٹ
اوسی وقت بھیجا بلا کر رسول
یہ کہتی ہی ہے کوئی ایسی سبیل
کہا وہ طرح سی یہ ہوتی ہی بات
نہ دوم یہ کہ قلعے کو تو چھوڑ دے
یہ کہکر دیا کھول قلعے کا باب
کہا مین ہون باری امیر کبیر
کہا اوسنے سردار ابن عمرؓ
کہ کلمہ محمدؐ کا تو منہ سے بول
کہا وہ عمرؓ سبکا ہی بادشاہ
عمرؓ نے کہا پڑھ تو کلمے کو اب
ولیکن ہوا اونکا جنت مقام

تو اس دشت مین دیکھ جلدی نگر
کہا پھر موسیٰ رب سی کلام
مین کہتا ہون موسیٰ تو کر لی خیال
کہ یاقوت احمر سے ہی سب بنا
یہ اوسکا مکان ہی ذرا دیکھ لے
تجھے ایسا وسواس اب کیون ہوا
سن اسکو ذرا جو کہ کہتا ہون مین
دیا بھیج فارس کو لشکر کمال
وہ سب اونکی تابع تھے بادر تو کر
نہایت حسین اور قابل بڑی
شجاعون دلیرون مین تھا انکی سب
اودھر سی جو ماری ادھر ہو دیا
لگی آہ بھرنے بہت اوس گھڑی
کہا کس طرح اپنے ماتھے کو کوٹ
کہ جا اوس جوان پاس اوسکو بلا
ملاقات ہو تجھسے قدر قلیل
کہو اوسکا سن تجھسے مین واردات
ریاست کی بو دل سی تو موڑ دے
سپرد اونکی اونکو کیا بی حجاب
مجھے جانتے ہین صغیر و کبیر
ہین اس ساری لشکر کے باور تو کر
شہادت مین اپنی زبان کو تو کھول
کہا مجکو لی چل وہان خواہ مخواہ
اگر دین احمدؐ ہے تجکو طلب
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ہین مقبور اس قبر اطہر میں وے
ہی کے وہ حجری مین آئی شتاب
ہوئی کفر سے پاک لیکن ہے ڈر
سر اپنا نبی کی دھرا قبر پر
یہ دیکھہ اوسکو ایسا غم نے کہا
لیا دفن لوگون نے اوسکو وہان
سنا مصر کی عورتون کا جو کید
سبب یہ کہ سب نے کیا مکر تھا
اس آیت کا مطلب ہوا یان تمام
یہ سنکر کے دل ہی مین کہا پیچ و تاب
یہ کہا اوسکی ضیافت ہی آج
زلیخا نے گھر کا کیا انتظام
جڑاؤ تھے سونے و چاندی کے تخت
تجھے عورتین طعن کرتی ہین سخت
پکاتی ہی اونکے لیے تو طعام
نہ مارون نہ اونکو کرون آپ قید
پھر آنکھوں سے اونکی چھپاؤں اوسے
مرین عشق مین اوسکے بیتاب ہو
کر آراستہ مجلس اونکے لیے
کہ آرام سے اوسپہ بیٹھین تمام
جب آئین وہ سب عورتین جمع ہو
اور لیموں منگا اونکے آگے دھرے
یہ کہکر پھر آئی وہ یوسف کے پاس
کیا اوسکی زلفوں کو موتی سے پر
اور آنکھوں مین سرمہ کی تحریر کی

یہ ہی باعث اس ہر ایک سے
پڑھا اوسنے کلمہ بصد آب و تاب
کہین مبتلا پھر نہو نین بشر
دم سرد کھینچا بسوز جگر
عجم مین نہین حال اسکے سوا

اگر قبر اونکی نہوتی یہان
کہا پھر یہ اوسنے کہ ای میرے رب
مری جان کو قبض کر یا الٰہ
وہین جان حق اوسنے تسلیم کی
غسل و کفنا اوس اسکے بھی

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ

پھر جب سنا اُس نے اونکا فریب بلوا بھیجا اونکو

کہ اس ڈھب سے یوسف کو دکھلا دیا
اب آگی ہے تفصیل مین کچھ کلام
رہی چپ دیا کچھ نہ اونکو جواب
تمہاری مرض کا بھی ہوگا علاج
بچھائی ہر اک جا پہ قالین تمام
ہر اک کو تھا اونکا تماشا عجب
بھا سب کی دل مین ہی قہر و غضب
ہی انعام سے و شمنون پر تمام
اونھین پر پڑی اونکا سارا یہ کید
کبھی رو برو پھر نہ لاؤن اوسے

زلیخا نے اونکو کیا تب طلب
سنا جب زلیخا نے مصر کی تمام
ولے یہ کہا ایک ہمراز کو
وفا نذر کرتا ہی اپنی عزیز
مرصع زمرد و یاقوت کے
زلیخا سے دائی نے پھر یہ کہا
بدی ہی تجھے ساری کرتی ہین یاد
کہا اونکو اسطرح دون اپیچ و تاب
مین کیا ر یوسف کو اونکو دکھا
یہانتک کہ ہو وی جگر داغ داغ

وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً

اور طیار کی اونکے واسطے ایک مجلس

وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا

اور دی اونکو ہر ایک کے ہاتھہ مین چھری

پیالے بھی رکھے شہد سے بھرے
کہ اونکا نہو وی کہین دل اداس
لگائی ہر اک جا پہ یاقوت و دُر
دھری باڑھ تازہ وہ شمشیر کی

کہا پھر کہ کاٹو چھری سے اور کھاؤ
کیا پھر اوسے خوب آراستہ
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرا
حریر اک مرصع جواہر [illegible]

تو قہر خدا سے نہ ملتی امان
ہوئی ہین مسلمان بے شبہ اب
خوش آئی ہے مجکو تری بارگاہ
جو شرط وفا تھی وہ تتمیم کی
نماز جنازہ [illegible] نے پڑھی
یہ ہی فضل معبود کا اک نشان
زلیخا سے [illegible] حبس مین غم کی قید
کہ آؤ [illegible] سبکی سب
[illegible] خاص و عام
کہ جا مصر کی عورتون پاس تو
[illegible] آتی تھی جہیز
[illegible]
بھلا [illegible] کرتی ہی کیا
[illegible] فساد
[illegible] جلکر کباب
[illegible] کو پھنسا
[illegible] مین گل چراغ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] زلیخا نے ہر ایک کو
تمہارے لیے ہی یہ سارا بناؤ
گھٹا رشک سے ماہ نوخاستہ
جواہر ہی سارا تھا او سمین لگا
[illegible]

کیا اک قمیص اوسکا تیار تھا
اور اک سبز دیبا کی چادر منگا
پنھائی وہ ہاتھون مین یوسف کے لا
کہا جسمین مرضی ہو اللہ کی
کہا مین تو تابع ہون تیرا غلام
کہا عورتون نے کہ یوسف کا شوق
لیا پھر زلیخا نے اوسکو بلا
کہا اوسنے یوسف کو اب آ نکل
وہ نکلا تو سونگی کی جیسے چھری
وہ اک چودھوین رات کا چاند تھا
اوسے جبکہ دیکھا سبھون نے تمام
اوڑی دیکھکر اونکے ہوش و حواس
دیا اپنے ہاتھون پہ چھریونکو پھیر
جو لیمون تھا اور ہاتھ بیچ چھری
رہی دیکھ حیران حسن و جمال
ہر اک کا وہان حیض جاری ہوا
نکلنے لگا حیض کی راہ سے

ف [illegible]

کہ جسمین زری ہی کا سب کار تھا
دیا اوسنے یوسف کو اوسدم اوڑھا
وہ عشاق کی جان کی تھی بلا
وہ مانونگا سن اے زلیخا سبھی
نہین مجکو کچھ چارہ اے نیکنام
ہمین حد سے زیادہ ہے سب پہ فوق

پنھایا وہ یوسف کو دل شاد ہو
وہ سونیکے کنگن مرصع تمام
کہا پھر یہ یوسف سے پیر کہا
کہا تجکو جسوقت بولون نہ آ
جب آ کرکے سب عورتین بیٹھ لین
طلب سب نے یوسف کو اوس سے کیا

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ

اور بولی یوسف نکل آ انکے سامنے

اک آفت سی جانونپہ آکر پڑی
جلایا انھین سر سے لی تا بفرق

فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ

پھر جب دیکھا اوسکو دہشت مین گئین اوسکی

نہ جینے کی باقی رہی اونکو آس
ہوئین سب وہ بیخود اوسے دیکھکر

وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ

کیا روح نے جسم سے انتقال
کہ تیر نگاہ اسکا کاری ہوا
کہ جوش آوے جیسے خون کو ماہ سے

کٹے ہاتھ کچھ انکو پایا نہ درد
لہو جو بدن مین جو جاری تھا جوش
گیا خون ہاتھونکا اوس خون مین مل

جہان جسکے دیکھے سے آباد ہو
کہ تھا در و یاقوت کا گوہر کا م
اگر مان لے تو کہون مین ذرا
اوسی وقت باہر تو آنا چلا
ہر اک کو دیا ان کر سیان اکسے دین
کہ دیکھین وہ ہم صورت بے بہا
کہا لو یہ دیکھو سر اپنا اوٹھا
تری دید کی سب ہین مشتاق چل
سیاہی پہ جسطرح پڑتی ہی برق
اوجالا مکان وسے سارا ہوا
کہا سب نے یہ ہے بڑا نا کام
کسی کو رہی کچھ نہ اپنی خبر
نکی اوسمین کچھ فنا اور کی نہ ...
ہر اک نے وہ دیکھا انگلیان کاٹ لی
کہ بیخود تھی حیرت سے ہر ایک فرد
ہر اک کے بدن مین کیا تھا خروش
فضیحت ہون تا کہ سب اوس رجی

وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا

اور کہنے لگیان حاش للہ نہین یہ شخص آدمی

اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ

یہ کوئی فرشتہ ہے بزرگ ف ا

کہا سب نے حاشا نہین یہ بشر
نہین یہ مگر ہے فرشتہ کریم
جو ان عورتون نے نہ پایا الم
اگر موت کے وقت نور آلہ
کہ لذت ... سے وہ ہو جاوے چور
اور اک ... سے کی روایت ہے جان
... زلیخا ...

نظر آنے سے وہ تھی اشتباہ
وہ سختی ہو سب ہو تکلی اوس دم
... سے نادان
وہ ... عاشق ہوئی

اگر درد جانکندن اوسپر نہو
مرین مصر کی عورتین اوس مین ہو
سبب کیا کہ اونکے کٹے سب کے ہاتھ
چھری کو کبھو بھی لیا تھا نہین

جمال اوسکا حیران ہوئین دیکھکر
ہے آگاہ اسکا خدا سے علیم
کٹے ہاتھ اونکو نہ تھا اوسکا غم
تعجب تم اسکا نہ ہرگز کرو
روایت ہے یہ بھی مرین تین سو
زلیخا ہے ثابت اون سب کی ساتھ
وہ کہتی تھی یہ بات اونکی تئین

مت ہوئی جبکہ دل مین عزیز
س اوسکو رہتا نہ حرکت تمام
لیخا ہمیشہ سے معتاد تھی
ھی ڈر کے بھاگی نہ موسیٰ ڈرا
ذرالا تو وہ [illegible] گیا
پھر زلیخا سنے اور [illegible] نہین
امت مین اونکی کیا شرمسار
ادہ کیا اونکے الزام کا
الزام دے کر کہنے لگی
ور البتہ مین نے بلایا اوسکو
موا اوسنے نہ مانا یہ میرا کہا
اوسنے کیا گر جو کہتی ہون مین
ور البتہ ہوویگا یہ خوب خوار
انکھون مین ہو جاے سبکے حقیر
سا عورتون نے یہ اوسکی حضور
تو ہی آدمی کیا ہی تیرا قصور
ترے وصل پر اوسکو [illegible] کہا
رہی جب تلک جسم مین میرے جان
لہی سب نے ملکر یہ یوسف سے بات
تو ظالم ہی مالک سے اپنے پھرا
دیا کچھ نہ یوسف نے اوسکا جواب
دل اوسکا ہی اسواسطے اب ہٹا
سبھون نے وہ زلفون کو لٹکا دیا
دیا کھول سینے کو اپنے تمام
دیے کھول جاندی سے [illegible] ہاتھ

نہ لی ہاتھ مین کاٹنے کی مین چیز
فقط زندگانی کا رہتا تھا نام
سبب یہ کہ اوس وقت قائم رہی
کہ پہلے ہی وہ اسکا استاد تھا
کہ [illegible] سے [illegible] کیا ہوا

روایت ہی یہ بھی جو کرتی نظر
روایت ہی اور تیسری اسکو جان
عصا جیسے موسیٰ کا ہو اژدہا
دیا حکم حق کے اسیواسطے
کہ اسکو پہلے ہی تو دیکھ لے

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ

بولی یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجکو اوسکے واسطے

کہ کیون ہوش تم سبکا جاتا رہا | دیے ہاتھ کیون تم نے اپنے کٹا

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ

اور مین نے چاہا اس سے اسکا جی پھر اسنے تھام رکھا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ

اور مقرر اگر نکریگا جو مین اوسکو کہتی ہون البتہ قید ہوگا

وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۵

اور ہوگا بے عزت ف ا

زلیخا نہین ہے [illegible] ترا قصور
فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جاے چور
نصیحت بہت اوسکو سب لگی دین
نہ بھولون احسان کبھی بیگمان
غنیمت ہی ہم مین زلیخا کی ذات
غرض [illegible] نے نہین کیا کیا
ہوا [illegible] دل مین سوچ و تاب
ہر اک نے پھر [illegible] اور حیلہ کیا
گویا کہ [illegible] ناز کو [illegible] دیا
[illegible] الفت کا دام
[illegible] یوسف کی ساتھ

تو ناچار ہی اور مجبور ہے
اگر تو کہے جادین ہم اوسکی پاس
کہا تم سبھی ایسا مگر کام ہو
ہمیشہ کو ممنون احسان ہون
جواب اسکا دیتا نہین کس لیے
جو کہتی ہی اب کیون نہین مانتا
یہ سمجھین زلیخا نہین خوب سا
دکھانے لگین حسن اپنا اوسے
سرون کے دیے کھول یکلخت بال
وہ زلفون کو نین جھٹ کا اونکی ہو
وہ بیٹھین تھین سب [illegible]

وہ یوسف پہ ہوتی تھی اپنی نظر
مین دیتا ہون [illegible] کا نشان
وہ فرعون کے سامنے [illegible]
یہ موسیٰ کو اب تو عصا [illegible]
کہ دشمن کہ آگے نہ اس سے [illegible]
یہ وہ ہی کہ تم سب نے [illegible]
سو تم بھی ذرا دیکھو اسکی [illegible]
رکھا کیون نہ تمنے دل اپنا ہٹا
کہ میری بھی اسطرح حالت ہوئی
اور خواہش کو دل کی چھپایا اوسے
رکھا آپکو مجھہ سے اوسنے [illegible]
کیے قید مین پھر نہ رہتی ہون مین
کیا اوسنے جیسا مجھے دل فگار
پھری جیسے پھرتے ہین رہ رو فقیر
ترا عذر ہر جا یہ منظور ہے
کہین اسکو گریہ کرے کچھ [illegible]
تمھارے سبب مجکو آرام [illegible]
تمھاری ہی باندی ہین [illegible]
وہ غم مین ترے خون دل [illegible]
تو مالک اوسکا [illegible]
[illegible] کی [illegible]
منہ اور اپنے سینے کی [illegible] کھولے
دیے دوش پہ دونون [illegible]
[illegible]
کہ یوسف [illegible]

وہ ہوا ونکے تابع کسی طور سے
کہا سب نے ہی یہ غریب اور حزین
ہمارا نہین ہی کوئی یان نظیر
مراد اسکی یہ ہی کہ مجھسے تمام
کہا سب نے پھر کر لے تو اختیار
نعمت مین محروم ہو کر تمام
اولاد نعمت نے تیری کیا ہی خراب
تو دی پانو مین بیڑیان اسکے ڈال
یہ کہکر گئین گھر کو اپنی سب
کہ مین چاہتی ہون کہ تو میری یار
جو چاہے سو کر مجکو منظور ہے
کہا پھر یہ یوسف نے ای میرے رب
اوٹھاتی ہین مجکو یہ جس کام پر
نفس مین گئی آگ کی سار سی جل
اور آدم نے قابیل کو جب قبول
جو یوسف کو یعقوب نے اختیار
تجھے چاہیے چھوڑ دے اختیار

لگین تھین وہ سب کھاتین غور سے
یہ عورت کی لذت سے واقف نہیو
کہ مفتون ہین ہم پہ صغیر و کبیر
یہ بیٹھی ہین اور کیے جان کلام
جیسے چاہی ہم ہین آپ ای ہوشیار
ندا اوسنے کسی سے کیا کچھ کلام
کہ دیتا نہین تجکو اصلا جواب
کہ پہونچے فرا اوسکو رنج و ملال
زلیخا نے یوسف کو پھر سے بلایا
رہے اور نہ ہو دل مین اپنی ہوس

اور اسکو نہ تھا اوسطرف التفات
کہان اوسکی قسمت کہ ہم سے ملے
کہا ایک نے اوس سے ہو کر خفا
اسی واسطے ہو رہا ہی خموش
کہا اوسنے ٹھہری ہو تم اب سبکی سب
زلیخا سے آکر یہ سب نے کہا
اب اسکو تو تھوڑے دنون قید کر
تو ہو کر ناچار تابع رہے
بٹھایا اوسی سامنے اپنی لا
کہا مین نہین چاہتا اب یہ بات

کسی سے نکرتا تھا اصلا وہ بات
کہو اوسکو تا اوسکا دل ہو نرم
کہ مین اسکا تجھی ہون سب [illegible]
پھر اوسکی دل مین ہی الفت کا [illegible]
مجھے بھی تمھاری نہین ہی طلب
کہ نعمت مین تو نے جو اوسکو [illegible]
کہ بھوکا پیاسا رہے [illegible]
نہ پھر بات یہ سرکشی کی کرے
بہت عاجزی سے یہ اوسکو کہو
رہون پاس تیرے مین ایک [illegible]
ترا مدعا پر بہت دور ہے
ہی بہتر مجھے قید مین جانا
قبول اپنی اوس قوم سے کیا
ہوا غرق پانی مین ای ہو قیا
ہوا قید ہی اوسکو تجھ سے کہو
بہت درد اور رنج پاتا رہے
نہین جانتا خدایا اب ہی کیا

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُونَنِیْ اِلَیْهِ

یوسف بولا ای رب مجکو قید پسند ہی اس بات سے جسطرف مجکو بلاتیان ہین

مجھے قید ہی اوس سے بہتر ہے
نہ آیا کوئی اونسے باہر نکل
کیا ہو گیا کافر اسکو بھول
کیا ساری اولاد پر ایکبار
کرے جسطرح چاہے پروردگار

کیے تھے جو موسیٰ نے ستر جوان
کیا نوح نے جبکہ کنعان کو پیار
جو یوسف نے چاہا کہ مین قید ہون
تو کیا کیا شدائد اوٹھاتا رہا
ضرر اور تو اپنا کچھ فائدا

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجَاهِلِیْنَ ۝

اور اگر تو نہ دفع کرے مجھسے انکا فریب مائل ہو جاؤن انکی طرف اور ہو جاؤن بے عقل

نہ پھیریگا تو مجھسے گر انکا کید
جہالت سے ہی یان کنا اب مراد
زنا مین ہین نقصان دس بالیقین
اسی سے اوڑی سبکے چہرے کا نور
اسی سے دعا انکی مردود ہو
لکھا جاوے زانی کے ماتھے پہ یون

تو ہو جاؤنگا دام مین انکی صید
مین کہتا ہون اسکو ذرا رکھیو یاد
ہی نقصان عقل اور نقصان دین
اسی سے ہو پیدا جدائی ضرور
اسی سے وہ مانند نمرود ہو
ذرا اسکو سن لے مین تجھسے کہون

مرا دل ہے مائل انکی طرف
بہت کید انکا کرے مجکو خوار
ہی نقصان عمر اور رزق اوسکا جان
اسی سے ہو نسیان پیدا ضرور
اسی سے عبادت نہووے قبول
کہ ہی یہ خدا سے نہایت بعید

تو ہون جاہلون مین شمار اور لعنت
کہ مین زانیون مین ہونگا شمار
خدا ہووے غصہ بہت بے گمان
پڑے صالحونکی دلون مین فتور
ہون دشمن اسی سے خدا اور رسول
نہین اسکی قسمت مین ہونا سعد

رہے آگ دوزخ کے زانی پہ
نبی نے کہا جو کوئی ایک بار
مدینہ میں آیا ہے زانی کا حال
دعا اوسکی کی اوسکے رب نے قبول
کیا اوسنے سب کید اونکا ہٹا
وہ سنتا ہے سبکی پکار اور دعا
دعا ہووے سب انبیا کی قبول
کہ حق نے کیا ہے یہی حکم رب
اگر وگے دعا تم ہر کرکے سجود
نماز دن کی پیچھے اوٹھا ہاتھ
دعا گر کروگے بغیر از حجاب
روایت یہ ذوالنون مصری سے ہے
یہ آواز دی ہاتف غیب نے
کہ تا دل ہماری طرف ہو ترا
کہا مالک ابن دینار نے
نبی کی زیارت کو جاتا تھا میں
جو دیکھا تو اک شعلہ نور سے
کہا اے صاحب شعلہ از مہر حق
گیا مہر نکلا ہے مشرق سے اب
میں تو ہوں کیا مجکو کہتا ہے تو
کہا تجکو ہوتی خدا کی جو چاہ
نہونا ذرا بھی تو سب سے قریب
خدا کے لیے تجھسے ہے دوستی
وہ کہتے ہیں ہم بھی خدا کے لیے
سو تیرا بھی مالک ہوا ہے یہ حال

نہ جنت کا آرام حق اوسکو دے | کرے ہے زنا سن وہ اونکو سیاہ
زنا کو کرے ہیں عاق اوسکی خوار | عمل حبط سب اوسکی ہو جائیں نیک
وہ کرتا ہے دنیا سے جب انتقال | فقیر و ننسے زیادہ وہ ہووے حقیر

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

سو قبول کری اوسکی دعا اوسکے رب نے پھیر دفع کیا ان سے اونکا فریب

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٥

البتہ وہ ہے سننے والا خبردار فا

میں دونگا جو کچھ تم کروگے طلب | دعا میں اگر تمکو غفلت نہو
تو تمپر کرونگا میں احسان وجود | چھپی اور ظاہر جو مانگو دعا
جو مانگو دعا تم پہ آفت نہو | دعا مجھسے مانگو بطور کبریا
تو بخشونگا تمکو بہت بے حساب | کسیکا نکر بیچ میں واسطا
طہارت ایک کرتی ہوئی یہ کہے | الٰہی میں مانگی تھی تجھسے دعا
کہا ہے خدا نے بلا ریب نے | دعا تو تری ہو گئی ہے قبول
کبھی نام ہرگز نہ بھولے مرا | دعا دل میں کرتی تھی تو سکھا باب

حکایت

مدینے کے مکے سے آتا تھا میں | گیا قافلہ جبکہ آدھی وہ راہ
کبھی پاس سے تھی کبھی دور ہی | کبھی مجھسے غائب کبھی تھی پاس
دکھا اپنی صورت مجھے بی قلق | یہ کہتی ہی ظاہر ہوئی اک پری
وہ عورت تھی اور حسن اوسکا عجیب | کہا مجھسے باتیں تو مت کر فضول
بتا تجھکو کسکی ہے یاں جستجو | کہا میں نے دیکھا جو تیرا جمال
نکرتا طرف غیر کے تو نگاہ | کہا پھر کسی سے محبت نکر
کہ تا ہو تجھے دید حق کی نصیب | کہا میں ہوں اس سے بری اے نگار
نہ کچھ اور تو دل میں لانا کبھی | کہا تجھ میں اور بت پرستو میں فرق
انھیں پوچھتے ہیں کہ تا وہ ملے | خدا سے کرینگے یہ ہمکو قریب
خدا کے لیے کر تو اپنی سنبھال | تعجب کیا میں نے سن یہ کلام

زنا سے جہان کا جہان ہے تباہ
نہ چالیس دن تک لکھا جائیگا
مری ہو اگر آنکھوں میں سب کی سفید
نہ اوسکو کیا اون میں کرے گا
کسی کا نہ بس اوسپہ ہرگز چلا
وہ جاتا ہے جو دل کا ہے مدعا
جو جس میں ہے تو بھی دعا کو نہ بھول
مجھے اوسکے دینے میں مہلت نہ دے
ہٹا دونگا تم سے میں اپنی بلا
مری تم پہ ہوگی بخشش فرید
کہا اسکو کیوں ہی جا ہی وہ دعا
ولیکن بنایا میں وہ مدعا
دلی دی ہے مہلت تا اسکو نہ بھولا
پس از سال تیس ہوا پھر بلا ہے
طریق ولایت کی سردار نے
ہوئی راہ گم مجھسے اوس وقت آہ
کہا دل میں اپنی میں ہو کر اداس
نہایت ہی تھی وہ حسین جادو نگاہ
کہا میں نے کہنا ترا سب قبول
کیا بھل سب کچھ جو تھا اے الٰہ
خدا کی طرف ...
...
بتا ... ہے ... برق
ہمیں حق کا ملنا ہے اپنے نصیب
کہ کسنے بتایا تجھے میرا نام

کہا روح میری تری دم بدم
عوض اسکے اللہ نے آگر تمام
کہا اسنے کچھ بھی خدا کا ہی ڈر
سو جسکی ہو خالق وہ مخلوق ہی
کہا مین نے گر تو دعا تا کچین
تو غالب ہی بندہ پہ اپنی تمام
کہ گھوڑی پہ سوار ہوکی ساری خرت
تو اونکو بھی ہی کیس بلا سی نجات
ہوئی اونسے بھی سب بلا دور کی
کہا اسنے ای مہر دین متین
کہا اسنے ہی رابعہ نام ہی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ دریا میں کشتی پہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ای اوسنے تھی بیتی سب دیکھے
لیا تا ناد کھی سب خالق عالم
کہ جسنے ہی تیری تو دی بی بشر
کہا اسکی لیے تو بتا و ڈرے
یہ قزاق اسباب ہم سی نہ لین
بر آوے دعا سی تری سب کا کام
لیسکی ہوئی بد دعا سی ہو سو نہ
کہ جب ہو [illegible] منزل تو پاکذات
کہا اسنے اونکی خدا سی تو قد ور
بحق نبی سید المرسلین
اگر تو بتا سکے کیا کام ہو
[illegible]
کہا اوسکی [illegible] تفسیر [illegible]
بتا اوسکی تفسیر ای با کمال
اول ابن [illegible] کہا
کہا [illegible] سوال
نہ کچھ [illegible] کیے وہ [illegible]
سفر کو چلے تھے کئی شخص ہم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا اسنے تو تعجب [illegible] کہا
[illegible]
اگر کبھی [illegible] کی طرح [illegible]
اگر اسکو [illegible] سے تفکر کمال

شتابا نظا مین ہوا تین مین ہوا
دو دن [illegible] ساتھ اور تفاوت پہنچا غم
[illegible] ایک شہ
بہ خالق تو سو [illegible] پا
اور کتنا [illegible] کہا کچھ یون
[illegible] تنی مین کی پھر ندا
پھر اونکی لیے اوسنے اک دعا
ہوا [illegible] اپنی افغان سی
کہا [illegible] اوس جگہ پھر ٹھہر
تو مجھ کو دن بتا مجھی اپنا نام
کہا خواہش مرد اگر ہو تجھے
کہا [illegible] پوچھے اوسکو کہتی ہی کیا
کہا اوس [illegible] تو مرد کو دی دو بی
کہا اوسنے [illegible] خبر خدا کی لیے
کہا اب تعجب مجھے ہی یہی
ترا ایک شہوت کا جز یہ بڑھا
روایت ہی بعضے بزرگونسی یون
چلی ایک طوفان کی ایسی ہوا
سوا پانی کے کچھ نہ آتا نظر
تھا اون ایک مرد نہایت حسین
پھر اسن کہ اوسکو ہوا ہو گئی
یہ ہوا ایسی مولا کا فرمان پذیر
ہوا ان حکم پر اوسکے ہو وی روان
زمین ان پر دو جسطرح چلتا تھا رہ
کہی جا کی یہ زور ہی اوی بات

دو باتین ہی کرتی رہی بر ملا
ہر اک مبتلا تھا بہ رنج و الم
کہ خالق کی ساری یہ مخلوق ہی
تو مخلوق سی اسکو کیون ہو ہراس
کہ ای مالک آسمان بی ستون
کہ کسنے یہ کی ہم پہ ہی بد دعا
کہ ای مالک الملک رب العلا
ہمارا نہین کچھ گیا مال سے
وہ اعراب سارے گئے اپنے گھر
کہ تیرا ہوا آج سی مین غلام
تو قربت مین اپنی جگہ دو مجھے
کہا عقل کی جز ہی مجکو بتا
خدا نے دیا اور اک عورتوں کو [illegible]
پھر اونمین سی نو عورتونکو دیے
کہ اک جز مرد کی عقل غالب ہوئی
کہ نو جز پر دیدہ غالب ہوا
مفصل خبر اوسکی مین تمکو دون
دیا عقل کو اوسنے اسکی لڑا
لگی ہونی کشتی بھی زیر و زبر
نہ ابرو پہ آئی ذرا اوسکی چین
گویا کہ گرد کشتی کے اصلا نتھی
نہ اوس سی مخلوق کو کچھ گزیر
زمان و زمین انجم و آسمان
اسی ڈھب سے پانی پہ جاتا تھا وہ
کہ سن مجھ سے اک بات ای نیک ذات

مجکو یوسف نے ہر اب
انکی خلافت زلیخا اگر
تا سب کی ظاہر ہوی اسمین بات
ان صداقت بھی ظاہر ہوا
م سبھی اور سجود عنم
ہ قید اک وقت تک ہم کرین
شہ نے اپنے وزیروں سے آ
و اسکا یوسف پہ نہ تہمت
دا وسکے شیفتا کر سر
تا اسمین تقصیر ثابت ہوی کل
ن سب مین اللہ کا ہی حلم
یہ کی تھا چہ مین ایک دُر
ایک در بند کر دے خدا
پہلے برس سے جو دیکھا ہو حال
ے پوچھنے لوگ تعبیر خواب
ام اور تحفے بہت بیشمار
تھے قید مین اونکو دیا وہ سب
الرا یوسف کی خدمت مین سب
روایت ہی یوسف سی یہ ہمکلام
ر عافیت مانگتا حق سے تو
مجھے چاہتا ہون دل و جان سے
اسلیے تجکو نفرت ہوی
بعد زلیخا نے یہ کچھ کیا
صحیح اک روایت یہ کہتا ہون اب
اک اونمین باورچی تھا شاہ کا

مر احسانی کہتا ہے لوگو نہیں سب
اسی چاہتی ہے کہ بھی سب قید کر

ہمین اسکا کچھ اور باقی علاج
یہی شاہ کو بات آئی پسند

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ

پھر یون سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھے پر

وہ شوق میں اور بھی بیش و کم
دلا اوسکے تئین قید ہی کیجیے

لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ

کہ قید رکھین اوسکو ایک مدت ف

فضیحت نہو کام وہ کیجیے
استے آگے مین قید جا کر کرو
کہ دیتا رہا سبکی تئین تو ہی چال
دیا اوسکو تعبیر رویا کا علم
کیا اوس سے یوسف کا سنتے اوسنے
تو کھولے اکرم سے وہ مین وہ سرا
کسی نے کوئی خواب ہو یا خیال
وہ دیتا تھا شائستہ سبکو جواب
اوسے لوگ دیتے تھے لا بار بار
ہوے اوسکے تابع وہ سب اس سبب
کھڑے رہتے حاضر وہان با ادب
دیا آکے جبرئیل نے یہ پیام
نہو تی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو
مین کہتا ہون یہ بات [illegible]
بُری کیون ہماری محبت ہوئی
کہ زندان مین تجکو بٹھلا دیا
سنو اسکا تم سب ذرا کر کے غور
نگہبان جو تھا ہی تھا دوسرا

عجب کیا اسیطرح روز جزا
اسی ہی نے گر او نکو کیا
دیا شہ نے یوسف کو زندان میں ڈال
یہ کہتی ہی آیا پرندہ وہان
کہا اوس سے سب علم رویا تمام
لگا کہنے یوسف جو تعبیر خواب
کہے مجھسے تعبیر اسکی کہون
لگے لوگ آنے بہت فوج فوج
کچھ افطار بعد اوسکے لیتا وہ کھا
دلو نمین وہ سبکی ہوا پھر مدام
بچھا فرش اوسپر بٹھایا اوسے
کہ تو قید ہا تھوں سے اپنے ہوا
تھا زندان مین جو برا کار کن
کہا مجکو دیوے خدا اب پناہ
کہا آپ کا عشق تھا مجھ کو
سو عاشق اگر [illegible]
شہ مصر ہو غصہ اک آن مین
کھلاتا تھا اک اونمین شہ کو کھانا سب

مگر یہ کرے قید تو اوسکو آج
کہ کیجے کس طرح یوسف کو بند
وہ یوسف کی ظاہر ہوئی جو براءت
چھپی یہ حال سے اوسکے ظاہر ہوا
اسے تھوڑی سی تکلیف اب دیجیے
زلیخا کا جرم اوسکے سر پر دھرا
ہوا ہی زلیخا کا ثابت گناہ
بلا آ سکے مومنون کو خدا
فریب اونکو شیطان نے کیا
لگا رہنے یوسف کے دل پر ملال
وہ زندان مین بیٹھا تھا یوسف جہان
لگا کرنے رویا مین یوسف کلام
کہا سب یہ لیے یہ اوسنے شتاب
بیان خوب تو شیخ سے مین کرون
حبس مین بھی اوسکا ہوا اوج موج
فقیرونکو باقی وہ دیتا تھا
وہان قید مین جو کہ تھے شخص بند
رہین اپنا سب نے بنایا اوسے
جو اللہ سے تو نے مانگی دعا
کہا اوسنے یوسف سے اک ورشن
نہ دل کو لگا او [illegible]
ہوا [illegible]
تو اب قتل ہی ایک باقی رہا
دیا ان بھیج دو شخص نے زندان میں
پلاتا تھا وہ دوسرا پھر شراب

کسی نے کہا کہتے ہیں اہل شہر
ہوئی قید میں ساتھ اسکی تو جان
شراب اک پلاتا تھا وہ شاہ کو
سبب یہ کہ اک دشمن شاہ تھا
تو اپنا خزانہ میں اور مال دون
کسی نے خبر شاہ کو اوسکی دی
ہوا دل کو اوسکے نہایت قلق
لگا بہنے آنکھوں سے خون جگر
تو بہت جانیو ہی تجھی پر عذاب
کہ یوسف تو آنکھوں کا ہی میری نور
خدا بھیج دیگا فرشتہ کو پاس
یہان رنج ہی دشمنون کے لیے
اجازت مانگی ہی زلیخا نے لی
اسیطرح دنیا میں ہوں حقیر
سنو ایکدن کا عجب ماجرا
کہ یوسف کو تو مار یا کر اب
کہا دل کو میرے نہیں ہی تاب
وہ رو دیگا اور لیے تیری ضرور
ہی زاری بھی درگاہ حق میں پسند
اگر بچ گیا اور ... ہی تمام
اور آفت ... سمجھ ... کو
ہی نسیان آفت ... کی
عبادت ...
جو تھی قید ...
وہان کے ... کی کرتا ...

کہ یہ شخص دو شاہ کو دینگے زہر | یہ سنکر کے قید اونکو شہ نے کیا

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ط

اور داخل ہوئے بندیخانے میں اونکے ساتھ دو جوان

پیام اپنا اون دو کو اوسنے دیا
تمھیں طرح دیکھی نہیں خوش کرو ان
کیا قید شہ نے اونہیں پھر بھی
دل و سینہ ہونے لگا اوسکا شق
بھر العین گوہر سے آنسو کا گھر
ہر اول بھی کہتا ہی ... بیتاب
نہ دیکھو ... مجھسے دور
کہ ...
نہ غم ...
کہ ...
ہی ظاہر میں نزدیک سب کی نظر
جو زندان کا مالک تھا اوسکو بلا
کہ رو رو ذرا اور دی کہا غضب
ہوا جا ہی غم سے مرا دل کباب
میں آواز اوسکی سنونگی ز دور
کری جو کہ زاری ہو درجہ بلند
... میں تو ہوا شیکنا ...
عبادت کی آفت شجاعت ہی ...
ہوا اور ... آفت دین ہوئی
... روتی سوا اور ... اوسکی بات
...
ضعیفہ کی امداد ...

کھانا اگر شاہ کو تم طعام
نہ لاتا تھا ساقی نہ اسباب کو
ہوا قید یوسف زلیخا کا حال
... تھا دل اوسکا مچھلی کی طور
دیا بھیج باندی کو یوسف کے پاس
تو اور ونکی نزدیک ہی قید میں
قیامت میں جسوقت ہو نفخ صور
تو اور ونکی نزدیک ہی رنج میں
... شراب و طعام
وہ ... نزدیک محبوس تھا
خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز
زلیخا نے اس طرح سے کہدیا
کہا کسلیے اوسکو مارے ہی تو
نہیں کوئی صورت کہ آوے نظر
اسیطرح اللہ بھی حکم دے
بظاہر تو ہیں چند چیزیں بھلی
ہی سے کہا آفت حسن ہی
عبادت کی آفت ہی سستی تمام
ہوا یہ کہ داخل ہو زندان میں
وہ ...
یہ ... یوسف ...
... زندان میں ...

خدا نے بیان اونکا سب کر
غلاموں نے شہ کے وہان دو
طعام اک کھلاتا تھا وہ شاہ
کہ روز ہر کھانے میں سب
گیا دوسرا اسکو سن شاد
بگڑنے لگا اور ہوئی پر
سوا غم کے کوئی نتھا ذکر
کہ ہرگز نہوتا تو دل میں
میں تابع ہوں تیری بھول
ہر اک کا ہو دوست دان رنگ
رکھے ہم تجھے نعمت و گنج
زلیخا اوسے بھیجتی صبح و شا
زلیخا کے دل میں وہ ...
نہیں اس سے بہتر کوئی
کہ زندان میں جسوقت تو جا
تو عاشق ہی تجھسے نہو
مجھے شکل اوسکی یہ باور تو
یہ بندے کو مارو کہ زاری
ولی انکے پیچھے لگی ہیں
غرور اور تکبر نہیں اور
یہ کھوتی ہی ساری عبادت
عبادت کیا کرتا ہر آن
کہ سنکر کے روتی تھی دیوار
وہ زندان میں پھرتا ہر تھا
جو دیکھے تو دو شخص بیٹھے ہیں

نہایت ہی محزون مغموم ہین — ہین عاجز بہت اور مظلوم ہین
کہا تم پہ کیون اسطرح کا ہی غم — کہا کہتے ہین تجھسے دو خواب ہم
وہ ساقی وہ خباز تھے شاہ کی — نہ تھا کوئی اونکی خبر آکے لے
ہمین خواب سے اپنے ہیگا ہراس — اسی غم سے دل ہی ہمارا اوداس

قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا ج وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ

کہنے لگا اون مین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ اوٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اوس مین سے

کہا ایک نے مین نے دیکھا یہ خواب
پرندے اوسے کھاتے ہین پھر کر
جو ساقی کی تھی خواب اوسکو تمام
لیا باغ مین شہ کے دان تین شاخ
لگے تین خوشے لیا اونکو توڑ
سنو خواب خباز کا ماجرا
ہجوم اوسپہ چڑیان بہت کرتیان
خبر دے ہمین اسکی تعبیر کی
کہ تحقیق ہم اسدم ای پاک دین
مریضونکی کرنی عیادت تجھے
کہا مین بتاؤن تمھین سبکا حال
کہ ہم جان جاوین یہ تعبیر خواب

نچوڑ رہا ہون انگور سے مین شراب
یہ دیکھا ہی خواب اسکی تعبیر کر
کہون تجھسے سن تجھسے ای نیکنام
نظر آئین انگور کی بس فراخ
بنائی شراب اسنے اونکو نچوڑ
گویا گھر مین وہ شہ کی داخل ہوا

کہا دوسرے نے اسن کلام
یہ آیت کا مطلب ہے تو اسکو جان
یہ دیکھا کہ شہ نے بلایا اوسے
اونھین لیکے بویا زمین مین تمام
بھرے اوسکے شربت سے پھر جام
وے تین خوان اوسکی سر پہ دھرے

کہ روٹی دھری سر پہ میرے تمام
اب آگے ہی تفصیل سے کچھ بیان
بلا گھر مین اپنے بٹھایا اوسے
جمی اوس سے دو شاخین با کلام
پلائی ملک کو وہ تینون تمام
وہ تینون ہین بس دو تو سے بھرے
اوچک روٹی سر پہ لیجاتیان
بیان کر کچھ اب اسکی تفسیر کی
سنو تجھسے رنجیدہ کوئی کبھو
جہان ہو وہ دیتا ہی جا کر شتاب
علامت تو اسبات کی ہمکو ہے
کہ ہو اونکو معلوم یہ بات بھی

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ج اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہین تجکو نیکی والا ف ا

تجھے دیکھتے ہین من المحسنین
غریبونکی خدمت کی عادت تجھے
جو اسلام کا دل مین لاؤ خیال
کہی سچ ہی تو نے زروے حساب
کہ یوسف کو ہی علم تعبیر خواب

کہ احسان کرتا ہی ہر اک پہ تو
تو بھوکونکو کھانا پیاسونکو آب
وہ لاکر کے اسلام کہنے لگے
دلیل ایک یوسف نے اسکی کہی
وہ جسطرح کہتا ہی ہوکے شتاب

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا

بولا نہ آنے پاوے گا تمکو کھانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اسکی تعبیر اوس کے آنے سے پہلے

کہا تمکو آوے نہین وہ طعام
خبر دون تمھین اوسکی قبل از وقوع
یہ دونونسے یوسف نے اوسدم کہا
جہان سے وہ آویگا کھانا طعام
کہا جسطرح تھا اوسی ڈھب ہوا
یہ رب نے سکھائی ہی میرے مجھے

کہ کھایا ہی تمنے اوسے فی المنام
کہ ہو دل تمھارا ادھر کو رجوع
کہ اک بات تمکو مین دون ہون بتا
تمھین حال اوسکا کہون لا کلام
کہا تھا جو اوسنے وہی سب ہوا

بتاؤن تمھین اسکی تعبیر مین
کہون تجھسے معنے اس آیت کی اور
جو کچھ تمکو کھانیکو آویگا اب
کہا اسطرح کا طعام آویگا
کہا پھر یہ ساقی نے یوسف بتا

کہون اوسکی سب تمسے تفـ
[illegible]
سنو تجھسے تفصیل تم اوسکی سب
تمھارے وہ کھانیکے کام آویگا
تجھے کس نے یہ علم آخر دیا
کہانت سے کہتا نہین ہون اوسی

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ط

یہ علم ہی کہ مجکو سکھایا میرے رب نے

جو کچھ وحی کرتا ہے مجکو خدا
کہا پھر میں بیزار ہوں کفر سے

اِنِّی تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ

مین نے چھوڑا دین اس قوم کا کہ یقین نہیں رکھتے اللہ پر

اوسی طرح کہتا ہوں میں تمسے آ
دیا چھوڑ ہی مینے دل سے ا

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ

اور آخرت سے منکر ہیں ف۱ اور پکڑا مینے دین اپنے باپ دادونکا ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کا

مین نے چھوڑا ہی اوس قوم کو سب
وہ اور آخرت کو نہیں مانتے
مین اب دین آبا کا تابع ہوا

مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط

ہمارا کام نہیں کہ شریک کریں اللہ کا کسی چیز کو

براہیم و اسحاق و یعقوب کا | نہیں ہمکو لائق فرار یں ہم

نہ لاوین جو ایمان اللہ
قیامت کو برحق نہیں جا
کریں شرک اللہ کا کچھ بھی ہم

ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ط

یہ فضل ہے اللہ کا ہم پر اور سب لوگوں پر لیکن بہت لوگ بہلا نہیں مانتے ف۲

یہی فضل اللہ کا ہم پہ سب
کہا پھر یہ یوسف نے اونسے کہ آ
اے اے صاحبو قید کے تم ہو دو
بہت رب ہیں بہتر یا ایک ہی
وہ واحد ہی قہار اور لاشریک

اور اون پہ مونسکر ہیں یاد رب | بہت لوگ لیکن نہیں ہیں بخبر

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

اے دو رفیقو بندیخانہ کے بہلا کئی معبود جدا جدا

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط

بہتر یا اللہ اکیلا زبردست

کہ پوچھیں اوسی ایک ہی جانا
کہ میری سنو بات یہ تم ذرا
ذرا غور کر کے تم اسکو
کہ اوسکے برابر نہیں کوئی
نہیں دوسرا کوئی اوسکا شریک

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ

کچھ نہیں پوجتے ہو سوائے اوسکے مگر نام ہیں کہ رکھ لیے ہیں تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اوتاری اللہ نے اونکی سند کوئی حکومت نہیں کسیکی

سوا اوسکے تم پوجتے ہو جنہیں
کہ تم اور آبا نے ملکر تمام
خدا نے نہیں حکم تمکو دیا
نہیں حکم حق ہے سوا اوسکا
بہت لوگ لیکن نہیں جانتے
روایت ہے یوں ابن عباس سے
ہے بھیجا اوس کا ... ...
روایت ہے ساقی مسلمان ہوا
کہا ... ایمان کو لائق ہی یوں

اِلَّا لِلّٰهِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ ط ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

سوائے اللہ کے اوسنے فرمایا کہ نہ پوجو مگر اوسی کو یہی ہے راہ سیدھی

اور اوتاری نہیں کوئی حجت بھلا
تمہیں حکم اللہ نے یوں دیا | اگر ہو وہ تمہارے لیے کچھ دلیل
کہ اوسکے سوا مت عبادت کرو

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

پر بہت لوگ نہیں جانتے

خداوند دیگا ثواب ... | اسے لوگ ہرگز نہیں جانتی
ولیکن ... ... | مسلمان ہو ... ... کے
کہ اک بات ... ... | لہوا اپنے احوال تم دل کا سب

فقط نام ہی کی وہ معبود ہیں
تو نکار کہا ہیگا معبود نام
نہ ہو سامنے حق کے جا کر دلیل
یہ ہے دین محکم اسے ملکے
وہ حکم خدا کو نہیں مانتے
اس آیت کے معنے جو اونسے کہے
نہیں اوسکی درجے کو پہچانتے
نبی سارے یوسف کو پہچانتے
کہ وہ چیز ہے تمکو کیا ہے طلب

مری ساتھ زندان میں آتے ہو یا
کہا چار سو فی ترے ساتھ ہم
کہا جاؤ تجکو ہیات سے شتاب
کہا میں کرون حق سی ایسی دعا
ہوئین بیڑیان پانؤنکی سب جدا
جو کوئی سپیدی میں تھا مثل ماہ
جو احمر تھا رنگ اوسکا پیلا ہوا
گئی اپنے اپنے وطن کو تمام
اس امت کی بھی جرم از فضل رب
تم اے صاحب قید دونون جو ہو
پلاویگا صاحب کو اپنے شراب
ولیکن جو ہی دوسرا اوسکا حال
کہ سولی چڑھیگا اور سب جانور
جو چھوڑیگا بعد اسکے شہ کو شتاب
کہا پھر یہ خباز کو کل کے دن
تری سر کو کہا مین گر کو تمام
لگا کہنے میں نے نہ دیکھا ہی خواب
کہا تو نے دیکھا ہی یا اب نہین
ہوا حکم جاری اب اس کام مین
کہا تم سکے سچ یا کہا ہے دروغ
پلاوے گا سولی پہ کوے تمام
ملا اوسکو جسکا ہوا تھا یقین
جب آیا وہ اپنے صاحب کے پاس
یہ آیت کا مطلب ہے دیکھو اسکو یاد
کہا جب تو شہ کو پلاوے شراب

چھٹنا چاہتے ہو کہو تم ذرا
رہین قید مین کچھ نہین اسکا غم
کہا پا مین ہی بیڑیونکا عذاب
کہ تم مین سے کوئی بھی بکڑا انجا
خدا نے اونھین کو دیا بس رہا
وہ جون سنگ اسود ہوا بس سیاہ
جو تھا زرد قدرت سی نیلا ہوا
یہ قصہ کیا جاکے یوسف کا تمام

جو تھی اک ہزار اونمین اور چار سو
ہزار اونمین سے کہنے لگے یہ جواب
پیادی مین زندان کے چھوٹینگے کب
یہ کہکر کے اوسنے اشارہ کیا
گئی اوس جگہ سے وہ ساری نکل
سیاہی مین جو تھا کہ مانند شب
کوئی اُنسے ہرگز نہ آگہ ہوا
جو باقی تھی باقی رہی قید مین

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا

اے رفیقو بندیخانے کے ایک جو ہے تم دونو مین سو پلاوے گا اپنے خاوند کو شراب

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ

اور دوسرا جو ہے سو سولی چڑھیگا پھر کھاوینگے جانور اوسکی سر مین سے

پرندے کرین طعمہ وہ سر مگر
پلانے لگیگا خوشی سے شراب
ترا رزق دنیا سے جاویگا چھن
نہ پہونچیگا تجسے یہ پیغام

بشارت یہ ساقی کو یوسف نے دی
اوس اپنے ہی عہدے پہ قائم رہی
کھینچے گا تو اوٹھتی ہے سولی پہ کل
یہ سنکر کے خباز رونے لگا

قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ

فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے

پڑو تم نہ ناحق کے اوہام مین
اسی طرح ہوویگا اوسکا فروغ

جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا
ہوئی فجر جس وقت خباز کو

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

اور کہدیا اوسکو جسکو اٹکلا کہ بچیگا اون دونون مین سے

اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ

میرا ذکر کر تو اپنے خاوند پاس

ذرا کیو میرا یہ حال خراب
لگذری مین ساتھ کو پانچ سال

لگا دی دل اپنے کو یوسف سے لو
چھٹین قید سے بس یہی تھا طلب
ہراک کو کرینگی وہ ڈھونڈھا طلب
اور اونکلی سی تھوڑا سہارا کیا
گئی دم مین اون سبکی رنگت بدل
ہوا روز کی طرح رخشان وہ
کسی نے نہ دامن کسیکا چھوا
وہ خوش تھی کہ یوسف کی چھوٹی ہین
سبدل نکو کوئی سے ہوان کیا عجب
ملے تم مین درجہ بڑا ایک کو
اوسی اسکی خدمت ملیگی شتاب
نظر مجکو آتا ہے ابتر کمال
کہ تکلیف سب تین دن کی رہی
ترا مرتبہ پھر یہ دائم رہی
تری جان سولی پہ جاوے گی نکل
اک آواز آری کہ یا سرتا
کہا جھوٹھ تجسے یہ حال خراب
قضا بھی خدا کی پھرے ہے کہین
جو ہونا تھا ہمارے سب ہو چکا
کہا شاہ سے [illegible]
دما [illegible] تمام
نپے گا یہ آفت سے تم کچھ نہین
مجھے یاد کر لو مین رکھتا ہون آس
اب آگے ہے تفصیل اسکی زیاد
ہے واں ایک جوان کا بہت تنگ حال

وہ مدت سی جو قید مین شاہ کی
ہوا قید بیجرم اور بیگناہ
بھلایا جو یوسف کو شیطان نی آ
ہی یعنی مین اوسکے ذرا اختلاف
گیا اوسکے ظہری رب اپنی وہ بھول
کہا بعض تفسیر والون نے ہی
رہا قید زندان مین چندسال
پھر آئے جو جبرئیل یوسف کی پاس
کہا تیرے رب نی کہا ہی سلام
کہا جو بچاوے وہ اللہ ہی
جو دیکھے تو سب وہ زمین پھٹ گئی
نظر آیا وان ایک پتھر پڑا
پھٹا جب وہ پتھر تو اک سرخ رنگ
کہا تجھسے حق نی کہی ہی یہ بات
اسی زن کی پتھر مین یہ بھولا تھا
بتا تجھے کسطرح کہو دیتے ہم بھلا
بھلا اور برا اپنا جانے نہین
کہ زمین سی نکالا ہی کس نے بھلا
لگا کانپنے پیپ سا بید رنگ
تو ہی پک گیا نیستی تک ہست
نکلی تو نی مجھسے ذرا بھی حیا
کہا اسی رب بخش تو یہ خطا
یہ یوسف کو جبرئیل نی دی خبر
کہا قید کا مجکو کچھ ڈر نہین
جو راضی خدا ہو تو ستر برس

خطا اوسنے کوئی نہین آہ کی	علیم اور حلیم اور مظلوم ہی

فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

سو بھلا دیا اوسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے

مین کہتا ہون اوسکو سنو تم تمام	کہا ابن عباس نے اوسکا حال
ہوا ملتجی شہ سے ہو کر ملول	اگر حق سے کرتا طلب اپنا کام
کہ ساقی کا نسیان ہمراہ سے ہی	نہ ذکر اوسکا صاحب سے اپنے کیا

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۞

پھر رہ گیا قید مین کئی برس ف ا

پھر اوس بعد تکو دیا ہی پیام
سوا اوسکے کوئی نہین اور شے
وہ آنکھون تک آ گئی سب ہٹ گئی
سفید اور شفاف تھا قد چہا
نکل اوس سے کیڑا چپا بیچ رنگ
لگا وہ سبحان رازق کی اسماعت
تجھے بھولتا کسطرح مین بھلا
جو پتھر مین کیڑا نہ بھولا ذرا
مجھے اپنی دل سے وہ جانی نہین
دیا کس نی تجکو یہ سب ہنر تہا
ہوا خوف سے زرد چہر نکار نگ
تجھی ہی نہی ہر اک بلند اور پست
کہا اور سے تو نے حاجت کو جا
مین بندہ ہون تیرا تو مجھپر عطا
ہوے تیرے ایام کلفت بسر
خدا مجھپہ غصہ نہووے کہین
رہون قید مین بار ضا اور بس

کہ کس نے براہیم کو آگ سے
کہا دیکھ تو تو زمین کو ذرا
زمین کے کھلی پردے ساتون تمام
وہین اوسکو جبرئیل نے مار پر
لپے منہ مین اک سبز پتا تھا وہ
جو کیڑی کو پتھر مین پہونچا گیا
حبشی اور خلیل اور ہمارا ذبیح
ہوا ملتجی اوس سے جو تو تجھے
بتا کس نے ابتک بچایا تجھے
سنا جبکہ یوسف نی حق کا عتاب
کہا اے مرے پاک پروردگار
کہا کس لیے پھر تو میرے سوا
سزا اسکی یہ ہی کہ مین تجکو اب
جو مجھسے ہوا بخش ہی کریم
عقوبت تجھے اور ہی چندسال
خدا مجھسے راضی اگر اسمین ہو
کہی اوسنے جبرئیل سے پھر یہ بات

نہایت ہی مہموم ومغموم ہی
کہا مین کہونگا جو مانیگا شاہ
نہ یاد اپنے اوسوقت رب کو کیا
کہ یوسف پہ شیطان نے ڈالا یہ جال
تو جلدی سے وہ کام ہوتا تمام
کہ یوسف کو کیون قید لاحق کیا
برس سات گذری پر رنج و ملال
بہت اونکو پایا غمین اور دم
بچایا ہی اوسکی خبر ہمکو ہے
کہو قدرت حق سے تو آ
نظر آیا تحت الثری اوسکو
ہوا آدھا ادھر اور آدھا اودھ
وہی برگ کھاتا کھا کو جیا
تجھے بھول کسطرح وہ جا
تو اولاد مین اونکی ہیگا صبر
بچانے خدا اور بندہ تجھے
اور اون بھائیون سے چھڑا
ندامت کی مارے ہوا آب آ
سوا تیرے میرا نہین کو
سمجھتا ہی اور اونکو حاجت
رکھون قید مین عمر بھر اس
تو ہی جرم پوش اور غفو
رہیگا تو اب قید مین یہ
مجھے قید بہتر ہے بے گ
کہ یعقوب کیونکر ہی اب

...ار دتے روتے تری غم میں آہ
...یری سبب سی یہ یعقوب پر
...شاہ سے جا کے احوال کہہ
...موا ایک دن کی عجب واردات
...دیکھا کہ اک قافلہ شام کا
...پر دل ہی نام اوسکا مشہور ہے
...صاحت سی وہ بات کرنی لگی
...ند اوسکا ہوا خم ہی مثل کمان
...وہ آنکھوں سے آنسو بہانے لگا
...نظر آئے آنسو جو کیجے قیاس
...کیا جب ارادہ کہ مارے عصا
سپر دل نے چھوڑا عصا کو زمین
...دھر سی تو آیا ہی اے نوجوان
...دراز اور تازہ ہوئی ہون فراخ
...ت ہی وہ ثمر سبز و شاداب ہو
سپر دل یہ سُنکر کے رونے لگا
درخت اسطرح کا ہی یعقوب کا
تھا یوسف کے مُنھ پر نقاب حریر
کہا اوسنے وہ ہی تجارت کا کام
کہا مجکو دینار کا اک ہزار
کہا اسکو لے اور کنعان کو جا
تو کنعان میں جسوقت داخل ہو یار
وہ زندان میں مصر کے قید ہی
سپر دل نے پوچھا بتا اپنا نام
یہ سنکر کے ناقے پہ ہو کر سوار

وہ اندھا ہوا ہی بہت ہی تباہ
مصیبت گئی کسطرح کی گذر
کہ ہوں قید میں سب مرا حال کہہ
کہوں ایک یوسف کی میں تمسی بات
طرف مصر کے ہی وہ آتا چلا
اور اوس اونٹنی پر وہ [illegible]
کہ یوسف میں کنعان سی آئی ابھی
فقط پوست باقی ہی یا استخوان
بہت دل میں غم اپنے کھانے لگا
ستارے سی مہتاب کے آس پاس
زمین میں وہ زانو تلک دھنس گیا
زمین میں دبا چھوڑ اوسکی تیئں
کہا ارض کنعان سے تو مجکو جان
اور اوس سے ہو نکلی وہ تازہ ہو شاخ
نہایت ہی با آب و تاب ہو
اور آنسو سے چہرے کو دھونے لگا
کہ بارہ سے اک اوسکا بیٹا گیا
نہ دیکھے کوئی تا صغیر و کبیر
میں آیا ہوں جس واسطے اے غلام
تجارت میں ہی فائدہ ایک بار
مرا ایک پیغام بہر خدا
تو یعقوب کو پہنچو کہہ کر پکار
ترے دام الفت کا وہ [illegible]
کہ احوال تیرا [illegible]
چاہ و [illegible]

کہا پھر یہ یوسف نے گریہ ہی ما
کہا ہی نبی نے کہ یوسف اگر
نہ ہوتی اوسے قید جز پنج سال
جھڑوکے [illegible]
اور اوس میں ہی اک شخص ناقہ سوار
جو ناقے نے یوسف کو دیکھا وہین
کہوں تجھسے کیا حال یعقوب کا
یہ احوال سنکر کے یوسف کو غم
وہ چہرہ جو تھا اوسکا مہتاب وار
سپر دل [illegible] لیکر عصا
کہا جب یہ یوسف نے بس مار اسی
پھر آیا وہ چلکر جھڑوکے کے پاس
کہا ارض کنعان میں ہی اک درخت
زمین [illegible] تازہ وہ شاخین [illegible]
وہ [illegible] غم سے اوسکی درخت
کہا میں نے دیکھا ہی ایسا درخت
لگا رونے یوسف پھر آواز کر
کہا اوسکو یوسف نے تو کس لیے
کہا فائدہ تجکو ہے کس قدر
جو بازو میں یوسف کے یاقوت تھا
کہ پہونچا [illegible] یعقوب [illegible]
یہ [illegible]
[illegible] مشتاق وہ
کہا [illegible]
وہ کنعان [illegible]

نہ جنتی مجھے خوب تھا یا خدا
نہ کہتا یہ ساقی سے تو ذکر کر
نہوتا زیادہ اوسے کچھ ملال
وہ بیٹھا ہوا سب کو تھا دیکھتا
وہ کنعان سے آتا ہی انسب شعار
گئی بیٹھ تسلیم کر بر زمین
کہ غم سے ترے اوسپہ کیا کیا ہوا
ہوا سخت یعقوب کا اور الم
ستارے لگے جھڑنے وان بیشمار
کہ دی اونٹنی کو وہاں سے اوٹھا
نہ تھی تاب اسوقت آزار اسی
کہا اوسکو یوسف ہو کر اوداس
یہ دیکھا کہ [illegible] اوسکی کہ درخت
جو اون [illegible]
دل اپنے میں ہر وقت نالان [illegible]
کہا پھر یہ دل کرکے اوسنے درخت
دل اوسکا ہوا غم سی زیر و زبر
یہانتک ہی آیا بیان کر اسے
جو آیا ہی اتنی مشقت تو کر
بسب خوب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پیغام [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]

ندا اوسنے کی جا کے یعقوب کو — پکارا پھر اوس حق کی محبوب کو
کہا مجکو یعقوب کی دو خبر — گئی کس طرف ہین مین جاؤن کدھر
کسی سے نہین بولتا وہ کلام — وہ روتی مین رہتا ہی ہر صبح و شام
مجھے جس نے بھیجا ہی وہ ہی غریب — ہوا داغ ہجران کا اوسکی نصیب
کہا اوسنے یعقوب کو جا شتاب — کہ آیا ہی قاصد سے اوسکا جواب
کہا ہی غریبون کا پیغامبر — کیا اوسنے اس جا پہ آ کر گذر
حکل گھر سے پوچھا کہ ہی کون تو — کہ آتی ہی تجھسے محبت کی بو
اکیلا ہی تنہا ہی بیکس ہی ب — نہین اوسکو غیر از جدائی نصیب
کہا مینے شکل اوسکی پاتھی نہین — پس پردہ یہ مجھسے باتین کہین
کہا مجھسے چاہی تو کرچھ سوال — کہا مجکو اوسنے دیا [illegible]
کہا ابن عباس نے یہ کلام — کہ دن قید کے جب ہوے سب تمام
کہا مجکو پہچانتا ہی تو کچھ — مین ہون کون اب جانتا ہی تو کچھ
کہا مین ہون جبرئیل روح الامین — فلک پر سے آیا ہون زیر زمین
مقرب ہی تو خاص درگاہ کا — امین اور رسول تو اللہ کا
تجھے رب ترا بولتا ہی سلام — لکھا صالحین مین ترا آج نام
ترا بندہ یعقوب ہی یا نہین — نشان اوسکا تجکو ملا کہین
کہا میری غربت کا کہیو تو حال — کہ ہم پر تجھ بن اوسکے کمال
ترے غم مین اوسکو کیا مبتلا — تری سر پہ زندان کی ڈالی بلا
زمانہ ہوا رنج کا اب تمام — چھٹے گا تو زندان سے اب صبح و شام
ہوا سات برس کا جب انقضا — رہا جس مین یوسف بغم مبتلا
کیا جبکہ یوسف نے [illegible] فروش — ہوا پھر تو دریائے رحمت کا جوش
اوٹھا چونک ہو مضطرب بیشتر — گرا تخت سے وہ زمین کے اوپر
خواصون نے دیکھا جو اس حال سے — کہا جا نجومی و رمال سے
نجومی و کاہن بڑے علم دان — جہانتک کہ ہین عاقلان زمان

سبھی تھی جو یوسف کی اوسنے سنا — قریب آکے بولی کہ یا[illegible]
کہا اوسنے بتلا کہ کیا کام ہی — کہ خشک اوسکا غم سے [illegible]
کہا مجکو بھیجا ہی مین ہون رسول — نہونا ذرا مجھسے دل [illegible]
غمین اور پر درد محبوب ہی — محبون کے ملنے سے مانو[illegible]
یہ سنتے ہی یعقوب رونے لگا — کہ آیا کہان سے یہ مجکو[illegible]
اوٹھا جلد اور گر پڑا پھر اوٹھا — پکڑ ہاتھ بیٹے کا وان [illegible]
کہا اے مسافر کہان ہی رسول — نہایت ہی اوسکا دین پا[illegible]
کہا اپنی آنکھون سے دیکھا اوسے — وہ کیسا ہی اب مجھسے بتلا[illegible]
کہا تجکو اپنا بتایا ہے نام — کہا ہان مجھے سے نہ بولا کا[illegible]
کہا ہو دعا میرے حق مین جو کی — کہ سہ موت آسان مجھپر[illegible]
تو جبرئیل آیا تھا یوسف کے پاس — بہت اوسکا چہرہ جو دیکھا[illegible]
کہا مین نہین جانتا لیک تو — بہت پاک صورت [illegible]
کہا مین نہایت ضعیف دار ہون — خدا ہی ترے [illegible]
[illegible] — کہا تجھ سے اچھی [illegible]
کہا پھر یہ یوسف نے روح الامین — تو کرتا ہی [illegible]
کہا تو ابھی ہی غم مین ہی مبتلا — خدا نے اوسے صبر [illegible]
کہا حکم اللہ کا یہ نہین — کہ تیری خبر اوسکو پہنچے[illegible]
کہ تا صبر کا تجکو درجہ ملے — طرح گل کے چہرا تمہارا [illegible]
کسی کام کو جبکہ کرتا ہی رب — اوٹھاتا ہی اوسکے لیے کچھ سبب
کہا یا الٰہی مین ہون اب غریب — کبھو مجکو ہوویگا جنت نصیب
ملک کو خدا نے دکھایا یہ خواب — کہ دل کو ہوا اوسکے بس اضطراب
نہ دیکھی تھی اوسنے کبھی ایسی خواب — نہ ایسا ہوا تھا کبھی [illegible]
وزیر اوسکے حاضر ہوے آ تمام — کہا شہ نے تم جتنے ہو خاص[illegible]
سب آوین یہان جو دیکھی ہی خواب — کہین اوسکی تعبیر مجھ سے [illegible]

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ

اور کہا بادشاہ نے مین خواب دیکھتا ہون سات گائین موٹی اونکو کھاتی ہین سات دبلی اور سات بالین ہری اور دوسری

کہا شاہ نے میں نے دیکھا یہ خواب
جو تھے سات واں ہوتیاں لا کلام
یہ آیت کا مجمل ہوا مدعا
لیا پانی اوسکا ہی نہر سے تمام
پھر آئیں وہاں سات گائیں یہاں
لگیں اونکو سینگوں تلک سب نگل
وہ داخل ہوئیں شہر میں آنکر
[illegible] سے پھر چری ہو گئیں
اور اک جو رہی وہ ہوا ہو گئی
نہیں ایسی سبزی میں کچھ بھی رہا
اونکے میں پھر اونہی ہی گئی میں سات
رطوبت جو تھی اونکی سب جذب کی
اور اک میں نے دیکھا ہے کہ [illegible]
ہرے ساتھ بیٹھا ہی وہ [illegible]
[illegible] اسکی تعبیر کا
بعد دریا کی تعبیر کرتے ہو تم
ہوئے سنکے کاہن [illegible]

کہ گائیں ہیں [illegible] بآب و تاب
انھیں کھا گئیں دبلیاں سب تمام
اب آگے ہی تفصیل اوسکی ذرا
نکل آئیں واں سات گائیں بہم
نہ تھا اونمیں جز پوست اور استخواں
بدن اونکا ویسا ہی تھا بے خلل
پھر آئیں وہ دبلی ہوئی گھر بگھر
کہیں کوئی تھی اور کوئی تھی کہیں
یکایک ہوا آسمان ہو گئی
کہیں ایسی سبزی جہاں میں نہیں
کہ ہیں سب کی سب خشک اے نیک ذات
ہوئی خشک گویا رطوبت نہ تھی
نہایت ہی خوش شکل اور خوش [illegible]

وہ گنتی میں ہیں سات اور سات اور
اور اک سات خوشے میں تازے ہرے
ملک نے یہ دیکھا کہ ہیں وہ [illegible]
وہ تھیں ہوٹیاں گوشت جنکا تمام
جو دبلی تھیں گائیں وہ دانتوں پہ آ
نہ کچھ گوشت کھانے سے زیادہ ہوا
وہ کرتی تھیں ہر وقت آواز سخت
گئیں [illegible] شہر کو چلا
اور اک سات خوشے میں [illegible] تمام
[illegible] آئی ہوئی تھی تمام
[illegible] خشک تازہ [illegible]
کیا خشک سب نے رطوبت کو [illegible]
[illegible]

نہایت ہی لاغر ہوئے سات اور
اور اونہی ہی خشک [illegible]
کنارے پہ ہیں اوسکے ڈنٹھل [illegible]
نہ تھا لاغری کا کہیں [illegible]
لیا سوٹے نے اونکو [illegible]
بدن پر وہی پوست سب خشک تھا
نہایت ہی [illegible]
[illegible]
نہایت ہی سبز اور شاداب تمام
نہایت ہی خوش رنگ [illegible]
[illegible]
[illegible]

يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ

اے سردارو [illegible] تعبیر [illegible] خواب کی

إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ

اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ

بولے یہ اوڑسے خواب ہیں اور ہم کو تعبیر خوابوں کی [illegible]

کہا سب نے ہیں یہ [illegible]
ہوا سنکے غصہ ملک اور کہا
کہا قتل سب کو اونسے تمام
تو سبکو کرونگا میں اک جا حلال
کہ یوسف کو تا قید سے ہو نجات
کہا پھر یہ ساقی نے جا شاہ سے

نہیں [illegible] ہم جانتے کچھ جواب
خزانہ [illegible] کو دیا
ڈرے سنکے یہ حال سب خاص و عام
میں چھوڑونگا نہ زندہ [illegible]
[illegible]

نہیں ہم یہ تعبیر [illegible]
[illegible]
کہا با قیدوں کو کہ تم [illegible]
لیا علم کو [illegible]
جب تھا خبر ہوئے سب صغیر و کبیر

[illegible]
[illegible] حال [illegible]
ہوا تنگدل شاہ غم میں اسیر
اگر [illegible]

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ

اور بولا وہ جو بچا تھا اون دو میں اور یاد کیا مدت کے بعد

إِنَّا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

میں بتاؤں تمکو اوسکی تعبیر سو تم مجکو بھیجو

کہا جسنے پائی تھی دوزخ نجات
کہ میں تمکو دیتا ہوں اوسکی خبر
مجھے بھیجدو تم سو زندان کو
سکے گا وہ تعبیر اس خواب کی
کہا شہ نے کیا ہے سے جانا غلام
کہا شہ نے جا پوچھ اس خواب کو
کہا مت دیا کر تو اب جلد جا
گیا پھر تو ساقی وہان دوڑتا
بھلائی تھی ابلیس نے تجکو بات
پھر اوسنے وہین سر کو اپنے جھکا
کہا تجھ سے چھوٹے مری نگاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو تعبیر کا حال پھیر تم سنو
ہو تسکین تب جان لو بات کی
کہ عالم ہی تعبیر رویا کا تمام
کہ تسکین ہو اس جان بیتاب کو
کہ ہوتا وہی ہے جو کچھ ہو لکھا
وہ لے سنئے وہ کی باتیں ازحیا
خدا کی قسم تیری ای نیکذات
خوشی ہو کہ یوسف سجدہ کیا
کہ تو بھی کبھی ہوئیگا بادشاہ
کہ جیسا کسی کو نہ آیا جواب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا شہ سے روکر کہ ہے اک غلام
میں اتنے دنون سے گیا اسکو بھولا
کہا اوسنے خباز کا سا احوال
کہا مجکو آئی ہی اوس سے حیا
تجھے اسپہ ہرگز ندامت نہین
جو یوسف نے دیکھا اوسی یون کہا
کہا عذر ساقی نے اپنا تمام
کہا مجکو سجدہ کیا کس لیے
مرے دل کو ہوتا ہی بالکل یقین
سو آیا ہون تجھ پاس تعبیر کو
[illegible]
[illegible]
کہا شہ سے ساقی نے کر حکم ہو
کہا تم جو بھولے اوسی یاد ہے
کہا اوسنے پھر جا کی یوسف بات
[illegible] تھی یاد اور شاہ کی
[illegible] یوسف نے مجکو تمام
پھر آکر کہ ساقی نے شہ سے کہا
[illegible] تعبیر اس خواب کی

کہا یاد گذری ہی برس جبکہ سات
مین تعبیر اوسکی کہون سر بسر
وہ ہی قید مین شاہ کے اک غلام
نہین تونے تو تا دل شہ ملول
اور اوسپہ جو گذرا تھا سارا احوال
ابھولا مین جو کچھ کہ اوسنے کہا
ترے اوپر اوسکی ندامت نہین
کہ انوا ستین اپنے منھ سی اوٹھا
ہوا خوش وہ یوسف علیہ السلام
بتا مجکو کرتا ہی تو جس لیے
ترے ہاتھ مین آویگی سرزمین
بتا خواب کی مجکو تفسیر
بلا کرکے اور ان کو پوچھا [illegible]
ہوئی سب کی سب ہم نے معلوم [illegible]
مین یوسف سی جا پوچھو تفسیر کو
وہ بیشک بڑا مرد آزاد ہی
کہ یوسف عجب اک ہی علم اور ذات
خبر اوس سی تھی ہر دل آگاہ کی
وہ ہی خوب معلوم سب لا کلام
سنا تھا جو یوسف سی سب ماجرا
کہ تسکین ہو جان بیتاب کو

[illegible] أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ

[illegible] اور سات بالی

[illegible] لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

[illegible]

یہی یوسف نے اراست گو — ہمین سات گایونین فتوی کہو
کہ سوکھی کو کھاتی ہین دبلی تمام — اور اک سات خوشے ہین سبز تمام

یہی سوکھی سواونسے لپٹ — کیا خشک نے ساری تازونکو چٹ
کہون جا کے لوگونسے مین اسکا حال — وہ شاید کہ سمجھین یہ تعبیر و فال

سچ کہہ نالس سمجھنے کو جان — اور اوسکے سب اصحاب بد دیکھو تان
کہا عائشہ نے کسی سے کہا — [illegible]

پہ نہین اوس سے البتہ بیچ — کہا جو کہ کہتا ہی ہوتا ہی سچ
کہا جن فرشتون کے سنکر سلام — کہین آ کہ کہا سنون ہی تمام

بات اونکی کبھی سچ بھی ہے — ملاتی ہین اک سچ مین جھوٹ کو
کہی پھر یہ یوسف نے ساقی سی بات — کہ کہہ جا کے یون شہ سی اے نیک ذات

شہر پر آئیگی کچھ بلا — اودکھاویگی خلقت بہت سی جفا
جو ہین سات فربہ گائین تمام — برس سات آوینگے اچھے تمام

لاون مین سب چیز ارزان بہت — ملے سبکو بس آب و دانہ بہت
پھر اس بعد ہو خشک سالی تمام — برس سات تک ہوئے گی [illegible]

خوشے جو ہین سبز ایسے مراد — ثمر اور کھیتی ہے باران و باد
اور ان خشک خوشون سے ہین سات سال — مراد اونکو جان [illegible]

کھیتی ہے اون مین آب و ہوا — گرانی ہو غلہ کی بے انتہا
جو کھایا ہے فربہ کو لاغر نے آ — مراد اوسکی [illegible]

ہو پہلے برسونکا حاصل تمام — وہ اوس خشک سالی مین کھاوین انام
اسیطرح خوشونکا تو حال جان — دیا خواب کا یکجھ مین سب [illegible]

ہین آکے ساقی نے آدمی خبر — کہا شہ سے قصہ وہ سب سر بسر
کہا شہ نے جا پھر یوسف کو یاں — کہ پھر خوب کر اسکے اندر بیان

ملی اوسکا حیلہ بتا ہمکو اب — بچین آفت قحط سے سب
بنی نے کہا مجھکو یہ عار ذات — یہ ہمجھتی تو کرتا [illegible]

لیتا مین ہرگز بھی تعبیر خواب — وہ زندان کا جبتک کہ رستا عذاب
پھر آ تیسری بار ساقی شتاب — دیا جو کہ پوچھا تھا [illegible]

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ

کہا تم کھیتی کروگے سات برس لگ کر سو جو کاٹو اوسکو چھوڑ دو اوسکے بال مین مگر تھوڑا جو کھاتے ہو

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ

پھر آوینگے اس پیچھے سات برس سختی کے کھاوین جو رکھا تھا اونکے واسطے مگر تھوڑا جو روک رکھوگے

کہا پھر یہ یوسف نے اے [illegible] — کرو کھیتی بونیکا دل مین خیال
بطور اپنی عادت کے بونا زمین — زراعت کرو جیسے ہے بالیقین

جو کاٹو تو خوشے ہی مین چھوڑ دو — نہ دانا نکالو نہ توڑو اوسے
مگر اوس مین تھوڑا جو کھاؤگے تم — اوسے کاٹ کر کام لاؤگے تم

پھر آوینگے بعد اوسکے سال سخت — برس سات ہونگے وہ نہایت کرخت
جو پہلا ذخیرہ ہوا اوس سال مین — اوسے کھاؤگے تم [illegible]

ذخیرہ وہ ہوگا اونھین کے لیے — کہ خلقت اوسی کو کھاکے آخر جیے
مگر اوس مین تھوڑا جو باقی رہے — ذخیرہ [illegible]

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ [illegible]

پھر آوے گا اس پیچھے ایک برس اوس مین مینھ پاوین گے لوگ اور اوس مین رس نچوڑین گے ف

پھر اوس بعد آویگا اک سال اور — کہ ہوا اوس مین لوگونپہ بارش کا دور
اور اوس سال مین ہوی سبکو نجات — کہا بعض نے ایسا ہی نیک ذات

کہا ہے جو قرآن مین یعصرون — مین قول اس مین بعضونکا تم سی کہون
نچوڑینگے سب تیل کو تلونسے — وہ زیتون سی روغن [illegible]

اور انگور سی لیوین شیرہ نچوڑ
ہوا دل پہ شہ کی یہ سنکر یقین
کہا شہ نے لاؤ اوسے میرے پاس
بچھا فرش دیبا کا اور اک ہزار
سبھی اپنی لشکر کو بھیجا تمام
سنگ لیکے خلعت کو یوسف کو پاس
نجا او نکا زندان سی ہرگز نکل
اسی طرح احمد ہمارے نبی
بشارت یہ یوسف کو پھر آکر دی
بلا مصر کی عورتون کو تمام
پھر آیا جو پاس اوسکے شہ کا رسول
کراپنی ملک سے یہ جاکر سوال
جنھون نے کاٹی ہین ہاتھ اپنی آ
طلب کر کرے شہر اک ہی سوال
رہ یوسف کی جانب دیکھا بد گمان
نبی نے بہت سا تعجب کیا
کیا صبر یوسف نے اور یون کہا
میں جلدی سی [illegible] کرتا قبول
کر [illegible] جہاں ہی رب

نکالین عرق سارا انگور توڑ	کہا آکے ساقی نے سب شاہ سے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اسکو میرے پاس

کنیزک کو بھیجا کر اوسکا سنگار	اور اوتنی ہی اور بانہار بھیجیان
کہ ہون پیشوائی مین سب خاص و عام	مکان مصر سے جا یہ فرسنگ تھا
کہا چل برائی تری ساری اس	کہا جب تلک باقی قیدی تمام
اسی جا پہ بیٹھا رہون تا اجل	کہا شہ نے زندان کو خالی کرو
نہ داخل ہو جنت مین ہرگز کبھی	رہی ایک بھی اونکی مدت نہ گر
کہ او قیدیون کی رہائی ہوئی	چل اب شاہ کی پاس پھر یون کہا

فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ

پھر جب پہونچا اوس پاس بھیجا آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند پاس

فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

اور پوچھ اوس سے کیا حقیقت ہے اون عورتون کی جنھون نے کاٹی اپنی ہاتھ

کہ یوسف پہ گذرا کس طرح حال	کیا اسلیے تھا یہ یوسف کا کام
تجسس میں تھا اونکا امتحان	کیا صبر یوسف نے جو روز چند
کہ یوسف کو قاصد نے جسدم کہا	کہ چل شاہ کرتا ہے تجکو یاد
کہ ہٹ کر کے اولٹا تو شہ پاس جا	اگر مجھ پہ ہوتی یہی واردات

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

میرا رب تو اونکا فریب سب جانتا ہے

پاکی کہا اوسکے ہی شاہ نے	کہ آوین وہ سب عورتین مصر کی

کیا اوسکو آگاہ اس
سوا اسکے تعبیر اسکی
بغیر اوسکے دل ہی ہمار
کہ یوسف کی خدمت میں جا
کہ یوسف جہان قید ولنا
پچھڑین گے سب قید والا
کوئی اسمین اسوقت قیدی
جہنم مین جلتا یہ باور
مرا اور باقی ہی اک
کہ کاٹی ہین ہاتھ اپنی اون سب ذ
کہا اوسنی پھر جا مین ہون ا
کہ کیا مصر کی عورتون کا ہی حا
کہین گی وہ سب شاہ سے
اور اٹھے شاہ کے دل سے
نبی کو ہمارے نہ آیا پسند
برآوے گی سب تیری دل کی
نکرتا مین تاخیر کی کوئی بات
نہ جاتا کبھی پھر کے والسی سوا
وہ دانا ہی جانی ہی جو کچھ ہی سب
زلیخا بھی اور وانکی جتنی یہ تھو

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ

کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تمنے پھسلایا یوسف کو اوسکے جی سی بولیان حاشا للہ ہمکو معلوم نہین اوس پر کچھ برا

کہو کس طرح حال تھا سب کا سب	کیا جبکہ یوسف کو تمنی طلب	[illegible] جو کچھ گذرا تھا	[illegible] سوال
نہین راست کہنے مین کچھ ہمکو باک	زنا اور بدی سے وہ بالکل ہی پاک	خدا سے کہ یوسف کی ہو بدنگاہ	[illegible] مین پناہ

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

بولی عورت عزیز کی اب کھل گئی سچی بات مین سنے پھسلایا تھا اوسکو اوسکے جی سے وہ سچا ہے

ف ۲

کہا پھر زلیخا نے اوسوقت آ
یہ سنکر کے قصہ پھر آیا رسول

کہ ظاہر ہوا حق اب اوسدم جو تھا
کہا اوسنے یوسف ہے سچ بول

کہا مینے تھا اوسکو دل سے طلب
کہا اسلیے تجکو واپس کیا

وہ سچا ہی جھوٹی کہ بات کب
کسی طرح شک شاہ کے دل سے جا

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

یوسف نے کہا اتنا اسواسطے کہ وہ شخص معلوم کرے کہ مینے چوری نہین کی اوس عزیز کی چھپ کر اور یہ کہ اللہ نہین چلاتا فریب دغا بازونکا

یہ جانے کہ مینے خیانت نہ کی
نہین کید کو اونکی ہوتا فروغ
خیانت ذرا مجھ مین ہوتی اگر
تو حاضر تھا اوسوقت روح الامین
بتا یہ خیانت ہوئی یا نہین
نہین پاک کرتا ہون مین آپ کو
کہ تحقیق ہے نفس امارہ بد
مگر جس پہ رحمت کرے میرا رب
کہ تحقیق ہیگا مرا رب غفور

مین سمجھی بہت اوسکی عزت گئی
چمکتا نہین اونکا ہرگز دروغ
فضیحت مین ہوتا یہ باور تو کر
فلک پر سے آیا تھا زیر زمین

او بیشک کسے خدا راہ دیتا نہین
فضیحت کرے اونکو جلدی خدا
کہا ابن عباس نے یہ کلام
کہا اوسنے یوسف نہین جانتا

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ

اور مین پاک نہین کہتا اپنے جی کو جی سکھاتا ہی برائی

إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ

مگر جو رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان

رحیم اور کریم ہے اوسیکا ظہور
ہوا شاہ پر جب یہ روشن تمام

خیانت جو کرتے ہین ہین نہین
خیانت کی اونکو ملے ہے سزا
کہ یوسف نے جسدم کہا یہ پیام
زلیخا یہ تو نے کیا قصد کیا
کہا پھر یہ یوسف نے روح الامین
کہ مجھسے کسی ڈھب برائی نہو
بھرا ہی بدی سے زیادہ زحد
بچاوے بدی سے اوسی کے سبب
کہ یوسف کا ہے سب امانت کا کام

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس مین خاص کر رکھون اوسکو اپنے کام مین

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس آوے
پنہایا تھا یوسف کو دیبا حریر
وہ کانو مین اسطرح بالا پڑا
اور آنکھو مین سرمے کی تحریر تھی
روایت ہے کعب ابن احبار سے
اندھیرے مین او رتو مرا نور تھا
طہارت مری تو ہی اور ہی انیس
نہو جسکے گھر اوسکا تو ہووے گھر
یہ کہکر کے زندان کے در پر تمام
یہ زندان ہے البتہ دار البلا

کسی طرح سے اب نہو پاس آوے
کھنچی اوسپہ ہر جا سنہری لکیر
گویا ہمسے تھا گرد ہالہ پڑا
کھنچی ایک غمزے کی شمشیر تھی
کہ زندان مین جسوقت یوسف چلے
مین سب نور سے تیرے معمور تھا
وہ گھر خاک ہے جب نہووے رئیس
نہو تجھسے بد کوئی باور تو کر
لکھین اپنے ہاتھ باتین کیا اختتام
خوشی شمنون کا نہ غم آ رہا

کرون اوسکو خالص مین اپنے لیے
جڑاؤ تھا یاقوت سوتی ہین سب
وہ ہاتھو مین سونے کی کنگن عجب
وہ منھ چاند سا اوسکا پر نور تھا
[illegible] زندان سے یوسف کو آئی ندا
مین البتہ تھا آہ وحشت کا گھر
جواب اوسکو یوسف نے ایسا دیا
[illegible] نے تجھے بخشا ہے سب نجات
[illegible] زندان کو جانو ہے زندونکی قبر
[illegible] ملی ہے آزمایش کی جا

کہ کام اوسنے وقت کے کیا کہا ہے
وہ کانو مین بالا پڑا اک غضب
کرن جیسے ہو گرد سورج کے سب
گویا اوپر سے سب وہ معمور تھا
کہ تھا مین [illegible]
[illegible]
[illegible] ہی اور بدی رہنا ترا
نہ گذری ہی تیری پاس اک [illegible]
نہین ایک دم اوسمین ہوتا [illegible]
یہ لکھکر [illegible] یوسف چلا

گیا تین دن بیچ مین کل مقام
کہ تھا چار فرسنگ جانا تمام
زمین کو سطر وہ سب تر درست کی
زمین عنبر و مشک کا فرش کی
جب آیا وہ دربار مین شاہ کی
ستاری ہوئی گرد اوس ماہ کے
اوٹھا شاہ تعظیم کو دیکھکر
ہوا جبکہ وہ ماہ سا جلوہ گر
رکھا سر پہ تاج شہان اپنے ہاتھ
بٹھایا اوسے تخت پر اپنے ساتھ
وہ تخت اوسکا تھا تیس گز کا جو طول
اور عرض اوسکا بیس گز کا تھا
وہ تھا فرش اوپر تلے تیس تو
لگے اوسکے موتی ہر اک طرف سے
نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سان
بہت صاف شفاف تھا بیگمان
چمکتا بدن وہ بصد تاب تھا
جگہ سایہ کے نور مہتاب تھا
کیا پھر یوسف نے سب شہ سے کلام
کہ ستر زبان کو وہ جانی تھا تمام
کہا پھر یوسف نے عبری زبان
کیا شاہ کا اسمین کچھ امتحان

زلیخا نے خدام بھیجے کئی
کہ جا راہ مین اوسکی بچھین سبھی
خوشی سے ہوئے تین دن ایک دم
ہوئے تین دن ایک ساعت کے ہم
خدا سے طلب خیر کی اوسنے کی
کبھی سے پناہ اوسنے چاہی نہ تھی
لیا اوسکو چھاتی سے اپنی لگا
وہ ما بین آنکھون کے بوسہ دیا
نہایت ہی اکرام و تکریم کی
بہت اوسنے یوسف کی تعظیم کی
بچھا اوسپہ اک تخت تھا اوسپہ فرش
زمین سے چمک جسکی ہوتا بعرش
نشست آگئی یوسف کی اوسپر بھی
نظر شہ نے یوسف کے چہرے پہ کی
رخ اوسکا تھا آئینہ سان با کلام
نظر آئے سب شی کی صورت تمام
کہا بادشہ نے جو ستر زبان
تو سجدہ مین یوسف کو کرتا بپا
فصاحت بلاغت سے یوسف نے کی
جواب اوسکو ہر اک زبان مین دیا
نہ سمجھا زبان کو کہا کیا ہے یہ
نہین جانتا مین بتا کیا ہے یہ

کہا اسکو کہتے ہین عبری زبان
نہین جانتا تو اسی بیگمان

فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ف

پھر بات جیت کی اوس سے کہا سچ تو آج ہمارے پاس جگہ والا معتبر

کیا شہ نے یوسف سے جس دم کلام
جواب اوسکا سن بادشاہ نے
کہا آج سے تو ہمارا امین
ابھی تجکو تاج خلافت دیا

ہوا یوسف اب تو مکین اور امین
جگہ اپنی اوسکو سلطان نے دیا

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ

یوسف نے کہا مجکو مقرر کر ملک کے خزانوں پر مین نگہبان خبردار ہون

دیا پھر یوسف نے اوسکو جواب
خزانے ہین جتنے زمینکے سبھا
زمین کا جو ہی مصر کے سب خراج
مقرر مجھے کردے تو اسپر آج

کہ بیشک کہ دانا نگہبان ہون
جو ہی خیر خواہی وہی ہین کہون
علیم اس لیے اس جگہ پر کہا
کہ اوس جا پہ خلقت کا انبوہ تھا
ہر اک ملک کی خلق ہون جو کبھی
تھی ہر اک زبان دوسری سے جدی
کہا اسلیے ہون حفیظ و علیم
سمجھتا ہون مین سب زبان و قدر
کہا شاہ نے تو ہے مالک تمام
زمین کا ہری اور خزانے کا کام
نبی نے کہا میرا بھائی اگر
طلب خود نکرتا زمین مصر
اوسی وقت ہوتا ہوا اک تمام
زمین مصر کی ہوتی یوسف کے نام
برس ان کی تاخیر تھی اس سبب
کہ شہ نے کیا آپ جاکر طلب
گیا جبکہ اک سال اوسپر گذر
بلا شہ نے یوسف کو تب اپنے گھر
دیا تاج و شمشیر اور اپنا تخت
کہ سونیکا تھا اوسکا اسباب سب
اور اک سائبان اوسپہ سونیکا کام
سکل تھا یاقوت و در مین تمام
بٹھایا ملک نے اوسی تخت پر
دیا سونپ اوسے اپنا گھر
ہوا آپ معزول اور اپنی جا
خوشی دل سے یوسف کو قائم کیا
اوسی شب مین پائی ملک نے وفات
گذری سلامت ملک پر
ہوا مصر سردار یوسف کا سب
ہوئی اوسپہ بیحد عنایات رب
نہ یوسف نے کنعان کو جا پایا
زمین مصر کی ملک سے تھا
سبب یہ کہ کہا ناسبت تھا تمام
بڑی حشمت و ملک عزت کا کام
اوسی جا پہ یوسف کو حاصل ہوا
وہ کنعان مین اک تنگ

بیطرح سو من کی نکلی ہر جان
...ادن کہ کافر کو ہووے عذاب
باکر عبادت میں تیری گردن
ہا اوسپہ الطاف و انعام خوب
ہے اوسپہ انعام و اکرام خوب
اجبکہ یوسف ملک کا مشیر
ہر سال اتنی بارش ہوئی بیشمار
جنگل ہوا کوہ و دشت و [illegible]
لے بیل اور کھیت اور بیج سب
یہانتک کہ تھا مصر میں کی نہ دمنہ
گیہون اور چاول مسور اور جو
بہت سی بنائی ضیافت کے گھر
ہوا بھوک سے مصر لونکا یہ حال
وسی نیم شب میں ہوے ست خستہ
یا قحط اسطرح کا وان نمود
روایت ہی اوس سال [illegible] غصہ ہو
تو ہر اک کی بنا گھر میں آیا زمین
سو جبریل سنے دی ہر گھر [illegible]
روایت ہی یہ بھی سنی ہی [illegible]
بلا کرسکے یوسف کو تھا [illegible]
سن آواز نسبا کو [illegible]
یہ سنتے ہی تیار اوسنے کیا
یہ تھا منتظر ہی کہ پیغام ہو
رکھے شاہ کے آگے وہ خوان سب
ہوئی کچھ نہ اوس سے غذا بھوک کم

خدا کی جو رحمت کو دیکھے نشان
وہ دیکھی ہو جب جہان بالکل خراب
بہت تجھسے دنیا میں جا کر دون
بنایا پھر اوسکا سبھی کام خوب
قیامت میں دے اوسکو انعام خوب
ہوئے اوسکے تابع صغیر و کبیر
نہایت ہی کثرت میں کھیتی ہوئی بار
زراعت کریں ہر جگہ کی اوپر
کیا شہر اون سبکو کرکے طلب
لیا گھاس اور بھس کو یوسف نے گھیر
چنا اور جینا ہر اک نوع نو
کہ حفاظت کرے اوس میں اکر گذر
کہ ہر اک ہوا تن میں شکل ہلال
لگے ہیچنے بھوک سے گھر گھر
ہر اک گھر کا ٹوٹا تھا سب رو بود
وہ ایک نے یوں حکم جبرئیل کو
کہ بھوک اور قحط اب تمہیں پر رہے
کہ تھا ہلے یہ تمہیں پہ مسلط کیا
کہا تھا جو کھانیکو گھر میں عزیز
کہا اوس سے قصہ یہ سو کر اوداس
کہ کھانا بہت سا پکا کر کے لا
وہ لایا جلد یوسف کی آگے دھرا
وہان جلد ہو کر پکا کر چلے شاہ کے گھر
کیا بھوک کا اوسنے شاہ نے غضب
وہ کھانا سبھی کھا گیا ایک لقمہ

وہ دنیا کا ہٹنا نہیں مانگتا
تو کہتا ہو دنیا نہ [illegible] بار مجھے
نکالا جو یوسف کو زندان سے
اسیطرح زندان [illegible] دنیا [illegible]
کیا تھا جو یوسف [illegible]
جو لاتی کے ہوئے [illegible] وہ سات سال
دیا حکم یوسف نے اور اذن عام
لیا مال یوسف نے غلہ تمام
کہ لیتی میں [illegible] کا [illegible] اب
کہ پیدا نہو [illegible] بھس اور گھاس
بھری [illegible] سات شہر
گئے جب گذر وہ خوشی کی برس
گئی سال کے [illegible] نیم شب
[illegible] بھوک کی اک کا [illegible] ہوک
[illegible] سنا
[illegible] تمام
[illegible] سال
کیا [illegible] جمع
جو [illegible] سب کھا گیا
روایت [illegible] وہ غذا
[illegible]
کیا [illegible]
دیا [illegible] آ
وہ کھانا کھا [illegible] تھا
کہا اوسنے یوسف کو تدبیر کر

وہ دنیا کو سمجھے ہو دار الفنا
[illegible] تو سمجھ
ملک [illegible] پریشان
[illegible] نہیں [illegible]
[illegible] تھا خیال
کہ غلہ رہے [illegible] کمال
زراعت کریں [illegible] تمام
دیا حکم خلقت کو اوسوقت عام
جو باقی [illegible] خوشوں میں سب
[illegible] جمع کر اپنے پاس
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
ہوئی بھوک [illegible] غضب
پکارے [illegible] بھوک
[illegible] مصر [illegible]
[illegible] تمام
کہ بھوک [illegible] ہلال
لگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] پکار
گئی [illegible] کھانے [illegible] شتاب
گیا [illegible] رہی مست
[illegible] بھوک کم ہو [illegible]

پڑھی اوسنے بسم اللہ اکر تمام
گرانی جو غلے کی خلقت پہ تھی
شکم سیر ہو کیون تو کھاتا نہین
کہا پھیر یوسف نے سب کو بلا
برس سات تک مینہ تھا نے ہوا
تھے یوسف سے سب کرتے کھانا طلب
نہ سونا نہ چاندی رہی گھر مین
لگا جبکہ اسکو برس دوسرا
مواشی گئے تیسرے سال مین
زمین اور رہے کہ جتنے تھے گھر
پھر اوس سال ہفتم مین ہر ایک آ
خریدا او نھین سب کو نیکی کی تاج
کہا اب ترا مصر ہو یا کو غلام
شکم سیر گر مجکو دے تو طعام
دیا ہو خدا نے اوسی حکم تب
دیا آنکہ تھی جو کہتے غلام
کہ جتنے ہین مصری ہے سب غلام
کہا جو کہی مین کرون او نکے ساتھ
فقط یہ کہا تھا مین اسواسطے
خدا سے روا میری حاجت ہے آج
کہا شدہ مجکو مین مالک کیا

دیا ہاتھ سینے پہ رکھ لا کلام
نہ یوسف نے شکم سیر ہوتا کبھی
کہا مجکو یہ کام بھاتا نہین
نہ ابھی زمین کو کچھ بھی ذرا
زمین سخت تھی آہنین جن ترا
وہ بیچے تھا غلہ کو ہر روز و شب
کہ تا اور غلہ وہ یوسف لئے لین
جواہر کے بدلے مین غلہ دیا
ہوئی پھر تو خلقت بہ سکل ہنا
بکے پانچوین سال مین سر بسر
بتصریح یوسف سے یون جا کہا
خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج
تری عبد مصری ہوے سب تمام
تو تیرا ہوا آج سے مین غلام
شرا اور بیع حر کی جائز ہے اب
رکھا او نکے اوپر غلامی کا نام
تو کہتا ہے کیا اسمین ہے سکنام
بھلائی برائی ہے اب میرے ہاتھ
کہ ہر اک اس آفت سے آخر بچے
نہین چاہیے مجکو اب تخت و تاج
تجھے تاج اور تخت سب کچھ دیا

اور سیدھی ہوئی بھوک اوسکی فرو
کہا او نے یوسف تو مالک ہے اب
بھر ان بیٹ اپنا تو مجکو کہ سب
زمین پر جمی کی نہ اب کوئی شے
ہوئی قحط کی جبکہ سختی کہا
جو پہلا برس تھا تو اوسمین تمام
خزانے مین یوسف کے آیا تمام
جواہر تھا یا خز و دیبا حریر
جہانتک کہ تھین ہانڈیان اور غلام
چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
کہ بیچے ہین ہم جان کو اپنی تمام
ندا آئی یوسف کو اک غیب سے
روایت ہے اک شخص نے یون کہا
روایت اگر بیع کی ہے صحیح
کہ جسطرح مشرک کی بیع اور شرا
خریدا جو یوسف نے خلقت کو سب
کہا سارے ہم ہین او وہین اک تلم
کہا تو ہی مالک جو چاہے سو کر
کیا مین نے آزاد سب کو تمام
مگر یہ کہ جو حکم جاری کرے
جو ہے حکم حق اوسکو کرتا ہے تو

نہ تھی اور کھانے کی کچھ جس
جو کچھ بھی مصر مین ہے وہ تیرا ہ
رکھوں یاد تا ہو کے خوش
کہ خشکی زمین پر بہت سخ
ہوئی بھوک سے خلق سب
لیا بدلے غلہ کے نقدی
کہین مصر مین تھا نہ نقدی
لگے بیچنے سب اسبا
بکے سال چوتھے مین د
لگے بیچنے سارے غلہ
ہوے آج سے ہم تمہارے
غلام اپنا سمجھے تجھے
کہ یوسف مین سمجھا
تو دو طرح ہوگی
خدا نے رکھی موسنون
کہا شاہ سے بیاکے احوال
تری عبد ہین جہان کے سا
کہا مین نہین جانتا ہو
دیا مال و اسباب سب ا
تو اسمین ہے میری انتظار
سوا اسکے میری نہیں

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُ

اور یون قدرت دی ہمنے یوسف کو اوس زمین مین جگہ پکڑتا اوسمین جہان چاہے سو پہنچاتے ہین ہم اپنی رحمت جسکو چاہین اور ضایع نہین کرتے ہم نیک بھلائی د

اور ایسا ہی یوسف کو مالک کیا
جسے چاہین دیوین بزرگی بڑی

زمین پر اوسے حکم ہمنے دیا
لگا دیوین رحمت کی اوسپر جھڑی

جسے چاہے اونمین سے آرام دے
کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہین

زمین جس پہ چاہے وہ قائم
ثواب اوسکا ہرگز نہ جاوے ک

کہا حق نے یوسف کو محسن سبب
مین اوسکا بتاؤن تمھین عجب
کبھی وہ اکیلا نکھاتا طعام
ہوا محسن اسواسطے اوسکا نام

کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
بغیر اوسکی ہرگز نہ دھوتا تھا دست
نبی نے کہا جو کہ ایمان دار
گیا اوسکی گھر میہمان ایکبار

نظر اوسنے کی منہ پہ مہمان کے
نہ دوزخ کی آگ اوسکی تن کو لگے
کسی کے جو مہمان آتا ہی گھر
فلک پر سی رزق اوسکا آتا ہی تر

نہ کھاتا ہی رزق اہل خانہ کا آ
خدا اوسکو رزق دیتا ہی اوسکا جدا
پھر اوس گھر سے مہمان جاتا ہی جب
گنہ اوسکے بخشے خدا سب کے سب

خدا واسطے جو کھلاوی طعام
نبی نے کہا لیک باذن عام
گنہ اوسکی بخشے گئے سب کے سب
گویا پیٹ سی ماں کی نکلا ہی اب

جو مہمان کو کوئی کھانیکو دے
تو ہر لقمے پر اک نکوئی ملے
نہ دیکھے وہ جنت کو جبتک تمام
مرگیا نہ مین سُن تو اسی نیک نام

جو کوئی خدا سے رکھی دوستی
وہ کھانا کھلانا نچھوڑے کبھی
ثواب اسکو اللہ عمر بھر کا دے
گویا اوسنے روزے رکھے عمر کے

خدا کی کیارہ مین گویا جہاد
ہوا جو کہ مہمان سی دل سی شاد
ہزاروں شہیدوں کا پاوی ثواب
نہوا اوسکو دوزخ کا کچھ بھی عذاب

جناب علیؑ سے کسی نے کہا
کہ دنیا مین بہتر ہی سب شے سی کیا
کہا ضیف اور سیف اور صوم صیف
جو چھوڑی کوئی اونکو ہی اوسپہ حیف

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝
اور نیگ آخرت کا بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور رہے پرہیزگاری مین فـ

ہی البتہ اجر آخرت کا بھلا
مگر جسکو ایمان ہی اور اتقا
مراد اس سے یہ ہی کہ یوسف کو آج
کہی ہی خدا یون دیا ہمنے راج

پھر اس سے بھی زیادہ قیامت مین ہی
اسی طرح ہوا اجر اوس شخص کو
جو پیرو ہو یوسف کا ایمان مین
کرے صبر دنیا کے زندان مین

کرے صبر رنج و بلا پر مدام
اطاعت مین حق کی ہی صبح و شام
روایت ہی اک روز خیر البشر
گئے بیٹھ مسجد مین وہ آن کر

یہ دیکھا کہ مسجد کی دیوار پر
پرند آکے بیٹھا ہی اک جانور
لیے چونچ مین اپنی بیٹھا ہی گل
گئی اوسنے آوازین کین متصل

نبی نے سنا تو تبسم کیا
سو یاروں نے پوچھا سبب اسکا کیا
کہا جانور نے کہی ایسی بات
کہ آیا تبسم مجھے اوسکے سات

یہ کہتا ہی گل اپنی منقار سے
جو دریا مین ڈالون نہین اسکو بہو
کبھی اوس سے دریا مکدر نہو
کدورت اوسے کچھ میسر نہو

اسی طرح رحمت خدا کی تو جان
کہ دریا ہی بے انتہا اوسکو مان
گنہ تیری امت کے ہین اسقدر
مری چونچ مین گل ہی جسقدر

دو رحمن ہی اور غفور رحیم
یہ بندے گنہگار گو ہین عظیم
گنہ اونکی حق کی صفت کا ادھر
نہ غالب کبھی ہو [illegible]

اسی قحط سالی مین اک عزیز
ہوا اسطرح [illegible]

رجوع بقصہ

کیا اختیار اوسنے دار البقا
رہا تخت شاہی یہ یوسف کا
جہانتک کہ تھی ملک مین بادشاہ
[illegible] یوسف کی رہ

ہوئی ساری سرکش ذلیل اور خوار
ہوا مصر مین اوسکا کل اختیار
کیا سب سے یوسف نے ایمان طلب
جہانتک کہ تھے لائی ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم
عمارت کا شہر [illegible] کا تھا کار گرم
نچھوڑا کسی جا کو اوسنے خراب
جہان روشنی مین ہوا آفتاب

قصہ زلیخا

روایت ہی دل مین زلیخا کے ڈر
ہوا یہ کہ ڈالے مجھے قتل کر

وہ یوسف کو کرتی تھی اپنا جو رام
اسی سی ہوئی تھی وہ بدنام تام
گئی بھاگ وہ خوف سی جان کے
عدو شاہ کو اپنا [illegible]

ہوا قحط جو یہ کئی سال کا
ہوئی پشت زخم اوسکی شوکرن
تو بہی ہوگئی اوسکے سارے [illegible]
وہ چھپن برس مین ہوئی پیر زال
وہ کرتا تھا انصاف مظلوم کا
سوارین کا دل مین یہ [illegible]
کہ اسوقت ہونگا یوسف سوار
اور اتنی ہی ہوتے تھے پشت و پس
یہ کہتی تھی خلقت اوسی دیکھکر
زلیخا کا اوسوقت یہ حال تھا
ندا کرتی یوسف کو رو رو کے وہ
[illegible] اوسکا ہر گز نہ کہتا تھا حال
سبھے خاک مین یہ تو بیٹھا
غبار اوسکے لشکر کا آنکھون [illegible]
سواری جو یوسف کی جاتی گذر
اسی طرح [illegible] سال
[illegible]
عبادت مین یوسف کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اوتر آیا اتنے مین روح الامین
[illegible] یوسف نے اوسے کہا

لیا سب نے غلہ زر و مال کا
کہ تھی غم کے تیرونکی ہر دم نشان
نہایت ہوئی وہ ضعیف و نحیف
[illegible] پہ سب اوسکے لٹکتی تھی کھال
وہ غم دور کرتا تھا مغموم کا
تو اک تھا گھوڑا تھا نہ شہر [illegible]
ہر اک اپنے گھوڑے کا کرتا سنگار
ہوئی سارے چار لاکھ اور بس
کہ تھا ہونہین یہ ہی بہت جلوہ گر
کہ جبہ پہن کرکے وہ صوف کا
لہو سے نہا اپنے کو دھو دھو کے وہ
کہے یہ زلیخا کہ اسکو خیال
طرف تیری جو یوسف کی آوے ہوا
خدا کی [illegible] قدرت یہ دیکھو ذرا
[illegible] وہ گھر پے با چشم تر
لگا اوسکا ہونے بہت تنگ حال
مرا کھو یا سب مال و ملک زر
[illegible] کرتی تھا مال و زر
محبت مری [illegible] تو یوسف کو اب
زلیخا کے دل مین ہوا اضطراب
تو آیا یہ آواز یوسف کے پاس
[illegible] تو ذرا
[illegible] تمام
کہا حکم ہی یہ خدا سے [illegible]
کہ لہ کون ہی اور ترا حال کیا

یہانتک لیا ہو گئی سب فقیر
گیا اوسکی آنکھونکی پتلی کا نور
عبادت بتونکی وہ کرتی مدام
مہینے مین ہوتی تھی یوسف کی [illegible]
ہر اک جا پہ وان ہر معروف تھا
اوسی جھیجتا پہلے کسنی کو زین
نکلتا تھا جب [illegible] گھوڑے تمام
ہزار آگے چلتے تھی جو [illegible]
بڑا اسلطنت کا کیا اہتمام
کمر اپنی رسی سے تھی باندھتی
زبس ہوویں تھا خلق کا ازدحام
زلیخا یہ داتی سی کہتی مدام
پڑے میرے اوپر وہ لشکر کی خاک
خاک مونکی سر پہ ہی شاہی کا تاج
بتون سی یہ احوال کہتی تمام
کہا ایکدن بت سی ہو تنگدل
دیا اوسکو جو تھا وہ [illegible]
یہ کہکر کے اوس بت کو توڑا تمام
یہ کہکر کے آئی وہ گھر سی نکل
بہت رو کے کی اوسنے آہ [illegible]
سنا اوسکی یوسف نے آواز کو
خدا واسطے مجھہ پہ کر تو کرم
لگا چلنے اوسکو وہین چھوڑ کر
اوتر اپنی گھوڑے سے [illegible] اسکا حال
لگی کہنے ایسا تو ہی بے خبر

بدن سے نہایت ہوئے تھی جدا
بہت آ گیا [illegible]
اونھین سجدہ کرتی تھی و صبح [illegible]
کہ تھی [illegible] نکلنے مین خاتمت کی [illegible]
بہت منع بدعت پہ مصروف تھا
وہ جب لوٹتا ہوتا اسکو یقین
یہین [illegible] اوسکی ہو مدام
نشان [illegible] اوسکے گھوڑے کے آگی [illegible]
خدا اسکے کیا شاہ [illegible] غلام
وہ رستے مین یوسف کی [illegible]
نہ سنتا تھا یوسف کچھ [illegible] کلام
کہ جس جا پہ ہو خاک اوڑتو [illegible]
[illegible] کے سبب [illegible]
جو تھے شاہ او [illegible] گیا گھر [illegible]
کہ [illegible]
کہ تجکو نہین [illegible] سنگدل
کہا یہ بہت ہی [illegible] نام
خدا سے لگی [illegible] کا نام
کہ بیٹھی [illegible] راہ مین اب تو چل
نکالی اک آواز دل سی کرخت
کہا اپنے لوگونسے جا کر کہو
نکلتا ہی میرا ترے غم سے دم
زلیخا کی جانب سے منہ موڑ کر
نکر درد و غم مین اسے پائمال
نہین جانتا مجکو تو سر بسر

پھر طمانچونسے منھہ اپنا لال
کہ تجکو نہیں کچھہ بھی میرا خیال

عبر طاعت کرے جوکہ آ
اگر عبد ہووی تو ہو بادشاہ

اعت ہی اور صبر ہو جس سے شاہ
گدا جسسے ہووی وہ شہوت گناہ

ہو نہین تیری خدمتگزار
کیا جان و تن تیرے اوپر نثار

اسطے تیرے تاراج راج
ترے سر پہ شاہی کا ہی آج تاج

فرش قالین تیرے لیے
تجھے کیسے آرام مینے دیے

تیرا کیدھر گیا وہ جمال
کہا تیرے غم سے ہوا پائمال

لیا ہوی تیرے سنبل سے بال
کہا میرے تن کے ہوی سب یہ بال

ریا جو کر سیر گھر کو شتاب
لگا کرنے خلقت پہ پھر اجتناب

پھیر جبرئیل نے آکے یون
کہ غفلت زلیخا سے کی آوکے یون

اپنی حاجت کو تو ہمسے بول
کہ عقدہ ترا جو ہی دیتا ہون کھول

ن تیری حاجت کو اب مین دا
تو کہ مجھسے مطلب جو رکھتی ہی کیا

ن تیرے چہرے پہ اکدم نظر
کہ کم ہو ذرا میرا سوز جگر

انے دیا پھر وہ پتلی کو نور
رہا آنکھو نمین کچھہ نہ اوسکی قصو

ا دوسرا ہی یہ سن میرا حال
تو کر حق سے اپنے بھلا یہ سوال

ری مرا سینہ حسن و جمال
وہی شکل و صورت وہی چال ڈھال

بال سنبل سے چہرے پہ آ
اندھیرے مین مہتاب روشن ہوا

ہ اور مژگان بہت دلپذیر
کہے تو کہ چھوٹا ہی ناوک کا تیر

دل اوسپہ شاید کہ مائل نہو
کہین تیغ ابرو سے گھائل نہو

تیری سبب سے یہ ہو مجکو اوج
کہ زوجہ مین تیری ہون اور ہو تو زوج

لہتا ہی اس طور سے تیرا رب
زلیخا تھی بوڑھی جوان ہے اب

سب واسطے تیرے ہمنے کیا
پھر انکار کی اسنے ہی وجہ کیا

ہوا اور بھی حسن اوسکا دو چند
فروزان ہوئی یہ سبھی چار چند

انکھونسے دیکھا نہ کانون سنا
اوسے دیکھ جو رونے سر کو دھنا

اسقدر دیکھ دل سے گئی اوسکی تاب
لگا ہونے سینے مین دل آب آب

لگی ہو کے کہنے کہ وا حسرتا
مری اوسپہ مین جو نہین جانتا

فقیرونکو کرتی ہین وہ شی امیر
امیرون کو کرتی ہین وہ شی فقیر

ہوئی معصیت سے مین اپنی تباہ
ہوا صبر و طاعت سے تو بادشاہ

خریدا تجھے دیکے مین مال و زر
تجھے میری ابتک نہین کچھہ خبر

لگی تجھسے تھی میری سب دل کی لو
پنھاتی تجھے دن مین پوشاک سو

یہ سنتے ہی یوسفؑ کو حسرت ہوئی
بہت دیکھکر دل مین عبرت ہوئی

کہا تیرا قد کیون ہوا چون کمان
کہا تیرے غم کی ہوئی مین نشان

کیا رحم یوسفؑ نے اوسکے اوپر
کہا اسکو لیجاؤ اب میرے گھر

زلیخا کو دل سے گیا اپنی بھول
رہی اوسکی وہ غم مین ہر دم ملول

اوٹھا یوسفؑ آ بیٹھا کرسی پہ آ
زلیخا کو پاس اپنے حاضر کیا

بحق براہیم و اسحاق اب
تو کر مجھسے جو چاہتی ہی طلب

کہا پہلے حاجت ہی مجکو ضرور
کہ ہو تیرگی میری آنکھون سے دور

دعا کی یہ یوسفؑ نے اللہ سے
کہ آنکھین گئین اوسکی پھر اوسکو دے

زلیخا ہنسی اور رہی خوش تمام
کہ حق نے کیا سب درست اوسکا کام

کہ میری جوانی مجھے پھر ملے
مرا غنچۂ دل یہ جون گل کھلے

دعا کی جو یوسفؑ نے ای رب نے مان
وہ بارہ برس کی ہوئی نوجوان

کمان قد تھا اب سرو قامت ہوئی
گویا وانپہ قائم قیامت ہوئی

جو دیکھی درست اوسنے سب اوسکی جوڑ
لیا منھہ زلیخا سے یوسفؑ نے موڑ

کہا تیسرا میرا مطلب ہی یہ
مری خواہش ہے تیسری حسن کی ت

لیا سن کے یوسفؑ نے سر کو جھکا
پھر آکر کے جبرئیل نے یون کہا

دیا اوسکو پہلا سا حسن و جمال
تھی کافر ہوئی

یہ کہکر کے جبرئیل پھر پاس آ
زلیخا سے بازو کو اپنے ملا

ہوئی حسن و صورت مین جنت کی حور
کھلا اوسکے چہرے سے اسطرح نور

جو دیکھے تو ہے نا شگفتہ کلی
تو یوسفؑ کو ہونے لگی بیکلی

ہوا آتش عشق سے بیقرار
لگا اوڑنے دل اوسکا بیتاب وار

ہوئی شمع روشن بجائے اوس نور کی
ہوا دل کو جسوقت اوسکے قرار
اسی گھر میں تھی جب ہوئی نیم شب
کہا میرا محبوب مجکو ملا
مجھے اب ملا ایسے مشعل کا نور
گیا گھر میں یوسف کو اوڑون کو توڑ
لیا کھینچ یوسف نے دامن زور سے
نہیں یان لڑائی نہیں یان قتال
طلب کی عوض مین ہوئی طلب
تری اوسنے پھاڑا تھا دامن کو آ
جو تھا در ہوا اوسپہ تھی صاف بکر
یہی حسن تھا اور یہی تھا جمال
نظر مجکو کرنی نہ تھی تب حلال
اور اک یہ کہ تھا زوج تیرا عزیز
کہا اوسنے یوسف نے ملامت نکر
جوانی تھی مجھپر بوقت شباب
بلوغت ہوا [illegible]
رہی [illegible] طرح [illegible]
کیا پھر زلیخا نے شکر الٰہ
ترا دین میں نے کیا اختیار
کہا تو بتا مین نہیں جانتی
[illegible]
یہ سنکر زلیخا [illegible]
زلیخا [illegible] یوسف [illegible]
عمل [illegible] ہوا

جو تھی تیر کی زور اوس سے ہوئی
زلیخا نے اک گھر کیا اختیار
ہوئی نل میں یوسف کو اوسکی طلب
نہیں تیری پروا ہی مجھ بے خدا
کہ جس سے ہوا سرمہ سان کوہ طور
زلیخا نے اوس سے لیا منہ کو موڑ
زلیخا کا دامن ہوا چور چور
یہ بدلا ہے دل مین آ اسکو خیال
تجھے اسکا بدلا یہ دیتا ہے رب
ترے ہاتھ سے اوسکا دامن پھٹا
لگا کرنے تب دل مین اپنے وہ فکر
برس چاردہ کا مراسن تھا سال
کہ مین دیکھتا تیرا حسن و جمال
رکھے تھا وہ مجکو نہایت عزیز
ترا حسن تھا اسطرح جب جلوہ گر
[illegible]
عزیز اعتبار رکھتا تھا [illegible]
نہ تھا مین عورت ہی [illegible] کہ مرد
[illegible] مجھسے ہوا [illegible] گناہ
ہوا مجھسے راضی خداوندگار
نہیں اس حقیقت کو پہچانتی
ترے دل مین الفت یہ پیدا ہوئی
کہا درد و غم کو [illegible]
ترا [illegible] یوسف اسکو یاد کر
[illegible]

پھر اک روز روح الامین نے صباح
کیے سبکے سب اوسکے دروازے بند
گیا جا کے اوس پہ آواز دی
ملا تجھسے بہتر مجھے آفتاب
سیاہی یہ دل کی پڑی ایسی برق
جو یوسف نے اوسکو چھپایا [illegible]
اوسی وقت جبریل آیا وہان
کہ الفت کی بو دل مین الفت ہوئی
تو بھاگا تھا یہ بھی گئی تجھسے بھاگ
یہ کہکر کے جبریل غائب ہوا
کہا پھر زلیخا سے یوسف نے یون
نہ جب تو نے مجھپر اپنی نظر
مگر مجکو اسباب کی ہے یہ فکر
خیانت سے کی تو نے مجھپر نگاہ
کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے
قسم ہے مجھے ایزد پاک کی
وہ لے پاس میرے نہ آیا کبھی
سوا تیرے دیکھا نہیں غیر کو
محبت مین تیری مین روتی رہی
زلیخا سے یوسف نے پھر یون کہا
کہا مین جو آیا نظر خواب مین
مری تیغ ابرو سے گھائل رہی
وہ یوسف نے دیکھا جو حسن و جمال
عمل پانچ [illegible] کر حساب
جو آیا کر [illegible] شام سے قافلا

گیا آ کے دونونکا عقد نکاح
عبادت اوسی حق کی [illegible]
زلیخا نے ادھر توجہ [illegible]
تو اسوقت جا مین [illegible]
کہ دل ہو گیا نور مین [illegible]
کہا تجھسے الفت مری [illegible]
کہا آ کے یوسف نے اے نوجوان
عوض اوسکی کلفت کی کلفت [illegible]
وہ تجھمین ہوئی جو کہ تھی [illegible]
وہ یوسف زلیخا کا طالب [illegible]
تعجب ہے اب تو کرتا ہے کیون
کہا مجکو تھا اوسکا [illegible]
کہ تو کسطرح سے رہی [illegible]
تعجب ہے اسباب کا [illegible]
تجھے جو کہ دیکھے وہ عشق [illegible]
کہ جسنے مجھے عقل و دا[illegible]
نہیں ہاتھ مجھ لگا یا کبھی
نہیں گھر سے باہر گئی [illegible]
سدا جان کو اپنی کھوتی رہی
کہ مین کون ہون مجکو تو آپ
ہوا دل پہ تیرا اثر خواب [illegible]
تو اب تک رہی نیم بسمل [illegible]
ہوا اوسکو اوس سے تعشق [illegible]
کہ برج حمل کے وہ تھے آفتاب
بہت اوسپہ یوسف کا اکرام [illegible]

زلیخا بھی کرتی تھی اونپر کرم / کہ یوسف کی دل پہ نہ آجائے غم
کہا ابن عباس نے قحط سال / ہوا دور سے شہرون جب کہال
ہر اک طرف سے آئی وان خلق تمام / ہوا مصر مین اک بڑا ازدحام
سوا مصر کے اور غلہ نہ تھا / ترازو کے تلنے کا پلہ نہ تھا

در آمدن قافلہ از شام و آمدن اولاد یعقوب علیہ السلام

روایت یہ ہی قافلہ شام سے / جو آتا تھا رہتا تھا اکرام سے
بہت اونکی تعظیم و تکریم تھی / ہر اک کی بڑی ولنیہ تعظیم تھی
پلٹ کر جو آتے تھے پھر شام کو / بیان کرتے یوسف کی اکرام کو
وہ یعقوب کے تھا جو ہی اپنی کا گھر / تلے اوسکے تھا قافلونکا گذر
وہان کہتے جو مصر کا ہی عزیز / رکھے ہی بہت میہمان کو عزیز
نہایت کریم اور نہایت رحیم / نہایت عقیل اور عجائب فہیم
وہ سیرت مین نیک اور حسین و [illegible] / وہ ہی عدل و انصاف مین [illegible]
یہ سنکر کے یعقوب علیہ السلام / تفکر مین رہتے تھے ہر صبح و شام
کہ یارب یہ ہی کون نیکو خصال / ہو بیشک کوئی عارف باکمال
سراپا ہی یہ خصلت انبیا / نہ معلوم تھا یہ کہ یوسف مرا
بہت دل مین اپنی وہ کہتا تھا یاس / کہ ہوتی اگر مجکو تو [illegible] کی آس
تو اب مصر کی جا کی کرتا مین سیر / کہ اپنے مین ہوتی بہت اوسکی خیر
مگر اوس سے یوسف کی ملتی خبر / کہ رکھتا ہی وہ مفلسون پر نظر
نجاتی تھا یوسف ہی اوس جا مقیم / ما مصر کا [illegible] اوسکو اک عظیم
[illegible] یوسف [illegible] / کہ یارب [illegible]
نہین تھی وہ عہدی مین ہرگز خلاف / [illegible]
روایت ہی غلہ یہ بکتا تھا جب / تو یوسف وہان بیٹھتا [illegible]
کہ غلہ تو دیتا تھا خود ناپ کر / [illegible]
ہر اک جنبہ غلے کو لیتا خرید / تو پھر اونپہ کرتا تھا بخشش مزید
ہر اک کو وہ دیتا تھا بھر کر وسق / وسق کو [illegible]
سمجھ اک وسق کو ہی سات صاع / وسق کے سوا اور دیتا متاع
ہر اک صاع کا وزن ہی چار سیر / سمجھ [illegible]
کھنچا قحط کا جب زمانہ دراز / ہوا سب پہ دروازہ تنگی کا باز
کہ تھا تنگدستی سی عالم خراب / ہوا [illegible]
کنارے پہ [illegible] / کہ [illegible]
زمانہ ہوا اہل کنعان پہ تنگ / خوشی [illegible]
ہوا تنگ اولاد یعقوب کی / غم [illegible]
مواشی ہوئی سارے اونکی ہلاک / کہا [illegible]
[illegible] یعقوب پاس / [illegible]
کہا آگذری ہین چالیس برس / کہ ہم [illegible] آیا [illegible]
نہ ہنستا ہی [illegible] / [illegible]
ہم آئے ہین ہو کر کے عاجز تمام / خدا بخش [illegible]
[illegible] تنگ ہم [illegible] / [illegible]
دعا رب سے کر تا کہ رزق ہمکو دے / ابھا اس وقت [illegible]
کہا اونسے یعقوب نے بھر کے آہ / [illegible]
کہ ہی وہ نہایت کریم اور رحیم / بڑا ہی وہ دانا علیم و فہیم
کہا تونے کا ہی سے جانا کہا / [illegible]
وہ کرتے ہین سب اوسکا مجھسے بیان / جو جاؤ تو ہی مجکو تاب [illegible]
کہ جاکے تم اوس سے [illegible] / [illegible]
کہا ہم ہین ننگے بدن سی حقیر / نہین مال رکھتی [illegible] ہین فقیر
نہین کوئی [illegible] / کہا [illegible] ہم اب [illegible]
جو جاتی ہین دیتی ہین یاقوت و دُر / [illegible]
ہمارے نہین پاس اب کوئی شی / کہا پھر وہ دیتا [illegible]
وہ لیتا ہی تھوڑا اور دی ہی بہت / فقیرون سی ہرگز نہ [illegible] بہت
کہا ہمکو آتی ہی اوس سے حیا / [illegible]

ہزار اب تو درہم ہین اور چار سو
کہا کہیو تم اوس سے اپنا نسب
یہ کہنا کہ ہم ہین فقیر و غریب
اور آداب کو ساری رکھیو نگاہ
کہا ہم نہین جانتے کچھ ادب
اجازت تمھین جبکہ جانیکی ہو
اسیطرح بندہ پڑھے جب نماز
تو رکھتا ہی کسکی طرف التفات
گنہگار عاصی جو ہو جای سے
طرف شہ کی رکھیو تم اپنی نظر
جو بیٹھو تو پھر تم نہ کیجو کلام
رہو جب تلک پاس اوسکے تمام
ہٹو جب نکیجو ادھر اپنی پشت
نصیحت یہ سنکر کے بیٹے تمام
یہان مصر مین کرکے یوسفؑ نے غور
مقرر ہر اک جا پہ حاجب کیا
جو آتا کوئی قافلہ اوس طرف
قلم بند کرتا سب احوال کو
وہ لکھکر کے سب قوم اور خاندان
اگر حکم دیتا کہ سب جائین ہٹ
خبر اونکی آنیکی یوسفؑ کو تھی
جب ابنائے یعقوب علیہ السلام
کیا پہلے اون سب پہ اونسے سلام
کہا کس لیے پوچھتا ہی تو نام
اسی طرح بندونسے ہوگا سوال

جو دینار اوسکے کرین جو دین تو
کہ اولاد یعقوبؑ سے ہم ہین سب
لیے آئے ہین یہان تک ہمارے نصیب
کہ جسطرح ہوتا ہی آداب شاہ
کہ شہ پاس ہم مین گیا کوئی کب
سب احوال اپنا ادب سے کہو
رکھے حق کی جانب وہ اپنی نیاز
جسے دیکھتا ہی وہی کون ذات
کہ طاعت مین حق کی نہ کوشش کری
نہ کیجو نگہ اپنی ادہر اودھر
جو پوچھے تو کیجو ادب سے سلام
نہ آپسمین کیجو کوئی تم کلام
کہا موجو شہ نے رہی یہ گذشت
کیا مصر کو قصد اون سب نے عام
عجب طرح کا اک نکالا تھا طور
نگہبان اوسے اوس جگہ کر دیا
تو حاجب بٹھاتا اونھین باندھ صف
کتابت مین لاتا وہ سب حال کو
اوسی طرف یوسفؑ کو کرتا روان
ہٹاتا تھا حاجب اوسیوقت جھٹ
کہ زندان مین جبرئیل نے تھی کہی
ہوی مصر کی حد مین داخل تمام
کہا پھر ہو تم کون اور کیا ہی نام
کہا مجکو ہے تم سے آنا ہی کام
قیامت کو پوچھیگا ایزد تعال

سناوی اگر در رہون کو تمام
کہا گر نسب بھی نہو وان قبول
ہمین اپنا صدقہ تو کھانیکو دے
کہ دریا کا اور شہ کا اک حال ہی
کہا تمکو مین دون ادب سب بتا
نہ کیجو نظر تم یمین اور شمال
جو دیکھے کبھی وہ ادھر اور ادھر
کوئی مجھ سے بہتر کو پاتا ہی تو
کہا پھر یعقوبؑ نے یہ کلام
اگر بیٹھنے کا تمھین اذن دے
پھر احوال کہیو مگر مختصر
بہت بیٹھنا دیر تک خوب نے
کسی کو نہ کیجو پتا اوسکی خبر
رکھا اوسنے یامین کو اپنے پاس
مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جا سے
کیے اوسکی تابع مین پانصد غلام
تمام اونکا دریافت کرتا وہ حال
صفت مرد کی اور ملک اور ذات
اگر حکم ہوتا کہ لاؤ یہان
یہ تھا بھائیونکی لیے سب عمل
کہ آوینگے بھائی ترے تیرے پاس
جو حاجب نے دیکھا تعجب کیا
کدھر سے تم آئے کدھر جاؤ گے
اسیواسطے مین ہون بیٹھا یہان
گناہ اور طاعت کا ہوگا حساب

بتا پھر کرین کونسا آگے کام
کہا دل مین تم بھی نہو نا ملول
خدا واسطے تو خبر سب کی لے
کہ اک دم کی صحبت بھی جنجال ہی
نہین شہ یہ بولے اذن جانا روا
کہو نہین یہ ترک ادب ہی کمال
تو حق اوسکو کہتا ہی ای بیخبر
نظر کرنے اودھر کو جاتا ہی تو
کہ جسوقت تمکو ہو وان اذن عام
تبھی بیٹھیو جب وہ تمکو کہے
بہت کہنے مین ہی خلل بیشتر
یہ سنا ہونگا البتہ مرغوب نے
کہ اس مین تمھارا ہی بالکل ضرر
کہ ہوتا تھا یعقوبؑ اوس سے [illegible]
بنائی تھی ہر طرف مہمانسرائے
کہ پھرتے رہین گرد لیل و نہار
کہ کیسی بضاعت ہی کیسا ہی مال
کتابت مین لاتا وہ ساری صفات
اوسے کرتا حاجب ادھر کو روان
کہ عقدہ کسی طرح ہووی یہ حل
اسی قحط مین مت ہو دل مین اداس
کہ آئے یہ کوئی بزرگ اولیا
ہمین اپنا احوال بتلاؤ گے
کہ پوچھون حسب اور نسب اور مکان
کیا اور کہا ہو خطا یا صواب

لیے گا جوانی میں کیا کیا کیا
دت کا ہو انبیا سے سوال
و قاضی ہیں سب اونسے حکم قضا
عبادت کا عابد سے ہوگا سوال
جو عارف ہیں عرفان سے ہو گی گفتگو
کہا بھائیوں نے یہ یوسف کہے تب
کہا ہے صحیح اب تمہارا نسب
بتاؤ کدھر کا ارادہ کیا
کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم
کہا اپنی پونجی فقط جان ہے
یہ پوچھیں گے پونجی بھی لایا ہے تو
جواب اوسکا دیوےگا تو سب صحیح
لکھا پھیر یوسف کو نامہ شتاب
عقیل اور زاہد ہے اور متقی
کیا بت پرستوں کو اوسنے خراب
مرے پاس آیا ہے اک قافلہ
جو پوچھا تو کنعان سے آئے ہیں وہ
کیا اوسنے نامہ شتابی سے بند
نکالا پھر آنکھوں سے خون جگر
نہ سمجھے کہ کیا اوسپہ گذرا ہے حال
گئے پھر تو سب ہاتھ میں لے کتاب
جو لایا تھا خط اوس سے پوچھا بلا
کہا ساری ہیں وہ پراگندہ حال
یہ سنکر کے رویا بہت زار زار
کہا میرے بھائی یہ آئی ہیں سب

تو مال اپنا کس طرح سے دیا
ولایت کا پوچھیں امیروں سے حال
تجارت کو تاجر سے پوچھے خدا
مجاہد سے پوچھیں گے لڑنے کا حال

تو اس جز میں عمر کھوئی تمام
جو ہو اوسمیں ہو یاد یا راست گو
غنیوں سے شکر اور فقیروں سے صبر
جو عابد ہیں یا ہیں حقیقت شناس

رجوع بہ قصہ

ہم آئی ہیں کنعان کی جانب سے سب
سبھی راست ہے تم جو کہتے ہو سب
ادھر تمکو آنیکی حاجت ہے کیا
یہ سنتے ہی اونکے ہوئی ہوش گم
سو یہ بھی کوئی دن کی مہمان ہے
دیا خالی ہاتھوں سے آیا ہے تو
نہیں پھر تو احوال ہو وے قبیح
یہ نامے کا مضمون تھا انتخاب
محب سعید اور عدو ہے شقی
جو ہے حکم حق کا کرے وہ شتاب
کہ وہ شام کے ملک سے ہے چلا
نسب اپنا ایسا بتاتی ہیں وہ
سوار ایک بھیجا وہ کر کے پسند
وہیں غش کیا نامے کو دیکھکر
ہوئی دیکھ خلقت کو حیرت کمال
دوبارہ پڑھا اونسے اوسکو شتاب
کہ آیا ہے کی دن سے یہ قافلا
پھٹے اونکی کپڑے ہیں تن پر کہاں
در اشک سے تھا گلے بیچ ہار
انھیں کی مجھے روز و شب تھی طلب

ہم اولاد یعقوب سارے ہیں تمام
پہنچتے ہیں ہم بھی یہاں آفتاب
کہا شام سے مصر کا نام کر
سبھی مصر کی سیر کر کے گئے
اسیطرح آ کر کے سنکر کبیر
نبی اور دین اوسکا پیغمبری
کہا پھیر حاجب تو کیجے نزول
یہ نامہ ہے اوسکا کہ ہے وہ شریف
کرے حکم جاری خدا کے تمام
پھر اس بعد تو جان لے ای عزیز
نسب ہے صحیح اور چہرہ ملیح
کہ یعقوب کی سب ہیں اولاد نیک
دیا اوسنے یوسف کو آنسو شتاب
ندیم اور وزیر اور صغیر و کبیر
جب آئی افاقت تو پھر یوں کہا
پھر آخر وہ رونے لگا زار زار
کہا تین دن سے وہ آیا یہاں
ہر اک جا پہ پیوند کی ہے لگی
لگا کہنے یوسف سے پھر یوں وزیر
کوئیں میں اونھوں نے ہی ڈالا مجھے

مجھے ان کا لینا ہے سب انتقام
کہے گی وہاں حال سب ہو بہو
اوٹھیں گے قیامت کو سب اہل قبر
سوال اونسے ہوویگا رب کے پاس
عمل سب کے حاضر ہوں اور بروہ
جو ہے ابن اسحاق علیہ السلام
نہ بیٹھے وہ جب تک ہو آ کر جواب
کہ اوسکا ارادہ ہے مصر میں
اور آنکھوں سے آنسو ہیں جاری
وہ ہوتے تھے مرمر عبادت کو سحر
کہیں کیا دیا تھا اوسے ہاتھ سے
سنو نامہ اور دل میں ... نزول
نہایت لطیف اور نہایت لطیف
کرے راہ میں یہ خلقت کو نام
بڑی دیر تک تھی خدا نے تمیز
کلام اونکی دیکھی نہایت فصیح
یہ نامہ انکے لکھا ہوں جیسا
پڑھا اوسکو پھر دل میں پیچ و تاب
ہوئی دیکھ حیران سپاہ وسکی اسیر
کہ جو ہے سپاہی لشکری یاں جا
ہوا دل نہایت ...
کہاں انکی پوشش کروں تم بیان
وہ پوشاک ساری چہلتہ ہوئی
ہوئی کس لیے آپ غم کی اسیر
مرے گھر سے آخر نکالا مجھے

کہا پھر تو روتا ہی کیون ای عزیز
سبب میری عاصی ہوے سب کو
کہا کیا کریگا تو اب اونکی ساتھ
لکھا پھیر صاحب کو یون اونکی خط
سبھی نعمتین اور میوے تمام
بہت اونکو پاکیزہ دینا لباس
اسیواسطے سب کیا تھا یہ کام
نہ سورج رہی آسمان پر نہ چاند
عدم اونکے ہونیکا ہی یہ سبب
اذا الشمس مین ہی یہ احوال سب
ستارے گرین آسمان سے تمام
معطل ہو جب اونٹنی حاملہ
کہے جائین جوڑی ہین جتنی نفس
جو کافر ہین ہووین وہ شیطان کی ساتھ
موحد موحد سے ہووین قرین
سعید اور سعید اور شقی اور شقی
کہ کس جرم پر گئی قتل تو
نئی اوسکو پوشاک دیتے تہا
وہ کہتی وہان الامان الامان
بیان اوسکا یہ ہی کہ انسان جب
کہ مین کیے عمل دیکھکر آہ آہ
کہ جسوقت پھیر اگیا آسمان
ہراک شخص جانیگا اپنا کیا
جہنم کو [illegible]
وہ گذرینگے پل پر [illegible]

کہ بھائی تھے تیرے بڑے بے تمیز
پڑا دوسرا فقر کا یہ غضب
کہ آ کر پڑے ہین یہ سب تیرے ہاتھ
وہ مہمان ہین لکھو اونھین اس نمط
کھلانا اونھین خوب سا ہی صبح و شام
کہ دل مین ہو اونکی اصلاح اوس
وہ آئے تو حاجب اوٹھائی تمام
ہر اک کا قیامت کو ہو نور ماند
کہ انسان کے واسطے ہین یہ سب
کہ باقی نہ کوئی رہے غیر جب
وہین چھوڑ دین کہ وہ اپنا مقام
خدا کی یہ ہی قدرت کاملہ
ہوون آسمان [illegible] یہ سب اور بس
ہوون اک سلسلے بیچ دونوں کی ہاتھ
ہو ملحد کے نزدیک ملحد وہین
اکٹھے ہوون سب دوزخی دوزخی
سوال اس سے ہو حق کی آرو برو
کنوان ایک جنگل مین [illegible] کھدا
[illegible] خدا کی [illegible] سبحان
مری اوسکا [illegible] سب
خدایا فضیحت [illegible] اور تباہ
جہنم کو دیکھینگے تب بیگمان
[illegible] پوری سزا
نہ سمجھے ستم اسبات کو کچھ بھول
نہایت ہی وہ راہ تاریک ہی

کہا مجکو وہ بات کا اب ہی غم
تعجب مین سنکر ہوا تب وزیر
کہا مین وہ [illegible] قریب اور [illegible]
کہ کھانیکو اچھا کھلانا اونھین
رہی تین دن تک ضیافت کی چال
جو تھین چوکیان ہر طرف مین مقیم
اسیطرح مر جائین انسان جب
رہی آسمان اور نہ باقی زمین
ہوی جبکہ نابود انسان تمام
کہ جسوقت سورج کو لیوین لپیٹ
پراگندہ ہو کر اوڑین سب جبال
ہوون جسوقت جمع سارے وحوش
مسلمان کا جوڑا جو ہو اونکی ساتھ
کہا بعض نے اسکی تفصیل یون
وہ فاسق کا فاسق سے ہو اتفاق
زمین بیچ گاڑی گئی سی سوال
یہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام
اوسی ڈال دیتے اس کو زمین بیچ سب
وہ جسوقت ہر اک کی [illegible]
گلے [illegible] دیتی ہین [illegible]
کہ [illegible] پڑھو اپنی کتاب
وہ جسوقت جنت بھی نزدیک ہو
جو ہین جنتی جاوینگے اپنی راہ
اجل ہی قریب اور سفر ہی طویل
کریگا ندا اس جگہ جبرئیل

گنہ [illegible] ہوا اور [illegible]
کہ یوسف کا [illegible]
کروان جو کہ [illegible] اپنا قریب
بہت [illegible] اونھین
نہ آوے کسی طرح [illegible] ملال
کیا سب کو [illegible]
زمین آسمان جائینگے سب کے سب
نشان اوسکا ہرگز نہ ہوویگا کہین
پھر اوس سے نہ مین کچھ ضرورت کا کام
بساط اوسکی لینگے فرشتے سمیٹ
بکر جائے اوسکا نشان و جبال
پہین ساری دریا [illegible]
[illegible]
[illegible] سب تیری آگی [illegible]
منافق کی [illegible] پاس صاحب نفاق
کہ جسگھڑی ایزد ذوالجلال
[illegible] کی لڑکی جو ہوتی تمام
یہ تھا اونکی اوپر خدا کا غضب
ہر اک ہاتھ [illegible] نامی کو دین
پڑھے گا [illegible] قیامت مین [illegible]
کتابون سی [illegible] ہوویگا حال خراب
جو ہین جنتی [illegible] برو
گنہگار ہوون گے [illegible] تباہ
ولے زاد و راحلہ ہی قلیل
کہ حاکم وہ انکا ہی رب الجلیل

...ین گے وہاں آنکر سبکے عیب
...یم اوسکا پانی غذا ہی زقوم
...ا جبکہ جو تھا دن ایام سی
...جھتے نہ تھے وہ کسی کا کلام
...زو کے سے کرتا تھا یوسفؑ نظر
...انکے جبرئیلؑ نے جانی تمام
...ہی یہ جو قافلہ شام کا
...ے آکے جسطرح لائی ہو خوان
...ں عرض اوسنے کہ ای شاہ دین
...ی کی نہ اسطرح تکریم کی
...ا اوسکا جھگڑا نہ ای خام کر
...لطف بہت حد سی زیادہ کیا
...ر اونکو گیا لیکے گھر مین شتاب
...ھی خادمون کو کہ لاؤ طعام
...ی تھی جو ہیبت دلونمین تمام
...ں جبکہ شب چھیری اسی طور سی
...ر اولاد یعقوبؑ نے کی نظر
...ب یہ کہ تھا قحط کا بسکہ سال
...وا اونکا اور رونکی تھی خشک نان
...لے کہنے آپس مین یہ بادشاہ
...ہی کی نہیں اسنے تعظیم کی
...ھے کہ ہین ہمارے یہ الدار
...ا سنکے اوسنے یہ شمعون سے
...دوسرے نے یہ شکلین تمام
...ای ہی سبب اتنی اکرام کا

بچا دی مگر سبکو دانائی غیب
ہوا اوسکی ہوگی ہوائے سموم
چلا اونکو لے جاے جب آرام سی
کہ قبطی تھے سب مصر کی خلق عام
یہ سمجھا کہ ہین یہ بھائی جگر
لیا آنکے یوسفؑ سے ہر اک کا نام
انھین اپنے گھر مین لیجا کر بٹھا
اسیطرح دیا اونھین بٹھلیان
ہوا حکم جسطرح ہوگا وہین
نہ کچھ اونکی توقیر و تعظیم کی
کہا جسطرح سبکو وہ کام کر
ہوا حکم جسطرح تھا وہ کیا
کہا کھانے اور نہ کیجی حجاب
دھر دا اونکے آگے وہ چن چن تمام
نہ کرتے تھے ہرگز کسی سی کلام
وہ کھانیکو لائی بڑی غور سی
کہ مہمان ہین اور بھی مشتہر
طعام ایک بھی کا نہ قیل و قال
نہ تھا اونکے پاس درہم کا بھی نشان
کہ بھی اوسنے حرمت ہماری نگاہ
کسی کی نہیں اسنے تکریم کی
اگر انکا ہوتا یہین جد ہمارا
کہ نام اسنے آبا کے ہم سے سنے
ہماری ہین نقش و وضع اور قیام
ہی گویا بہت قافلہ شام کا

جہنم وہ ہی جسکی گرمی شدید
خدا سے تو ڈر اس بلا سی بچ
ہوئی در پہ آمد کے وہ مکھڑے سے
زبان اونکی عبری تھی اسواے کیا
ولی قدرت پاک بیچون سے
دیا حکم یوسفؑ نے خباز کو
او تزئین کی ہر جو خوبیون کی جا
نہایت ہی حرمت سے لانا اونھین
ولیکن یہ ہی غرض لیکر کمال
غریبون کے گھر مین اوتارا اونھین
کیا گھر مین جا اوسنے دیبا کا فرش
لگائی ہر اک طرف کھانیکی خوان
رکھے تھا طرف اونکی یوسفؑ نظر
نہین جانتے تھے وہ بھائی ذرا
نکرتے تھے یوسفؑ کی جانب نظر
ہر اک جا پہ تھی روشنی شمع عام
ولیکن ہر اک کو فقط قرص نان
ہزار اور دو سو ہوے تیار کر
اونھون نے یہ سمجھا یہ [illegible]
بہت آتے ہین اوسکے [illegible]
ولیکن اپنی سمجھ ہی اور ڈر
یہ سب اپنی پونجی کو دیتی تھے
سبب اونکی تعظیم اکرام ہی
نہیں ایسی [illegible] شہر مین
کہا تب یہ سبنے کہ ہم ہین فقیر

نہایت ہی ہی قہر اوسکا بعید
نہین جھوٹھ اسمین مین کہتا ہون ہم
فقیر اور محتاج سب سخت تھے
سمجھتے نہ تھی کوئی کچھ بھی کہے
نہ سمجھا یہ وہ اکو شمعون سے
کہ کھانا بہت جلد طیار ہو
کوئی اونمین سے ہرگز اوس جا نجا
بہت خوب کھانا کھلانا اونھین
بہت شخص آئی تھے صاحب کمال
نہین جانتا مین کہ یہ کون ہین
بہت اس مکان مین زیبا تھا فرش
اور اک طرف اقسام میوونکی وان
تقید تھا قبطی زبان مین مگر
کہ یوسفؑ غلامون سے کہتا ہی کیا
کہ بیٹھا تھا دل مین بہت اونکی ڈر
معطر بخورات سے گھر تمام
ملا شہ کی درگاہ سے بیگیان
ہو تیار کھانا یہ باور تو کر
دلو شین لگے کرنے سب اپنے غور
ولیکن ہمارے بڑے ہین نصیب
کہ شہ کی نہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
جو [illegible] تو [illegible] مین
نہایت ہی آنکھ نہین [illegible]

کہیا رحم ہم پر سمجھ کر غریب
زلیخا سے یوسف کی کی دو ولد
کہا اوسنے منشا کو جو عصر بلی
کہ پیمانہ تم ہاتھہ میں آج لو
کہا مین یہ سب جان لی تیرے غم
دیا بیچ پھر تجکو مالک کے ہاتھہ
اونھون نے کیا نیک یا مجھسے بد
بجز حکم حق کے نہین بولتا
جو کچھہ ہو سکے تجکو جو بہتر تمام

کہ مین قید بردی ہو ہم سب ضعیف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کچھہ ایسا نہین ہے نہین کچھہ نما

یہ سنکر کے رونے لگا زار زار
[illegible] تھا اونمین چھوٹا کا نام
[illegible] کبھی تو مجھسے شاہانہ تم
[illegible] اوسنے بابا سے کہہ اسکا حال
کہا وہ ہین یہ جنکو آئی نہ چاہ
کہا دیکھہ باطن کی تو انکی چاہ
[illegible] تو ایسا نہ کیجو کام
جو پوچھین تو کہیو تمہارے [illegible]

ہوا قلب یوسف کا اس سے قرار
تھی منشا سے بڑھ کر بولا کلام
ولیکن کرو آج یہ کام تم
کہ انسے ہی کہیو تجکو الفت کمال
کہ مین بیچ ڈالا تھا مجھے کر تباہ
مجھے مصر کا کر دیا بادشاہ
نہ کہیو کہ مین کون کیا میرا نام
سمجھتا نہین مین ہون قبطی اسا
ہو اونسے کرنا نہ ہرگز کلام

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ

اور آئے بھائی یوسف کے پھر داخل ہوئے اوسکی پاس تو اوسنے پہچانا اونکو اور وہ نہین پہچانتے ف

وہ آئے جو یوسف کے بھائی تمام
لیا اونکو یوسف نے پہچان ہے
ملے تھے جو اتنے برس سے اوسی
سبب اسکی پہچان گم ہو گئی
کدھر سے تم آئے کہو کیا ہے نام
یہان آکے ملتا ہے سب کو طعام
مرے ملک پر کی ہے تمنے نظر
نہین ہم ہین جاسوس ہم نہ چور
کہا کہ تمھارا ہے سو کی مثال
مگر مجھسے احوال اپنا کہو
پدر ہیگا یعقوب علیہ السلام
کہا تمکو بھیجا ہے کیون باپ نے
ہوئی قحط سے ہم نہایت ہی تنگ
سنا جبکہ یوسف نے یہ ماجرا
ہوئے ہین تری پاس ہم جمع دس
کہا اوسکو بھیڑی نے کھایا تمام

رہی اونکے انجان وہ سر بسر
نہ تھے اونکو اصلا وہ پہچانتی
خبر اونکو یوسف کی اصلا نہ تھی
کہا سب نے ہم سارے ہین اہل شام
ہم اسواسطے آئے ای نیکنام
ہمین جا کے دو گے تم اسکی خبر
کہے جو کہ چاہی خداوند زور
تمھین وزیر اپنے آیا خیال
بتاؤ مجھے راست تم کون ہو
بڑے بھائی نے اونکو کیا ہے تمام
کہا یہ جو احسان کیا آپ نے
اوڑا غم سے ہم سبکے چہرونکا رنگ
تب آنسو سے آنکھین لگین ڈبڈبا
رہا ایک ہی باپ پاس اوسکے بس
جہان مین نہ باقی رہا اوسکا نام

کہا ابن عباس نے تھا یہ حال
کیا اوسنے چادر کو منھہ پہ حجاب
ملے جبکہ بھائی کیا یہ سوال
کہا اس لیے آئے ہو تم یہان
کہا جھوٹھہ جاسوس یا چور ہو
کہا سب نے اوسوقت سن ای عزیز
ہمین بیچ لے سبکو ہم سب ہین دس
ہزار آدمی کے برابر ہو دس
کہا ایک کی ساری اولاد ہین
سلام اوسنے تمکو کہا ہے بہت
تری جود و احسان کی پہونچی خبر
کہا ہمکو جاؤ تم اوس شام پاس
کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام
کہا بارھوان کیا ہوا سچ کہو
کہا تم مین ہر اک ہے ایسا کہ خت

ہوئی اوسپہ داخل وہ سب لا کلام
کہ یوسف پہ گندمی تھی جاسوس سا
تکلے اسکے تھا وہ جو ان آشنا
کہ ہر اک کہو مجھسے تم [illegible]
کہا ملک مین تاج ہے [illegible]
جو جھوٹھی ہو کیا دون سزا
سوا سچ کے بہتر نہین کوئی
ہین بیبس نہین جھوٹی کہتے ہین
نہین تمکو کہتا مین کچھہ اور یہ
وطن فقر و فاقے سے برباد ہے
نحیف اور ضعیف ہو رہا ہے
ہوئی ساری کنعان مین [illegible]
تمھاری یہان سب آ دیکھو
کہا باپ کی ہم تھے بارہ
خبر بارھوین کی بھلا مجھے
کرے شیر پر بھی جو آواز

دسو خوف ہی جان اوسکی تنگ
اک تم مین ایسا ہی بولے اگر
ما جبکہ آتی ہی ای شہ قضا
ہت اوس سے الفت تھی یعقوب کو
ب اوسکی وہ رکھتا ہی الفت تمام
بزرگون کی الفت سی ہی یہ تو دوس
کہا اوسکو دیکھے اگر تو عزیز
طرح ہوا اونسی دیکھا تھا خواب
بڑی بھائی ہم سب ہون اوسکی غلام
ہوا مالک دنیا نہ اوسکو نصیب
کہا پھر یہ شہ نے تمھارا کلام
کہا پھر اگر تم ہو اب راست گو
تمھاری خبر اوس سے پوچھونگا سب
دیا حکم پھر اونکی پونجی کو لین
دیا روبرو اپنے غلے کو بھر
کہا باو بھائی کو تم آپ سے
بھلا کیا نہین دیکھتے تم کہ مین
کہ بہتر ہون مہمان نوازون کا ہون
رکھو جتنا احسان کم ہو ثواب
اگر تم نہ لاؤ گے اوسکو یہان
نہ آنا مرے شہر مین پھر تم
کہا باپ سی ہم کرین گے طلب
کرینگے ہم اس کام کو بالضرور

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہی رنگ
کرے عورت حاملہ کا پسر
نہین بنتی قوت کر اسمین کیا
کسی باپ کو ایسی الفت نہو
وہ پہلے سی چھوٹا ہی یا مین تمام
کسی کی کرین دوستی مین قصور
بجانے تو بہتر کوئی اوس سے چیز
اوسی دن سی ہم ہو گئی سب خراب
ہمارا ریاست مین کچھ ہو نہ کام
وہ دنیا مین بکتا ہی اور غریب
نہین اسکو اصلا کا مین انتظام
تو اک تم سے اس جا یہ حاضر رہو

ہر اک تم مین ایسا ہی کر جی دھری
ہر اک تم مین گر ہو شہ یا پہاڑ
گئی اوسکو لیکر کے جنگل مین تم
کہا اوسکے پیچھے ہی گیا اوسکا لال
کہا باپ کو تم کہو ہو فقیر
وہ رکھتا ہی چھوٹی کی الفت تمام
بہت دوست رکھتے تھی ہم باپ کو
کہا خوب کیا تھا بیان تو کرد
کہا وہ ہوا بادشہ یا نہین
سبب یہ کہ بھیڑیا اوسی کھا گیا
ہو دل مین سہکر پشیمان وہ سب
جو باقی ہو جا کے لاؤ اوسے

کہ بھیڑیے کو وہ چیر کر دور کری
کرے زور تو جیتا ہی ڈالا او بکھاڑ
سوا وہ ہمارے نہ باقی تھا دم
کہا اوسکی بھائی ہی اب یہ خیال
عبادت مین حق کی ہوا ہی وہ بیر
برون سے نہین کچھ بھی الفت کا نام
دکی کیا کہین اسکھڑی آپ کو
کہا اوس نی دیکھا تھا وہ شاد
کہا اوسکا احوال کھلتا نہین
مگر ملک جنت کا اوسکو ملا
کلام اوس سے کرنے لگے باادب
بتاتے ہو جھوٹا برادر سبب
کہ بھیڑیے نے کھایا برا بھائی کب
او اونکو طعام اوسکے بابی مین دین
سفر کے سب اسباب اونکو دیے
تمھارے جو پیدا ہوا باپ سے
یہ بھر بھر کے دیتا ہون آپ تمھین
کہ تھی عاقبت کی اوسی اپنی فکر
قیامت مین جو دیکھا اسکا عسا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ تھی بھی ... بھائی
کہ تھا اپنی بھائی کا اوسکو قلق

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ
اور جب تیار کر دیا اونکو اونکا اسباب کہا لاؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمھارا باپ کی طرف سی
کیا جبکہ تیار اونکے لیے | کہا جاو بھائی کو لاؤ ادھر
أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ
تم نہین دیکھتے ہو کہ مین پوری دیتا ہون بھرتی اور خوب طرح اتارتا ہون پاس
تو ہضع بہت مہمان کی کرون | تحائف کا منھ پر نہ لایا وہ ذکر
فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ
پھر اگر اوسکو نہ لائے میرے پاس تو بھرتی نہین تمھاری نزدیک میرے اور نہ پاس آؤ
قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ
بولے ہم خواہش کرینگے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا
نہ آویگا اسباب مین کچھ قصور | دیا ناہ ہر اک کو بھر بھر وسق
وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ
اور کہدیا خدمتگارون کو اپنی رکھدو اونکی پونجی ان کے بوجھون مین

کہا پھر غلامون کو اپنے تمام
سبب یہ کہ جانیں یہ بھائی تمام
سبب اور تھا یہ [illegible]
کہا بعض نے اسمین ہے یہ سبب
وہ تاد یکھیں اپنی پونجی کو اب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ یوسف کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا باپ نے [illegible]
[illegible] ہیں ہو [illegible]
[illegible] دیکھیں تری
کیا اور [illegible] پاس کو پھر طلب
[illegible] غم ہوا
[illegible]
[illegible] بھائی اور

کہ اس قافلے کے جو کھوٹے ہیں دام
کہ کھانا دیا اور دیئے پھیر دام
وہ بست کرکے شاید کہ آویں ادھر

سو اسواسطے پھیروا انکو اب
یہ جانیں کہ ہے یہ سخی اور کریم
نہو پاس اونکے اگر زاد راہ

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

شاید اوسکو پہچانیں جب پھر کر جاویں اپنے گھر شاید وہ پھر آویں فل

نہوں [illegible] تلف
کہ [illegible]
کہ [illegible] ہو اثر
کہ [illegible] ہے وہ
[illegible] تجھے
فرشتے کو اوس جا پہ آئی قدم
جبل قاف میں [illegible] سکو
کہا یہ تھا ابلیس کا قافلہ
کہ [illegible] نصیحت ہی عام
دیا [illegible] تب اوسکی پھر آس پاس
نہایت ہی دانا ہے اور باتمیز
رکھے ہے غریبوں پہ اپنی نظر
[illegible] خبر ہم نے جو اونکو دی
وہ یوسف کے قصے کو پوچھا سب
ہنسی میں گویا اوسکو ماتم ہوا
بہت اوسنے اکرام ہم پر کیے
[illegible] ہماری وہ اسطرح خبر

وہ چاہ تھا اونکو کہیں سب فقیر
نبی نے کہا جنکو ہے اقتدار
روایت ہے قافلہ جب چلا
کیا اونے سب قوم کو ہی جمع
پکارے وہ اولاد یعقوب کو
فرشتے نے اوسجا یہ سوقت آ
کہا پھیر اولاد یعقوب کو
کیا شکر اللہ کا سب نے ل
کہیں پھر بھی شیطان کے تابع نہو
کیا باپ کو پھر نہ کر سلام
نہیں ایسا حاکم ہے دیکھا کہیں
ہمیں پھر وہ سمجھا کہ جاسوس ہیں
کہا ہمنے یوسف کا قصہ تمام
کہا باپ نے اوسکا ہے دین کیا
وہ یوسف یہ اور تجھے کھا گیا غم
کیا ہم فقیرون کو اوسنے غنی
ارادہ ہے یامین کو لیکر چلیں

کھوا انکے اسباب میں جا کے سب
پھر آ جلد اس جا پہ ہو دین قیم
تو ہوں بھوکھ سے راہ میں یہ تباہ
کہا بھائیو یہ ہے دشمن کو طلب
پھریں اپنے گھر کی طرف کو جب
نہیں کوئی اونکا نگہبان دستگیر
کرین صحبت صالحان اختیار
اونھیں رہ میں ابلیس آکر ملا
وہ آیا پتنگوں کی مانند شمع
کہ ٹھہرو بشارت تمھیں ہے سنو
وہ ابلیس اور لشکر ابلیس کا
کہ جلدی تم اب اس مکان سے جاؤ
نبی اوس سے خوش ہوگیا اونکا
ذرا اس سے ہر وقت بچتے رہو
جو پوچھا تو کرنے لگے یہ کلام
جہاں میں کوئی ایسا عالم نہیں
مرا حال اور [illegible] سے جا کر کہیں
نہ لایا یقین ہم پہ وہ نیکنام
کہا اوسکا ہے دین اسلام کا
لگا رونے اور اوس پہ گذرا الم
دلوں کو ہمارے ہوئی روشنی
اوسے اپنا ممنون احسان کریں

[illegible] إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

پھر جب پہنچے پاس باپ کے بولے اے باپ بند ہوئی ہم سے بھرتی سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا کہ بھرتی لاویں اور ہم اوسکے نگہبان ہیں

[illegible] کرے سب باپ پاس
کہا سب نے تو بھی ہماری تو آس
جو بھائی کو بھیجو گے ہم سب کے ساتھ
تو غلے کا ناپ اپنی آویگا ہاتھ

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ

کہا مین اعتبار کرون تمھارا اوسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اوسکی بھائی پر پہلے

کرون اب امین تمکو یا مین کا | اسیطرح یوسفؑ کو تھی تم

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

سو اللہ بہتر ہے نگہبان اور وہی ہے سب مہربانون سے مہربان

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ

اور جب کھولی اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی

ق ہم سب نگہبان ہین
یا گنون تمکو ایسا امین
جیسے یوسفؑ پہ تمکو کیا
تم سے بہتر نگہبان ہے
لعب ... ارؤ جب کہا
ال اور عزت کی اپنی قسم

کہا مین کے ہم دوست تمھارے ہین
کہا اوسکے بھائی پہ جیسا امین
سو یوسفؑ ... ہاتھ سے گم
جمیون سے زیادہ ... ہی
یہ یعقوبؑ ... سے ... نرا
ملاوان ... کو ...

رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا

پھیر دی گئی اونکی طرف بولے اے باپ ہمارے اور کیا چاہئے ہین یہ پونجی ہماری پھیر دی گئی ہمکو

وہ پونجی نظر آئی اونکو پھیری | آہ اسباب ... کچھ غور
بھلا ہمکو تو اور کہتا ہی کیا | ... ہم ... کہتے ہین ہم

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ

اور رسد لاوین ہم اپنے گھر کو اور خبرداری کرین اپنے بھائی کی اور زیادہ لیوین

كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ

بھرتی ایک اونٹ کی وہ بھرتی آسان ہے

مین بھیجون ہونا سے اور شب | تمھاری جو دی پھیر پونجی پیمانہ

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا

کہا ہرگز نہ بھیجونگا اوسکو ساتھ تمھارے جبتک نہ دو مجکو عہد

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ

خدا کا کہ البتہ پہونچاؤ گے میرے پاس اوسکو مگر کہ گھیرے جاؤ سارے تم

بہالت مین ان خداے کریم | اور تم سبکی ...
کہ لاوین گے البتہ اوسکو پھیرا | کہا پھر کہ ... عہد ... جیسے ...
کہا عہد جو ہمنے درست ہی | خدا اسکا ... ہی ... گواہ

فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

پھر جب دیا اوسکو عہد سبنے بولا ذمہ اللہ کا ہے جو باتین ہم کہتے ہین

نہین اور زرکار ہمکو کفیل | چلے مصر کو پھر وہ تیار ہو

ا اسباب سب اپنا کھولا ابھی
پونجی ہماری ہمین دی پھرا
بابا اس سے اپنے ہمکو طعام
اب گھر کی لوگونکو لاوین طعام
اُس اونٹ کا بوجھ زیادہ ملی
ہی ہمین اوسنے اب یہ جو باپ
ما پسر یہ یعقوبؑ نے ہی فریب
ہو جاؤ تو پونجی پھیر دو بھیجو
بھیجونگا اسکو تمھارے ساتھ
یہانتک کہ تم عہد مجھ سے کرو
کہ البتہ لاؤ تم اسکو پھرا
تمھین بلکہ ہو کچھ اور امر عظیم
یہ وہ انے کھا کر قسم لیون کہا
لکھا سب نے کاغذ مین یہ بات ہی
کیا درج نامی مین اون سب کا نام
دیا باپ کو جبکہ عہد اور قسم
جو دیتے ہین ہم اسکا ہی حق کفیل

نہین مانگتے تجھ سے کچھ چیز اور
کہ ہے شاہ کا ہم پہ غالب کرم
دیے پھیر ہمکو وہ جتنے تھے دام
نگہبان بھائی کے ہونگے لا کلام
جو جاوین تو دو ہمکو البتہ وہی
بہت اوسکے نزدیک تھوڑا ہی باپ
تمھارا ہی اسباب مین امتحان
نہ ہرگز اوسے ساتھ مین بھیجو
تمھاری نہ آوے اگر ساتھ
خدا سے برین کی قسم مجکو دو
مگر یہ کہ آ جاوے ...
تو اس ... کلام ...
کہ اس ... تم ... اس خط
براہیم و اسحاق بیٹے ...
یہ ہو ... اونکا ...
... پھر ... یعقوبؑ ...
لیا اپنے ہمراہ بیٹون کو

چلے ساتھ پھر یعقوب کی بندگام
کہا پھر یہ بیٹو نصیحت سنو
ہر اک ہو وے داخل جدا باب سے
سنو اسکو یعقوب نے اسکا کیون
سحر سے ڈر ہی اور عین کی تو جا
نہین کر سکون دور تم سے ذرا
کسی کا نہین حکم غیر از خدا
روایت ہے تھا اک مکان خراب
اچھے تھا یہان ہر طرح کا ہی ڈر
قوی ڈر نہ ہی تھی تھی ترم اسکے گھر
اگر اس مکان مین ہی جیری قضا
روایت ہے اک شب کئی باد
کہا یان تمھارے ہین دشمن تمام
بچاؤگے تم مجکو کس سے کہو
کہا پھر علی نے سنو یہ کلام
فلک سے ہی رکھیا جو تم سے کیا
قضا دیکھ آتی ہی ہوتے ہین دور
کہا پھر یعقوب نے یہ کلام
اوسی پر توکل کیا مین نے اب

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

اور کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور پیٹھیو کئی دروازے سے جدا جدا

بہت خوب جانا ہی ابواب سے	سنا مین نے ہین مصر کے پانچ باب
کہا ایک رستے وہ داخل نہون	سبب یہ کہ انکو نہ لگ جائے نظر

وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ

اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسی کا نہین سوا اللہ کے

ہمیشہ ہوسے وہی چاہی اپنی قضا	نبی نے کہا جو قضا ہے سو ہو
نہ کھاتا تھا وہ مین بالکل طعام و شرم	کہا وان پہ اک شخص نے جا مقام
لگا ایک پتھر سر آیا نظر	کہ بیٹھا ہی اک شخص تو سر پاس
تو پھر سوت آ وے کیسے تری	اگر چہ نہین گھر کی چھت ہی بنی
تو اوسکی اسمین نہین شک ذرا	خدا پہ توکل تجھے بس ہی یار
علی کے گھر آ کر ہوی پاسدار	علی آئے استے مین باہر نکل
نگہبان ہم سب ہین لا کلام	کہا آدمی سے جو رکھتے ہین کہین
کہا سب نے اوس وقت حیران ہو	فلک کی حراست کرین کیونکہ ہم
نہین کچھ ہون تم سب سے دشمن تمام	بلا جو زمین پہ کبھی آتی ہے
زمین کی حراست دیتا ہی کیا	خدا کی طرف سے فرشتے ہین و

رجوع بہ قصہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

اوسی پر مجکو بھروسا ہی اوسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنے والونکو

کہ اپنی وصیت کرے وہ
تم اک در سے داخل کیجیو
ہی ہر باب سے تمکو جانا
کرتے سب جو ہین اور بہت
نبی کا ہے فرسودہ اسکو تو
جو آوے خدا کی طرف سے
رہی کوئی خوش باک نا
کیا فکر دل مین یہ کار
کیا وہم نے تجکو بھی اب
ترے حق مین ہی قلعہ
کسی سے نکر اس سوا
کہا کیون گھر
پچھا اہل فلک مین
ہمارا ہی اوس جا
تو بھیجی فلک پر ہی
بلا کو اوٹھاتی ہین ہر وقت
نہین اونکا اب چلتا اوسکی
علیہ الصلوۃ وعلیہ السلام
کرین یہ جو

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ

اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا اونکے باپ نے کچھ نہین بچا سکتا تھا اون کو اللہ کی کسی چیز سے

ہوے سب جدا داخل مصر	کہا جس طرح باپ نے تھا وہ سب	نہ تھا یہ کہ اون سے ہٹادے قضا
مگر یہ کہ سکتے نہ تھے	اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا	
بات اپنی یعقوب نے کی جو بات	مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی مین سو کر چکا	
کہا تھا سبب داخل نہون	کہ وہ نظر بد سے کھائین نہون	سبب یہ کہ تھی اوسکو شفقت کمال

بچالے جو پہونچی خدا
تسلی وہ یعقوب کی ہین
ادا کر گیا اونکو وہ نکد
نچا ہا کہ آجاوی اونپر بلا

وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

اور وہ خبردار تھا ہمارے سکھانے سے

یقین اور وجہ سے بتایا وہ یسے | اسیواسطے بس یہ ہوا اوہ ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ولیکن بہت لوگ خبر نہین رکھتے فقط

ن تو تھا عشق کی باتین نہین
رہتا تھا وہ عالم با خبر
سبب یہ کہ ہمیشہ سکھایا اوسے
لے اکثر اوسکو نہین جانتے
ب آ حکایت ہے انکی ذرا
نزدیک جب شہر کے سب گئے
یہ اسطرح سے سوار انکی دس
سمجھتا تھا ہر گز نہ دان [illegible]
لیا ایک بادین ناقہ سوار
سمجھتا نہ تھا کوئی اوسکا راز [illegible]
سوار ایک ناقہ پہ ہو کر شتاب
لگا روتے یوسف وہ ہوا [illegible]
ہوا ایک ناقہ کے اوپر سوار
در شہر سے جبکہ خارج ہوا
کیا دوسرے روز یوسف نے شتاب
نمایان ہوا دوسرے [illegible] جب
پھر عبری زبان مین کیا یہ سوال
تو ہے کون [illegible] جو یہ کلام
کہا پھر یہ یوسف نے کیا سبب
گئی برکت اوس گھر کی اور [illegible]
کہا بعد اوسکا ہوا کیسا احوال
جو نعمت تھی ساری وہ گھر سے گئی
پھر اوس وقت اک سرخ یاقوت تھا
کہا اوسکو یوسف نے [illegible]
کہا سن کے اوسکو نہ کچھ بھی جواب

تو سب مصر کے پانچ دروازے تھے
الگ بار ایک باب مین اس
کر پوچھے کسی سے پتا اور نشان
ہوئے سب جمع ہو کر [illegible] انتظار
کہ یوسف نے بھائیونکا نشان
سو جلد جا ہر ایک باب پر کھڑا
روانہ وہ سب [illegible]
بنا شہر سے [illegible]
تو دیکھا کہ بامین ہے اوس جا کھڑا
چھپا اپنے چہرہ کو ہو در نقاب
کہ داخل کو یا مصر مین ہو کر اب
کہا جہر میں تم آئے ہو کیا ہے خیال
نہین جانتا کوئی غیر از اہل شام
کہ اسطرح کیوں [illegible] آیا تو اب
ہوا جب سے یوسف جدا اوس گھر سے دور
کہا رنج و شدت ہے سب پر کمال
بلانا کھانا ہی سے آگ پڑی
سو بازو پہ تھا اوسکے نگین بندھا
نہ نگین ہو اول مین اپنے کبھو
اسے اپنے بازو پہ باندھ لو

ہر اک باب پر [illegible] وہ داخل ہوئے
[illegible] باب پر شہر کے
یہ یوسف کو [illegible] دی خبر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وہ باہر کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا گھر ہمارا [illegible]
مرا بھائی بیٹا تھا یعقوب کا
یہ کہکر کہا اوس نے [illegible]
[illegible]
جو قیمت کو [illegible]
[illegible] اور کہا
یہ جانا کہ [illegible]

کوئی اوسپہ تدبیر چلتی نہین
بہت علم و دانش پہ رکھتے نظر
کہا ما اغنی عنکم من اللہ شیٔ
جو مشترکہ ہین وہ سکو نہین جانتے
کہ وہ مصر مین جسطرح پہونچے جا
وہ دو دو ہر اک باب سے داخل ہوئے
[illegible]
کہ داخل ہوئے مصر مین بھائی پر
وہ پوچھے [illegible]
[illegible] کمال
[illegible] آپس مین دونو
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہر اک کو وہ دیکھتا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہمارے [illegible] عالم سیاہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تو دینا [illegible] ہزار
یہ تو نے دیا اسکو [illegible]
[illegible] سوا اسکے [illegible] نہین

کہا ساتھ سب چلیے آؤ تم
پھر اوس باب سے دونوں داخل ہوئے
جو دیکھا تو گھر ہے اک اژدحام
لگا رونے یامین اور یوں کہا
کہا میں ہوں مملوک عبد اور غلام
یہ کہہ کے داخل ہوا گھر میں وہ
کہا بھائیوں نے کہ تجھ کو کبھی
لگا بولنے مجھ سے عبری زبان
کہا تب یہودا نے مجھ کو کہا
کہا پھر یہودا نے ہو یہ زجاج
کہا اوس کی بازو پہ اپنے لگا
وہ آیا کہ تھا بازو پہ یامین کے
دیا پھیر شمعون کو اوس نے آ
کسی کا چلا کچھ نہ کنگن سے بس
کوئی اوسکے لینے پہ تیار تھا
کرے آسکے شیطان کیسے ... سب
ہر اک کی جو قیمت کوئی بے شمار
بنایا وہاں اوس نے سونے کا گھر
بہت خوب تصویر یعقوب کی
برستہ چھری ... شمعون کے پاس
یہودا کے دامن میں یوسف چھپا
دیا پھیر یوسف نے یامین ... ہم
کہا ... اپنا ... کے
...

اگر ... یامین ... ہو تم
وہ خوش ہو کے آپس میں دونوں چلے
کھڑی واں یہ ہیں اپنی بھائی تمام
کہ میں اب تجھ سے ہرگز نہ ہونگا جدا
مجھے ہر گھڑی اپنی سوا اسی کام
چھپے سب سے اوس دم گیا گھر میں
نہیں ہمنے دیکھا کبھی ایسا خوشی
ہوا اوس سے دل خوش مرا اتنا کہا
تجھے کون سی چیز دوں دی گیا
مری بازو سے ... اسکو بازو پہ آج
کہا پھیر شمعون نے مجکو دکھا
خوشی اوس نے وہ جان ... کی
اوسی وقت اوس بائیں ... گیا
ہوئی ... کی ... اوس کے دس
جو یوسف نے یامین کو تھا دیا
یہ سونے کا ... سب
تو قیمت کو ... ہزار
کہ جسکی چمک پر نہ ٹھہری نظر
ہر اک اوسکی دیوار و در پہ بنی
اور ... گھر ... یوسف اور ...
بعینہ جو گذرا تھا سب ماجرا
کہ اوس گھر کی ... زینت تمام
ہوئی روشنی از سمک تا سماک
کہا ... ہر اک ...
...

کہا اوس ...
وہ ... اوسے بھائیوں ...
کہا یہ ہیں بھائی تو اس ... چلا
جدائی سے تیری ہوا اب مجکو ...
ارادہ کیا دل میں اللہ کا
ملا پھیر یامین ان سب سے آ
کہا اک ملا مجکو ناقہ سوار
مجھے ایک شیشے کی دی صاف چیز
دیا اوسنے کنگن کہ بازو سے کھولکر
کہ لڑکا ہے تو اسکو ... کہیں
جو دیکھا تو بازو سے جاتا رہا
وہ بولا کہ ہے ... بازو پہ اب
ہنوز اوسکو لیتے تھے ...
یہ نکتہ ہے اسکو ذرا غور کر
خدا بھی بھلا جسکو دے کوئی شی
جز ... تجھے جو کنگن میں ...
روایت ہے عباس سے یوں کہا
وہ تھا تاپ میں تیس گز کا تمام
وہاں بھائیوں کی بھی تصویر تھی
دیا پانی ... نے آکے ڈال
ہر اک کی اسی طور تصویر تھی
بچھا فرش قالین سب جا بجا
جو کی اپنی یوسف نے زینت تمام
... اوس گھر کا ...
ہر اک گھوڑے ... سوار

ملا دو مجھے بھائیوں سے
اوسے ... شمعون ...
مجھے اور تجھے پھر ملا دی خدا
کسی کی طرف میں نہ ...
کہ مملوک ہے اوسکی ...
نہایت ہی شادی و فرحت ...
تمھارا میں بھائی کریا انتظار
کہ ہر اک کی آنکھیں ...
تعجب کیا ... دیکھ اوسکا ...
کوئی چیز جب پھر وہ ملتی نہیں
لگا کرنے وا حسرتا حسرتا
اوسے ... کرو ...
وہ آتا تھا بازو پہ ...
وہ کنگن گیا سب جگہ ...
کوئی اوسکو لے کیا یہ قدرت
ہر اک کو دیا اوسنے تو اوس ...
کہ جب مصر یوسف کے قبضے میں تھا
اور اوتنا ہی عرض اوسکا نیکنام
وہی نظم کے ساتھ تھی وہ کھنچی
وہ دی ساری ... نکال
کسی بات میں کچھ نہ تقصیر تھی
کہا جسطرح اوس طرح سے کیا
تو اوس گھر میں آیا وہ با اذن عام
نظر کی ... میں جو دیکھ میں کہا
... اوسکا ... کا کام

سب کے ہاتھ نہین سونپی گئی [illegible]
اور سپر بہی گھوڑونکی [illegible]
ایسی ہی گھوڑونکی [illegible]
[illegible] طرح تہے اوسکے سب ساتہ در
[illegible] یوسف نے آدمی وہ سب
[illegible] السلام اوسنے کہکر کہا
[illegible] جاکے بیٹہے وہ گہر مین تمام
[illegible] کہانیکو کہا تہے بیکدگر
[illegible] اوسکی آنکہونسی آنسو بہہ
[illegible] نے جو جو کیا تہا وہ تمام
[illegible] سبکی اوسوقت لکہت مین تہی
[illegible] صحبت حاضری یاد وزحد
اوسوقت رونا کچھ آویگا کام
آیا تو یون بہائیون سی کہا
[illegible] جہان سی یہ اون سبکے
[illegible] حال اوس سے اپنا ہمین آیا یاد
[illegible] سچا ہیت اب اوٹھ جاو تم
[illegible] نے بہلایا اونہین سب ہو بجا
[illegible] دو ایک ان سی ہون اک خوان
[illegible] ایک یا مین بیٹھا رہا
[illegible] بہائی اپنے کو دیتا ہون نہین
[illegible] سا نہین ہی کوئی بہائی ترا
[illegible] کیا ہوا اوسکا کیا حال تہا
[illegible] یوسف کو بہیڑیے نے کہالیا
[illegible] کہ خواہش ہی بہائی کی گر

اور دیکہکر سارے حیران ہی
سوار ونپہ [illegible] سی پوشاک تہی
سپید اونکی پوشاک سب آشکار
ہر اک کا اسیطرح نقشہ نگار
کہا سب کو پاس اپنے اوسنے طلب
غلامونکو بہی کہا سب ساتہ [illegible]
ہوا بیٹہنے کا اونہین اذن عام
اودہر اپنی رکہتا تہا یوسف نظر
رہا کچھ حیران اور یک بیک
سوا اس گہر کی دیوار پہ تمام
سخن بولنیکی نہ طاقت رہی
قیامت کو دیکہینگے اعمال بد
جو کرنا ہی اسوقت کر لو تمام
کہ اب کرو نوش جان مرحبا
کہ کہانیکی کہانے سی کیون [illegible]
ہوئی اسلیے ہمکو کلفت زیادہ
کسی ایک گہر مین جا کہاو تم
فرو اونکے دل سی ہوا یہ ملال
وہ کہانیکو کہا دین [illegible]
اکیلا وہ غم کہا کر رہتا رہا
غمین دل مین یوسف [illegible]
کہ ہوا ایک ان سی تب اوسنے کہا
کہا مین نہین جانتا کیا [illegible]
اکیلے کو [illegible]
مین بہائی [illegible]

یہ جب وے سفر سے آئے تمام
ہوئے مصر کے دین داخل جب
ہر اک ہاتھ مین تیغ ننگی لیے
اسی دیکہکر خوف سب کو لیا
کہا جاکے یوسف سی اون سبہ تمام
اسی گہر مین بار بیٹہانا انہین
کہا پہر کہ حاضر ہون کہانیکو [illegible]
اوٹہا سر جو دیکہا وہ اوسکو ہی
کہا بہائیون نے یہ کیا حال ہی
[illegible] کی نظر [illegible]
جو آنکہین [illegible]
پڑہے سب [illegible]
کہا پہر یوسف نے [illegible]
[illegible]
کہا پوچہتے ہم سی کچہ ہی عزیز
نہین ہی ہمکو کہانیکی کچہ آرزو
دیا حکم پہر جا [illegible] گہر مین کہ اب
کہا پہر یوسف نے اب جتنے ہو
وہ دو دو لگے بیٹہنے خوان پہ آ
کہا پہر ملک نے تو روتا ہی کیون
جو ہوتا وہ مین بیٹہتا اوسکے ساتہ
کہان [illegible]
لگے بہائی [illegible]
[illegible]
[illegible] بہائی [illegible]

تو پہر ایک دیا ہی [illegible] تمام
تو دیکہا سفید اور [illegible]
کہ سب وہ اسباب [illegible] لیے
اوڑا رنگ چہرے [illegible] ہوا
کہ یعقوب کا تم کو پہونچے سلام
[illegible]
لے آئے وہ کہانا اوسی دم وہان
نظر اوسکی اون چہوٹون پر پڑی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ دیوار پر ہم نے دیکہی [illegible]
نہ کہاوینگے کہانا یہان ہم [illegible]
[illegible] کے وہ خوان [illegible]
تم اک خوان پر بہائی دو دو [illegible]
خوشی سی تہا ہر اک [illegible]
غم [illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف تہا [illegible]
کہا آ کے ہم پہ ہوا [illegible]
کہ ہی پاس [illegible] ابتک [illegible]
کہ [illegible] بہائی [illegible]

کہا روکے اوسوقت یوسفؑ نے یون
ہوے بھائی حسرت میں اوس حال سے
برابر سے بیٹھا تھا وہ شاہ کی
کہا اوسکو یوسفؑ نے روتا ہے کیون
کہا اسنے پھر دیا یہ جواب
مرا اس گھڑی چاہتا ہے یہ دل
[illegible] یوسفؑ نے اوسکو کہا
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی پاس تو
[illegible] یوسفؑ شتاب
[illegible]
[illegible]
گیا سامنے بیٹھے جون [illegible]
[illegible] دیکھکر سخت حیران ہوا
نہ تھا فرق [illegible] کچھ حجاب
کہا اوس [illegible] کر خیال
کہا [illegible] یوسفؑ کا بیٹا عزیز
کہا ہے [illegible] یوسفؑ نبی [illegible]
یہ سنکر کے [illegible] غش آ گیا
کہ میرا بھی بھائی ہے یوسفؑ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہ جب [illegible] یوسفؑ کے بھائی میں ہون
ہوی تنگ سب شاہ کے قال سے
یہ دیکھو تو قدرت ہی اللہ کی
تو کہنا ہے سب اپنے لکھتا ہے کیون
کہ اندر سے دل ہو گیا ہے کباب
کہ [illegible] متصل
دور اک ساتھ خادم کو بھی کر دیا
[illegible] یوسفؑ [illegible]
[illegible]
نہیں [illegible] میں تاب [illegible]
گیا بیٹھ خلوت میں [illegible]
[illegible] تو یہ کیسی گفتگو
کہ [illegible] حیشم وا
[illegible] کا بھی حجاب
کہ اک اور [illegible] کا سامان ہوا
گویا نکلے اک شب میں مہتاب
کہ کیسا ہے تیرا یہ حسن و جمال
وہ صدیق ہی اوسکو کرتی تمیز
نبی خدا خاصہ بارگاہ
بہت غم سے رونے لگا زار زار
مجھے یاد آیا ہے وہ ماجرا
کسی [illegible] بچپا اوسے
[illegible] جو بیٹھا ہو [illegible]
گیا درد غم کو [illegible] بھول
کہا تھا وہ یوسفؑ ہی کرتی تمیز

یہ کہکر کے کھانا لگیا اوسکے پاس
یہ کرتے تھے آپس میں سارے کلام
سمجھتا تھا [illegible]
کہا آپ پہلے گھر میں ہے [illegible]
وہان شکل یوسفؑ کی آئی نظر
[illegible] صورت کو دیکھا [illegible]
گیا سامنے بیٹھ [illegible]
[illegible]
[illegible] کہا
[illegible]
ولا اپنی [illegible] کہا
تواب بولیا اوس [illegible]
گیا وان [illegible]
[illegible]
کبھی شکل [illegible] نظر
نہ زیادہ نہ کم اوسمین ہی کوئی شی
وہ ہی کون جس سے تو پیدا ہوا
کہا اس جگہ بھی ہے [illegible] کا نام
خدا کا طرف سے بھی تحقیق ہی
کہا اوسکو [illegible] روتا ہے کیون
کہا اوسنے یوسفؑ کا قصہ تمام
کہا تم نہ رو تیرا بھائی ہے یہان
[illegible] تب
کہا تیرا [illegible] بتا
خوشی کی وہ شدت میں رونے لگا

کہا وہ کہان وہ [illegible] اوداس
کہ ہی ابن اسحٰیل کا خوب کام
وہ سن سن کے پاس [illegible]
کہ جا کر کے رویا کرون متصل
لگا بہنے آنکھوں سے خون جگر
قیامت کو وان [illegible]
نکلنے لگی آہ دل چیر کے
[illegible]
کہ [illegible] یوسفؑ [illegible]
تو [illegible] بھائی کو [illegible]
کہ [illegible] اپنے پاس [illegible]
یہ [illegible] میں یوسفؑ کا [illegible]
[illegible]
[illegible] میں یاقوت [illegible]
کبھی اوسکو دیکھی [illegible]
گویا ایک خورشید کا نور [illegible]
کہ دل دیکھکر تجکو شیدا ہوا
کہ صدیق کہتے ہیں اوسکو تمام
خطاب اوسکا [illegible]
کہا تجھ سے اسوقت مین کیا کہون
کہ تھا میرے بھائی کا یوسفؑ [illegible]
کہا میری اب ایسی قسمت کہان
ہوئی اوسکی اسوقت حالت [illegible]
کہا تخت پر ساتھ اوسکی [illegible]
روان پانی آنکھوں سے [illegible]

نا مجکو لے چل نہین اب ہی صبر
نا جا کے یوسف سی قصہ تمام
اکیلا ہی بیٹھا تھا یوسف وہان
لگا کر کے چھاتی سی پھر یون کہا
کی جبکہ یوسف پہ داخل تمام
لا اپنی دی پاس یامین کو
یامین بڑا بھائی ہون غم نہ کھا
دا کر دیا مجکو یعقوب سی
ل اوسکا یہ کہہ کر دسی پھر گیا
سی طرح حق دور اپنا حجاب
ہین کتنے لاکھ اونپہ گذرین برس
ہین اونکی ملنے کا ہی اشتیاق
ہماری ہین مشتاق حورین تمام
لے تمکو لاکھون ہوے ہین برس
فاقت جو اس غم سی آئی ذرا
ہمارو کی اے میری آنکھون کی نور
ملاقات کا تیری مشتاق ہی
ہوتا یہ یعقوب کو رنج و درد
وسے زندگی کا بھروسا نہین
مرتا ہی اوس روسی جو کوئی مرد
سنکر کے رویا وہ آواز سے
ما اوس سی اولادی تیری کہو
ہا ایک کا نام دم ہے تو جان
ما تو نی یہ نام کیسے کہے
رہا تھا لہو تیرے کرتے پہ جم

کر پروانے کو شمع سی کب ہی صبر
کہا پاس لا اوسکو اسنے نام
وہ خلوت کے گھر مین تھا سب سے نہان

کہا صبر کر جا کے آتا ہون مین
کیا پھر وہ خلوت مین لے یا او کو
کیا دیکھکر دور منھ سے نقاب

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰی یُوسُفَ اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ

اور جب داخل ہوے یوسف کے پاس رکھا اسنے بھائی کو

قَالَ اِنِّیْ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ

کہا مین ہون تیرا بھائی سو تو غمگین نہ رہ

بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

ان کامون سی جو کرتے رہے ہین فقط

کرے اولیاؤن سی روز حساب
نشے کا سا عالم ہے اونپہ بس
دلو نہین ہماری ہی دور و فراق
کر و جا کہ اب کچھ تم اونسی کلام
جسے ایک لحظہ بتاتے ہو بس
تو یوسف نے یامین سی یون کہا
ہی مرنے سی نزدیک جینے سی دور
وہ مسموم ہی اور تو تریاق ہی
نہ بھر تا ہی دردی سی سانس سرد
نیا اوس نے کپڑے کو پہنا نہین
اوسی کہنا اوس سی تری غم کا درد
ہوا باہر اپنے وہ انداز سے
ذرا اوسکا احوال کہہ مجھسے کچھ
اور اوس وسر کا ہے یوسف تو لو
کہا جیسے یاد آتے وہ پیکر کچھ
رکھا اسلیے نام اوسکا مین نم

وہ سب دیکھکر اوسکا غش کر گئے ہین
کہین اونکی حورین لیے نقش و نقاب
کرے پھر حق درمیان کے حجاب
کہین ایک لحظہ بھی دیکھا نہین
تمہین تجھسے سیری نہوگی کبھو
کہا باپ کا میرے کیسا ہی حال
یہانتک وہ رویا کہ اندھا ہوا
کیا نہ کہ یوسف نے پھر یون کلام
کہا پھر بہن کا مری کیا ہی حال
ہوے اوسکے چالیس بس اب تمام
مسافر جو آتا ہی اوس راہ کو
کہا پھر تری زندہ ہی یا نہین
کہا تین بیٹے ہین اوسکا ہی نام
کہا اب یہ تیسرے کا ہی نام
تو اندر سے گھر مین جبھی غم ہوا
جو بیٹھے کا یاد آیا تجھکو ہیب

تجھے پہچان کے لاتا ہون مین
جہان باپ تھا اون چھپایا او
برآیا وہ جون ابر سے آفتاب
کسی طرح کا اب کچھ غم تو کھا
ملا اوسکے بھائی اوسی لا کلام
اتارا اسکا ان پر خوشی دل مین ہو
اب اسپر کہہ جو کچھ اونھون نے کیا
رکھا دور پھر تجھسے محبوب سے
زمین پر روتے اوسکی غش کر گیا
اوسی طرف اپنی نظر کر رہین
جاؤ وہ کیونکر ہین گنہگار
کہے جاؤ گھر کی طرف تم شتاب
تجھے چھوڑ جاتے نہین ہم کہین
تم اب جاؤ اولاد کرو پیرو
بتا مجکو ہی درد اوسکا کمال
ترے غم کے آنسو سی دریا بہا
نہ جنتی مجھ ماں تو تھا خوب کام
کہا اوسنے ہی رنج ہجران کمال
کہ بیٹھی ہی رستے پہ جا صبح و شام
کرے اوسنے ہی جاتے
کہا
اسمی نام ایک مجھسے اوسکے تمام
اسی طرح رکھی ہین منسوب نکے نام
ترا اوس گھڑی اور غم ہوا
رکھا اوس نے کا مین تب نام ہیب

کیا یاد تجکو مین یوسف کی یار
کہا بعد چالس برس کے [illegible]
سو اسکی [illegible] کی
پھر اوسکی تجسس مین [illegible]
کہا جس طرح چاہے اوس طور کر
لگے کرنے [illegible]
اسی طرح بخشے گا [illegible] وبال
فراغت سے [illegible] کی
کہا دیگا [illegible]
کہا کچھ [illegible]
[illegible]
[illegible] جو ہاتھ کے بار
لگے [illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
تھا جس جا پر اسباب [illegible]
روایت [illegible]
اسی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا [illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چوری کا کام
[illegible] ہو نا ہو وے مگر
[illegible]
[illegible]
[illegible] احوال [illegible] ابھی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا بھائیوں پاس جا اپ چلین
کہا [illegible] کہونگا مین اپنے پاس
[illegible] کے پیالے کو
[illegible] تجھ پاس تو اس سبب
یہ آ بھائیون پاس بیٹھا شتاب
[illegible] ایسا وہ اوس آن مین
[illegible]
کہا پھر یوسف نے یوسف کا غم
کہا کچھ بضاعت [illegible] لائی ہو تم
[illegible]
کہا تم نے [illegible] کیا
[illegible]
کہا [illegible]

[illegible] فِي رَحْلِ أَخِيهِ
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] عزیز
[illegible] مصر سے [illegible] روان
[illegible] جو قافلہ شام کا
[illegible] جس پاس پیالہ [illegible]

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

[illegible] قافلے والو تم سفر پر چور ہو
[illegible] مَاذَا تَفْقِدُونَ
[illegible] تم کیا نہین پاتے
[illegible] الْمَلِكِ
[illegible] بادشاہ کا ناپ

ذرا چل کے اونکی خبر آج لین
نہو دل مین اپنے تو ہرگز اوداس
رکھونگا ترے بار مین حیلے کو
کرون بھائیون بیچ مین تجکو طلب
ہو سدکھکر زنگ وتاب تاب
نہ آیا کسی کی وہ پہچان مین
بدل جائیگا آدمی کا یہ رنگ
کیا کس نے زیادہ کیا کس نے کم
جو لینے کو غلا اب آئے ہو تم
اوسے راہ کا خرچ ہم نے کیا
تو مین بھی تمھین دونگا دو انتہا
کہ ہر اک کو اک اونٹ و بھر کر جا
کر دیتے ہو بھر بھر تم جس سے نا
کسی کو خبر اوسکی ہرگز نہو
دیا اونکو کرتے تھے جو کچھ طلب
زبر جد کا تھا وہ پیالہ تمام
عزیز اوس سے زیادہ تھی کوئی چیز
کہا اک مصاحب کو سو تو روان
انھین گھیر کر پھر مرے پاس لا
وہی چور ہر گز یہان سے بچا
دیا سبکو اونٹو نسے اونکو اوتار
کہ اے قافلے والو ٹھہرو ذری
پیالے کا احوال ہم سے کہو
کہ کیا ڈھونڈھتے ہو تم اے نیکذات
ملک کا پیالہ ہوا یہان سے گم

وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ○

اور جو کوئی وہ لا دے اوسکو ایک بوجھ اونٹ کا اور مین ہون اس کا ضامن ف

جو پیالے کو لا دیگا آج	ملے اونٹ بھر اوسکو انعام تاج	مین ضامن ہون اوسکے دینے کا اب	کرو واسطے اسکے جسطرح جا ہو طلب

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ○

کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہین آئے ملک مین اور نہ ہم کبھی چور تھے

سب نے کہا کہ خدا کی قسم	نہین آئے اسواسطے یان پہ ہم	ہو واقف ہماری تم احوال سے	زمین پر نہ ہم مفسدی کو چلے
تو یہ ہم کبھی نہین ہم ہین چور	یہ آیت کے معنی سنو کر کے غور	کہا یہ جو ہم چور ہرگز نہین	تمہین بھی یہ معلوم ہی یا نہین
اسلیے یہ کہ پوچھی جو تھی	اور اسباب مین شاہ نے تھی رکھی	اوسی طرح سے شاہ کو خبر تھی	خیانت ذرا اوسمین ہرگز نہ کی

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ○

اور جب پھر شہ کے لوگو نے آ	بولے پھر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جھوٹے ہو	بتاؤ کیا چور کی ہے سزا
پیالہ تم اسمین جب ڈہوندے	قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ	سزا اسکی کیا پھر تمکو ملے
جسکے اسباب مین جام ہو	کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پاوے وہی اوسکے بدلے مین	رہے ہے عوض اوسکے ہم سنو
سے اپنا کرلیجیو تم غلام	کہ آیندہ ویسا کرے یہ کام | یہ تھی اوس زمانے مین اک رسم عام	کہ کرتے تھے دان چوری کو غلام
مین حکم ہے ہاتھ کو کاٹ لین	كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ	انہین حکم ہی عبد اپنا کرین
اسیطرح ہم ظالمین کو سزا	ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو ف	دیا کرتے ہین بوجھ لو تم ذرا

شرع یعقوب مین تھا حکم	کہ جس وہ ثابت ہو چوری فرا	یہی سہو وہ تک چور رہے غلام	کرے اپنے مولا کی خدمت تمام
یعقوب نے یہی حکم جاری کیا	مگر یہ تھا یہ مصر کا	کہ جو کوئی کرتا تھا چوری یان	وہ خدا من ہوا اشل کا بیگمان
کی منادی سے پایا یہ بلا	کہ اولاد یعقوب کہ مصر تو فا	ہے یہ سب آئی وہ شکر	بالاے وہ چوری سکے تھے بہم
بہت دل مین یوسف کی کی خوشی	جب بھائیون سے اک دہشت ہوئی	کہا اونکو یوسف نے اتنا کرم	کیا تم نے یہ بہت سا بہم
سلم سے کہا کہ کھایا اقتین	برابر جب اپنے بچھا یا انہین	پھر اسباب تم نے ہمارا لیا	اس احسان کا خوب بدلا دیا
ملا یا سے تمکو اسی کے لیے	کہ کچھ بھائی مصر سے ملے	کہا ای عزیز ہم نہین چور ہین	[illegible]
پھر جیسے وہ کرے تھے کام	برادر کا اپنی یقین تھا تمام	دیا حکم یوسف اون سبکو تب	[illegible]
اپنا لوگو ڈھونڈو تمام			سب اسباب کا یہ ہی اون جام
لگے ڈھونڈنے سب کو اور ولی آ			کہ آگو کوئی مسکو یہ پہچان جا

فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ

پھر شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیان دیکھنے سے پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے

لیا پہلے شمعون کا دیکھ سب	نکلا کچھ اوسمین کیا جو طلب	کیا پھر یوسف نے ہرگز گمان	نہین کی بھی چوری کر دیہ جوان

کہا بھائیون نے کہ اب ہو سو ہو
ہر اک کے غرض بار دیکھے تمام
وہ اون دس کے اسباب دیکھے تمام
کہا پھیر یوسف نے کیا ہے ضرور
دیا حکم اسباب یامین کا
کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام
نکالا پیالا اوسکو اوس کا
کہا جی نکل سب کے سننے کو ساتھ
نہین ہمکو جا جو کرین ہم کلام
سبھون نے سر اپنے جھکائے تمام
کہین کیا مصیبت پڑی ہے یہ آ
کہا کس نے رکھا بھلا اسکو لا
اوسی نے مرے کھول اسباب کو
یہ سنکر کے خاموش ہو گئے وہ سب
خدا آپ کرتا ہے یہ کلام
بتائی کہ بھائی کے اسباب مین
ملک کے نتھی دین مین یہ راہ
وہان حکم ہوتا تھا یہ چور کا
تو اس حکم مین بھائی آزاد تھا

تم اسباب ہم سب کا دیکھ لو
کسی مین نکلا ہوا تم جو جام
پھر اس پاس کیا دور ہے یقین
سوا شک ہو دل کا اسوقت دور
کہ دیکھے بھلا ہمین نکلا ہے کیا

اسے دیکھنا چاہیے اب ضرور
رہا بار یامین کا دیکھتا
کہا سب نے تفتیش اسکی کرو
کہا گر اسباب دیکھو تمام
جو دیکھا پیالا ہے اوس مین پھر

ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ

پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی

لگے مار نے ساری چھاتی پہ ہاتھ
فضیحت کیا شاہ کے روبرو
خوشی دل مین یامین بچا لا کہا
کیا تو نے ہمکو بڑا روسیاہ
تمھارے سوا کس کی ہے یہ خطا
پیالا دھرا ہوگا طعنہ نہ دو

کہا بھائیون نے کہ یامین اب
تجھے یہ اولاد یعقوب کہے
کہا سب نے اوس شخص نے آج
کہا اوس نے واللہ مجھکو خبر
کہا جس نے درہم اسباب مین
اگر تم نے درہم چرائے تمام

كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ

یون داؤن بتا دیا ہم نے یوسف کو

سقایہ کو اپنے چھپا کر دھرا | رہی تا کہ بھائی بھی یوسف پاس جا

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

ہرگز نہ لے سکتا تھا اپنے کو انصاف مین اوس کو بادشاہ کے

ہوا یہ فقط اوس فضل خدا | کہ خود بھائیون نے کہا تمام

کہ کانت ہماری دونوکی موو
کہا سب نے جھوٹ وہ کیا دیکھ
ہمین بغت مین تم نہ الزام
کریگا یہ تخمہ اپنا ہم پر مدام
کہا سب نے یوسف کو پھر جلد آ
تو نکالا اوسی مین جو تھا گر وہ جا
بھر تین کہ یوسف کی بھائی کو جھ
کیا تو نے اسوقت کیا یہ غضب
ہر اک کو وہان ہوت مغضوب بھی
تجھے شاہ نے کیا دیا کم تھا نا
نہین اسکی اصلا یہ باور تو کر
تمھارے دھرے تھی گیا اوکو مد
تو مین نے سقایہ لیا لا کہا
لگے کہنے جی مین ہوئی یہ عجب
کہ یوسف کو تدبیر سوجھی تمام
نہون دونون آپس مین اگر ماعدا
کرین چور کو عبد بے اشتباہ
کہ دو چور چوری کی دونی بہا
کہ جس پاس نکلے وہ ہووے غلام

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکو چاہین اور ہر خبردار سے اوپر ہے ایک خبردار **ف**

مگر ہو وے وہ جو کہ چاہے خدا
خدا کی ہے ملکوت بے انتہا
کہا بھائیون نے اس سے جواب
کہ بھائی نے اسکے جو گم ہو گیا

کرے ہے وہ از خود عطا جس کو شاہ | اسکے ہے خدا جسکو چاہین ہم

قَالُوا إِن يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

کہنے لگے اس چرایا ہے تو چوری کی ہے

أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ

ایک اسکے بھائی نے کچھ پہلے

بڑھاتے ہین درجے بفضل و کرم
ہر اک علم والے سے ہے اک بڑا
چرایا نہین ہے کچھ اسکا عجب
کچھ اسباب پہلے چرایا بھی تھا

ف یعنی بھائیون کی زبان سے حکم ...

اونکو یوسف نے اسکا بیان
یا بعض نے اوسکی نانی کا تھا
یوسف کی ماں نے کہا بلد جا
دی جب فراغت عبادت سے تب
پا اسکے بھائی نے اوسکو اوڑا
نانی کے بت کو رہین توڑ کر
چھپایا اوسے اور نہ ظاہر کیا
نہ یوسف نے یہ بھید اون سے کہا
کہا چوری کرنے مین تم سب ہو بد
چورایا تھا یوسف نے گھر مین صنم
جو کہتے ہو تم اسکو جانے خدا
یہ کہکر دیا حکم یا مین کو

چورایا تھا کیا تم کو سب بیان
عبادت وہ کرتی تھی اوسکو سدا
تو لے بت کو آگے سے اوسکے اوٹھا
کیا اوسکی نانی نے بت کی طلب
کہین اسکا پایا نہ کچھ بھی پتا

فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ
تب آہستہ کہا یوسف نے اپنے جی مین اور اونکو نہ جتایا

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا
کہا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ
اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بتاتے ہو

قَالُوا يَا اَيُّهَا الْعَزِيزُ اِنَّ لَهُ اَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهُ
کہنے لگے اے عزیز اوسکا ایک باپ ہے بوڑھا بڑا سو رکھ لے کسی ایک کو ہم مین سے اوسکی جگہ

کہا سب نے سنتا ہے تو اے عزیز
تو ہم مین سے لے ایک کو اوسکی جا
جو ہم قید ہیون اور یہ چھوٹ جا
تجھے دیکھتے ہین بتحقیق ہم

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ
بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسی کو پکڑیں

کہا مانگتا ہون خدا سے پناہ
گر اس جرم مین ہم کرین ہمکو خوار
ہوے جبکہ مایوس اس کام سے
جدے ہو کے کرنے لگے مشورت

اِنَّا اِذًا لَظَالِمُونَ

فَلَمَّا اسْتَيْاَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا
پھر جب ناامید ہوے اوس سے اکیلے بیٹھے مشورت کو

کسی طرح اب ہو نجات اپنے پاس
بہت بھائی نے سب سے پھر یون کہا
[illegible] کا ایا عہد قول اور قسم
اور پہلے سے وہ زیادتی تم نے کی
کیا آخر یوسف کو سب تم نے گم
کرین شاہ سے [illegible] ہم سب قتال
[illegible] کو شکستہ تمام
[illegible] شاہ سے
[illegible] جا کے تم [illegible] کیا
[illegible]
[illegible] آواز تم
[illegible] جو کوئی [illegible] اور
[illegible] اوسکا [illegible]
[illegible] تجھے باہر [illegible]
[illegible] اولاد یعقوب سے
[illegible]
[illegible] شاہ کے وہ کھڑا
[illegible] آواز نام
[illegible] لگا
[illegible] آ
[illegible]
[illegible] اپنا [illegible]
[illegible] اوسکو [illegible]
[illegible] ہو گیا تھا سبب
[illegible] کہا سب تمام

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا

بولا اونمین بڑا کیا تم نہین جانتے کہ تمھارے باپ نے لیا ہے تم سے عہد

مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ

اللہ کا اور پہلے جو تقصیر کر چکے ہو یوسف کے حال مین

چوا [illegible] بچا یا وعدہ گم
اڑا دو [illegible] سب ملک و مال
اگر [illegible] کرونگا [illegible] کا کام
کفایت کرون حکم احمد سے
کہا [illegible] اونکا وہ سب [illegible]
نہ چھوڑونگا تا قید اوسکو کرین
کرو ہوش بازار والون کو گم
[illegible] اوسکی مین ایک [illegible] پھر
وہ ہنستا تھا سب اونکی [illegible]
پڑے تھا ہر ایک بال سی [illegible]
[illegible] کے اوپر ہاتھ [illegible] کر دوسرے
وہ ہر [illegible] آ [illegible]
خفا ہو کے یوسف [illegible] لگا
کہ نیچے گرتے [illegible] کے تمام
[illegible] وہ انکھون [illegible] دیکھو لگا
جب [illegible] پیٹھ پر ہاتھ [illegible] کہا
نہ [illegible] اور اوسکی نظر
کہا آل یعقوب کی [illegible] ہو
تحیر سے [illegible] تھا [illegible]
کہ [illegible] نہین [illegible] غضب
کہ قوت کا باقی نہ [illegible] نام

لگے کرنے آپس مین یہ گفتگو
کہا سنکے اوس وقت یہودا نے
یہ شمعون بولا کہ بازار مین
جو یوسف کا فرزند تھا اب صغیر
اور کہے شور کا وہ سب سنکے [illegible]
چلے جاؤ تم سمت بازار کی
ارادہ کرے جو کوئی قتل کا
سمجھ [illegible] ہم ہون [illegible] کام
یہودا کی عادت تھی وقت غضب
نہ جب تک کام اوسکا ہوتا تمام
[illegible] کمر پر یہودا کے ہاتھ
[illegible] اور کہا ای تو بازار کو
کہا [illegible] اسباط کو
[illegible] سارے خلقت [illegible] کہا
کہا اپنے بیٹے کو یوسف نے تب
[illegible] ہو اوسکا غصہ تمام
مگر ایک لڑکا کہ ہو خرد سال
تجھے آتی ہی تو بتا کون ہی
[illegible] بھائیون [illegible] اوسکی صدا
[illegible] آل یعقوب ہی
[illegible] یوسف کو [illegible] غضب

کہ یعقوب ہوگا نہایت [illegible]
کہ بابا نے تھا عہد تم سے لیا
بغیر اوسکے جانا بہت ہی [illegible]
جو یوسف کو ایذا بہت تم نے دی
کہ اب کیجے اسباط کی جستجو
کہ ہم ہین سپاہی [illegible]
مین کافی ہون [illegible]
کہا اوسکو جا جلد [illegible]
یہودا نے لی تیغ کا [illegible]
دکھا [illegible] وان [illegible] تلوار کی
کرو قتل اوسکو [illegible] ذرا
عزیز آپ ہو [illegible]
کھڑے بال ہوتے [illegible]
اوسی طرح غصے مین [illegible]
اوتر جا [illegible] غصہ [illegible] اوسکی [illegible]
یہودا آگیا شہ کے دربار کو
ابھی لا کے [illegible] کو [illegible] دو
تماشا تجھے اب دکھاؤن ذرا
کہ ہاتھ اپنا رکھ پشت پر اوسکی [illegible]
رہا تن مین اوسکے نہ قوت کا نام
کھڑا ہی وہان وہ جو صاحب جمال
کہ تجھ سی پیاری نہین کوئی شی
چلے وان سے اور اوسکے سب پاس آ
ولے اوس سے ظاہر نہین کوئی شی
کیا سبکو مجلس مین اپنے طلب

ساتھ ہوا اور یعقوب کی
امانت تمھاری یہ بھائی ننے کی
بھروسا تھیں اپنے زور کا
ظاہر ہے پر یوسف بھی جب دیین آ
ہوئی تکڑ تکڑی وہ سا ہی کا
تمھاری جو آیا ہیں سب جانتے ہیں
ماتب ہوا وہ سب بٹ چلا

کہ مین کون سی بات ہیو یہ کی
سزا جو کی تمنے وہ ہم نے دی
نہ او کفر کبھی تسے پر ہوا کا
کہا دیکھو تم زر دو او خدا
نہ باقی رہا اوسکا نام و نشان
تمھیں اسلیے کچھ ہیں کہ ہمین
خبر باپ جاکے اب اسکی دو

کہا تم پر احسان ہیں جینا
لگا کی ہے نقل پر [illegible]
تمھیں ہیں [illegible]
وہاں کبھی [illegible]
نہ تم تو یہ سنا کہ ہم ہیں قوی
نہیں تو [illegible] حال معلوم ہے
بھلا [illegible]

دیئے [illegible]
کر [illegible]
نہ کچھ [illegible] تم [illegible]
سو یوسف [illegible]
ہی تھا [illegible]
زمین [illegible]
نہ [illegible]

فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيْ أَبِيْ أَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ

سو مین نہ سرکون گا اس ملک سے جبتک کہ حکم دے مجھکو باپ میرا یا قضیہ چکادے اللہ میری طرف

ہر جبتک نہ مین مصر کی سیر وال
یا حکم اللہ مجھکو کرے
یہی ہے بڑا [illegible]

نہ ہرگز مین جاؤنگا [illegible]
یہانتک کہ [illegible]

وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ۝

اور وہ ہے سب سے بہتر چکانیوالا

بلاوے مجھے پاس [illegible]
تو او سوقت [illegible]
اور [illegible]

ف

اِرْجِعُوْا إِلٰى أَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ

پھر جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی

چلے جاؤ تم سب طرف باپ کے
سنو اپنے بھائی کا یہ کام
وہی شاہ نے قید مین کر لیا
ہو ابھی نہیں ہم او سوقت وہی
سقایہ تیا یا مین کے اسباب مین
کچھ غیب کے ہم نگہبان تھے
نہیں کیونکہ [illegible]

کہو جاکے یہ بات تم باپ سے
گئے بھائی کنعان کو سنکر تمام
ہمیں حکم جانے کا اوس نے دیا

کہ چوری تیرے بیٹے جاکے کی
گئے باپ پاس [illegible] کی
کہا چوری اوس سے [illegible]

[illegible]
کہ یہ [illegible] چوری [illegible]
کہ یہ [illegible]
اور [illegible]

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا

اور ہمنے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی

[illegible]
کہ بیٹا [illegible]

وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ

اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تھی

ف

حفاظت کریں گر وہ ہو روبرو
نہ ہمکو تھی غیب کی کچھ خبر
تو پوچھ او ن بستی والوں سے جا
کیا ہان مصر کو [illegible] ساتھ مین

کہ غائب کی ہم ہیں حفاظت
کہ چوری کرے [illegible]

[illegible]
[illegible] خدا

[illegible]
[illegible] تم [illegible]
جہان ہم [illegible] ماجرا
ذرا پوچھ دیکھو وہ کیا [illegible]

وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

اور پوچھ لے اوس بستی سے جسمین ہم تھے

وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا

اور اس قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اور ہم بیشک سچ کہتے ہیں

کہ ہو تم جو ساری زمیں پھر چکے | کہا ہم بلا میں ہوے مبتلا

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا

بولا کوئی نہیں بنائی ہی تمھارے جی نے ایک بات

کہ تم نے بنایا یہ مضمون عام | تمھارے یہ نفسون نے تم سے کہا

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا

اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ لے آوے میرے پاس ان سبکو

کہ سب [illegible] اوسکی ہی بارگاہ | یہوداور یامین یوسف تمام

اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

وہی ہے خبردار حکمتوں والا

کہا مجھ سی رکھتا ہی تو کیا سوال | پھوایا تو دیکھا اودھر اوداس
لیا حکم جبریل نے حق سی جا | کہا پر چھونگا اوس سے جو طلب ہو
کہ یوسف کی تو نے نکالی ہے جان | دی اوسکو قسم ایزد ذو الجلال
اوسی ملک اور مال پہ شکر دیا | وہ دنیا میں بیگا نہایت خوشی
طلب کر تو پاویگا اوسکو شتاب | کہا یہ نہیں جسکم باور تو کر

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ

اور اولٹا پھرا اونکے پاس سے اور بولا اے افسوس یوسف پر

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

اور سفید ہو گئیں آنکھیں اوسکی غم سے سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا

اوسی کو خدا بولتا ہی کظیم | کہا ابن عباس نے یہ سنو

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا

کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑیگا

تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

یاد یوسف کی جب تک کہ گل جاوے یا ہو جاوے مردہ

ہے اب جھوٹ یہ سچ کر معلوم ہو
اور اونٹ والے پوچھ لے
کہ بیشک یہی ہم [illegible] سب کہ
کہا پھر یعقوب نے تم میں زور
کہ [illegible] بھائی کو تم سے لے

کہ اولاد یعقوب [illegible] یہ کلام
سنا [illegible] پر نظر
سوا [illegible] صبر کرنا جمیل
[illegible] کر اللہ
[illegible] دانا ہی اور وہ حکیم
وہ [illegible] کا ہو غم
کہا [illegible] یعقوب پاس
[illegible] پاس [illegible] ملک موت کو
کہا [illegible] یعقوب نے یہ سوال
کہا اوسکی [illegible] قبض کی
کہا [illegible] سے خبر
[illegible] بیٹوں سے تب
[illegible] کا تو دل پر غم
سپید [illegible] الم میں عین
[illegible] ہوا
کر [illegible] غم [illegible] یتیم
اوسے بولتے ہیں عرب میں کظیم

کہ جھوٹی نہیں [illegible] یہ گفتگو
جو ساتھ اپنی [illegible]
نہیں جھوٹھ اسمیں [illegible] اور
ہوا اتنا کہ ہاتھی تو سمجھ [illegible]
کہ ہم سے زیادہ وہ [illegible]

کہ لے چلے یامین کو [illegible]
اسیواسطے [illegible]
کہ اللہ ہی اپنا فعل لوگ کیا
سب آوینگے البتہ ان [illegible]
وہی سارے باتونکا [illegible]
خوشی بھی ہمیں [illegible]
کہا کہ تو تا آج ایزد تعا[لی]
فرشتہ اوسی وقت نازل [ہوا]
وہ زندہ ہی یا مر گیا [illegible]
خزانے کا مالک خدا نے [illegible]
کوئی دن کا باقی رہا ہی [illegible]
سنا حال یامین کا جبکہ
ہوا اور یامین کا یہ [illegible]
وہ اندھی تمام اوسکی غم میں [illegible]
کوئی اوسپہ ہرگز نہ ما[illegible]
کہ جو کوئی مغموم و مکروب
اسے یاد رکھ فائدہ [illegible]

ای قسم کھاکی سب نے ادا
ہی غقل ہوا نانی جاتی رہی
دیا بہت اوسنے بیٹو تو [illegible]
یا میرا شکوہ نہین [illegible]

پھیوڑیگا تو یاد یوسف ذرا
اوسی کی تجھے بات بھاتی رہی

اوسی کو رکھیگا ہمیشہ تو یاد
یقین ہے کہ مرجا اس غم مین تو

یہانتک کہ جسم سارا برباد
چھپتی اوسکی [illegible]
[illegible] کی زبان [illegible]
اوسکی طرف [illegible]

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

بولا مین تو کھولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس

[illegible] اپنا کہتا ہوا [illegible]
[illegible] مین [illegible]
یا غم نے یوسف کو [illegible]
[illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]
پھر اس [illegible]
[illegible] مین حسرت کا [illegible]
ملا تا اور [illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف [illegible]
[illegible]

مرا کام ہے اوسکی درگاہ سے
[illegible] دیکھا اوسکو [illegible]
[illegible] مین کہ غم نے کی
پھر اس [illegible] کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور اسطرح ارشاد حق [illegible] کیا
[illegible] غم کی [illegible]
[illegible] غم کیون [illegible]
[illegible]

انسے روایت ہے یعقوب کا
کہ یعقوب مجھسے بیان اسکو کر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] سا [illegible]
[illegible] کی
[illegible]

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے

مجھے علم ہے فضل اللہ سے
مراد اس سے یہ ہے کہ [illegible] خبر
کہا اوسنے اولاد کو اس [illegible]

[illegible] یوسف کی [illegible] نہین [illegible]
[illegible] نہین جانتے

[illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]

[illegible]
کہ یوسف [illegible]

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ

اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکے بھائی کی اور مت ناامید ہو اللہ کے فیض سے

اگر شاید ملین دونو تم سے گ	نہ مایوس ہو رحمت حق سے تم	ملے تمکو یوسف و یامین کا نشان	کہا بیٹو جاؤ کرو تم تلاش

إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ

بیشک نا امید نہین اللہ کے فیض سے مگر وہی لوگ جو کہ منکر ہین

نہ مایوس از رحمت حق ہو کہ ہوا
او بھیدین ہی ڈھونڈھنا تو بیٹے کو
او سنے لکھا یا پھر بیٹے نے دیتا ہوئی
یہ شمعون نامی مین مصر نے لکھا
تجھے یہ پہونچے یعقوبؑ کا سلام
پس از حمد حق کے سنو میرا حال
ہمارے ہین سب باپ دادا کرام
اگرچہ پڑی ہم پہ صد ہا بلا
و آگ مین اونکو کافر نے ڈال
مرے باپ کے باندھکر دست و پا
رہا مین سو میرا یہ احوال تھا
گئے بھائی لے اوسکو جنگل مین سب
مری غم مین آخر بصارت گئی
گئے بھائی سب لیکے بنیامین کو
کہا قید شہ نے اوسے اس لیے
اگر چھوڑ اوسکو تو احسان ہی
سنا ہی کہ تم نے سقایہ کو لے
نکالا ایسا نبیون کی اولاد سے
تو چھوڑ بیٹے کو ہی یہ سوال
تجھے اور تیری ساری اولاد کو
تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
گیا مصر مین جبکہ یہ قافلہ

خدا کی مگر قوم کفار کا
ولیکن نہ آوے گا جو ہی مرا
خبر اوسکی کسطرح لاوے کوئی
کہ یعقوبؑ بیٹا ہی اسحاقؑ کا
نہیں جانتا مین تو کیا ہی نام
کہ تم نے مجھے کر دیا پایمال
مین کہتا ہون احوال اونکا تمام
ولیکن خدا اپنا حامی رہا
خدا نے لیا آپ اونکو سنبھال
لٹایا کہ پھیرے چھری پر قضا
سنا مجھ پہ برقت جنجال ہی
ہوا مجھپہ اوسوقت تازہ غضب
پھر اک یہ مصیبت پڑی ہی نئی
پھر آنے اوسے چھوڑ کر نے لگے
وہی ہم ہین پس ہے الم مین پھنسے
نہین تو خدا کی بڑی شان ہے
چھپا کر رکھا پاس یامین کے
نہ بھول اونکو اپنی ذرا یاد سے
دعا کر دے سبلے ہی خوش حال
بہت ہی ضرر یہ سمجھنا کہ ہو
سو ہم کر چکے تمکو بس والسلام
یہ دوا نے کی پیشوائی تب آ

کہا پھر یہ اولاد اوس نے ز
پڑی قبر مین جلکے یوسف کا تھا
کہا پھیر شمعون کو باپ نے
براہیم کا بیٹا اسحاقؑ ہے
اگر جانتا مین تو خط مین تمام
مری بار غم سے ہوئی پشت خم
ہمارا ہی اشرف ہین سب خاندان
ہمارے تھے دادا خلیل خدا
خدا نے کہا اوسکا ہر دو سلام
خدا نے دیا بھیج دنبے کو وہان
مرا ایک بیٹا تھا یہ سخن عزیز
قمیص اوسکا لو ہو بھرا لا دیا
کہا یامین تھا اوسکا بھائی یہ وان
کہ اوس نے چرایا ہی کچھ شاہ کا
نہ چوری کرے ہم سے نہ ہم مین چور
فقیرون کی لیتا ہی جو بد دعا
نکر کام ایسا یہ ہے کام بد
سنا ہی یہ ہم نے کہ تو ہی کریم
جو ہی دل مین اپنی زبان پر لا کر
کہ دعوت ہی مظلوم کی مستجاب
ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
دیا بیکہ یوسف کو اون سب نے خط

یہودا اور یامین کو جو کہا
نکر اوسکے غم مین گریبان کو چاک
کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہ دے
خدا کی رضا مین بڑا طاق ہے
یہی ان کا تھا آرام و دنیا مدام
ہزارون ہوے ہم پہ غم اور الم
ہمیشہ بزرگون سے ہے امتحان
رہے وہ ہمیشہ بہ غم مبتلا
[illegible] آگ کا [illegible] تھا
[illegible]
حسین اور عاقل بہت باتمیز
کہا یہ کہ بھیڑیا اوسے کھا گیا
تسلی مری اوس سے تھی اک زبان
وہ ہی چور اوسکی درگاہ کا
نہ ناحق کا کوئی کرے ہم پہ زور
وہ پاتا ہی اپنے کیے کی سزا
بدی اسکی باقی رہے تا ابد
ہمارا بھی رب ہی روف رحیم
وہ آیا تو پوچھیگا بیشک ضرر
نہیں اوسکے اور حق کو کوئی حجاب
چلے مصر کو سارے وہ نامہ لے جلد
بتایا تھا جیسے کہا اوس نے خط

یا خط لکھو نسے اوسکو لگا
یہ خبر لیتے ہیں اس لیے یہ کہا
یہ تھا کہ ای شعر او یعقوب نے
وشتہ ہیوا شوق اور فرود آہا
یہ خط لو دیکھو کہ ہر سطر ہیں
یا اوسکا یوسف فی الیہ اجو
ہین ہی تکاو بہت مرحبا
لکھ ہے کو دور ہی کہا غم
جب داخل ہو یوسف کی
لائے ہین ہم پونجی کھوٹی تمام
مردود اور غیر مقبول ہی
ہین ناپ کو پوری تو دیجیو
دی ہمکو صدقہ کرم ہمپہ کر
تحقیق اللہ دیکی ہے جزا
سنکے یوسف ہوا دل مین غم
جانتے ہو کہ کیا کیا کیا
اوسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا
یا تم نے انجان پن سی یہ کام
زیر تخت سے بھائیون پاس آ
اب ترجمان کو کیا مین دور
ہنکے اور بینائی کا خط
یا اونے ملک سے اوس خط کو تھا
بلند رنگ اور کانپا بدن
دیکھا سارے سنکر ہوے
او حسد یکھ سنکر ہوا دیوانہ ہین

پھر اوسکو محبت سی بوسہ دیا
کہ شاہون پہ خط اصالتاً گیا
اوسی شاہ کو حق نے محبوب نے
مگر ہم نہین خوش تھے ہی شوق ہین

پھر اوس خط کو پڑھا کے رونے لگا
وہ لیتے ہین سر پر اوسی انکی دھر
وہ مضمون اوسکا لکھا تھا عجب
جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ

پھر جب داخل ہوے اوسکے پاس

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ

بولے اے عزیز پڑی ہے ہم پر اور ہمارے گھر پر سختی

کہ ہمکو پہونچا ہین اور سب اہل کو | لگی کہنے ہوا کہ اوس کو دہا

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ

اور لائے ہین ہم پونجی کھوٹی

فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

سو پوری دے ہمکو بھرتی اور خیرات کر ہم پر

إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝

اللہ بدلا دیتا ہے خیرات کرنیوالون کو

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ

کہا کچھ خبر رکھتے ہو کیا کیا تم نے یوسف سے

وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝

اور اوسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نہ تھی

کرون بات تمسی مین اپنی جستجو
دیا لاکے ملک کو تھا جس خط
دیا بھائیونکو سب نے سن دکھا
ہوے گنگ گویا زبان اور دہن
کہ ہم اسکو اصلا نہین جانتے
کہ نامے کسو اور کے اب یہ ہین

پیالہ مرا ہی جو یہ ناپ کا
دیا سامنے اوسکے او خط کو ڈال
نظر سب نے جو وقت او خط پہ کی
کہا پھر یہ اولاد یعقوب کو
اسی طرح اعمال نامے تمام
ہمارے یہ اعمال نامے نہین

وہ سمجھ اپنا آنسو سے دھونے لگا
کہ آفت نہ ڈالے کوئی ملک پہ
علیہ الصلوۃ و علیہ السلام
تو رو رو کے ہوتا وہ پیارا ہی نم
سیاہی کے ہر حرف آنسو ہین
ہی مضمون اوسکا لکھا تھا صواب
جو آیا ہی خط لیکے اوسکو پڑھا
مرے دل سے غائب نہین ایکدم
بہت سا فقر فقر کا کچھ تو دو
نہین اوسکے بدلے مین ملتا طعام
کبھی اوسکا لینا نہ معمول ہی
نظر کھوٹی پونجی پہ مت کیجیو
نہ جنس ردی پر تو کرنا نظر
جو دیتے ہین صدقے کو وہ انتہا
کہ ہر اوسکی آنکھون سے سب اشک گرم
ہر اک تختہ یوسف سے کردو خطا
حسد بھائی سے اوسکے اوسکو کیا
ہوا تمکو نسیان اسمین تمام
او نہین ٹھیک اس طرح سے کہا
کہے گا یہ احوال سب آپکا
کہ یوسف کو حسد
کہو یا جان غالب اور کیسی
کہ اب اسمین کہتے ہو تم کیا کہو
قیامت کو دیکھین گنہگار عام
بدی ہم نے ہرگز نہین کی نہین

سکان اور ارکان [illegible] اشتباہ
ارکان اور سکان [illegible] وقلم

رجوع بہ قصہ

کہے یوں خدا سے [illegible]
تب اوسوقت [illegible]
کہا پھیر یوسف نے [illegible]
منگا کر پھر اپنے آگے [illegible]
سلائی جو سونے کی [illegible]
کہا [illegible]
کہا پھر جھکا کر [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
بجا کر سنی پھیر اوسکی صدا
کہ [illegible] اور [illegible]
کہا پھر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اتھیں [illegible] گردن [illegible]
[illegible]
ہوا گر تو [illegible]
یہ سنکر کرا [illegible] یوسف کی آب
جو تھا [illegible] نشان

[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ یا [illegible]
تو اصاع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
لالا ہی سو [illegible] سکو جان
[illegible] میں تم اکیدم کی گرد
ہمارے عمل کی جزا ہے یہی
دل و جان پر حشر برپا ہوا
جگر ادر [illegible] چھوڑا انکو شتاب
دیا [illegible] یوسف میں [illegible]

[illegible]
کہا [illegible] یوسف نے تب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
[illegible]
کہا پھیر [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا پھر غلاموں کو یوسف نے تب
اوسیوقت لیں اونکی مشکیں چڑھا
کہا پھیر اس بات کو سن عزیز
جو ہو ساری اولاد کا تھا جام
نشانی تھی اک تاج کی طرح کی
اور اک اوسکے دانتونکی [illegible]

زبان بہت [illegible]
وہ [illegible]
پیالا کو لایا کہ وہ صاع تھا
وہیں اوسکے [illegible]
خبر [illegible] دیتا ہے یہ صاع [illegible]
بہت [illegible] آواز دی
کہ [illegible] ساتھ [illegible]
کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible] یوسف [illegible]
کہا [illegible] یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا [illegible]
کہا [illegible]
کہا [illegible]
کہ ہوں قتل اسوقت یہ سب کے
غلاموں نے تیغوں کو عریاں کر
کہ یعقوب کا ایک بیٹا [illegible]
تو کام اوسکا سننے میں ہو [illegible]
جو کی عذر وہ سر پہ یوسف کی
تبسم کیا اوس نے جو بد [illegible]

ءِ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ط قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَا اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

لے کیا سچ تو یہی ہے یوسف کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی اللہ نے احسان کیا ہم پر

سب لے پھر تو ہی یوسف ہے کیا	کہا ہاں میں یوسف ہوں دیکھو ذرا	اور بھائی مرا ہی یہ یامین نام	خدا نے کیا ہم پہ احسان تمام
ین وہ دنیا میں اپنا بھلا			جدائی کے پردے دیے سب اٹھا

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ

البتہ جو کوئی پرہیزگار ہو اور ثابت رہے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

تو اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا ف ۱

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ

کہا قسم اللہ کی البتہ تجھ کو پسند رکھا اللہ نے ہم سے اور ہم تھے چوکنے والے ف ۲

عقیق جس نے کیا اتقا	بلا اون پہ ہی صبر پورا کیا	سو تحقیق ہرگز نہ ضایع ہو صبر	خدا نیکی والوں کو دیتا ہی اجر
معنی کہے ابن عباس نے	گناہوں سے ہے جو کوئی اپنے بچے	مصیبت میں ہو صبر جسکا تمام	اوسی کا خدا خوب کرتا ہی کام
سنکے رونے وہ بھائی تمام	کہا میں بد افعال ہم لا کلام	کرو تم نہ انعام بد پر نظر	کیا جو خدا نے تمہیں سرفراز
سے دیکھ کر شکر حق کا کرو	ہمیں کچھ نہ تم آج الزام دو	ہوئے گر خطا کرنیوالوں سے ہم	یہ ہم پر کرو آپ اپنا کرم
بھا یوسف اور سب اٹھ کر ملا	ہر اک کو لیا اپنی چھاتی لگا	وہ روتے تھے سب وہ یہی لا کلام	تھے اپنے کیے پر وہ نادم تمام

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ

کہا کچھ الزام نہیں تم پر آج

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

بخشے اللہ تم کو

وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ

اور وہ ہی سب مہربانوں سے مہربان

ہا کچھ ملامت نہیں تم پہ آج			خدا نے دیا اس سبب ہمکو تاج
نہ کا کیا تم نے اقرار آپ			ہوا اب مرے اور تمہارے ملاپ
خدا سے مری اب نہ فریاد ہو			سوا اب سبکے سب تم بھی دلشاد ہو
خدا بخش دیگا تمہارے گناہ			کیا تم نے جو کچھ سپید و سیاہ
وہی سب رحیم سے ہے زیادہ رحیم			عفو اور شکوا اور نہایت کریم
کہا میں نے بخشا تمہارا گناہ	چلو باپ کو ست کرو تم تباہ	لکھا باپ کو اونکی خط کا جواب	دیا بھائیونکو کہ لیجا شتاب
لباس اور گھوڑے بہت مال و زر	کہا دیکے رخصت انہیں شتر	کیا باپکا اون سے لینے سوال	کہ بھیجے
لیا اوسکی آنکھیں تو جاتی ہیں	یہانتک وہ رویا کہ باقی رہیں	قمیص اپنا لاکر کے اونکو دیا	گیا اونکو رخصت وہ اونسے کہا
کہا تم یہ لیجاؤ کرتا مرا			اسے ڈالدو باپکے منہ پہ جا
گئی اوسکی بینائی آوے گی پھیر			کرو تم نہ جانے میں کچھ اپنی دیر
پھر آؤ یہاں اہل اپنے کو لے			وہ سب آؤ میں کوئی نہ باقی رہے

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا

لے جاؤ یہ کرتا میرا

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا

اور ڈالو اوسکو منہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھوں سے دیکھتا

ف ۱

ف ۲

روایت ہے کہ تھے اہل چالیس تن
مگر کچھ نہ بھیجا کسی کے لیے
فقط ایک کرتا سو پہنا ہوا
کہ اللہ کا حکم یوسف کو تھا
کہ کرتے کو جلدی روانہ کرو
تو سے جب براہیم آتش مین آ
دیا اونے یعقوب کو اوس سے لا
کنوئین پر گئے لیکے جب بھائی سب
غرض اسطرح کا وہ کرتا جو تھا
سبب ہے کہ پہلے لہو کا بھرا
سبب تھا یہ جسکے ہوا اوسکا غم
مین غم کسکے گیا تھا خوشی پھر کرون
ہوا اب یہ غم کے اوسے پھر سرور
کہون اوسکا قصہ میں تم سے تمام
کنیزک خریدی تھی یعقوب نے
اوسے بچہ پالا تھا یعقوب نے
کیا جبسے تو بھی جدا کیجیو
جسکے دوست رکھتا وہ یعقوب ہی
رہا مصر مین جبکہ یوسف مقیم
کہا اپنا یوسف نے اوسکو رسول
دیا اوسے بھیج اوسنے وہین اپنے پاس
دلاسا دیا اور دیا اوسکو یعقوب سے
ملا وہ جسے دیکھنے کو دوست شتاب
چلا مصر سے جس گھڑی تھا بشیر
پہونچنے نپاوے وہانتک بشیر

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ

اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا ف ۱

دیو لیعقوب کو تھا روانہ کیا
کہا جسطرح سے اوسی قصب کیا
نہ اسمین ذرا بھی بہانہ کرو
قمیص اوسکو یہ جو نے اوسدم دیا
دیا ڈال یوسف کی گردن مین تا
کنوئین مین یا ڈال یوسف کو تب
سو یوسف نے اوسکو روانہ کیا
یہی کرتا یعقوب تک لیگیا
یعنی ہوا ۱۲
سبب تھا یہ ہوجا خوشی ایکدم
خوشی کی خبر جا کرین اوسکو وہ لانا
غرض ان کے سب رنج و کلفت بھی دور
کہ یوسف کا بھائی وہ یامین نام
کہ تا دودھ یامین کو آکی نے
کہ تا دودھ سارا وہ یامین لے
کرم مجھپہ ہے خدا کیجیو
کوئی دن مین جاتی ہے وہ اوسکی شی
ہمیشہ بشیر اوسکا رہتا ندیم
وہ جاتی مین ہرگز نہوتا ملول
کریان اوسکی رہتی تھی ہردم اوپر
کہا لو مبارک کہ یوسف ملے
یہی ہے محبوب مین وہ خراب
بیٹا نے کہا ای خدا اے خبیر
خوشی کروں مین جاکی وہ مریم

بیان اوسکا کرتا ہون سن لے تمام
روایت مین ہے یہ کہ جبرئیل آ
کہ بیمار کو ہو شفا بلد تر
وہ جنت سے آیا تھا تھا دلپذیر
کسی کو لگے پھر نہ اوسکو نظر
کسی کو نہ اوسکی خبر تھی ذرا
یہ وہ دانے کرتا لیا ہاتھ مین
کہا اوس نے اسکو بھی لیجاؤ تم
کہ دون جا کی زندہ ہے یوسف ترا
قمیص اوسکا لیکر وہان سے چلا
روایت ہے یہ بھی کہ کرتا غلام
تولد ہوا جبکہ راحیل سے
ولد شیر خوارہ تھا اوسکی پاس
یہ کی پھیر باندی ذرے سے دعا
یہ وہی ہاتف غیب نے یہ ندا
بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا
ولیکن بجانے تھا ہی وہ غلام
وہ پاس اوسکے رہتا تھا ہر تم
یہ تقدیر حق تھی کہ فرزند آ
نبی نے کہا جو کہان سے جدا
کہا اور اوسکو شفاعت سنو
مجھے حکم ہوتا کہ یوسف کی بو
دیا حکم دس روز پہلے تو جا

سبھی کو کھلا دیوے مح
نہ نقدی نہ کھانا نہ کپڑ
کہ ہے ابن عباس سے یہ کہ
اسی طرح یوسف سے تھا کہ
ہے کرتے مین تیرے شفا
دیا اوسنے اسحاق کو وہ ج
وہ تعویز کے طور تھا سر
کہ یوسف کی گردن مین کیا ہی
چلا بھائیو آج وہ پھر ساتھ مر
کہ تک باپ کو اب خوشی پاوے
خدا باپ راضی ہو مجھ
برہنہ تھا سر اور برہنہ تھا
گیا لیکے یعقوب تک
گئی رخت اپنا وہ جنت
وہ رکھتی تھی اوس اپنی بچہ کو آ
کہ یعقوب نے میرا بیٹا جب
کہ تیری ہوئی مستجاب د
خریدا تھا یوسف نے تاجر
کہ بیچا تھا یعقوب نے لاکلا
نہایت غریب اور نہایت اید
وہ کنعان مین آ اپنی مان سے
کرے اوسکے بیٹے کو تو بھی
رضا اللہ حق تا قیامت
مین لیجاؤن یعقوب کو رد
سعطر ہو کر منعز یعقوب

تھے یعقوبؑ بیٹھے سب اولاد پاس
روایت ہے یعقوبؑ کے پاس جا
ہوا لیکے اوسکی یہان آئی بو
ہوے مصر سے جبکہ تاجر جدے
کہا باپ نے اپنی اولاد کو
مین البتہ پاتا ہون یوسفؑ کی بو
مجاہد سبب یون کرے ہین بیان
یہ سمجھا کہ دنیا مین جنت کی بو
نہ سمجھو اگر مجکو جاہل سفیہ
نہ سمجھو کہ عقل اسکی جاتی رہی
اسیطرح قبر سے مومن اوٹھین

لگا کہنے اونسے کہ ہی مجکو آس
ہوا لیکے پہونچی یوسفؑ کی آ

مراد درد و غم اب یہ سب دور ہو
دماغ اوسکا بو سے معطر ہوا

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ

اور جب جدا ہوا قافلہ

قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

کہا اونکے باپ نے مین پاتا ہون یوسف کی بو

ہوا از یعقوبؑ پر یون عیان
سوا اوسکے کرتے کے ہرگز نہو

جو لگ کرکے کرتے سے آئی ہوا
سبب یہ کہ جنت کا تھا وہ حریر

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ

اگر نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا

ہوا خوش مین جنت کی بو پاتے لین

برس پانچسو کی ہے جنت کی راہ

خوشی دل مین ہو چشم پر نور ہو
قمیص اوس سے جا لائیے [illegible] تھا
سبھی درد و غم ہو گیا ایک سو
چلے سارے کنعان کو اسباب لے
جو حاضر تھے گھر مین کہ خوشوقت ہو
اب آتا ہی یوسفؑ کرو جستجو
تو جنت کی بو اوسمین پائی ذرا
کہان اوسکی دنیا مین ہو وے نظیر
سمو مجکو مجنون کی [illegible]
بڑھاپے سے بیہودہ بات ہے کہی
سو اوسکو کہی نور ہو مین نگاہ

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ

لوگ بولے قسم اللہ کی تو ہے اپنی اوسی غلطی مین قدیم کی

کہا سب نے ہمکو خدا کی قسم
نبی نے کہا جب ہو وقت سحر
ہوا عاشقونکی ہے پیغامبر
وہ کنعان مین آکے جو داخل ہوا
وہان جا کے یہ بھی کھڑا ہو گیا
جو وہ تھی تھی گیری اوسی دکہا
وہ ہی اپنے غم مین نہین التفات
کہا تو نے قصہ کیا کیون دراز
اوٹھی تب تو آواز اک سخت بار
یہ سن بات اوسکی وہ حیران ہوا
کہا اوسنے اول سے قصہ تمام
مین بتاتا ہون اوٹھا مجھے مل

مراد اوسکی الفت مین ہے مجکو غم
جو کرتے ہین ذکر خدا یا بشر
سو اب کے تو رحمت سے اپنی [illegible]
تو دیکھا کنارے پہ اوسکے [illegible]
[illegible] لیکے گھر وہ یعقوبؑ کا
[illegible] یعقوبؑ کا [illegible]
[illegible] ولی اور نکتا [illegible]
[illegible] یوسفؑ [illegible]
لگی کہنے [illegible] وہ [illegible]
بہت [illegible] پشیمان ہوا
کہا اپنے بیٹے کا [illegible]
کہ سیر [illegible] بیٹے کو دل

نہین بھولتا ایک دم وہ ذرا
سو اوسکا یہ سب پاس [illegible]
[illegible]
[illegible] پانچ [illegible]
[illegible]
[illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible]
[illegible]
[illegible] یارب [illegible]
[illegible]
کہا مانگو [illegible] اوسکا بشیر
[illegible] ہوا

[illegible] چڑھا
[illegible] الغطا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا
[illegible] بشارت کا [illegible] بشیر
[illegible] اپنی اکا

پھر آئی وہ اور ساتھ اوسکی بشیر
افاقت جو آئی خبر اوسکو دی
ہوا جسم تازہ ہوا زندہ دل
جو یعقوب کے پاس آیا بشیر
قمیص اوسکی منھ پر جو ڈالا شتاب
لگا پوچھنے حال یوسف کا سب
کہا وہ تو ہی دین اسلام پر
ہوا ملتفت پھر وہ اولاد سے
کہا تمسے مین نے نہین تھا کہا
کہ تم اوسکو ہرگز نہین جانتی
کہا باپ سی سب نے ہوکر بہم
کہ تم سے ہمارا یہی مدعا
کہا سب نے تم تو ہو ہم سبکے باپ
ہماری گناہونکی بخشش طلب
کہا رب سی اپنے کرونگا دعا
وہ تحقیق ہیگا غفور اور رحیم
سحر کی دعا مین بہت ہی اثر
دعا مین بھلا اوسنے کیون دیر کی
روایت ہی جسدم کہ آیا بشیر
کیا اوسسے یعقوب نے یون کلام
مرا نام مان نے رکھا تھا بشیر
نتھا مجکو معلوم حال فراق
کہا مجکو حاجت نہین اور تو
دیا پھر وہ یعقوب کو اوسنے خط
ولیکن ہوا مجکو یون حکم رب

جہان تھا وہ یعقوب مسکین فقیر | ارادہ کیا تھا کہ کچھ کہ کلام
ہوئی دلمین اونکے بس خوشی | قمیص اوسکے منھ پر دیا اوسنے ڈال

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ

پھر جب پہونچا وہ خوشخبری دینے والا ڈالا وہ کرتا اوسکے

عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا

منھ پر تو اولٹا پھر آنکھوں سے دیکھتا

ہر اک وقت ہی وہ اسی کام پر | کہا اب ہوئی ساری نعمت تمام

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

بولا مین نے نہین کہا تھا تم کو

اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے ف

ہماری گنہ ہون کسی طور کم | کسیطرح جاوی ہمارا یہ غم

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِــِٕيْنَ

بولے ای باپ بخشو ہمارے گناہون کو بیشک ہم تھے چوکنے والے

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

کہا اب ہو بخشواونگا تمکو اپنے رب سے وہی ہے بخشنے والا مہربان

وہی ساری مخلوق پر ہی کریم
یہی ہمکو ہی حکم خیر البشر
لگے اوسسے فرمانے اوسدم نبی
ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر
کہ تو کون ہی اور ترا کیا ہی نام
ہوا اوسکے یعقوب غم کا اسیر
کہ بیٹے کا مان کو یہ ہی اشتیاق
مگر سختی موت آسان ہو
پڑھا کھولکر تھا لکھا اسمین خط
کہ تم سبکو اس جا کرو تم طلب

دعا کا سبب کیا تھا تاخیر کا
نبی سی کسی نے کیا یون سوال
نہین اوسکی تاخیر کا کچھ سبب
وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا
کہا مین ہون وہ جسکی مان سے جدا
لگا رو کے کہنے کہ وا حسرتا
کہا مجھسے کچھ تو اسدم طلب
کہا جسطرح تونے غم میرا فوت
ارادہ تھا میرا کہ حاضر مین ہون
تمھین وطن کی ہی اس جا خوشی

گرا کھا کے غش منھ سے نکلا نہ نام
ہوا نور آنکھون مین اوسکے کمال
خوشی اوسکو پہونچی گئی متصل
اوسے منھ پہ ڈالا ہوا تب بصیر
اوٹھا اوسکی آنکھون سے بالکل حجاب
کہ یوسف کا ہی کونسا دین اب
خدا نے دیا اوسکو جو جام تام
لگا کہنے اون سب کو دلشاد سے
مجھے علم اللہ سے وہ دیا
بفضل خدا وہ عطا ہی مجھے
تمھین جو دیا ہم نے رنج والم
کہ حق مین ہمارے کرو تم دعا
کرو مغفرت کی طلب حق سے
کرو تم کہ مخطی ہین ہم سبکے سب
کہ بخشے تمھاری خطا اور گناہ
اسی ابن عباس نے یون کہا
کہ یعقوب کا کہنے کچھ بھی ہوا
مگر تا سحر کو کرے وہ طلب
لگے اوسکو پھر دیکھنے خوب سے
کیا تونے تھا بے قصور و خطا
کہا مین نے تجھسے بہت سا
کہ بر لاوے مطلب اتیار ہے
کہا ہو وہی آسان تجھپر بھی یہ
قدم آپکے آکے کنعان مین لوا
لقا کی خوشی اور عطا کی خوشی

خط لکھا اور یہ بھی لکھا
یکحت وہ سب پہونچے کا کام
کے لیے سب سوار تمام
واسطے مین نے ایسا لباس
مین بنا ہا ہے اور طیلسان
جو یہان نہ کو ختیار
نہ کچھ طعن مجھ پر کرین
قبطی یہان سخت کفار ہین
ہین ہو وہ اسباب سکا تمام
لٹے ہیں اور ہو کے سوار
ہوا ونکی آنکھ میں تا توقیر
روایت ہے یعقوب نے اہتمام
سب اولاد کی اور بیٹے لباس
جو یوسف نے بھیجی تھی لائے تمام
چلا اپنی اولاد کو ساتھ لے
لیا ہا ہے اونکے پہلے بشیر
سنی جبکہ یوسف نے اونکی خبر
ملے پہلے یعقوب سے ہی ہزار
کہا ہم ہین یوسف کے لشکر تمام
ملے پھیرتے مین اونکو سوار
یہ پوچھا کہ بتلاؤ تم کون ہو
ہنسا اور تعجب کیا بیشمار
ہر اک پر عماری کھنچی جگمگی
کرون اونکی زینت کا کیا مین بیان
ہزارون تھے گرد اوسکی کھیرے غلام

کہ امر [illegible] سے اس جا پہ آ
قمیص اور عمامہ نہ سب تمام
ہے سونے اور چاندی کی اوسکی لگام
بنا یا ہے جیسے ہو ورا زقبا
کہ دنیا میں جسکا نہیں ہے نشان
جب آکر کرے مصر مین تو قرار
مجھے آنکر یان وہ طعنہ دین
نہ کچھ ہو نہ ون پر وہ طعنہ کرین
فرشتہ ہو ساتھ اوسکی پاکا کام
تو جیل اس جگہ سے بغیر [illegible]
نہ ہو [illegible] طعنہ [illegible]

جو کچھ چاہیئے [illegible]
تر تھا [illegible] کہ [illegible]
ہر اک سا تھہ خنجر [illegible] کا نام
ہے لعل اور زبرجد [illegible]
خدا کی قسم تجکو دیتا ہوں مین
بدل کر تو یوسف [illegible] آئیو
نہ ہو فقر اور [illegible] اسباب
اسی ڈھب سے ہو مین رکھی قدر ہی
لباس [illegible] ساتھ ہو
[illegible]
[illegible]

رونق [illegible] اسباب [illegible]

سوار او نپہ سب [illegible] تمام
وہ سب [illegible]
خبر جا کے یوسف کو [illegible]
کہا سارے لشکر کو با زیب و فر
عرب کے بچے گھوڑے عرب کے سوار
تر [illegible] حاضر ہین سب خادم تمام
کر تھے [illegible] سارے وہ سی ہزار
کچھ اپنا پتا بھی نہ مجکو دو
بجالا یا شکر خداوند گار
خواصین [illegible]
کہ عاجز ہے اس جا قلم [illegible]
لباس و نپہ اونکے سنہرا [illegible]

[illegible]
[illegible] تمام
[illegible]
کر و جا کے تم پیشوائی تمام
او نھون نے کیا سجدہ یعقوب کو
ہوا دیکھکر [illegible]
او نھون نے بھی کر کے سجدہ کہا
کہا سارے یوسف کے لشکر ہین ہم
دو فرسنگ [illegible]
[illegible]
[illegible] عماری تعجب
[illegible] طرح [illegible]

سبت [illegible] تیار کپڑے کیے
[illegible] اس جا او ر یاد ہے
ہر اک کے لیے اور تحفے مین جام
نہیں اوسکی قیمت کی کچھ انتہا
[illegible] عہد لیتا ہون مین
[illegible] تو حشمت یہ دکھلائیو
[illegible] تم [illegible]
خدا اوڑنے والا او سے اسپ دے
وہ [illegible] اور کہے شاد ہو
[illegible] سب کے دو د
[illegible]
[illegible] سب کی تمام
[illegible]
[illegible]
کیا مصر [illegible] تمام
[illegible] آہنگ تھا
کہ آئے ہین یعقوب علیہ السلام
کہا اوس نے پوچھو کہ تم کون ہو
چلا ایک فرسنگ وا او نکو سنگ
اوتر کر کے پاؤن [illegible] یوسف
[illegible]
[illegible]
ہو دیکھے تو [illegible]
[illegible] عجیب و غریب
[illegible] آج

امیر اوسکے گئے اور وزیر اونکے پاس
کہ کسطرح [illegible] جاوے بحال
[illegible] سبب
کیا [illegible] یعقوب کو پھر سلام
یہ کوئی [illegible] تمہاری ہین تو
[illegible] آتا تھا
کیا [illegible] جب [illegible]
[illegible] لطیف
[illegible]
[illegible]
[illegible] سوال
[illegible] تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قدم [illegible] دل
[illegible] یوسف کا گھر
[illegible] تمام
ہوا [illegible] گھڑی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جیسی طرح کا تھا اوسکا لباس
نہین خواب مین [illegible]
تمہاری ہی [illegible] سبب
قدم اونکے چومے [illegible] احترام
سوار [illegible]
اوٹھا [illegible] یعقوب [illegible]
ملا اوسکو [illegible] اور شی
[illegible] لطیف
[illegible]
[illegible]
[illegible] حال
[illegible] کرام
[illegible]
ہر [illegible]
[illegible] کھڑے
[illegible]
[illegible] دور
کہ کیا اسکا [illegible] تمام
ہوئی [illegible] کی خلقت [illegible]
زمین کو تلے تھا [illegible] آسمان
[illegible] یعقوب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور [illegible] شب
[illegible]
تمہاری سی [illegible] اور
جواب سلام [illegible]
ہوا [illegible]
[illegible] کرتا رہا
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلام
دیا [illegible] خدا اونکو شاد
[illegible] سوار
ہوا [illegible] قریب
[illegible]
[illegible]
[illegible] کل
رہے [illegible] جب
[illegible]
[illegible] مقام
ہوا [illegible]

[illegible] پر
[illegible] شاہ
[illegible] قدم
[illegible] جنت مین [illegible]
پھر آتا تھا جو کوئی وہان ایکبار
محبت [illegible] بار
وہ [illegible] سوار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تمہارے [illegible]
چلے ساتھ سب [illegible]
تجمل کیا شاہ نے بس عجیب
ہوئے گرد اوس ماہ کے [illegible]
ہوئے مصر کے جا کے آ کے کھڑے
کہا تیرے [illegible] ہے یہ کل
ہوا دل مین یعقوب [illegible]
مگر اس سے خارج ہوئے ہین [illegible]
ہوا خلق کا پھر تو وان ازدحام
کہ تم کون ہو آئے ہو کس سبب

ساہم ہیں سارے تمہارے غلام
دی مجھکو والد کی زیارت نصیب
ناگہ ہوا کر کھڑی گرد و پیش
آیا تری ہم ہیں باندی غلام
مین آگ سے اب تو آزاد کر
شفاعت محمد ہوئی [illegible]
... اوسکی یوسف پہ جس دم نظر
پھر اپنے [illegible]
[illegible]
یعقوب یوسف [illegible]
[illegible] یعقوب یوسف سے ملے
[illegible] نگھین [illegible]
غش ہو کے یعقوب کو آگیا
[illegible] پلا کر [illegible]
جبکہ داخل وہ یوسف کے پاس
دونوں مان باپ کو اپنے گھر
پھر یوسف نے یعقوب سے
[illegible] جو چاہا تو امن و امان
وہ پہلے باہر شہر کے ملا سب
[illegible] تھا ہو گئے مین یعقوب کو
وہی قصر یوسف مین داخل تمام
یوسف تھا یعقوب کے سر پاس
اپنی آنکھوں کو پھر اوسنے کھول
رنج و غم طبیعت مری خوش ہوئی
ملا ہی مری دوست [illegible] نور عین

یہ سب عورتین باندیان تمام
ہوئی تھی پہچان تو جب
گناہ بخشی دل سبکا ہوا ریش ریش
اور امت محمد علیہ السلام
محمد کا صدقہ ہم ہیں بخشا کر

کہا اون سے یوسف نے اوس وقت پر
اسیطرح جب ہو گیا [illegible] روز
کرےگا خدا اوسکے لیے [illegible]
تری رحم کے ہم ہیں امیدوار
یہ ہو حکم صادر رب الجلیل

رجوع بقصہ

[illegible]

فلما دخلوا على يوسف آوى إليه أبويه

پھر جب داخل ہوئے یوسف کے پاس جگہ دی اپنے پاس اپنے مان باپ کو

کہا [illegible] | مراد اسمیں [illegible]

وقال ادخلوا مصر إن شاء الله آمنين

اور کہا داخل ہو مصر مین اللہ نے چاہا تو خاطر جمع سے ف

چلے شہر مین وان سے بیٹے و باپ
چلے وان سے [illegible]
سبھی اہل یعقوب علیہ السلام
بہت دل مین [illegible] اپنی یوسف نے [illegible]
لگا بولنے پھر وہ یوسف بول
یہ کہتی [illegible] خوش ہو جی
مرے دل کے [illegible] مرے دل کے چین

ہوا تھا نہیں پھر [illegible]
[illegible] روز داخل وہاں
اٹھایا تھا یعقوب کو فرش پہ
گئی نیم شب جب اوس پر گذر
جو دیکھا تو یوسف [illegible]
[illegible] اپنا پھر تمام
کہا جب ہوا اونکے تری ساتھ کیا

کہا میں نے ہے آزاد تم جاؤ گھر
ہو نور نبی وان پہ مشعل فروز
کہینگے وہ سب ہم ہیں بندے ترے
ہو دوزخ سے آزاد پروردگار
چھٹے تم [illegible]
کرو جا کے جنت مین جا کر نزول
پیادہ ہوا اور [illegible] سے وہ اوتر
کسی نے [illegible]
کہ جانے زمین پر اوتر [illegible]
[illegible] خدا کو [illegible]
وہ غم [illegible] آنسو [illegible] ہونے لگے
نہ تھا شک گویا کہ دریا بہا
کہ ای [illegible] لیکن [illegible]
افاقت نہ آئی رہا اضطراب
سو یوسف تو [illegible]
کہ [illegible]
کہ اب شہر کو چلیے [illegible]
رہینگے [illegible]
یہ تھا قول یوسف کا [illegible]
ہوا روشن [illegible]
وہی حالت [illegible]
[illegible]
سلام اوسنے کیا کہ ای [illegible]
لگا کرنے یوسف سے پھر وہ کلام
کہا تجھ پہ کیا کیا تھا جور و جفا

کہا اوسنے جو کچھ ہوا سو ہوا
خوشی دل کو ہی اور جی کو سرور
افاقت ہوا آئی تو پھر یون کہا
دنون کی مصیبت کو کر یاد بہت
کہا ابن عباس نے یہ سنو
ہوئی غم سے میرے تری خم کمر
وہان بھی ملون تجھسے مین یا نہین
مگر گر کہین سلب ایمان ہو
بٹھایا تھا یوسف نے مان باپ کو
اور آگے تھے سب بھائی اوسکے تمام
کیا سب نے یوسف کو اوس دم سجود
شریعت مین اونکی تھا اسکا اوطور
کہ یعقوب یوسف کو اور بھائی سب
کہا باپ سے وہ جو دیکھا تھا خواب
کیا ہی اوسے اب مرے حق نے حق
اب احسان مجھپر کیا اور کبھی
کنوئین کا نہ کچھ ذکر اوسنے کیا
لے آیا خدا گاؤن سے شہر مین
سنا سب جو شیطان نے ڈالا فساد
ملا ملک بھی بعد چندین فساد
کہ تحقیق رب میرا ہی مہربان
وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم
شفاعت کرو تم ہماری ذرا
کہا پھر یہ یوسف نے بیشک گواہ
کہا باپ کو پھر یہ یوسف نے یون

مری جان پر خوب تھا یہ ہوا
ہوئی جتنی کلفت تھی یکبارہ دور
کہ پھر کہہ تو گذرا ہے جو ماجرا
تو غم دیکے کر مجھکو برباد ہے
ملے جب وہ آپس مین مجھ دونو
گئے رو لے روتے تھے ہر ایک بصر
بیان اسکا کچھ کیجئے کچھ کہین

نہ ذرا اسکا کیجے کہ اب آہ کہ
وہ لیے ذکر تھا اب یہ ہے
کہا باپ نے پوچھو یوسف کہ
جو چاہا خدا نے وہی ہی ہوا
کہا جائو یوسف نے یون باپ سے
یہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز
اور اسے مجکو اس بات کا ہے غم

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

اور اونچا بٹھایا اپنے مان باپ کو تخت پر

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا

اور سب گر پڑے آگے اوسکے سجدہ مین

کہ سجدہ بشر کو کرے گر بشر
کیجے جمع تو نہ بھائی [illegible]

کیا اپنے سجدہ کو سب نے تو قال
[illegible]

وَقَالَ يَا أَبَتِ هَذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ

اور کہا اوسنے اے باپ یہ بیان ہے میرے اوس پہلے خواب کا

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ

اوسکو میرے رب نے سچ کیا اور خوب احسان کیا مجھپر جب مجھکو قید سے نکالا

وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي

اور تمکو لے آیا گانون سے اور اسکے کہ جھگڑا اوٹھایا شیطان نے مجھمین اور میرے بھائیون مین

کیا مجھمین اور بھائیون مین عناد | اکیا ملک یہ حق نے مجکو عطا

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

میرا رب تدبیر کرتا ہے جو چاہے بیشک وہی ہے خبردار حکمتون والا ف

جسے چاہے دیوے خلائق عظیم
کہ دے بخش یوسف ہماری خطا
فرشتے ہین سب اور میرا اللہ
تمہین ہم میں اپنے سر پر رکھون

کیا سجدہ جب اوسکو اکرام کا
کہا پھر یہ یوسف سے یعقوب نے
کہ مین نے خطا بخشدی انکی سب
رہین زندہ جبتک کہ آپ اور ہم

حسد سے جو ہوتے تھے وہ سب الم
وہ سن [illegible] جاتا رہا آپ سے
گئی مجھسے تیری ملاقات ہے
نہ کچھ ذکر اب تھی بامعنی
کہ پوچھون ہون اک باتین آپ سے
قیامت کا سوچ حال مین
ملا دیسے کا مجکو خدا کا کرم
تو البتہ ملتا نہین جان تو
اسی تخت پر بس جو بیٹھا تھا او
ہوا اس مین تھے جو شاہ کا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دیا تعبیر جو اوسکا کر
تو باقی رہا دل مین
رہائی دی مری اوسنے زندان سے
کہ بھائی تھے اسکی
تمہین یعنی کنعان سے مصر
کرون شکر کسطرح اوسکا
جو شیطان نے تم مین ہوا
جسے چاہے دے سلطنت
تو پھر بھائیون نے یہ اون
کہ یوسف خطا انکی تو
یہی ہے رضا میری اسوقت
نہ آپس مین ہو جدا

سکو یعقوبؑ نے یوں جواب
شکر میں نعمتوں کا ادا
پاس آیا تو کرامت کو
بات یوسفؑ نے سنکے قبول
مصر میں اور سو دو در تر
جنے یعقوبؑ بعد وہیں جا
یوسف نے سب بنا یوں کے لیے
ہ صاحب قیامت میں حضرت تھی
قصر ہر اک کی خاطر کیا
سیکھتے علم یعقوبؑ سے
مصر کی عورتوں میں نصیحہ
یعقوب اور اوسکی اولاد کے
تک تو سب زندگی کا نہ لحاظ

نہیں مصر میں مجکو رہنا صواب
کہ تا ہووے راضی ہمارا خدا
وہاں آکے سویا تو کرات کو
کہ تا ہو نہ یعقوبؑ دل میں ملول
حوالی میں ہو مصر کی جلوہ گر
کیا کرتے حق کی عبادت ادا
جدا سب مکانات بنوا دیے
ملینگے ہاں او یگا ہم سبکو رب
جدا پر نہ تھا قصر یامین کا
عبادت میں حق کی وہ مشغول تھے
زلیخا کی وان تھی نکو کوئی شبیہ
ہوئے بیٹے بارہ ہر اک کے جدے

تو خارج بنا مصر کے اک مکان
مکان تو بنا ایک ہی شہر سے اوپر
کہ سونگھی تری بو ہمارا دماغ
دیا حکم یوسفؑ نے معمار کو
ہوا جبکہ تیار ایسا مکان
وہ تھے قائم اللیل صائم نہار
خدا نے کیا اونکو جیسا بہم
جلائی ہی دنیا کی بے اعتبار
اودسے پاس یوسفؑ نے ہم کہا
زلیخا بھی جا علم پڑھتی نہاں
رہے مصر میں آکے چالیس سال
تھا ذاکر اور شاکر اور صالح تمام

کہ حق کی عبادت کریں ہم وہاں
ذرا اسکو سن جاویں کر کے غور
مرے دل کا روشن ہے تا چراغ
کہ جلدی مکان ایک تیار ہو
دیا آکے یعقوبؑ کو تہر نشاں
نہ دنیا کا غم تھا نہیں تھا نہار
ملا دی سبھوں کو کہ سے رفع غم
جدا ہو نہ کوئی وہاں زینہار
وہی ایک بیٹی نہ کوئی قصر تھا
بدل کر یعقوبؑ نے دیکھ لیا
خوشی سب کو رہتی بہت کمال
خوشی میں گذرتی تھی سب صبح شام
اب آگے سنو موت کا کچھ مقال

دربیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

ین بیان کسی کو ثبات و لقا
ین اسمیں کچھ فرق ہے نیک و بد
اسمیں ہوا کہ ہووے نبی
جنیہ یعقوبؑ اور یوسفؑ بہم
حکم خالق کا جبرئیلؑ کو
سی مصر کا تو نے دیکھا عزیز
فرعون الو تھا ہی یہ مکان
ارکے یوسفؑ کو یعقوبؑ نے
ہاں قبض ہو میری جان روح کا
ہ جبکہ یوسفؑ کی پھر ہوش جم
ہو دل ترا مبتلا سے الم
لعب و مر تری عمر کے ہوں تمام

کسی کی نہیں زندگانی ابد
ہر اک کے ہی یہاں موت پیچھے لگی
کسی طرح کا تھا نہ رنج و الم
کہ یعقوبؑ کو جا کے اکر دو
دکھا دے ابھی مجکو اپنے عزیز
تمھیں یاں کے رہنے کی گاریاں
کہا اسطرح حق کے محبوب نے
کروں ذکر قدوس و سبوح
لگے کہنے یعقوبؑ اے میری شمع
رہیں دور تجھ سے سبھی رنج و غم
تو کرنا اسی مصر میں تو مقام

جو آیا یہاں ایک دن جائیگا
ثبات و بقا ذات باری کو ہے
دگر گوں ہوئی گردش آسمان
کہ مقصد ترے سب بر آئی تمام
تمھیں چاہیے مصر سے اب چلو
زیادہ وہاں اپنے آبا کی کر
یہ جبرئیلؑ نے دی ہے مجکو خبر
کیا سنکے یوسفؑ نے غش او سکی
یہی ہے گھر کا روشن چراغ
جدائی کا میری نہ تو رنج کر
یہاں دفن ہو جو تو جانا نہیں

وہاں جا کے اپنا کیا پایگا
وہی ایک ہی جو ہمیشہ رہے
چمن میں لگی چلنے باد خزان
ملا اپنے یوسفؑ سے ہو شادکام
بس اب بیٹھ کنعان کی تم راہ لو
کہ دی موت کو آنے نزدیک
کہ کنعان کو جاؤ نہ یہاں
کہ یہ کہہ ... [illegible]
... [illegible]
نصیحت مری سن تو اک کان دھر
سوا یاں کے تیرا ٹھکانا نہیں

ہوا اوسکو حکم تھا انا لہ
چلے شہر سے [illegible]
کہا راہ [illegible]
آگیا [illegible]
[illegible]
[illegible] اور اسحاق [illegible]
دیا [illegible]
کہ یعقوب [illegible]
[illegible]
فرشتہ [illegible] موت کا آگیا
فرشتہ [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]
کہا کون ہے نام اوسکا بتا
کہا ملک الموت [illegible] اوسکو کہا
کہ تو کون ہے [illegible]
کہا اوس نے [illegible]
کہا قبض کرتا ہوں [illegible]
فرشتے نے ہاتھ اپنا [illegible]
کہا [illegible]
مرا [illegible] یوسف کو [illegible] سلام
ہوئی زندگی اوسکی [illegible]
فرشتے [illegible]
[illegible]
ہوا حکم خالق یہ جبریل پہ

[illegible] کنعان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
پیغمبر [illegible]
کہ تا [illegible]
لیے اور [illegible] صورت بنا
کیا دفن اوس [illegible]
یہی تابوت [illegible] اوسکو [illegible]
کہ یہ [illegible] خدا
کہا [illegible]
کہ حق کی طرف سے تجھے ملی
کہا [illegible]
کہا کیون تو آج آیا ہوا
تو جنت کی لیجا [illegible]
کیا اوسکے [illegible] گفتگو
کہا اوسکا [illegible]
کہ کیسا ہوا کام اوسکا تمام
[illegible]
ہوئی غسل [illegible]
[illegible] یعقوب [illegible]
کہ یوسف کو جا جلد دے یہ خبر

آیا ساتھ یوسف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسحاق کی قبر پہ
کہ [illegible]
یہ کہتے ہیں [illegible]
یہ کہہ [illegible]
کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
فرشتہ [illegible] میکائیل [illegible]
کہ آدم کی صورت [illegible]
کہا ایک [illegible]
کہا یا الٰہی یہ [illegible]
فرشتہ گیا [illegible]
[illegible]
مری قبض کر [illegible] جان
فرشتہ [illegible] جان [illegible]
[illegible] زمین
جو یوسف کی [illegible]
پڑھا پھر [illegible]
فلک پر گیا [illegible] فرشتہ [illegible]
نماز اوسکی پڑھ کر کیا دفن وان
تھی بی سارہ کی چارپائی [illegible] قبر
کہ خالق نے بھیجا ہے تم پر سلام

جہاں ساتھ [illegible]
[illegible]
دیا سو [illegible]
ہوا جب [illegible]
براہیم [illegible] اسحاق بھی
کہ تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کہ [illegible]
[illegible] فرشتہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
کہا اوسکو یعقوب [illegible]
[illegible]
مجھے اب [illegible]
کہا موت [illegible]
لگا کھینچنے روح کو [illegible]
تو مجھ پر [illegible] احسان [illegible]
لیا اوسکو جنت کی ساری فتوح
ہوئی جمع جبریل میکال وان
جہان مدفن اسحاق کا تھا عیان
دیا حق نے [illegible] جنکو اجر
پھر اس بعد [illegible] سلام

یعقوب کی عمر آخر ہوئی
رہا یوسف پاس یہ گھر کلام
بولی ... اوس وقت عبری زبان
دیے ... سنکے سب بھائی جمع
... تمام
جبکہ یوسف کا رتبہ کمال
ہا شوق جنت کا اوسکو ہوا
... یوسف وفات

تھے جس جا پہ وہ صابر و دل ہری
چھپا ... باقی نکا آیا پیام
سلام ... کہا یہ بیان
وہ پروا لگتے اور یوسف تمام
... رکھی ... نام
بہت ہی خدا نے دیا ملک و مال

نکر نا ترے اور نہ ہو ناگہین
فرشتے اوسے کھینچ لائی ادھر
... لائی پیام
... صغیر و کبیر
... شوق ہو گئی
... دنیا سے گیا بار دل

کہا حق نے ... الصابرین
کہا اور سنے یوسف سے ...
فلا تقنطوا رب سے ... کلام
... غم ...
وفات اوسکو بھی بس ...
ہوا غم سے جنت کے بیار دل
سوا اس سے موت کی تھی دعا
کھڑے تھے ... دنیا کی بات

یوسف علیہ السلام کے انتقال ہونا

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اے رب تو نے دی مجکو کچھ حکومت اور سکھایا مجکو کچھ کچھ باتون کا

عرض یوسف نے کیا اے رب | دیا تو نے ملک اور تجھ ... | ... خوابون کی تعبیر کا | بیان ... اور اونکی تفسیر کا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا مین اور آخرت مین موت دے مجکو اسلام پر

تو خالق آسمان و زمین
ملا تو نیک بختون کے ساتھ
... انبیا سے یقین
... موت کی آرزو
... سب استقرار
... سال ... تمام
یوسف اور سب اوسکے خویش ...
تان مصر ... دس کو ...
... یوسف ... سب
تھا ہاتھ یوسف نے پھر کی دعا
... کو دیا اوس نے بازو ...
... شہر کے ... لکھا

کرامین کبھی بندہ ہون اکثر ترا

ملی ہم ... دنیا مین تو

وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ

اور ملا مجکو نیک بختون مین ...

ہوئی آکے جبرئیل پھر روبرو
نہ دیکھی تو جب تک نہیں پیٹ بھر
دیا سجدہ ... یہ پھر ... عام
کیا خارج مصر سب ذی وقار
جہاں جا کے یوسف رہا ... نظر
حرم نام اوسکا رکھا ہے اب
کہا یا رب یہ ہے میرا مدعا
ہوئی نہر جاری بحکم قدیر
یہی شہر یوسف کی ساری بنا

کہا حق نے بھیجا ہے تجکو سلام
تری موت ... آ گئی جان
کہ اسلام کو ... قبول
مسلمان ہو ...
ہوا حکم رب کا یہان اک مکان
ہوا شہر تیار اوس جا جب
یہ کہتے آ پہونچی وان جبرئیل
پھر اوس شہر مین ...
مدینہ ہی ہے اسکا حرمین نام

مسلمان مرون ...
... مانگتا ...
... اور ...
کہا ... سو ولد تیرا نام
برس سات باقی ہین ...
... ہین ...
وہ ساتھ یوسف ...
بنا ... شہر دار ...
کہا ...
... رب جلیل
تھا ... عظیم اور رفعت مین تھا
بنایا ہے یوسف نے اسکو تمام

بنائی دکان اور بازار سب
بنا شہر سارا نہایت عجب
ملک تھا جو وہان ابن ملید
یہ چاہا کہ جا کر کرے اوسکی دید
کہا اوسکو یوسف نے کر تو یقین
نہین حکم یان ہی بجز سو نہین
نہ ایمان لایا نہ داخل ہوا
اوسی حالت کفر مین وہ موا
نماز اوسکی پڑھ دفن جب کر دیا
نہ کچھ لطف پھر زندگی کا رہا
روایت ہے کعب ابن احبار سے
کہ اک ماہ و دس روز زندہ رہا
زلیخا کے آگے نہ پیچھے کوئی
کوئی اور وجہ نہین اوسنے کی
جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات
براہیم سے کی وصیت کی بات
کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا
نہ کیجو مجھے دفن بے حکم یا
براہیم نے ہاتف غیب کی
یہ آواز کانون سے اپنے سنی
کنارے پہ لیجا تو نہر کے
اسے نہر جنت مین تو ڈال دے
سطر وہ جنت کی خوشبو سے تھی
اور اک سندسی جنتی خوب تھی
براہیم نے غسل اوسکو دیا
کفن جنتی اوسکو پہنا دیا
اور بعضی روایت مین آیا ہے یون
سنو اوسکی تصریح تم سے کرون
اور اوسمین ہوئی قبر سی اک نمود
نمود اوس سے تھی نور کا فوروعود
سفید ایک پتھر کا صندوق تھا
رکھا اوس صندوق مین تو رہی بہا
اوسی دھر کے آسے نکل نہر سے
جو خلقت کہ آئی تھی وان شہر سے
رہا اوسکے رنج مین چالیس روز
دلون پر رہا سبکے درد اور سوز
تو تھا دس برس کا فقط اوسکا ان
ملا باپ سے جبکہ وہ نیک خو
رہا زندہ بعد اوسکے تینتیس سال
برس ایکسو بیس تھے اسکی ودی
ہوا ایکسو بیس امی کیفال

گئی مصر کی ساری برکت وہان
تھا کافر و نکار وہان پر نشان
کہا اون ہو تو مین آگے ن یہان
کہ اوسکی سنی ہین بہت خوبیان
اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے
تو در مین کو آکے بس بکہ پیلے
زلیخا نے اتنے مین پائی وفات
ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات
کیا دفن جرمین ہین اوسکو لا
پھر اس بعد تھوڑا ہی زندہ رہا
پھر اس بعد یوسف نے پائی وفات
ہوا مصر کا دن اندھیری سی رات
زلیخا سے اوسکے گیارہ ولد
رہی اوسکی زوجہ وہی تا ابد
کہا اوسنے اس سے بیٹے عزیز
نہ کیجو مجھے دفن اے باتمیز
یہ کعبہ کے اوسنے پھر یہی ہیم
جہان سے ہوا ایک نیم
کہ اب باپ کو غسل اور کفن دے
فرشتے جو جنت سے آئے لیے
براہیم اتنے مین پیچھے سے کیا
طبق ایک یاقوت کا سے دھرا
وہ او پہنچے سے ہی مہتاب وار
چمکتی ہے وہ نور سے بے شمار
پڑھی اوسنے اور سبھونے نماز
گئے نہر پر لیکے با برگ و ساز
سو اوسکے نہر یا وہ تابوت جب
ہوئی نہر شق ...
کیا دفن اوس مسکن پاک مین
کہ جان آگئی قالب خاک مین
اوسی رنگ کی اوس قبر مین بند کر
رکھی اوسکے پھر یا سے پھر اودھر
اوسی طرح پانی ملا نہر کا
وہ جس طرح چلتا تھا چلنے لگا
سنو کعب احبار نے یون کہا
کنوئین مین تھا جسدن یوسف گرا
رہا دور پھر وہ تینتیس برس
نہ تھی اوسکے ملنے کی امید بس
رہے اوسکے بیچ مین چالیس سال
کسی کو نہ تھا رنج اور نہ ملال
نہ تھی قبر کی پھر کسی کو خبر
کہ ہے قبر یوسف کی بارے کدھر

دفن کردن موسی تابوت یوسف علیہ السلام را در مقابر آبا بعد برآوردن از نیل بحکم رب جلیل

زمانے مین موسی کے تھے نیل مین
کسی کنڈھ مین یا کسی جھیل مین
اوسی دفن کر اوسکے آبا مین جا
کہا پھر یہ موسی نے رب العلا
کہا اوسکی ہوتی ہے مشکل خبر
مگر ایک عورت ہی آگاہ تر

ہوا حکم موسی کو تو جلد جا
وہان سے تو تابوت یوسف کو تھا
بتا دے مجھے کون اب اوسکی قبر
کرون کیسے اوپر مین جا کر کے جو
سیر ابن یعقوب کی جنت ہے
ہے نام اوسکا سارا سن ای نیک ...

اوس سے موسیٰ نے اوس سے کہا
اوسکو موسیٰ نے آسان ہے
بلکہ دے حکم مجکو خدا
را نہ کچھ اسمین ہوجای کم
پھر یہ جبکہ موسیٰ شتاب
لی قبر یوسف کی ادمن جانمود
ان تھے قبر اوسکے آبا کی سب
خبار یوسف کی ہمنے کہی
شک یہ بھیجی ہی ہم نے خبر
تھا بھائیون پاس یوسف کی تو
یا کرتے دائم وہ مکر و دغا
ہین لاتی ایمان ہرگز بشر
د چاہی سے خلقت کی اسلام
تو نی طلب اونسے اجرت کی کی
ا وعظ و تعلیم و تلقین و پند
طا تیر اخلقت یہ احسان ہے
قرآن نہین اک مگر پند ہی

کہ اک شرط سے اوسکو وہ نہین بتا
غفور و رحیم اوسکو تو جان ہے
قبول اوسکو جب مین کرون برملا
اگر بخشدین اک گنہگار ہم
عصا اپنا مارا وہ بالای آب
لیا کھینچ تابوت کو اوس نے زود

تو جنت کا ضامن ہو ... اگر
کہا میرا درجہ بھی تیرا سا ہے
کہا حق نے موسیٰ ... کہی
ہوا ضامن اوسکا وہ یاتب بتا
گئی نہر چلتی ہوئی سب ٹھہر
زمین تھی مقدس جو کنعان ...

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ اِلَيْكَ
یہ خبرین ہین غیب کی ہم بھیجتے ہین تجکو
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ
اور تو نہ تھا اونکے پاس جب ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے
وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ
اور نہین اکثر لوگ یقین لانے والے اگر تو للچاوے
وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ
اور تو مانگتا نہین اون سے اس پر کچھ نیگ

سراسر ہدایت ہی اور سود مند | سنے جو کوئی اور سمجھے راہ

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ
یہ تو اور کچھ نہین مگر نصیحت سارے عالم کو

ابھی اوسکو ... باہر نکال کر
کہا ہی وہ قادر ہے جو چاہا ہو کر
ترا ... ہی ... اسکو
یہان تک ... تھی ...
ہوئی آدھی ... آدھی ادہر
وہان ... اوسکا اوس آن مین
کیا دفن وان اوسکو باذن رب
یہ قصہ ہی سارا خبر غیب کی
ترے ہی طرف اسکو باور تو کر
جہان اس امر کی سب ملکی گفتگو
کہ یعقوب ہووے یوسف جدا
رکھے گرچہ تو حرص اسلام پر
کرے ہی دل و جان سے اس کام کو
جو اونکو ... یہ نصیحت لگی
وہی دوزخی ہے بلا اشتباہ
بتانا اونھین راہ ایمان سے
یہ اوسکے لیے جو خردمند ہے

وَكَاَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ
اور بہتیری نشانیان ہین آسمان اور زمین مین جن پر ہو نکلتے ہین اور اون پر دھیان نہین کرتے

مت میری وحدت کی آیات ہین
وہ کرتے ہین اعراض آیات سے
مین اونکو ایمان اللہ کا
اور اوس سے وہ قوم کفار کا
مین خوف اونکو کہ آوی عذاب
دیا یا پھر آوے قیامت کا دن

زمین مین ہین اور فی السمٰوات ہین | ہمیشہ وہ کرتے ہین اوپر گذر

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ
اور یقین نہین لاتے بہت لوگ اللہ پر مگر وہ لوگ شریک بھی کرتے ہین
اَفَاَمِنُوا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ
کیا نڈر ہوے ہین کہ آ ڈھانکے اونکو ایک آفت اللہ کے عذاب کی
اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ
یا آ پہونچے قیامت اچانک اور اونکو خبر نہو

نہین دل مین اونکے کچھ ...
نہین ...
... کی گھیرا
فرشتون کی ...
خدا کا کرے ... بالکل خبر ...
بلا مین اچانک ہو ...

قیامت کی آنے سے تھی بیخبر
یہ کہہ اونسے رستہ ہی میرا یہی
وہ اللہ ہی وحدہٗ لاشریک
نہین حکم مین اوسکی کوئی دخیل
سنو گوش دل سی اسی تم ذرا
مین اور پیرو ہین جتنی تمام
خدا سے نقصان سی پاک ہی
منزہ و مقدس مبرا ہی وہ
مین چلتا نہین مشرکونکی چلن
نہین ہمنی بھیجا کسی قوم پہ
یہ کہتے تھے سب مشرک تمام
فرشتے ہین لایق کہ ہو وین رسول
وحی اون پہ ہم بھیجتے تھی سدا
یہ نکتہ ہی باریک سن کان دھر
کہ مائل ہی ہر جنس ہمجنس پہ
نہ راغب ہو ناجنس پہ دل کبھو
ہی بالطبع ہر جنس کو میل جنس
فرشتے اگر ہوتے ہم پر رسول
زبس وہ خدا عالم الغیب ہی
نہین کرتے کفار سیر جہان
کہ کسطرح اون پر ہوا ہی عذاب
سنا اونھی تم بھی بعضونکا حال
نہ باقی جہان مین رہا کوئی ہیچ
گیا جبکہ شداد جہاں سے گذر
کیا عاد کو یون خراب و ذلیل

نہ توشہ لیا کچھ نہ کچھ ماحضر | رہی اپنی غفلت سے یان پر خراب

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ

کہہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہون اللہ کیطرف سمجھ بوجھکر

وہ ہی مالک الملک رب الجلیل | پکارون ہون او خدا تمھین
بیان مین نہ جو کچھ کہ تم ہی کیا | بیان ہی مرا مثل ماہ منیر

أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا

مین اور جو میرے ساتھ ہی اور اللہ پاک اور مین نہین

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا

شریک بتانیوالا اور جتنے بھیجے ہمنے تجھسے پہلے ہی مرد تھی

فرشتہ نبی کرکے باور تو کر | ہمیشہ سے آتے رہے انبیا
نبوت تو ہیگی فرشتونکا کام | نبوت کے لائق تو ہیگا ملک
بنی آدم ہین سب ظلوم جہول | خدا نے دیا اونکو اوسکا جواب

نُوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ

کہ حکم بھیجتے تھے ہم اونکو بستیون کے رہنے والے

ملک ہی ملک اور بشر ہی بشر | کبوتر نہو وے کبھی جفت زاغ
کرے کسطرح گرچہ وہ جستجو | نہو جن و انسان کی صحبت برابر
اسی واسطے سب نبی ہینگے انس | بنی آدم اسواسطے ہین نبی
نکرتا کوئی اونکا کہنا قبول | نبی گو حقیقت مین ہینگے بشر
نہین اوس سے پوشیدہ ہی کوئی شی | کوئی بات حکمت سے باہر نہین

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

سو کیا یہ لوگ نہین پھرے ملک مین

کہ کسطرح وہ سب ہوے پائمال | جو سنکر ہوا سب جہان نوح سے
دیا ہمنے سبکو شکنجے مین کھینچ | بہت سرکشی کی جو فرعون نے
نہ تاج اوسکی سر پر رہا اور نہ سر | تکبر کیا جبکہ نمرود نے
چلی پیش کوئی نہ اونکی دلیل | مقابل نبی کے ہی جب ہوے

اوٹھایا جنھوں کا سر پہ عذاب
جو اسپر چلے شرک سے ہے
یہی راہ ہی سارے رستون سے
بلاتا ہوں راہ خدا پر تمھ
اگر چشم دل سے ہو تم
ہدایت خلائق کی ہی اونکا کا
ہر اک عیب بہتان سی پاک
بری بات سب سے معرا
یہی حکم ہی خالق ذو المن
وہ سب تھی بشر کون تھا
سلے تھا نہ اللہ کو کیا ملک
نبی کی طرف کرکے اپنا خطاب
وہ رہتے تھے شہر دین
نبی اسلیے ہینگے جنس
نہو کبک ہم آشیان کلاغ
نہ انسان کا ہو ملک یار غا
کہ دل مین لگے بات ہمجنس کی
ملک سی ہین اوصاف مین خوب
کوئی کام سے اوسکے باہر نہین
کہ ہو حال پہلونکا اون پر عیان
کیا کسطرح ہمنے اونکو خراب
تو کسطرح سے ہمنے غوطہ دیا
تو ہمنے ڈبویا مع قوم او
سزا پائی پیسے سی مردود
نکالا دماغوں سے اوسکے

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
کہ دیکھین کیسا ہوا آخر اونکا جو اونسے پہلے تھے

تو کیون اسطرح اونپہ آئی بلا	کیا احمقون نے نبی کا خلاف

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ
اور پچھلا گھر تو بہتر ہے پرہیزگارونکو اب کیا تم نہین بوجھتے

ہین محروم لیکن جو اوس سے شقی	تم اساسات کو کیا سمجھتے نہین

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا
یہانتک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اون سے جھوٹ کہا تھا

جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ
پہونچی اونکو مدد ہماری پھر بچا دیا جنکو ہم نے چاہا

جسے چاہین اوسکو کرین مبتلا	عذاب خدا سے بچے ہے وہی

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ
اور پھیری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے ف۱

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ
البتہ اونکے حال سے اپنا حال قیاس کرنا ہے عقل والونکو

کیا بھائیون نے جو اوس سے فساد	جو کچھ اوسکو ایذا و تکلیف دی
نہایت لطیف اور انکا ہے سبب	کہ یوسفؑ بنا جس سے قرب خدا
کنوئین مین ہوا وہ اکیلا پڑا	ہوا پھر کسی جا کسی کا غلام
کہ مضطر ہون ... جہان	مصائب کسی پر جو دنیا مین ہون

مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ
بات بنائی ہوئی نہین

وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
لیکن سوائی اوس کلام کے جو اوس سے پہلے ہے

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ
اور کھولنا ہر چیز کا

بھلے مجتہد فیہ سب اسمین ہین	اسی سے کرے ہے ہر اک اجتہاد

کفار نے جبکہ مانا کہا
ضروری دیکھین وہ انکا حال
کہ اون کی کہنے کو لاتی بجا
کہ اونکی تکذیب کا تھا سبب
مگر آخرت کا ہی سب سے بھلا
بہشت اونکی جا ہے جو ہین متقی
رہی جبکہ مایوس اوس سے نبی
وا جب سو اونکے دل یقین
دہم نے اپنے رسولونکی کی
ہوا جبکہ اونپر ہمارا عذاب
سے چاہین ہم اوسکو دیوین بچا
نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا
گنہگار کو ہم جو چاہین کرین
امم سابقہ کا سنے جو کہ حال
یہ قصے سراسر نہین ہین
یا قصہ یوسفؑ کا اوس سے ہمو
اس عبرت مین ہی اک نکتہ عجیب
کیا باپ سے اوسکے اوسکو جدا
یہ ہی باعث عبرت مردمان
نہین ہے یہ قرآن حدیث دروغ
مصدق ہے پہلی کتابونکا یہ
یہی صدق پر اوسکی سبکی دلیل
ہر اک چیز کا اوسمین سبکا بیان
جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے
مسائل جو کچھ دین و دنیا مین ہین

تو اونکا ہوا بر زمین فیصلا
کہ کیا کفر سے اون پہ آیا وبال
ہوا خون اونکا نبی پر معاف
پڑا جو خدا کا یہ اونپر غضب
ہی اونکے لیے جو کرین اتقا
بھلا اور ہے کو نہین
جو کفار نے اونکی تکذیب کی
یہ ایمان لانیکے ہرگز نہین
یہ چھوڑا کوئی ہمنے کافر شقی
ہوئی دونون عالم مین خوار و خراب
نبی کی جو کرتا رہے پیروی
بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا
ہمارے غضب سے وہ مجرم ڈرین
تو ہو مند گر ہی وہ صاحب کمال
جو ذی عقل ہین اور خرد مند ہین
وہ ہی باعث عبرت ہر ذکی
شدائد مین کیسا رہا مبتلا
رہا قید خانے مین بھی لاکلام
اس احوال کو سنکے غمگین ہون
کتابونکو پہلی یہ دی فروغ
یہین ہی پہلی ...
...
سب احکام ہین اسمین ... عیان
وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے
مسائل کا قرآن ہی ہے ...

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

اور راہ سوجھانے اور مہربانی اون لوگونکو جو یقین لاتے ہین

کیا مین نے بھی اسکو اب اہتمام
تجھے نور سے اپنی معمور کر
خدا اور محمد کا لیتا ہون نام

نہ کچھ شاعری کا کیا ہین خیال
سر فہرست مین نے لکھی سب کتاب
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

یہ قرآن رحمت ہی اللہ
مگر اس سے محروم ہین کا
کیا اسمین جو کچھ لکھا تھا وہ
نہ کچھ فکر اور غور کا تھا

[illegible]

تمت

خاتمۃ الطبع

بعد ادائے شکر جناب کبریا اور نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارباب ایمان واہل ایقان کی خدمت مین عرض یہ ہی کہ اگرچہ پڑھنے والا قرآن کا ہر حال مین ثواب پاتا ہی مگر سمجھنا معنی قرآن کا تلاوت مین ایمان کو بڑھاتا ہی اسیواسطے بزرگان دین اور علماے راسخین سے تفسیر اور ترجمہ قرآن مجید کا فارسی اور اردو مین مرقوم پایا اور ہر شخص نے بقدر اپنی استعداد کے اوس سے فائدہ اوٹھایا سچ یہ ہے کہ اگر اکابر سلف قرآن کا ترجمہ نفرماتے جو لوگ عربی عبارت سے معذور ہین ہرگز قرآن پڑھنے کا لطف نہ پاتے اللہ اون بزرگون کو اجر عظیم عنایت فرماے کہ جنکی توجہ اور مہربانی سے ہم کور سوادون نے یہ فائدے اوٹھائی از انجملہ تفسیر سورۂ یوسف ہی کہ جس قصہ کو خداوند ذوالجلال نے احسن القصص فرمایا اور کمال حسن بیان سے تمام حال حضرت یوسف کا کہہ سنایا از نون تفسیر مرقوم منظوم مطبع **جناب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور** زاد الله مجدہم بماہ اپریل ۱۸۸۶ء طبع ہوئی حسن وخوبی مین شائقین کی مطبوع بالطبع ہوئی فقط کتبہ محمد حسین عرف ممن عفی عنہ

حیات القلوب - نوادر کتب معتبرہ مذہب امامیہ سے ہے بہت سندی مصنفہ قدوۃ العلما ملا محمد باقر مجلسی تین جلد مین -

۱ - جلد - مین احوال انبیا کا باسناد رواۃ از آدم علیہ السلام تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہ بسط وشرح کے ساتھ

۲ - جلد - مین خاص احوال بابرکت پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بیان معجزات وغزوات -

۳ - جلد - مین بیان امامت و اثبات امامت بہ ائمہ اثنا عشر رضوان اللہ تعالیٰ عنہم بہ براہین و نص قرآنی و احادیث سرور روحانی -

تواریخ احوال انبیا ورسل اردو

قصص الانبیا - موسوم بہ روضۃ الاصفیا از مولوی محمد طاہر -

لباب القصص - مبسوط کتاب ذکر حالات انبیا و اولیا میں مترجمہ مولوی فخر الدین - دو جلد مین -

۱ - جلد مین حالات آفرینش نور محمدی سے تا قصہ سکندر فیلقوس

۲ - جلد مین تمام ذکر حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم -

تاریخ حبیب اللہ - احوال حضرت از ولادت تا وفات مصنفہ مولوی عنایت احمد -

فتوحات واقدی - علیہ الرحمۃ کا ترجمہ اردو چار حصہ

۱ - حصہ - مین مغازی الرسول -

۲ - حصہ - مین فتوح الشام -

۳ - حصہ - مین فتوح المصر -

۴ - حصہ - مین فتوح العجم -

مجموعہ کتاب عربی مین مصنفہ حضرت واقدی تھا جسکا ترجمہ اردو مین بعبارت سلیس عام فہم فرمایا مترجمہ

مولوی بشارت علیخان و سید مہدی حسین -

ترجمہ فقط مغازی الرسول موسوم بہ مغازی الصادق

ترجمہ فتوح الشام و فتوح المصر - یکجائی -

ترجمہ فتوح العجم - مسمے بہ غزوہ عرب -

حدیقۃ الاولیا - اولیاء اللہ کا ذکر بہ قسم کا مؤلفہ مفتی غلام سرور -

تذکرۃ الخلفا منظوم - خلاصہ فتوح الشام والمصر والعجم مؤلفہ حکیم امانت علی -

کتب متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی - سراپائے ختم المرسلین کا بیان مؤلفہ جمال الدین حسین خان -

مثنوی زائرہ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان

دوازدہ مجلس مسمے بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار - مؤلفہ مولوی جیہ الدین محمد رضوی -

اسرار کربلا - حالات معرکہ کربلا سے متعلق مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -

صحیفہ [illegible] نعت [illegible] تصنیف نواب محمد [illegible] نظام

رموز القرآن - اوقات قرآن کا بیان مؤلفہ مولوی محمد حسین علی ناتقی شاہجہانپوری -

آثار محشر - علامات قیامت کے بیان میں

صبح کا ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و قیامت مؤلفہ مولوی عباس علی -

قیامت نامہ بہشت نامہ - مؤلفہ مولوی فیاض الحق -

آثار قیامت - اسمین آثار قیامت [illegible]

اکسیر ہدایت - ترجمہ [illegible]

مترجمہ مولوی فخر [illegible]

مذاق العارفین - ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد

مترجمہ مولوی بشارت علی خان ۔

ہدایۃ الکونین الی الشہادۃ الحسنین ۔
مؤلفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مسعدی ۔

تحفۂ درود ۔ ملقب بخیر الکلام مرتبہ مولوی منظور احمد

رسالہ کسب الانبیا ۔ مصنفہ مولوی [illegible] اسحٰق ۔

شجرۂ طغرا [illegible]
صنعت کاری مولوی [illegible] علی خوشنویس [illegible]

وہ مجالس منظوم معرکہ شہادت کربلا [illegible]
مشمولہ چودہ مجالس ۔

جنگ نامۂ کربلا ۔

وہ مخزن مصائب کربلا مصنفہ [illegible]
مجموعہ توشہ عقبیٰ ۔ [illegible] مع [illegible]

[illegible]

عبد الحق بریلوی ۔

نور نامہ و شمائل نامہ ۔ نور محمدی [illegible] شمائل احمدی
خدا کی حمد [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ والہ [illegible]

اسرار نبوت و شمائل نبوت [illegible]
تینوں کتابیں مصنفہ منشی محمد [illegible] الدین [illegible]

محامد خاتم النبیین ۔ [illegible]
مفتی امیر احمد امیر ۔

سرور القلوب فی ذکر المحبوب ۔ معجزات
پیغمبر کا بیان مؤلفہ مولوی محمد نقی علی خان

گلدستۂ محسن ۔ [illegible]
[illegible] خیر المرسلین [illegible]

خمسۂ [illegible]

[illegible]

مولوی [illegible]

[illegible]

مفتی محمد سعید انور علی ۔

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

النجات

در مطبع مجتبائی واقع دهلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ

اے عزیز سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہی جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستون میں
دنیا مین بہی اسپر رحمت ہو اور آخرت مین بڑے بڑے درجے بہشت مین پاوے اور بغیر مسلمان
ہووے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی سو سب سے اول ہر ایک پر لازم ہے کہ پہلا ایمان اور اسکا
مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور سب گھر کے آدمیون کو سکھاوے تو مرنے کے پیچھے عذاب سے
نجات پاوے اور نہین تو بہت عذاب دیکھیگا یہ بہی اور اسکے گھر والے بہی اب سنو تم دل سے
دین کے پکی پکی کتابون معتبر سے نکال کر بیان کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمہ شہادت کا دوسرے نماز تیسرے زکوۃ چوتھے
پانچوین روزے رمضان کے اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض یہی ہی مسلمان پر کہ زبان سے
اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اس کا
کوئی اس کا شریک نہین سب برائیان اور کمال اسی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک
کسی کام مین کسی کا محتاج نہین اور سب اس کے محتاج ہین سب چیزون کی اسی کو خبر ہی
اس سے چھپا نہین اسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی اسکے حکم کو پہیر نہ سکے
اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہی سب خدا کی تقدیر سے ہی یعنی
پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ فرشتے
بندے خدا کے ہین پیدا ہوے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر خدا نے

...م ہین نہ مرد ہین نہ عورت کہاتے پیتے نہین خدا کا ذکر اُن کی زندگی ہی گنتی اُنکی خدا کے
...ن جانتا اُن مین چار فرشتے بہت نامور ہین جبرئیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرونکے
...تے تہے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پونہچاتے ہین اور مینہ کی طیاری بہی کرتے ہین
...ل کہ صور موںہہ مین لیے کہڑے ہین قیامت کے دن پہونکین گے عزرائیل کہ مرنے کے
...بان لاتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بہیجی ہین توریت حضرت موسی پر
حضرت عیسی پر زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفے پر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بعضی
...اور پیغمبرون پر کچہ خدا کی کتابون مین لکہا ہی سب حق ہی اُس سب پر ایمان لاوے اور ایمان
...کہ خدا نے بندون کی ہدایت کے واسطے دنیا مین پیغمبرون کو بہیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر لیچلین
...پر چلو تو دین دنیا تمہاری درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہین
ہون سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہین اُن کے درجے کو کوئی نہین پونہچتا ہی اول پیغمبر
...آدم ہین باپ سب آدمیون کے اُنکے پیچہے اولاد سے اُن کی اور بہت سے پیغمبر ہوے گنتی اُن کی
...معلوم ہی آخر سب کے پیچہے دنیا مین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی
...حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تہا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوے مکہ شریف
...چالیس برس کے [illegible] پیغمبری ملی پہر قرآن شریف اُترنا شروع ہوا پہر تیرہ
...مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق لیکر آے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصی
...لیگئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لیگئے عرش و کرسی سب کچہ دیکہا اور بہشت اور دوزخ
...کی اور اُس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کی طرف سے پائین اور پانچون نماز بہی وہان فرض
...پہر جب حضرت ترپن برس کے ہوے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس
...ن اور رہے جب ترسٹہہ برس کے ہوے وفات پائی چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہان بنی جا رکہی
...ت کی یہ ہین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے کہ مرنے
پیچہے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آ کے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہی دین تیرا کیا ہی
...ن شخص ہین کہ تمہارے پاس آے تہے مردہ اگر باایمان ہی جواب اُنکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا
...م اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تہے پہر اُس مردے پر
...کی رحمت ہوتی ہی بہشت کی طرف دروازہ اُسکے واسطے کہول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان
...منکر نکیر کا جواب اُسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پہر اُسپر عذاب سخت کرتے ہین اور

فی بیان ایمان بر فرشتگان

فی بیان ایمان بر کتب آسمانی

فی بیان ایمان برسل علیہم السلام

فی بیان پیغمبر ... خاتم النبیین

۳

ذکر معراج

مسجد اقصی نام ہی بیت المقدس کی مسجد کا کہ وہ ایک شہر ہے ملک شام مین ۱۲

ذکر منکر و نکیر و عذاب ثواب

دروازہ دوزخکی طرف کھول دیتے ہین اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہی اُس دن حض
صور پہونکین گے آسمان پہٹ جاوین گے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گر پڑین ۔
اوڑتے پہرینگے جیسے روئی کے گالے پہر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب د
صور پہونکین گے پہر سب کچہ موجود ہوجائیگا مردے گورون سے نکلین گے اور ترازو لی کھ
ہوگی اور نامے اعمال کے اُنکے ہاتہون مین دینگے اور حساب کرینگے ہاتہ پاؤن اُ کے گواہی
کہ بہلے کام کیے تہے یا بُرے اور دوزخ کی پیٹہہ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے باریک ہوا سے تیز اُسپر س
چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جائینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے بادیا جیسے گہوڑا تیز اور بے پیادون کی طرح ا
بہت سے دوزخ مین کٹ کر گر ینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالے نے حضرت پیغمبرؐ کو حوض کوثر دیا
پانی اُس کا شہد سے میٹہا اور دودہ سے سفید ہی کوزے اسکے بہت ہین جیسے آسمان کے تارے ح
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسپر بیٹہہ کر قیامت کے دن اپنی امت کو پانی پلا دین گے جو کو
پیے گا پہر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسولؐ خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفا
گنہگارون کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمانون کو بڑی بڑی نعمتین بہشت مین ملین
کہانے کو میوے پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچہے اچہے سب ۔
بڑی نعمت بہشت مین دیدار خدا کا ہی کہ اپنے فضل سے مسلمانون کو نصیب کرے گا اور کا
دوزخ مین بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچہو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے بدبو کے مکان
بہت سے عذاب ہین حق تعالے دنیا سے ساتہ ایمان کے اُٹہاوے اور سب مسلمانون کو عذاب سے بچا
اور ایمان لاوے کہ جو کچہ قرآن اور حدیث مین بہشت دوزخ کا احوال اور اگلی پچہلی باتین لکہی ہین سب
ہین اور جو بات موافق شرع کے ہی حق ہی اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے ہی سب باطل ہی
بری ہی اور ہر مسلمان پر لازم ہی کہ حضرت رسولؐ خدا کی خوشی کے واسطے حضرت کے اہلبیت اور ازوا
مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکہے اور تمام امت مین اُن کو افضل ا
بہتر سمجہے اور اُن سب کی تعظیم کرے جب کسی کا نام اُن مین سے سُنے رضی اللہ عنہ کہے قرآن مین
اُن کی بڑی تعریف ہی اور حضرت نے بہت سی خوبیان اُن کی بیان کی ہین دوستدار اُن کا بہشتی ا
دشمن اُن کا دوزخی ہی اُن سب مین حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علی
کو افضل جان کے بہت سا اعتقاد و تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین اُن سب باتون
اعتقاد کرکے حق جان کے پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکہے اور نما

فی ذکر دوزخ و عذابہای آن

فی بیان ایمان اجمالی

فی ذکر اہل بیت عظام و صحابہ کرام

بادتون مین افضل بہتر فرض خدا کا سمجہ کے پانچو وقت نماز کو جماعت سے ادا کرے اور سستی سے
نکرے فرمایا حضرت رسولؐ خدا نے جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا واسطے اُس کے نور
بجبت دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت نکرے نماز پر نہ اُسے نور ہو نہ حجت نہ نجات
بود وہ قیامت کے ساتھہ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے اور فرمایا
ت نے کہا اولاد کو نماز کرین جب سات برس کے ہون اور جب دس برس کے ہون مارکے
پڑہاؤ **بیان** فرض وضو مین چار ہین ایک منہ دہونا ماتہے کے بالون سے ٹہوڑی کے نیچے
اور دونون کانون تک دوسرے دونون ہاتہہ دہونا کہنیون سمیت تیسرے چوتہائی سر کا مسح کرنا چوتہے
دونون پانون دہونا ٹخنون تک ان چار چیز سے اگر بال برابر سوکہا رہے وضو صحیح نہو سنت یون ہی کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہ کے دونون ہاتہہ پہنچون تک تین بار دہو وین پہر تین کلی کرین مسواک سمیت
تین بار ناک مین داہنے ہاتہہ سے پانی ڈال کے بائین سے ناک جہاڑین اور تین بار مونہہ دہوین اور
تین بار دونون ہاتہہ کہنیون سمیت دہوکے ایک بار سارے سر کا مسح کرکے کانون کا مسح کرین اور تین بار
دونون سمیت دونون پانون دہووین وضو تمام ہوا وضو کرتے ہوے کلمہ شہادت کا پڑہے اَشْهَدُ اَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ
التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ
دوگانہ نفل پڑہے ثواب بہت پاوے وضو کرتے ہوے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہی اور بہت پانی ڈالنا
بہی **نواقض وضو کے** جو نجاست آدمی کے آگے پیچہے سے نکلے وضو ٹوٹ جاے اور لہو یا پیپ نکل
کے بہے وضو ٹوٹ جاے اور چیت یا کروٹ لگا کے یا تکیہ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جاے اور جو قاعدہ
دوبست نماز کے مین سو جاے کہڑا یا رکوع مین یا سجدے مین یا بیٹہا ہو وضو نہین ٹوٹتا جو ڈہیلا نہ
ہوا اور جو نشہ پی کر مست ہو یا بیماری سے غشی ہو یا باؤلا (دیوانہ) ہو وضو ٹوٹ جاے **بیان غسل کا**
غسل کے اندر فرض تین چیز ہین کلی کرنا ناک مین پانی ڈالنا سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا
پر سنت یون ہی کہ پہلے ہاتہہ دہوے اور ناپاکی (نجاست ظاہری) بدن سے دور کرے پہر وضو کرے پہر بدن پر تین بار
پانی بہاوے غسل جماع سے فرض ہوتا ہی دونون پر منی نکلے یا نہ نکلے اور جو سوتا اوٹہا اور بدن پر
منی پائی غسل فرض ہی احتلام یاد ہو یا نہو پر جو احتلام (خواب مین عورت سے صحبت کرنا) یاد ہوا اور بدن پر یا کپڑے پر اثر نہ پاوے
غسل واجب نہین اگر عورت کے پاس بیٹہا اُسے ہاتہہ لگایا یا بوسہ لیا اور شہوت ہوکے چیپ سا
نکلا اسے مذی کہتے ہین اسکے نکلنے سے غسل واجب نہین ہوتا پر جو ہاتہہ لگانے سے منی شہوت سے کود کے

نکلے اور لذت ہوئے غسل واجب ہوا علما فرماتے ہین کہ جو انسان سوتا اُٹہا اور نا تری پر طراوت نہ
پائی اُسے چاہیے کہ احتیاط کے واسطے غسل کرے جب عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اُس
واجب ہوا اکثر مدت حیض کی تین دن ہین اور زیادہ دس روز ہین اس مدت کے اندر جس رنگ
نکلے وہ حیض ہی جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا غسل کرکے نماز پڑہے جننے کے پیچہے جب تک لہو
نماز موقوف کرے جب خشک ہوجاے نماز پڑہے جو لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کرکے نماز پڑہے
حیض اور نفاس مین نماز نہ پڑہے اور روزہ نہ رکہے جب سوکہہ جاے نماز کی قضا نہین پر روزے جتنے
کہاوے اُتنے قضا کرے عورت سے حیض و نفاس مین جماع کرنا حرام ہی اور استمنہ مین روا ہی بے وضو
قرآن شریف پر ہاتہہ لگانا روا نہین پر یاد پر پڑہنا روا ہی اور حاجت غسل والے اور حیض نفاس والی
پر دونون باتین روا نہین اور مسجد مین جانا بہی روا نہین اور کعبۂ شریف کے گرد پہرنا بہی روا نہین **بیان**
تیمم کا اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بہر دور ہو یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہو پاک مٹی پر تیمم کرکے
نماز پڑہے ہرگز نماز ترک نکرے پہلے نیت کرے تیمم کرتا ہون مین واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور
درست ہونے نماز کے تقربا الی اللہ تعالے نیت کرکے دونون ہاتہہ زمین پر مارکے مونہہ پر ملے پہر
زمین پر مارکے دونون ہاتہون کو کہنیون سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا مونہہ ہاتہہ دہونا فرض
سب جاگہہ ہاتہہ پہنچے اور اگر ہاتہہ مین انگوٹہی ہو اُسے بہی ہلا دے تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہو
وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہی تیمم سے بہی پاک ہوتا ہی بے وسواس نماز قرآن پڑہا کرے جب تک پا
جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزون سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اُن ہی سے تیمم ٹوٹ جاتا ہی اگر بدن یا کپڑا
ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے واسطے پانی نہین ملتا اُسی طرح نماز فرض پڑہے پر جو ستر کے موافق
پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اُتار کے نماز پڑہے **فرض نماز کے** تیرہ ہین سات
باہر نماز سے ہین اور چہہ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہین اول پاکی بدن کی دوسرے پاکی کپڑے کی
تیسرے پاکی جای نماز کی چوتہے ستر ڈہاکنا پانچوین وقت پر نماز پڑہنی چہٹے قبلہ کیطرف کہڑا ہونا ساتوین
نیت نماز کی دل مین کرنی یعنی جی مین سمجہنا کہ فجر کے فرض پڑہتا ہون نیت زبان سے کرنی ضرور نہین چاہے
کرے چاہے نکرے اگر آدمی کے بدن مین پہوڑا ہی یا زخم ہی اور ہر وقت بہتا ہی یا کسی کا ہر وقت
پیشاب ٹپکتا ہی یا باو سرتی ہی بند نہین ہوتی یا دست بند نہین ہوتے یا نکسیر چلتی ہی بند نہین ہوتی ایسے
آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور بے خطرہ نماز پڑہا کرے نماز ترک نکرے جب وقت نماز کا گیا وضو
ٹوٹا مرد کو ستر ڈہاکنا ناف سے زانو سمیت فرض ہی اور عورت حرہ کو سارا بدن ڈہاکنا فرض ہی سوا مونہہ اور

اور دونو پانو کے اور باندی کو پیٹ اور پیٹھہ سے گھٹنون سمیت ڈہانکنا فرض ہی اور باقی مستحب
ملی ہی اُس مین سے جون سے عضو کی چوتہائی نماز مین کھلجاے نماز ٹوٹ جاے جیسے
تہائی یا چوتہائی ذکر کی یا انثیین کی یا چوتڑ کی یا چوتہائی عورت کے سر کی یا کہین اور کھل جاے
نماز فا[illegible]سے جب کپڑا ایسر نہونگا نماز کرے ترک نکرے کہ نماز کے ترک کا بُرا عذاب ہی
بے پگڑی جامہ [illegible] سر ہوا سے ٹوپی سے یا اکیلی ازار سے نماز مکروہ ہی ثواب کم ہوجاتا ہی پر نماز جاتی
مین جو ستر فرض ڈ[illegible] اگر نمازی جنگل مین ایسے مکان پر ہو کہ قبلہ معلوم نہو جہر ہو یا اندھیری رات ہو
ر کوئی آدمی نہ ملے جس پوچھے ایسی جاگہ سوچ کرے جس طرف دل اُس کا شہادت دے اُسی
رف نماز کرے بغیر سوچ [illegible] درست نہین اور جو کئی آدمی ہون ہر آدمی اپنے سوچ یعنی قیاس پر
ماز کرے وقت نمازون کے مستحب رہین پر مستحب یون ہی کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے اوپر کرکے
ہے قرارت سے پڑہے اور ظہر کی نماز گرمیون مین ذرا اویر سے پڑہے اور مغرب کی نماز ابر کے
ن اویر کرکے پڑہے اور عشا کی بڑی رات گئے پڑہے اور باقی نمازین اول وقت پڑہنی بہتر ہین
جس وقت سورج نکلے اور جس وقت دوپہر برابر ہوا اور جس وقت سورج چہپے نماز پڑہنی درست نہین
فرض نہ نفل نہ نماز جنازے کی نہ سجدہ تلاوت کا پر جس نے عصر کی نماز نہ پڑہی ہو ناچاری کو
سورج کے چہپنے کے وقت پڑہ لے صبح کی نماز کے پیچہے سورج کے نکلنے سے پہلے [illegible]
پیچہے سورج چہپنے سے پہلے نفلین پڑہنی مکروہ ہین پر قضا نماز جایز ہی چہہ فرض داخل نماز کے
یہ ہین اول تکبیر تحریمہ یعنی اللّٰہ اکبر کہکے نماز شروع کرنی دوسرے کھڑے ہوکے نماز پڑہنی
تیسرے قرارت یعنی نماز مین کچھہ قرآن شریف پڑہنا چوتہے رکوع پانچوین دو سجدے ہر رکعت مین
کرنے چہٹے قاعدۂ آخر یعنی آخر نماز کے التحیات کے قدر بیٹہنا فرض نماز اور وتر بیٹہہ کے پڑہنی
بغیر بیماری کے صحیح نہین اور سنت اور نفل بیٹہہ کے ہی جایز ہی پر کھڑے ہوکے پڑہنا بہت
ثواب ہی یہ تیرہ فرض نماز کے ہین اُن مین سے اگر ایک ہی ترک کرے نماز ٹوٹ جاے پہر کے
نماز پڑہے امام اعظم صاحب کے مذہب مین ایک آیت قرآن کی پڑہنی نماز مین فرض ہی اور ایک
آیت سے زیادہ پڑہنا واجب ہی یا سنت پر اور امامون کے مذہب مین الحمد ساری پڑہنی فرض ہی
قرارت دو رکعت فرضون مین فرض ہی اور باقی مین سنت ہی اور [illegible] وتر اور سنت اور نفل
مین قرارت فرض ہی **واجب نماز کے** چودہ ہین اول ساری الحمد پڑہنی دوسرے
الحمد کے پیچہے سورت ملی ہوئی پڑہنی تیسرے رکوع سجدون مین دیر کرنی چوتہے

رکوع کرکے سیدہا کہڑا ہو کے سجدے کو جانا پانچوین ایک سجدہ کرکے بیٹہہ کے دوسرا سجدہ کرنا چہٹے پہلا
نماز کے التحیات کے واسطے بیٹہنا ساتوین التحیات دونو قعدون مین پڑہنی آٹہوین پکار کے پڑہنا
جہان پکار کے پڑہتے ہین امام کو اور آہستہ پڑہنا جہان آہستہ پڑہنا ہی نوین اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَۃُ اللہِ آخر نماز کے کہنا دسوین دعا قنوت وتر مین پڑہنی گیارہوین تکبیرین دو
عید کی نماز مین پڑہنی بارہوین چار رکعت فرض مین سے دو رکعت اول کو قراءت کے واسطے
مقرر کرنا تیرہوین جو فرض بار بار ہر رکعت مین آتے ہین اُس مین ترتیب رعایت کرنی چودہوین
واجب مین ترتیب نگاہ رکہنی سب چودہ واجب ہوے اُن مین سے اگر قصد کرکے ایک بہی ترک
کریگا نماز جاتی نہین پر نہایت مکروہ ہوتی ہی اور جانے کے پاس ہو جاتی ہی واجب ہی کہ پہر کے
نماز کو پڑہ لے اور جو ان واجبون مین ایک یا زیادہ ایک سے بہول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدے
کر لیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نکیا واجب ہی کہ یہہ نماز پہر کے پڑہے اور جو پہر کے نماز نہ پڑہے
فرض اُتر گیا پر واجب کے ترک سے گناہ سر پر رہا سجدہ سہو کا یہہ ہی کہ جب آخر کی التحیات پڑہ لے
سلام پہیر کے دو سجدے کرے پہر التحیات و درود دعا پڑہ کے سلام پہیرے لازم ہی ہر مسلمان
کہ الحمد اور کئی سورتین قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑہی جاتی ہی خوب صحیح کرکے یاد کرے اور نہ
گنہگار ہوگا بلکہ بعضی غلطیون سے نماز جاتی رہے گی اگر الحمد سے پہلے بہول کے سورت پڑہ گیا
آیت پڑہ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا جو الحمد کے پیچہے پہلی یا دوسری رکعت مین سورہ پڑہنا بہول
تیسری یا چوتہی مین الحمد کے پیچہے پڑہ لے اور سجدہ سہو کا کرے امام پر واجب ہی کہ دو رکعت
اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح مین قراءت پکار کے پڑہے ادا پڑہے
یا قضا اگر بہول کے آہستہ پڑہے سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہی چاہے اِن نمازو
مین پکار کے پڑہے چاہے آہستہ اگر وقت پر پڑہتا ہو پکار کے پڑہنا اچہا ہی اور جو اگر
قضا پڑہتا ہو آہستہ پڑہے پکار کے جائز نہین اور ظہر عصر کی نماز مین اور دن کی نفلو
مین سب آہستہ پڑہے پکار کے جائز نہین اگر دو رکعت پڑہ کے التحیات کے واسطے بیٹہنا
بہول گیا جب تلک سیدہا کہڑا نہین ہوا بیٹہ جاے اور التحیات پڑہے اور سجدہ سہو کا
نہین اور جو سیدہا کہڑا ہو گیا پہر نہ بیٹہے آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو پہر بیٹہہ جا
نماز ٹوٹ جائیگی اور جو چار رکعت پڑہ کے پانچوین کے واسطے کہڑا ہوا اور التحیات بہول گیا
تلک پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا بیٹہ جاے اور التحیات پڑہے اور سجدہ سہو کا کرکے سلام

نماز درست ہوئی اور جو پانچوین رکعت کا سجدہ کیا فرض باطل ہوے یہ نماز نفل ہوئی چاہیے
التحیات کے سجدہ سہو کا کرکے سلام دے اب چار رکعت نفل ہوئین اور ایک رکعت ضائع ہوئی
اور جو چاہے ان کے ساتھہ ایک رکعت اور پڑھ کے چھہ پوری کرکے سجدہ سہو کا کرکے سلام دے
اب چھون نفل ہو جائین گے اور جو چار رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے بھول کے پانچوین کیطرف
کھڑا ہو جاے جب تک سجدہ نہ دے بیٹھہ جاے اور سجدہ سہو کا کرکے سلام دے اور جو پانچوین رکعت پڑھ لے
چھٹی رکعت اس کے ساتھ ملا کر سجدہ سہو کا کرکے سلام دے گا تو بھی نماز صحیح ہوگی چار فرض دو نفل ہو گئے

بیان سنتون نماز کا

سنت موکدہ نماز مین بارہ ہین ایک تکبیر تحریمہ مین یعنی دونو ہاتھہ کانون تک
شروع کے وقت اٹھانے دوسرے دونون ہاتھہ باندھ کے نماز پڑھنی تیسرے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت مین چوتھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت مین پڑھنا پانچوین ہر رکعت مین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چھٹے
تکبیرات انتقالات کی کہنی یعنی اٹھتے بیٹھتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتوین رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا آٹھوین سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نوین سجدہ مین
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسوین التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارہوین اس درود کے پیچھے
دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
جسے یہ دعا نہ آوے اور کوئی دعا قرآن مین سے یا حدیث مین سے یاد کرکے درود کے پیچھے پڑھے
بارہوین الحمد کے پیچھے آمین کہنا یہ بارہ سنتین موکدہ نماز مین ہین انکے سوا اور بعضی چیزین کتابون مین
سنت لکھی ہین اور بعضی مین مستحب اگر یہ ساری سنت نماز مین بجالاے نماز کامل ہوئی اور جو ان مین سے کوئی سنت رہ گئی
تو اسے نماز صحیح ہی پر مکروہ ہوتی ہی یعنی ثواب کم ہو جاتا ہی نماز سنت اور نفل اس واسطے مقرر ہوئی ہی کہ جو فرض
نماز مین کچھہ نقصان یا خلل ہوا ہو قیامت کے دن سنت اور نفل سے پوری کر دین اور اس سبب سے
اس واسطے ہر انسان پر لازم ہی کہ فرضون کے ادا کرنے مین بہت کوشش کرے سب سے پہلے
فرض ادا کرے اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے نماز پڑھنی مشکل پڑے یا سفر مین قافلہ جاتا ہو
فرض کو ادا کرلے باقی نماز کی فرصت ملے تو اسے بھی پڑھے نہین خیر کیونکہ قیامت کے دن

دن فرضون کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا اور واجب کے ترک سے بہی عذاب ہوگا پر فرض سے کم اور سنت کے ترک سے قیامت کے دن اسے غصہ کرینگے جہڑکینگے پر عذاب سخت نکرینگے اور مستحب نفل کے ترک کرنے والے بڑے درجون سے محروم رہینگے **جماعت** سے نماز پڑہنی سنت موکدہ ہی بلکہ بعض علمانے واجب کہا ہی مسلمان پر لازم ہی کہ جماعت کا تقید رکہے اگر جماعت سے ایک نماز پڑہے گا ستائیس نمازون کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد مین پڑہے اگر گھر مین یا دکان مین پڑہے گا ایک نماز کا ثواب ملے گا اور جو محلہ کی مسجد مین پڑہے گا پچیس نماز کا ثواب ملے گا اور جو جمعہ کی مسجد مین پڑہے گا پانسو نماز کا ثواب ملے گا اور جو مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پڑہے گا ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پڑہے گا پچاس ہزار نماز کا ثواب ملے گا اور جو کعبہ شریف کی مسجد مین پڑہے گا لاکہہ نماز کا ثواب ملے گا **امامت** ایسا آدمی کرے کہ ساری جماعت کے لوگون میں علم دین کا زیادہ رکہتا ہوا اور قرآن شریف خوب صحیح پڑہتا ہو اگر جاہل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیون کی نماز کہو وے گا جس شخص کے مذہب مین خلل ہو نماز اسکے پیچہے مکروہ ہی اور نماز فاسق کے پیچہے بہی صحیح پر مکروہ ہی فاسق وہ ہی کہ گناہ کبیرہ جسنے کیا یا صغیرہ پر خو پکڑی ہمیشہ کیا کرتا ہی لڑکے نابالغ کے پیچہے نماز صحیح نہین پر تراویح کو بعضے علمانے جائز رکہا ہی اور بعضون نے نہین رکہا اگر امام بیماری سے بیٹہکے نماز پڑہتا ہو اور مقتدی کہڑے یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کرکے پڑہین تو ہی اور نماز سب کی صحیح ہی ساری صف کے پیچہے جدا ہوکے ایک آدمی کو کہڑا ہونا مکروہ ہی اور بہت ہی سنت یون ہی کہ جب تک صف اول ساری بہر نہ لے پیچہے کوئی کہڑا نہ ہوا اور جو صف مین جاگہ نرہے چاہیئے کہ ایک آدمی صف سے نکل کے پچہلے کے پاس آکے دو ہوجائین اُسے اکیلا نہ چہوڑین مقتدی سب کندہے سے کندہا ملاکر برابر کہڑے ہون بیچ مین جاگہہ نہ چہوڑین اور پانو آگے پیچہے کرکے صف کو بیڑہا نکرین کہ بہت برا ہی **اذان کہنی** فرضون کے واسطے سنت ہی وقت پر پڑہے یا قضا اور مسافر جنگل مین بہی اذان کہکے نماز پڑہے اور چاہے نری اقامت کہے جب موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سننے والا بہی اُس کے پیچہے کہے جب وہ کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بہی کہے جب وہ کہے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ بہی کہے جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یہ کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بیان جماعت کا

بیان امامت کا

بیان اذان کا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بھی کہے جو کوئی بعد اذان کے کلمہ شہادت پڑھ کے یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ
الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
حقتعالی اُسکے گناہ بخشے اور حضرت اُسکی شفاعت کرین جس طور جواب اذان کا اُسی طور جواب
اقامت کا ہی پر جب موذن کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ یہ کہے اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا اذان کے پیچھے
دعا کرے جو چاہے امید قبول کی ہی اذان سن کے نماز کے واسطے آہستہ آہستہ چلکے آوے دوڑ کے
نہ چلے کہ بُرا ہی اور جماعت کے واسطے بھی دوڑ کے نہ چلے اگر نقصان چاہے کہ جبید نماز پڑھے ایسے
طور سے کہ جس مین فرض واجب مستحب سب ادا ہون اور مکروہات سے خالی ہو وہ نماز یون ہی
اذان کہے اور اسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے وقت امام اُٹھے
اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت دونون ہاتھ
کانون تلک اُٹھا کے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہین اور عورت مونڈہون تلک
ہاتھ اُٹھاوے اور دایان ہاتھ بائین کے اوپر مرد ناف سے نیچے اور عورت چھاتی پر باندہے امام
اعظم کے مذہب مین اور علما کے مذہب مین مرد بھی چھاتی پر باندہے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ سب نمازی
آہستہ پڑھین امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ [illegible]
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھین مقتدی پھر نہ پڑھین امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے
نمازی آمین آہستہ کہین امام اعظم کے مذہب مین امام یا مقتدی اگر امام کی الحمد سنی پھر امام اور اکیلا سورت
پڑھے اور مقتدی چپکے سنا کرین جب قرات پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جاوے اور مقتدی
امام سے پیچھے رکوع کرین اور انگلیان دونون ہاتھون کی کشادہ کر کے دونون گھٹنے مضبوط پکڑین اور
دونون ہاتھ سیدھے رکھین جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر سرین ہموار برابر رہے سر اونچا نیچا نہ ہو اور
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہین پھر امام پیچھے اس کے مقتدی سر اٹھا کے
سیدھے کھڑے ہون امام سر اٹھانے کے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ
الْحَمْدُ کہے اور اکیلا نمازی دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون کہے [illegible]
پھر عمل ہی جب قومہ پورا کرین اول امام پیچھے اُسکے مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے [illegible]
پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونون ہاتھ کی انگلیان ملا کے قبلہ کی طرف کر کے [illegible] کہین اور بازو
بغل سے اور پیٹ کو رانون سے اور پنڈلی کو اور راہون کو زمین سے مرد دور رکھین اور عورت

ان سبکو ملا رکھے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہین پہر امام پیچھے اُسکے
مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوے سجدے سے سر اٹہا کے چین تسلی سے بیٹہہ کے پڑہین۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور جو سارے کلمے نہ پڑہ سکے ایک یا دو کلمے پڑہے غنیمت ہی
پہر امام پیچھے اُس کے مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوے دوسرے سجدے مین جاکر تین بار یا
پانچ بار یا سات بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہین پہر امام پیچھے اُسکے مقتدی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوے دوسری
رکعت کے واسطے اٹہین پہلے ماتہا پہر ناک پہر دونون گہٹنے اٹہا کے کہڑے ہوکے جسطور پہلی رکعت
پڑہی تہی دوسری رکعت پڑہین پر سبحانک اللھم اور اعوذ باللہ نہ پڑہین جب دوسری رکعت پڑہ لین
داہنا پانو کہڑا کرکے انگلیان اُسکی قبلے کیطرف کرین اور بانوان پانون بچہا کے اُسکے اوپر بیٹہین اور
انگلیان دونو ہاتہہ کی قبلے کیطرف کرکے دونون زانو پر رکہہ کے التحیات پڑہین اگر نماز دوگانہ ہی درود
دعا التحیات کے پیچھے پڑہ کے دونو طرف سلام دین اکیلا نمازی سلام کے وقت جہین یون نیت کرے کہ
سلام دونو طرف کے فرشتون کو کرتا ہون اور امام یون نیت کرے کہ سلام مقتدیون کو اور فرشتونکو کرتا ہون
اور مقتدی یون سمجہے کہ سلام امام کو اور ادہر ادہر کے مقتدیون کو اور فرشتونکو کرتا ہون اور عورت التحیات کیواسطے
اسطور بیٹہے کہ دونون پانو داہنی طرفسے نکال دے اور بانوین سرین پر بیٹہہ جاے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی
دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑہ کے کہڑا ہوکے تیسری یا چوتہی رکعت نری الحمد سے پڑہ کے آخر کی التحیات
پیچھے درود دعا پڑہ کے سلام دے نمازی نماز مین سیدہا کہڑا رہے اور بوجہہ دونون پانو پر برابر رکہے اور دونو پانو کے
بیچ چار انگل کہلا رکہے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور نظر سجدہ کی جاگہہ پر رکہے ادہر ادہر نہ دیکہے اور امام کی
متابعت ہر بات مین کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ مین امام سے جلدی نکرے کہ بہت گناہ ہی جو کوئی
امام سے جلدی کریگا سر اُسکا گدہے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے اور نہین تو بڑا گنہگار ہوگا بلکہ خدا کے
چورون مین لکہا جائیگا اور نمازی کو لائق ہی کہ نماز مین دل خدا کی طرف متوجہ رکہے ادہر ادہر نہ لیجاے
کہ بہت برا ہی اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیت الکرسی ایک بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ
تین اوپر تیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسی قدر اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ایکبار پڑہے اور دعا جناب الٰہی مین مانگے اور وظیفہ دعائین حدیث شریف مین بہت ہین چاہیے
جو پڑہے جو کوئی امام کو رکوع مین پاوے نیت کرکے کہڑا ہوکے اللہ اکبر کہکے دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا
رکوع مین شریک ہوجاے اور جو کہڑا ہوکے ایکبار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بہی نماز مین داخل ہوا

رنماز ہوئی پر بعضے علما نے جب تک دو بار نکلے صحیح نہین رکھا ہی اور جو نیت کرکے اللہ اکبر جھک
لے رکوع کے نزدیک ہوکے کہا نماز صحیح ہوئی سب علما کے مذہب مین اگر فرض نماز قضا ہوا اور دوسری
ماز کا وقت آوے یاد تر قضا ہو ورفجر کی نماز کا وقت آوے واجب ہی کہ پہلے قضا نماز پڑہ کے
پہ اُس کے ادا پڑہے اور جو دو چار نمازین قضا ہون واجب ہی کہ ترتیب سے پڑہے یعنی پہلے صبح کی
ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا ہوا اور اُسکی یاد پر دوسرے وقت کی پڑہے ادا نماز صحیح نہوئی
قضا نماز یاد ہی اور وقت ادا کا تنگ ہی کہ دونون نمازین نہین پڑہ سکتا چاہیے اول نماز ادا پڑہے
پہ اُسکے قضا پڑہے اور قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑہ لی تو بھی جائز ہی بعد اُس کے قضا پڑہ لے اور
ی شخص نے چھہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز اُسکی یاد پر پڑہنی جائز ہی جب ان چھون کو پڑہ چکے گا
صاحب ترتیب ہوجائیگا اگر بعد اُسکے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ نمازین قضا ہون پہلے اُنکو پڑہ کے
وقت کی نماز پڑہے گا اور جو چھہ قضا ہوئین پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر جب ان چھون کو پڑہ لیا صاحب
ب ہوگیا اگر نمازی نماز کے اندر کچھہ بات بول اُٹھے جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے یا جواب
م کا دے زبان سے یا کھاوے یا پیوے یا آواز کرکے روے درد مصیبت سے یا اوہ آہ کرے
خ اُخ کھانسے یا چھینکنے والے کو کہے یرحمکم اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اُسنے
نے جواب مین کہا سبحان اللہ یا الحمد للہ
ب مین کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یا کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یا نماز مین قرآن ایسا
ط پڑہا جس سے معنی اور ہوگئے یا اپنے امام کے سوائے کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز مین قرآن بھول گیا
ور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ لے لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا قبلہ کی طرف سے
اتی اُسکی پھیری یا نماز مین کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے مین دونون پانون زمین سے اٹھا لیے
نماز مین قرآن دیکھہ کے پڑہا یا نماز مین امام کے آگے کھڑا ہوگیا نماز اُسکی ان سب صورتون مین باطل ہوئی
ینی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑہے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی عمل کثیر وہ ہی کہ جو کام دونون
ہاتھون سے ہوا کرتا ہی اگر نمازی نے اُسی کام کو دونون ہاتھونسے کیا یا ایک ہاتھہ سے کیا نماز ٹوٹی اگر نماز مین مسکرایا
بغیر آواز کے نہ وضو جاے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہی
پر وضو مین خلل نہین ہوتا اور جو کھلکھلا کے ہنسا غیرون نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی اگر قصد کر کے
وضو توڑے نماز فاسد ہوئی اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز مین بدن کھجلایا نماز فاسد ہوئی
مکروہات نماز کے بہت ہین بعضے ضروری بیان کیے ہین اگر واجب نماز کا ترک کیا مکروہ تحریمی ہوئی یعنی

بہت مکروہ ہوئی واجب ہی ایسی نماز پہر کے پڑہے اور جو سنت مؤکدہ ترک کی تو بہی پہر پڑہے سو جو مستحب
ترک کیا نماز صحیح ہی پر تہوڑا سا ثواب کم ہوا نماز مین حرکت عبث یعنی بیفائدہ کرنی مکروہ ہی اگر تہوڑی ہی
اور جو بہت ہی نماز فاسد ہوتی ہی نماز مین ماتہے کی مٹی پونچہنی مکروہ ہی اور کپڑے کو مٹی سے بچانے
کے واسطے اٹہانا مکروہ ہی اور کپڑے کو کاندہے پر ڈالکے دونون طرف سے لٹکانا یا کرتا یا جامہ
پہن کے بند اسکے نہ باندہنے مکروہ ہی ننگے سر نماز کرنی مکروہ ہی سر پر بالون کا جوڑا باندہ کے نماز مکروہ
ہی بلکہ ثواب یون ہی کہ بالون کو نماز کے وقت کہول دے تو وہ بہی سجدہ کرین ماتہے کے آگے سے کنکر
مٹی دور کرنی مکروہ ہی جو سجدہ ہو سکے اور جو نہو سکے ایکبار یا دوبار دور کرے تین بار نکرے اور انگلیان
مین چٹکانی مکروہ ہی نماز مین ادہر ادہر دیکہنا یا آسمان کیطرف دیکہنا یا ہلنا داہنی طرف یا بائین طرف
اور جمہائی لینی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ کرنے مین باہین ڈالنی یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہی
اور مرد کو لال زرد کپڑون سے یا ریشمی کپڑون سے یا گیروے پگڑی سر پر باندہ کے کاسہ سر کہول کے
مکروہ ہی اور جن کپڑون مین آدمی یا جانور کی صورت ہو نماز پڑہنی مکروہ ہی اور نمازی کے آگے سے
چلا جانا بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے نمازی کو لائق ہی کہ جس جاگہہ رستا چلتا ہو نماز نہ پڑہے بلکہ ایک لکڑی
آگے کہڑی کرکے پڑہے نماز مین کہانسنا خوب نہین جب تلک زور نکرے لاچاری کو معاف ہی ۱۴
سہو کہ غالب ہو اور کہانا ہو طیار رہو او وقت بڑا ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی
مکروہ ہی اول خاطر جمع کرکے نماز پڑہے جو نماز مکروہ ہو پہیر کے پڑہنا خوب ہی تو قیامت کے عذاب
چہوٹے اور جو نہ پڑہا فرض سر سے اترا پر تقصیر وار رہا اگر انسان بیمار ہوا ایسا کہ کہڑا نہو سکے بیٹہ کے
پڑہے اور رکوع سجدہ کرے اور جو رکوع سجدہ بہی نکر سکے دونون کے واسطے اشارہ کرے پر رکوع
کے واسطے تہوڑا جہکا وے سجدہ کے واسطے بہت جہکا وے اور جو بیٹہنے کی طاقت نہو لیٹ کر نماز
اشارے سے پڑہے چت لیٹے اور پانون قبلہ کیطرف کرکے یا جیسا گور مین لٹاتے ہین اس طرح
لیٹ کر قبلہ کیطرف منہ کرکے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارت کے واسطے بہی سر نہین اٹہا سکتا نماز موقوف
رکہے جب تک حق تعالی سر اٹہانے کی طاقت دے جب طاقت سر اٹہانے کی آوے نماز
شروع کرے اور بعضے علما نے کہا جب طاقت سر اٹہانے کی نہو دل مین نیت کرکے دل سے
نماز پڑہے اور پلکون سے اشارہ رکوع سجدون کے کرے غرض نماز نہ چہوڑے کہ چہوڑنا نماز کا بہت
بد چیز ہی قیامت کے دن بے نمازی کو عذاب سخت ہو گا اگر انسان **تین منزل** یا زیادہ سفر کا
ارادہ کرکے اپنے گہر سے نکلے اور عمارت شہر کی سے باہر ہوا اب یہ شخص مسافر ہوا چار رکعت فرض کی

بیان [illegible] نماز مکروہ ہوتی

بیان [illegible] واجب [illegible] بیمار [illegible] نماز [illegible]

بیان نماز مسافر [illegible]

دو رکعت

نہ کرے اور شا کی نماز دو دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم

مقتدی کھڑا ہو مقیم مقتدی ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم

رکعت آکے گھر مین اپنی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا چارون

زیادہ رہنے کا ارادہ کیا مین مسافر نے کسی شہر مین یا کسی گانون مین پندرہ دن یا پندرہ سے

سنتون کو کم نکرے پر جو راہ ت پڑھا کرے جب اس مکان سے سفر کریگا پھر دوگانہ پڑھے کہ مسافر

نماز جمعہ کی فرض ہی

وا اور سنت پڑھنے کی فرصت نپاوے سنت موقوف کرے اور فرض پڑھے

جماعت سے شہر مین اکیلے نہین گانون مین بھی صحیح نہین جمعہ

کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سـ جاتی ہی نیت یون کرے نماز تا ہون دو رکعت فرض اس

جمعہ کی واسطے اترنے فرض ظہر کے میرے سے خالصاً لِلّٰہِ تعالیٰ اِقْتَدَیْتُ بِہٰذَا الْاِمَام

مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰہُ اَکْبَر جمعہ کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید

وخت حرام ہی طیاری نماز کی کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے اس کی

ف سب متوجہ ہو کے خطبہ سنین اول سے آخر تک خطبہ کے باتین نکرین اور نماز سنت نفل نہ پڑھین

چپ بیٹھے رہین جب نماز ہو لے خرید فروخت مباح ہوئی جمعہ کے دن شہر مین ظہر کی نماز جماعت سے

ہی اما اعظم کے مذہب مین مکروہ ...

ن نماز سنت موکدہ ہین عید الفطر کے دن سنت یون ہی کہ پہلے کچھ کھاوے اور مسواک کرے اور

شیرینی یا چھوہارے بہتر ہو ۱۲

ل کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگاوے اور صدقہ فطر کا بہتر ہے کہ ...

گاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ مین آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جائے جب عیدگاہ مین پہنچے تکبیر

وقوف کرے تکبیر یون ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہی عیدین کی نماز یون پڑھے نیت کرکے تکبیر

تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے جب پڑھ چکے دونون ہاتھ کانون تلک

اٹھاکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھاکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھاکر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت مین جب قرات پڑھ چکے اسی طور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ

کہکے پھر ہاتھ تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکے رکوع کرے عید ضحی کے دن ...

کرے جیسے عید الفطر مین ہی پر نماز سے پہلے نہ کھاوے بلکہ بعد نماز عید کے اپنی قربانی مین سے کھاوے

اور راہ مین تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونون عیدون مین بہتر یون ہی کہ جاوے ایک راہ سے

۱۵

آوے دوسری راہ سے نوین تاریخ ذی الحجہ کیسے تیرھوین تاریخ ایک بار پیچھے ہر نماز فرض کے پکار کے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

بیان جنازے کا

مردہ مسلمانکو غسل دینا اور کفن گور کرنا اور نماز جنازے کی پڑھنی فرض ہی جو بعضے مسلمان بھی یہ کام کرین گے سب کے سر سے اتر جائیگا اور جو کسی نے نکیا جس جس کا احوال معلوم ہوگا سب گنہگار ہون گے مسلمان پر لازم ہی کہ اپنی موت یاد رکھے حدیث مین لکھا ہی جو کوئی بیس بار موت کو یاد کرے گا ہر روز درجہ شہادت کا پاوے گا اور لازم ہی کہ دین یا حق اسپر آتا ہو یا نماز یا روزہ یا کفارت قسم کی یا کچھ اور اس کے ذمہ ہو ان سب چیزون کے اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آوے اس کے پیچھے وارث اسکے ادا کرین جب انتقال کرنے لگے اسکے پاس والے کلمہ پڑھین اور سورہ یٰس جب مرجاوے جلدی سے غسل کفن کر کے جنازے پڑھ کے دفن کرین اور صبر کرین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہین رونا چلا کے اور بے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہی بلکہ حضرت نے ایسے لوگون پر لعنت کی ہی لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسو سے آہستہ رونا مضائقہ نہین اگر بغیر نماز پڑھے مردے کو دفن کیا تین دن کے اندر نماز اس کی گور پر پڑھین نماز جنازے کی یون ہی کہ پہلے نیت کرے نماز پڑھتا ہون مین اس جنازے کی نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے اس میت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دونون ہاتھ کانون تک اٹھا دے اور بعد اس کے ہاتھ نہ اٹھاوے اور پڑھے سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے پڑھے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰہُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ تیسری بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ اگر جنازہ بالغ کا ہی یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اور جو میت لڑکا ہی یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو لڑکی ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پھر چوتھی بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے دونون طرف سلام دے جو بچہ پیدا ہوکے روئے یا حرکت کرے کہ جینا اس کا معلوم ہوا تب نماز پڑھین اور جو مردہ پیدا ہو غسل دیکے کپڑے مین لپیٹ کے دفن کردین نماز نہ پڑھین جس عورت کا خاوند

اُس عورت پر واجب ہی کہ چار مہینے اور دس روز تک سوگ کرے یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے مہندی
اور سرخ زعفرانی کپڑا استعمال نہ کرے سر مین تیل سرمہ کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر
نہ جاوے اور جو کوئی کاربار سودے سلف کو نہو لاچاری کو دن مین باہر جایا کرے اور رات کو اسی
گھر مین رہا کرے پر جو چورون کا رات کو خطر ہو یا گھر ڈہے جاے یا کوئی زبردستی اُسے گھر سے نکالے
تو لاچاری کو کسی اور گھر مین جا کے سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے پیٹنا چھیٹنا حرام ہی جب چار ماہ دس روز
ہو وین سوگ دور کرے یعنی مہندی یا خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور مرجاوے باپ
یا بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہی واجب نہین چاہے کرے چاہے نکرے
اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہی قبرستان مین زیارت کے واسطے جانا ثواب ہی پر قبرون کو
دیکھ کے اپنی موت یاد کرے اور خدا سے اپنے واسطے اور مردون کے واسطے دعا رحمت اور بخشش کی
مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہٰکم التکاثر یا اور کچھ کلمہ پڑہ کے ثواب اُنکو بخشے اول قبرستان مین جا کے
یہ دعا پڑہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ
وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا
وَالْمُسْتَاخِرِیْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
جو عبادت خدا کے واسطے کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیرون کو کھلانا یا پانی پلانا اور اُس عبادت کا
ثواب مردے کی روح کو بخشے اُسے ثواب پونہچتا ہی پر جو نیت اُس عبادت مین خدا کے واسطے نہ کی
یا بعضے جاہل پیرون کے نام پر بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہین ایسی نیاز کچھ کام کی نہین ایسی
باتون سے پیر ناخوش ہوتے ہین اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہین بلکہ ایسے بکرے مرغے کا گوشت
کھانا بعضے علما نے حرام کہا ہی خدا مسلمانون کو اِن بلاؤن سے بچاوے قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرد اُنکے
قربان ہونا منت اُنکی ماننی اور روشنی اُنکی کرنی اور دعا اُنسے مانگنی بہت زبون ہی بلکہ اُنکے نام کی
بیڑیان پہنی ڈورے ڈالنے بہی برا ہی اور سر پہ بال چوٹی اُنکے نام پر رکہنی بہی نہایت برا ہی یہ سمجھ جانا
کہ یہ ہین حقتعالی نجات دے جسے دعا اولیا کے وسیلہ سے منظور ہو یون کہے یا اللہ میری مراد فلانے ولی
کے طفیل سے برلا اور یون نکہے یا پیر میری مراد برلاوا اور نیاز یون کرے یا اللہ میرے
فقیرون کو کہانا کہلاؤن اور ثواب اُسکا فلانے ولی کی روح کو بخشون یون نکہے یا پیر تجھے جیا دیگا تیری
نیاز کرونگا ایسی باتین بہت بری ہین خدا عمل کی توفیق دے شب برات کو مردون کی گور پر چراغ
جلانے بلکہ ہر وقت حرام ہین اولیا کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی اور لال تاگے پاس پر باندھ کے

مردونکی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہی جب فاتحہ دینی منظور ہو کھانا پانی خداکے واسطے محتاجون کو دے کے ثواب مردے کو بخش دے زیادہ بکھیڑا بیوقوفی ہے اور شب برات کو گھرون کے اندر بہت سے چراغ جلانا اور آتشبازی چھوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگ ہے اس رات مین عبادت کرے بدعتون سے دور رہے

بیان زکوۃ اور صدقہ فطر کا

تیسرا رکن اسلام کا زکوۃ ہے اور وہ فرض ہے جو کوئی زکوۃ فرض نجانے وہ کافر ہی اور جسپر فرض ہی اور ادا نکرے قیامت کے دن اوسکا مال سانپ ہوکے اوسکے گلے مین طوق ہوگا اور سونا چاندی دوزخ مین گرم کرکے اوسکے بدن پر داغ دینگے زکوۃ فرض ہی مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب مالک نصاب کا ہوا اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس پورا گذرے یعنی غلام پر زکوۃ نہین اور لڑکے اور دیوانے کے مال مین زکوۃ نہین امام اعظم کے مذہب مین اور علما فرماتے ہین لڑکے اور دیوانہ کے مال مین بھی زکوۃ فرض ہے اونکی طرف سے ولی اونکا دیوے اور جسکے پاس مال نصاب سے کم ہوا وسپر زکوۃ نہین اور جسکے پاس مال نصاب بھر ہوا اور وہ اوتنا یا اوس سے زیادہ قرض دار ہوا وسپر زکوۃ نہین رہنے کے گھرون مین پہرنے کے کپڑون مین خدمت کے غلامون مین سواری کے جانورون مین لڑائی کے ہتیار مین کسب کے اوزارون مین پڑہنے کی کتابون مین اور جون سی چیزین گھر کے کاروبار مین کام آتی ہین جیسے تو اتغاری پکانے کے برتن اون مین بھی زکوۃ نہین جس مال مین زکوۃ فرض ہے وہ مال تین قسم ہی ایک قسم نقدی یعنی سونا چاندی خواہ روپیا اشرفی ہو یا زیور یا تیرے سونے چاندی کے ہون نصاب چاندی کے دوسو درم ہین جسکے باون تولہ اور چھ ماشہ چاندی ہوتی ہے جسے حقتعالی دے اور کھانے سے اتنی چاندی اوسکے پاس بچے اور برس دن اوسپر گذرے چالیسوان حصہ فرض جان کے خدا کی راہ مین دے اور نصاب سونے کے بیس مثقال ہین جسکا سات تولہ اور چھ ماشہ سونا ہوتا ہے جسکے پاس اتنا سونا کاروبار ضروری سے بچ رہے اور برس روز اوسپر گذرے چالیسوان حصہ زکوۃ دے جسکے پاس نصاب سے کم چاندی ہو اور نصاب سے کم سونا ہو مول کرکے نصاب پورا کرے اور چالیسوان حصہ زکوۃ دے نیت زکوۃ مین ضرور ہی بغیر نیت کے ادا نہین ہوتی جس پر زکوۃ فرض ہو جسوقت چالیسوان حصہ جدا کرے اوسے زکوۃ فرض جانکے جدا کر رکھے اور فقیرون کو دے اور جو جدا نکرے جب کسی فقیر کو کچھ دے اوسوقت جی مین سمجھ لے کہ زکوۃ فرض ادا کرتا ہون اگر نیت زکوۃ کی نکی اور سارا مال بانٹ دیا زکوۃ سر سے اوتر گئی اور جو کچھ مال رکھا کچھ فقیرونکو دیا اور نیت زکوۃ کی نکی بعضے علمانے کہا سارے مال کی زکوۃ اوسپر لازم ہے اور بعضون نے کہا جتنا مال بانٹا اوسکی زکوۃ سر سے اوتر گئی جتنا رہا اوسکی زکوۃ دے دوسری قسم

تیسرا رکن اسلام کا زکوۃ

ں زکوۃ کی یہ ہی کہ سوداگری کے واسطے خریدا کپڑا یا غلہ یا کچہہ اور جب ایسے مال پر برس روز گزرے
ں کی قیمت کرے اگر باون تولہ چہہ ماشہ چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اُس کی ٹہیری چالیسوان
صہ زکوۃ دے تیسری قسم مال زکوۃ کی جانور ہین یعنی اونٹ گائین بکریان نر مادہ ر لے ملے اگر
ارے برس یا آدہے برس سے زیادہ جنگل مین چگا کرین زکوۃ اُن مین واجب ہی اونٹ کی زکوۃ
کے مسئلے بیان نہین کیے تیس گاے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پورے ہون اور برس
نپر گذرے ایک تبیعا یعنی ٹریا یا پڑوا برس دن سے زیادہ کی دو برس سے کم کی دیوے جب
چالیس ہون ایک مُسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا ٹریا یا پڑوا دیوے جب ساٹہہ ہون
دو تبیعے دے جب ستر ہون ایک مُسنا اور ایک تبیعا جب اسّی ہون دو مُسنے جب نوّے ہون تین تبیعے
جب سو ہون دو تبیعے اور ایک مُسنا دے اسی طور سے ہر ایک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مُسنا دیا کرے
گاے بھینس کی زکوۃ ایک طور ہی چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین جب چالیس پوری ہون اور
برس اُنپر گذرے ایک بکری زکوۃ دے ایک سو بیس تلک جب ایک سو اکیس ہون دو بکری زکوۃ دے
دو سو تلک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکری دے ایک کم چار سو تلک جب چار سو پوری ہون
چار بکری دے پہر ہر سیکڑے مین ایک بکری دیا کرے بہیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہی زکوۃ مین چاہے
بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکوۃ دے زکوۃ مسلمانون کو
دے کافرون کو نہ دے فقیرون کو دے دولتمندون کو نہ دے دولتمند وہ ہی کہ مالک نصاب کا ہو
اور جو نصاب سے کم مال اُس کے پاس ہو زکوۃ اُسے دینی جائز ہی زکوۃ اپنے ماباپ کو اور اپنی
اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے غلام باندی کو نہ دے
اور زکوۃ کا پیسا سیدون کو نہ دے سوا زکوۃ کے اور کچہہ ادب سے گذرانے اگرچہ بہائی اور قرابت
والے محتاج ہون زکوۃ اُن کو دینی بہت خوب ہی **صدقہ فطر کا** جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن
صدقہ فطر کا دینا اُسپر واجب ہی جتنے آدمی گہر کے ہون ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیرونکو
دے عید کی نماز کو جانے پر اپنی جورو کی طرف اور بیٹا بیٹی بالغون کی طرف سے دینا ضرور نہین وے
اپنے پاس سے دیوین اگر مالک نصاب کے ہون پر غلام باندی کی طرف سے دے جتنے
عید کے دن نہ دیا جب چاہے دے جو کوئی کسی کے گہر آ اُترے تین دن تک ضیافت اُسکی
سنت ہی سوال کرنا بغیر نہایت محتاجی کے حرام ہی جو شخص مالک نصاب کا ہی عید اضحیٰ کے دن قربانی
اُسپر واجب ہی بکری برس دن کی یا زیادہ کی یا گاے دو برس یا زیادہ کی یا اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا

بیان قربانی کا

ذبح کرے اور جو سات آدمی اونٹ یا گائے شریک ہوکے قربانی کرین جائز ہی اگر سب کی غرض قربانی ہو
قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہین عید کی نماز سے پیچھے ذبح
کرے تین دن تک ذبح صحیح ہی دسوین گیارہوین بارہوین اگر تین دن کے اندر قربانی نکی جیتی
قربانی یا اس کی قیمت فقیرون کو دے صدقہ فطر کا اور اضحی کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہی نصاب
برہنے والی ہو یا نہو جیسا کپڑا پہننے سے یا گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اس کی نصاب ہو اور
نیت تجارت کی نہو پر زکوۃ فرض ہوگی جب نیت تجارت کی اس مین ہوگی اور برس بہی اسپر گذریگا

بیان روزہ رمضان کا چوتہا رکن اسلام کا روزے رمضان شریف کے ہین جو کوئی فرض
نجانے وہ کافر ہی اور جس پر فرض ہون اور نہ رکہے برا گنہگار ہی نیت روزے مین فرض ہی بغیر
نیت کے صحیح نہین نیت ہر رات کیا کرے وقت نیت کا ساری رات ہی صبح کی نماز سے پہلے سب علما
کے مذہب مین لیکن امام اعظم کے نزدیک جس نے نیت روزے کی رات مین نہ کی دن مین
دوپہر سے پہلے کرے اگر کچہہ کہایا پیا نہو اور دوپہر سے پیچھے نیت کسی کے مذہب مین صحیح نہین
اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھون سے دیکہا اور قاضی نے اس کی بات پر اعتبار
نکیا اور شہر والون کو روزے کا حکم نکیا اس چاند دیکہنے والے پر روزہ رکہنا واجب ہوا اور جو عید کا
چاند اپنی آنکھون سے دیکہا اور قاضی نے اس کے کہنے سے عید نہ کی اس شخص کو روزہ افطار
کرنا جائز نہین بلکہ سب مسلمانون کے ساتہہ عید کرے اور جو دونون صورت مین اس نے روزہ نہ رکہا
یا ایک مین نہ رکہا قضا اس روزے کی اسپر واجب ہی پر کفارہ واجب نہین جسنے رمضان کے
روزے مین قصد کرکے کہایا پیا غذا یا دوا یا جماع کیا قصداً روزہ اس کا ٹوٹا اور اسپر قضا اس روزے
کی واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری بہی واجب ہوئی ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ میسر نہو دو مہینے
یک لخت روزے رکہے اگر کوئی روزہ دو مہینے کے اندر عذر سے یا غیر عذر سے ٹوٹ گیا پہر کے نئے
سرے دو مہینے کے روزے رکہے پر جو عورت نے حیض نفاس کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی
روزہ کہایا مضائقہ نہین اور جو روزہ رکہنے کی طاقت نہو ساٹہہ فقیرون کو کہانا دیوے ایک ایک کو
اتنا دے جتنا صدقہ فطر مین دیتا ہی اور جو رمضان کے سوا کوئی اور روزہ رکہے اور توڑ دے کفارت
نہین ہوتی بلکہ قضا واجب ہی اور جو رمضان کا روزہ خطا سے توڑا جیسے کلی کرتے ہوئے بے قصد
حلق مین پانی اتر گیا یا کسی نے اسے پچہاڑ کے زور سے حلق مین پانی یا اور کچہہ ڈال دیا یا کان مین
یا ناک مین دارو ڈال دی یا جو چیز دوا غذا نہین جیسے کنکر مٹی لکڑی کہایا قصد کرکے یا منہ بہر کے قے کی

رات خیال کرکے کہانا سحری کا کہایا پیچہے معلوم ہوا کہ رات نہ تہی بلکہ صبح صادق ہوگئی تہی یا اُس نے خیال
کیا کہ دن آخر ہوگیا اور روزہ کا وقت ہوگیا یہ بات دہیان کرکے روزہ کہولا پیچہے دن نکل آیا یا سوتے
آدمی کے حلق مین پانی جا پڑا اِن سب صورتون مین روزہ ٹوٹا اور قضا اُس کی واجب ہوئی پر کفارہ
واجب نہین اور جو روزے کو بہول گیا اور بہول کر کہایا یا پانی پیا یا جماع کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا
بدن پر تیل ملا یا آنکہون مین سرمہ ڈالا توبہی روزہ نہین ٹوٹا روزے مین غیبت کرنا یعنی گلہ کسی کا کرنا
اور کسی کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہی ثواب روزے کا جاتا رہتا ہی بلکہ روزہ دار کو لائق ہی کہ روزہ کو
بہت صاف رکہے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت مین مشغول رہے جہوٹہہ دغابازی موقوف
کرے اس مہینے مبارک کو غنیمت سمجہے ایک عبادت اس ماہ کی ستر ماہ کے برابر ہی فقیر غریب کی خدمت
غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو روزے اُس کے مقبول ہون
مریض اور مسافر کو روزہ رمضان کا کہانا جائز ہی اور جو روزہ رکہین توبہی جائز ہی پر جو روزہ رکہنے سے
مرنے کا اندیشہ ہو روزہ رکہنا گناہ ہی جس مریض مسافر نے روزے رمضان کے کہائے تہے اور
وہ اُسی مرض مین مرگیا یا سفر مین مرگیا گنہگار نہین اور جو بیمار چنگا ہوکے مرا یا مسافر مقیم ہوکے مرا
جتنے دن چنگا ہوکے جیتا رہا یا مسافر مقیم ہوکے جیتا رہا اتنے دنون کی قضا واجب ہوئی جیسے دس روزے
بیماری یا سفر مین کہائے پہر اچہا ہوکے یا مقیم ہوکے پانچ دن جیا اب اس پر پانچ روزون کی قضا
واجب ہی اگر قضا نکی وارث پر واجب ہی کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیرون کو
دے پر دینا وارث پر جب لازم ہی کہ مردہ کہہ مرا ہوا اور بغیر کہے واجب نہین پر بغیر کہے اگر وارث نے
دیا توبہی صحیح ہی قضا رمضان کی چاہے ایک لخت رکہے چاہے فرق سے رکہے لیکن کفارہ ایک لخت واجب
ہی جو شخص نہایت بڈہا ہوا اور طاقت روزے کی نہ رہی روزہ نہ رکہے اور عوض ہر روزے کے برابر صدقہ
فطر کے فقیرون کو دے پہر اگر طاقت روزے کی آجاوے اُن روزون کو قضا کرے جو عورت حمل سے ہو یا دودہ
پلاتی ہو اگر روزہ رکہنے سے اُس کے بچے کو ایذا ہو روزہ کہا دے اور قضا روزے کی اُسپر واجب ہی
عورت حیض نفاس والی روزہ کہا دے جب پاک ہو قضا اُسکی کرے جو کوئی عید اضحی کے عرفہ کے دن
روزہ رکہے ایک برس اگلے اور ایک برس پچہلے کے گناہ بخشے جاوین اور جو روزہ عاشورہ کا رکہے ایک برس
کے گناہ بخشے جاوین جیسے نماز سوا خدا کے کسی کے واسطے پڑہنی جائز نہین روزہ بہی کسی کے واسطے
رکہنا جائز نہین **بیان حج کا** پانچوان رکن اسلام کا حج ہی جسے حق تعالی خرچ راہ اور سواری
دے اور راہ مین امن ہو حج اُسپر فرض ہی جو کوئی حج کو فرض نجانے وہ کافر ہی اور جس پر فرض ہو

اور نکرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہی حج ساری عمر مین ایک بار فرض ہی جب خدا اسباب میسر کرے
اُس وقت معلوم کرلے اسواسطے باقی مسئلے بیان نہ کیئے جیسے ارکان اسلام کے بجالانے فرض
گناہون سے دور رہنا بھی فرض ہی گناہ بعضے کبیرہ ہین یعنی بڑے اُنکے کرنے سے عذاب ہوگا
نکرے اور بعضے صغیرہ ہین اُنکے کرنے سے بھی عذاب ہوگا پر تھوڑا اب کبیرہ بعضے بیان کرتا ہون
خدا سے کرنا خون ناحق کرنا ماباپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا یتیمون کا مال کھانا کسی عورت کو جھوٹ
تہمت زنا کی کرنی دو چند کافرون کی جنگ سے بھاگنا شراب پینا ظلم ناحق کرنا کسی کو پیچھے بدی سے
یاد کرنا کسی کے حق مین گمان بد کرنا اپنے تئین غیرون سے اچھا جاننا خدا سے خوف نکرنا خدا کی رحمت
سے ناامید ہونا کسی سے وعدہ کرکے وفا نکرنا ہمسایہ کی جورو بیٹی پر نظر بد کرنا کسی کی امانت مین خیانت
خدا کا فرض ترک کرنا قرآن شریف پڑھ کے بھلانا شہادت حق کی چھپانا شہادت جھوٹی دینا جھوٹھ بولنا
خصوص قسم جھوٹی کھانا جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے قسم خدا کے نام کے سوا
اور کسی کی کھانا اور سجدہ کسیکو سواے خدا کے کرنا قرآن کی مجلس مین اور کسی کام مین مشغول ہونا
جمعہ کی نماز ترک کرنا ہمیشہ جماعت ترک کرنا مسلمانون کو کافر کہنا کسی کا گلا سننا چوری کرنا ظالمون کی خوشامد
کرنا بیاج کھانا قضایا ناحق فیصل کرنا سودا لیتے دیتے کم تولنا مول چکا کے پیچھے زبردستی سے کم
لڑکون سے برا کام کرنا حیض کی حالت مین اپنی جورو یا باندی سے صحبت کرنا اناج کی گرانی سے
خوش ہونا کسی عورت غیر کے پاس خلوت مین بیٹھنا جانورون سے جماع کرنا جوا کھیلنا کافرون کی رسمیں
(یعنی خالی مکان مین)
پسند کرنا نجومی کی باتون کو سچا جاننا دعوی اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا مردے پر بیٹنا پکار کے رونا کھانے
کو برا کہنا ناچ دیکھنا راگ باجا سننا عبادت لوگون کے دکھلانے کو کرنا کسی کے گھر مین بے اجازت
چلا جانا نصیحت قدرت ہوتے پر ترک کرنا کسی سے مسخری کر کے بے حرمت کرنا گناہ ان کے سوا اور
بہت ہین غرض سب گناہون سے دور رہے اور توبہ کرتا رہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ مسلمان
وہ شخص ہی کہ جسکی زبان سے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہو انسان کو لازم ہی اور لائق یون ہی کہ اپنے
تئین لحاظ کرکے سب سے برا آپکو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نکرے پر بغیر تلاش
اگر کسی کا عیب معلوم ہوجاے ملایمت سے اُسے نصیحت کردے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نکرے
حق تعالی عمل کی توفیق دے وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ **تمام شد** الحمد للہ کہ رسالہ راہ نجات تصنیف مولوی حافظ
محمد علی صاحب مرحوم ساکن پانی پت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۲[illegible]ھ مطبع مجتبائی دہلی مین حافظ مولوی محمد عبد الاحد صاحب کے اہتمام سے چھپا

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

الحمد للہ کہ از تصنیفات جناب مولانا شیخ محمد عبید اللہ مد ظلہ معہ مضامین دیگر خاطر پسند المسمی بہ

تحفۃ الہند

بفرمائش مولوی عبد الحق صاحب تصحیح و تحشی جدید صاحب ممدوح بنا بر فائدہ خاص و عام

در مطبع فاروقی دہلی محمد معظم طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اوس پاک ذات کا کس زبان سے ادا ہو سکے کہ جسنے رنگا رنگ خلقت کو پیدا کرکے آدمی کو سب سے اشرف بنایا اور اُسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکے وسیلہ سے حق کو ناحق سی جدا کرکے اپنے مالک کی معرفت حاصل کرے اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سی بچا کر اسکی روشنی مین طرح طرح کے دینون اور مذہبون پر نظر کرے اور غور اور فکر اور انصاف سے دیکہے تو بیشک جہوٹے دینون اور کہوٹے مذہبون سے بیزار اور سچا دین حاصل کرکے مرضی پروردگار کا مطیع ہوجاوے اور چونکہ بسبب ہونے انسان کے غفلت پر جدا ہونا اس سچی موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سے بہت مشکل ہے اسواسطے بموجب حکمت کاملہ الٰہی کے حضرات انبیا علیہم السّلام کو سب کا مرشد اور راہ نما بنا کر بہیجا تا کہ دین پاک کو سب گندے دینون سے جدا کرکے عام و خاص کو رہنمائی کرین اور ہر کسیکو شرک اور کفر سے نکال کر مومن اور دیندار بناوین خصوصًا ہمارے پیشوا سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان کی ہدایت کے لئے بہیجا کہ ہم سب کو باپ اور دادا کی رسمون کے اندہیرے سی نکال کر سیدہی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سے زیادہ مہربانی فرما کر ادنی ادنی نفع اور نقصان دین اور دنیا کا بتا دیا قربان ہون او ل مربی مہربان کے نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۞ اسکے بعد کہتا ہے بندہ محمد عبید اللہ بٹیامتی کوٹلی متوطن قصبہ پائل کا کہ یہ فقیر لڑکپن

مین اپنی باپ کے جیتے جی گرفتار دین بت پرستی کا تہا اتنے مین رحمت الہی نے ہاتھ پکڑ کر کہینچا یعنی دین اسلام کی خوبیان
اور ہندؤن کے دین کی قباحتین میرے دل پر کہل گئین اور دل و جان سے دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنے آپ کو
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں مین گن لیا اور پہر دوبارہ عقل خدادا نے مشورہ دیا کہ دین اور
مذہب کی تحقیق مین کہ ہمیشہ کے آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہے غفلت کرنا اور بے تحقیق صرف باپ اور
دادا کی رسم سے گمراہی کے جال مین پہنسے رہنا کمال نادانی ہے یہی خیال کر کے مشہور اور رواجی دینون کا حال
دریافت کرنے لگا اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب مین فکر اور غوض کیا ہندؤن کے دین کو بخوبی
تحقیق کیا اور انکے بڑے بڑے پنڈتون سے گفتگو کی اور دین نصاریٰ کے اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور
دین اسلام کی کتابین بہی دیکہین اور عالمون سے بات چیت رہی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاؤ
کسی دین کے سوچا اور خوب چہانا سبکو غلطی اور گمراہی پر پایا سوائے دین اسلام کے کہ خوبی اسکی اچہی طرح ظاہر ہو گئی
پیشوا اس دین کے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیون اور اخلاق کے ساتھ
موصوف ہین کہ زبان اوسکے بیان سے عاجز ہے اور اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس
دین کے اندر ہین جو کوئی معلوم کرتا ہے خود ہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی نہین ہے
کہ جسمین معبود حقیقی کیطرف توجہ نہو الحاصل اللہ کی عنایت سے حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اوجالے اور
اندہیرے کے جدا جدا ہو گیا اگرچہ ہر چند کہ بہت مدت سے دل ساتھ نور اسلام کے منور اور موتہہ سات کلمہ شہادت
کے معطر تہا لیکن نفس اور شیطان نے عیش و آرام دنیائے بے بنیاد کی زنجیرون مین جکڑ رکہا تہا اور
مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سے خراب تہا آخر جذبہ توفیق الہی کا بزبان حال فرمانے لگا کہ اس گوہر بے بہا
کب تلک پردہ کی صدف مین اور اس عطر راحت افزا کو کہان تک حجاب کے صندوقچہ مین رکہیگا اس موتی کو گلے کا
ہار بنانا چاہیے اور اس عطر کی خوشبو سے فائدہ اوٹہانا ہی چاہیے اور علمائے باعمل نے بہی فتوا دیا
دین اسلام کو چہپانا اور لباس اور وضع کفار کی رکہنا جہنم کو پہنچاتا ہے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چوستہہ مین
دن مبارک عید الفطر کے آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سے نکلکر جلوہ گر ہوا اور بہائی مسلمانون کے ساتھ عید
کی نماز ادا کی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ اور مدت سے یہ خیال تہا کہ واسطے

فائدہ عام کے بیان حقیقت دین اسلام اور ملت ہنود مین کچہہ لکہا جاوے کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف
کی نظر سے دیکہے حق اور باطل اُسپر کہلجاوے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اٹہتر ۱۲۷۸ ہجری مین یہ رسالہ
مختصر مسمی بہ تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کے چہاپہ خانہ مین چہاپا گیا لیکن چونکہ اسمین بعضی
الفاظ اور عبارات مشکل تہی اور ہر کسی کے سمجہہ مین نہ آتی تہی اور حالات عجیبہ بعضے بزرگون کے
جیسے برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کے دولت اظہار اسلام کو پہنچے
تہے اسمین درج کرنے منظور تہے سو باشارہ بعضے یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب
متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق جناب میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیضمآب حافظ محمد اسمعیل صاحب
متوطن قصبہ جہنجانہ وغیرہم کے اس کتاب کے بعضے مشکلات کو آسان کرکے اور بعضی عبارات بدون فوت
ہونے مطلب کے کم زیادہ کرکے اور بعضے مضمون اور قصے عجائب کہ خوبی اونکی دیکہنے سے علاقہ رکہتی ہے
اسمین شامل کرکے مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق فرید عصر وحید زمان محمد حسینخان
صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف رہتے ہین ۱۲۸۲ بارہ سو بیاسی ہجری مین بار دیگر
بہزار صحت مطبوع ہوا تہا جو کہ نسخے قلیل طبع ہوئے تہے اور طالب اوسکے کثیر تہے بقول شخصے یک انار صد بیمار
تب برادر محمد عبد القادر نے کہ جنکے اوصاف صفحے ۱۴۴ مین مذکور ہین اپنی فرمایش سے مطبع ہاشمی مین باہتمام
محمد ہاشم دہلی کے ۱۲۸۸ ہجری مین بار سوم بہزار صحت الفاظ و حروف مطبوع کرایا اور یہ رسالہ مرتب ہے چار
باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقاد کے بیان مین دوسرا باب عبادات مین تیسرا باب معاملات مین
چوتہا باب ہندؤن کے اعتراضون کے جواب مین خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے اب دانایان
صاحب شعور سے امیدوار ہون کہ تعصب اور طرفداری کو ایکطرف کرکے بدون رعایت کسیکے اس کتاب مین
غور اور فکر سے نظر کرین جب حقیقت حال کہلجاوے تو حق کے قبول کرنے اور ناحق کے چہوڑنے مین دیر نفرماوین اور
صرف باپ اور دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل مین آوارہ نہین خیال کرنا چاہئے کہ حق تعالی گوہر شبچراغ
عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لئے بخشتا ہے تو اس صورت مین لازم ہے کہ دین کے اختیار کرنے مین کسیکی تقلید کا گرفتار
نہو بلکہ جسطرح دنیا کے کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہے کمال فکر اور دور اندیشی کے سلتہہ کاروبار کرتا ہے اور جس

صورت مین تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اس صورت مین کسی اپنے اور بیگانے کی نہین سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اس سے دین کے کامون مین بہی کہ اوسکا فائدہ ہمیشہ رہنے والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجا لاوے اور اندہون اور باؤلون کیطرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوے مبادا کہ اس غفلت اور نادانی سی ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہووے ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است * ہمہ غمہا فروتر از این است * غم دنیا مخور کہ بیہودہ است * ہیچکس در جہان دنیا سودہ است * اکثر ہندؤن کو کہتے سنا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کے دانہ کے برابر اور دوسرے کا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کے برابر ہو جب بہی اپنا دہرم نہ چہوڑے لیکن تعجب ہی کہ یہ قاعدہ صرف دین اور دہرم کے مقدمہ مین جاری کرتے ہین اور دنیا کے اکثر کامون مین بزرگونکی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسی کا باپ اور دادا مفلس و خوار اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ دادا کی متابعت کرکے دولتمندی اور نامآوری کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑے مال و دولت کے حاصل کرنے مین نہایت محنت اور کوشش کرتے ہین اور دین کے امر مین ہرچند کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہو جاوے اوسوقت جہوٹا عذر بزرگون کی پیروی کا پیش لاتے ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا جاوے سوائے اسکے کہ ان لوگون نے دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجہہ رکہا ہی حالانکہ بموجب مذہب ہندؤن کے بہی بلکہ تمام دین والون کے نزدیک دنیا کے عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کے آگے کچہہ حقیقت ہی نہین رکہتا ؎ دنیا ہیچست و کار دنیا ہمہ ہیچ * ای ہیچ ز بہر ہیچ در ہیچ مپیچ * اللہ تعالی فرماتا ہی - وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور یہ دنیا کا جینا تو یہی جی بہلانا اور کہیلنا اور پچہلا گہر جو ہی سو ہی ہی جینا اگر یہ سمجہہ رکہتے ہون اور مطلب کے شروع سے پہلے کئی التماس ہیچمدان دیکہنے والون اس رسالہ کے کرتا ہون **پہلا التماس** ہندؤن کے بزرگون کی روایات اور حکایات کہ اسکی کتاب مین لکہی گئی ہین ایسے اور بہت سے قصے انکی پوتہیون مین موجود ہین یہان تہوڑے سے لکہے جاوینگے لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کے بعضے ہندو یعنی اُن حکایات سے صاف انکار کر جاتے ہین اور کہتے ہین کہ انکی کتابون سے واقف نہین ہین اسکے جواب مین چپ ہو جاتے ہین اسواسطے مناسب ہی کہ وقت گفتگو کے دل لگی سرسری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کے اُن حکایات کو ہندؤن سے پوچہا جاوے تو صاف صاف

سچ کہدینگے جب وہ اقرار کرلین پہر جو گفتگو منظور ہو سو کرین اور اکثر ہندو اپنے مذہب سے بہی واقف نہین ہین
اسواسطے بہی اون باتون سے انکار کردیتے ہین **دوسرا التماس** جس جگہہ اس کتاب مین کوئی بڑا کام
ہندوؤن کے بزرگون کے نام منسوب ہے اُسپر یقین ہر نہ کر بیٹہین کیونکہ احتمال ہے کہ شاید اُنکے بزرگون مین بعضے
اشخاص مومن اور مقبول بارگاہ الٰہی ہوئے ہون اور یہ باتین کہ اُنکی نسبت اُنکی پوتہیون مین لکہی ہین
صرف جہوٹ ہون اور ہوسکتا ہے کہ اس ملک مین حقتعالیٰ کیطرف سے بعضے انبیا بہی مبعوث ہوئے ہون لیکن
بہر حال جسدن سے حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین
پہلے دین سب منسوخ ہوگئے **تیسرا التماس** جب کسی ہندو سے دین کے بابت مباحثہ کرنا منظور ہو تو اسمین
یہ بات منظور نظر عالی رہین کہ سچے دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر ہو جاوے اور بہولا ہوا ہدایت پاوے اور مباحثہ
اور کوئی غرض نفسانی یا تعلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر نکرین بلکہ
اگر دوسرا سخت کلام کرے آپ صبر کرین اور اُنکے بزرگون کو حقارت اور گالی گلوج سے یاد نہ کرین کہ اسمین
کچہ فائدہ نہین بلکہ کئی طرحکا ضرر متصور ہے **چوتہا التماس** اس کتاب مین بعضے فصلونکا مطلب موقوف
ہے بعضے فصلون دوسری پر سو چاہیے کہ اول سے آخر تک ترتیب وار اس کتاب کو حتی المقدور ملاحظہ فرماوین
پانچوان التماس اکثر حکایات اور قصص کو مینے مختصر کرکے لکہا ہے تاکہ کتاب دراز نہو جاوے لیکن اصلی مطلب کو
کم ہونے نہین دیا اسبات کو مصر مقصد نجانین **چہٹا التماس** غرض اس رسالہ کی تصنیف سے فقط بیان
مذہب ہنود ہی کا نہین ہے بلکہ واسطے فائدہ مسلمان بہائیون کے اکثر مسائل ضروری دین اسلام کے بہی اسمین
بیان ہوئے ہین سو چاہیے کہ جو شخص اہل علم اسکے مضمون سے واقف ہون دوسرے مسلمانون کو کہ ان پڑہ
ہین اسکے مضمون سے واقف کرین انشاء اللہ تعالےٰ ثواب عظیم پاوینگے اور اس کتاب مین ایسے عمدہ مسائل ضروری
بیان ہوئے ہین کہ خوبی اُنکے دیکہنے سے تعلق رکہتی ہے **ساتوان التماس** اس کتاب مین بعضی جگہہ پر
واسطے ضیافت طبع ناظرین کے گفتگوے ظرافت آمیز بہی کی گئی ہے اس گستاخی کو معاف فرماوین اور
جہان کہین حکایات ہنود مین بیان فسق و فجور وغیرہ کا ہے ایسے مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین
نہ سناوین **آٹہوان التماس** درود شریف پڑہ کر اس مسکین کے حق مین اور میرے اوستادون اور دوستون

اور سارے مسلمان مرد اور عورتون کے حق مین دعا فرماوین کہ حقتعالی بطفیل حبیب اپنے کے دنیا اور آخرت کے
عذاب سے محفوظ رکھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کیواسطے دعا کرتا ہے تو فرشتہ
کہتا ہے کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہو **مثنوی** بماند سالہا این نظم و ترتیب ✦ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے ✦
غرض نقشیست کز ما یاد ماند ✦ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ✦ مگر صاحبدلے روزے برحمت ✦ کند در کار این
مسکین دعائے ✦ **نوان التماس** اس کتاب مین اگر کہین خطا معلوم ہو اصلاح فرماوین **سوان التماس**
یہ ظاہر ہے کہ اگر دنیا اگر ہزار ہا برس عمر پایئے آخر ایکدن ضرور دنیا کو چھوڑنا ہی پڑیگا سو سب بھائی مسلمانونکو
چاہیے کہ موت کو یاد رکھین اور آسایش جہان گذران کو چھوڑین اور عاقبت کے سفر کا توشہ درست کرین
اور اوقات اپنی بیچ ادائے نماز و روزہ وغیرہ عبادات مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف
کے خرچ کرین اور تلاوت قرآن شریف بامعنی اور مطالع کتب و استماع وعظ اور کثرت تسبیح اور استغفار
اور درود مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتے رہین اور واسطے تہذیب
اخلاق کے مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیاے سعادت و منہاج العابدین وغیرہ پڑھتے سنتے رہین اور اتباع سنت
نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکھین اور اس برابر کوئی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نے سنت کو بدعت اور
بدعت کو سنت سمجھ رکھا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ
مِائَةِ شَهِيْدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کر کے پکڑے جسوقت کہ میری امت بگڑ جاوے تو اس شخص کے لئے
سو شہید کا ثواب ہے سو چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کو سچا سمجھکر سب سنتون کے زندہ کرنیمین خصوص دربارہ
نکاح مین بہت سعی کیا کرین اور بہاجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سے دور کرین اور موت کو یاد رکھین اور جو علمائے
نفسانی اور طالب دنیا ہین انکی بات پر اعتماد رکھین اور اپنے دنیا کے سب کام مین مثلاً بیاہ شادی مرد وغیرہ مین
اتباع سنت نبوی کو ہاتھ سے نچھوڑین اور جو رسم باپ اور دادا کی سنت نبوی سے ثابت نہو اسکو ترک کرین
اور حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سے محبت رکھین السلام علی من اتبع الہدی

باب پہلا اعتقاد کے بیان مین

اسمین آٹھ فصلین ہین **فصل پہلی** خدا تعالی کی پہچان مین ہم سب مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہین کہ پیدا کرنیوالا الله

مالک سارے جہان کا ایک ہے اللہ اُسکا نام پاک ہی کوئی اسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہون تو
جہان کا بندوبست بگڑ جاوی اور سب بُرائیان اور کمال اوسکو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کیونکہ عیب والا
لائق خدا ہونے کی نہین ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا
کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو سارے جہان کا پیدا کرنا اور سب حال کی خبر رکہنی اور سب کی فریاد سُنی
اور سبکو رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روا کرنی اُس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ کے محتاج ہین کوئی چیز
کسی وقت مین اُس سے بے پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اُسی کیطرف حاجت ہے۔ اور خدا تعالی ہر وقت مین
ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ چیز اندہیرے مین ہو خواہ اُجالے مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر
خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سے ابد تک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان مین جو کچہہ گذرا اور گذریگا خدا تعالے
کو سب معلوم ہی یہانتک کہ ہر کسی کے دل کے بہید بہی جانتا ہی کسلیے کہ اگر کسی چیز کو نہ جانتا تو لائق خدائی کے نہوتا
اور اُسکا جاننا آدمیون اور جنون اور فرشتون کے جاننے کے مانند نہین ہے کیونکہ ان سبکو جو کچہہ معلوم ہوتا ہی سو
اللہ تعالی کے بتانے سے معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہی اور کسیوقت مین کوئی
چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حقتعالی کو سب کچہہ آپ ہی
بغیر بتلانے کسی کے اور بغیر وسیلہ عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون
آنکہون کے دیکہتا ہی کوئی چیز کسی وقت مین اُسکی نظر سے باہر نہین یہانتک کہ اندہیری رات مین چیونٹی کے پانون کو بہی دیکہتا ہے
اور سب کچہہ بغیر کانون کے سنتا ہی یہانتک کہ چیونٹی کے پانون کی آواز بہی سنتا ہے اور ہر کام پر قدرت
رکہتا ہی جو چاہے سو کرے فقط اُسکی ارادے اور ایک حکم کُن سے سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی ایک حکم کر
سکو فنا کر دے اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدائی کے لائق نہوتا اور اُسکی قدرت ایسی نہین جیسے آدمیون اور جنون
اور فرشتون کی قدرت ہی کسواسطے کہ یہ سب اللہ کے محتاج ہین آپسے کچہہ نہین کر سکتے اور انکی قدرت ضعیف کسیوقت
مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالی کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدا تعالی نے
نہ کسیکو جنا ہی اور نہ کسی نے اُسکو جنا اور نہ کسی کا بہائی ہی اور نہ کسی سے ناتا رکہتا ہی غرضکہ خدا تعالی کے مانند اور کوئی چیز
نہین ہے خدا تعالے بیچون اور بے چگون اور بے شبہہ اور بے نمون ہی اور جو کوئی کہے کہ خدا تعالی کا آنکہون سے دیکہنا تو اس

کن لفظ عربی کا ہی اسکے معنی ہو جا ۱۲

جہان مین ثابت نہین ہوا پہر تمنے خدائیتعالی کوکسطرحسے پہچانا ہی سواسکا جواب ہی کہ ہمنے اللہ تعالی کو اسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا ہی مثلاً رنگے ہوئے کپڑے کو دیکہکر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنے والا ہے اور خط کو دیکہکر اُسکے لکہنے والے کو پہچان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا لکہنے والا ہے کیونکہ بنا لکہنے والے کے لکہنا نہین ہو سکتا اور تخت کو دیکہکر بڑہئی کو پہچان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانے والا ہے پہر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا آگ درخت دریا پتھر لکڑی حیوان انسان بادل مینہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکہکر اُنکے پیدا کرنیوالے کو کیونکر نہین پہچانیگا دوسرے ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کے موافق نہین ہوتا پہر ہماری اس مراد کو کون پلٹ دیتا ہے سو وہ پلٹ دینے والا خدائیتعالی ہے اور آدمی یہ خیال کرے کہ تہوڑیسی مدت کے آگے اسکا نام اور نشان دنیا مین نہ تہا پہر پہلے منی کا قطرہ ہوا اُس سے آدمی بنا یہ کسنے بنا دیا اگر جانتا ہے کہ اپنا بنانیوالا آپ ہے تو یہ خیال کرے کہ اسوقت مین کہ موجود ہی اپنے بدن پر ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلے اسکا نام اور نشان نہ تہا اپنے آپکو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہ آپ نہین کوئی اور ہے سو اسکے پس وہی خدا ہے جسنے سبکچہہ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکہا کرے تو اللہ تعالی کے وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور موجب دین ہندوؤن کے خدائیتعالی کی شناخت مین بہت اختلاف ہے چنانچہ کچہہ بیان اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور کچہہ بیان یہان بہی ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ انکے دین ہندوؤن کے خدا دو طور پر ہے ایک نرگن یعنی جسکو کچہہ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتے ہین کہ نرگن اُسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہی اور اُسکی اسحالت کا بیان کچہہ نہین ہو سکتا اور سرگن اسوقت ہوتا ہی جب اوسکا پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اُسمین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سے برہما کی صورتمین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہے اور ست کی جہت سے بشن کی صورتمین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی رو سے مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہے اور مفصل یہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون دیوتے بقول ہندوؤن کے مظہر اور نائب خدا بلکہ ایک خدا کے تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار سارے جہان کے ہین

اس مقام مین ایک بات کو سمجہنا چاہیے کہ اوّل تو سواے اللہ کے اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہے اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہ تینون نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک نہایت ضرور ہے کہ یہ تینون عادل اور منصف اور اچہی صفتون سے موصوف اور بُری صفتون سے پاک ہون لیکن ہندؤن کے دین سے ان تینون کے اوصاف ایسے ظاہر ہوتے ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بہی انکی بے عقلی پر ہنسے چنانچہ اسمین سے بہت ہی کم بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین **مہابھارت** مین لکہا ہے کہ اُتری مُنی کی جورو بہت نیک تہی یہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اُسکی عصمت مین رخنہ ڈالنے کو اُسکے دروازہ پر بہیک مانگنے گئے وہ بیچاری بہیک دینے کو باہر آئی یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم کیا بہوکے ہین کہ ایسی بہیک لینگے ہان اگر ہمکو اپنے گہر مین لیجا کر اور ننگی ہوکر ہمکو کہانا کہلاوے تو ہم ٹہیرے رہین وہ بیچاری اپنے خصم سے اجازت لیکر ان تینون کو اپنے گہر مین لیگئی جب کہانا کہلانے لگی اوس عورت نے اُنکے بدن پر پانی چہڑکا یہ تینون چہوٹے لڑکے ننگے اُنہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ تینون بدمعاش اور دغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسے تہے کہ ایک عورت کے جادو سے لڑکے ننگے بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا مالک ہو سکتا ہے اور **کارتک مہاتم اور پدم پوران** مین لکہا ہے کہ ایک دفعہ اندر دیوتا مہادیو کے درشن کو کیلاش پربت پر گیا وہان جاکر کیا دیکہتا ہے کہ ایک شخص بدصورت سُرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا بیٹہا ہے اندر نے اُس سے پوچہا کہ شو یعنی مہادیو کہان ہے اُسنے اندر کی بات کا کچہ جواب دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا اندر نے خفا ہوکر اسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اُسیوقت راکہ ہوگیا اندر حیران رہ گیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نے چاہا کہ اندر کو جلاکر راکہ کرڈالے اتنے مین برہسپت کہ سارے دیوتاؤن کا پیر و مرشد ہے وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنے لگا اور بہت عاجزی سے اندر اور برہسپت نے مہادیو کو سراہا تب مہادیو نے اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مراد ہے مجہسے مانگو اُن دونو نے کہا کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ یہ غصہ کی آگ تمہاری آنکہون مین بہر رہی ہے اسکو دبا لیجیے مہادیو نے کہا کہ یہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہہ پہینکدیتا ہون پہر مہادیو نے اُس غصہ کی آگ کو

سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہے وہان پہینکدیا وہ آگ وہان پڑتے ہی ایک لڑکے کی صورت بنگئی اور
اُس لڑکے نے رونا شروع کیا اُسکی آواز کی ہیبت سے زمین و آسمان مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نے
برہما کی تعظیم بجا لاکر اُس لڑکے کو برہما کی گود مین رکہہ دیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ دیجیے اُس سعادتمند لڑکے نے
برہما کی ڈاڑہی ایسے زور سے پکڑی کہ برہما کی آنکہون سے جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اُسوقت برہما کی آنکہون سے جل نکلا تہا اُس
لڑکے کا نام جلندہر رکہا اور شکر دیوتا کو کہ سارے دیوتون کا گرو ہے بلاکر کہا کہ جلندہر کو سب دیتون کا راجا بناوے اور برندا
نام عورت سے کہ کالنیمی دیتون کے سردار کی بیٹی ہے اُسکا بیاہ کردے شکر نے بموجب حکم برہما کے اسی طور کیا
اور جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بنگیا اور زمین کے سارے راجاؤن اور بہادرون سے زیادہ تہا کہ کوئی
دیت اور دیوتا اُسکے مقابلہ کا نہ تہا تب سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سے نکال دیا اس بات سے
سارے دیوتاؤن نے غمناک ہوکر یہ حال برہما سے عرض کیا برہما نے انکو بشن کے پاس بہیجا بشن کو جلندہر کا
ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا دل ہے اُسنے بشن کا یہ ارادہ دریافت کرکے یہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کے
اور کسیکے ہاتہہ سے مارا نہین جاویگا پہر نارد نے حیلہ کیا کہ جلندہر سے جاکر کہا کہ اسباب بادشاہت کا تیرے گہر مین موجود
ہے لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہے جبتک وہ تیرے ہاتہہ مین نہ آوے تو کچہہ لطف نہین ہے جلندہر نے
مہادیو سے پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ مہادیو اور اُنکے صاحبزادے جلندہر مین سخت لڑائی
ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچے پر جلندہر کے آگے سب عاجز ہوئے پہر بشن نے اپنے
دلمین سوچا کہ برندا جلندہر کی جورو بہت نیک اور ستی ہے جبتک اُسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا
پہر بشن نے اپنے آپکو جلندہر کی صورت بناکر اُسکی جورو سے فعل بد کیا اس حیلہ سے اُسکا ستت توڑ دیا تب جلندہر
مہادیو کے ہاتہہ سے مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن کا یہ فریب معلوم ہوا اُسنے بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر
کہا کہ تو پتہر بنجا بشن اُسکے سراپ سے پتہر بنگیا جسکو سالگرام کہتے ہین اور گنڈکا ندی مین جا پڑا چنانچہ اب اُس ندی
مین سے پتہرون کو لاکر پوجتے ہین القصہ برندا جلندہر کی جورو اس غم سے آگ مین جلکر راکھہ ہوگئی
راکھہ سے تلسی کا درخت جم آیا چونکہ بشن نے برندا کے وصل سے بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق ہوگیا تہا اسلیے
بہت اُداس اور بیتاب ہوکر اُسکی بھسم یعنی راکھہ پر آبیٹھا اور بیقرار ہونے لگا دوسرے دیوتاؤن نے یہ حال دیکھکر

تلسی کی پتی اُسکے سر پر کہی چونکہ تلسی بہی بشن کی معشوقہ کی راکھہ سے ظاہر ہوئی تہی اُس سے بشن کے دلکو تسلی
ہوئی چنانچہ ابتلک جو لوگ بشن کو پوجا کرتے ہین سالگرام پتہر کو بشن کا روپ سمجہہ کر پوجتے ہین اور
تلسی کی پتی اُسپر چڑہاتے ہین یہ قصہ مختصراً تمام ہوا اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب
بڑے خوش اخلاق تھے کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان پر لازم ہوتی ہے اندر اُنکی زیارت کو
گیا اُسکو جہڑک کر بے عزت کر دیا کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے **فرد** یک ترشروئی برائے دفع صد مہمان
بس است ◆ چین ابرو چوب دربان است صاحب خانہ را ◆ اور عاجز اور مغلوب الغضب ایسے تھے کہ
اپنے غصہ کی آگ کو روک نہ سکے اور برہما ایسا عاجز تہا کہ ایک لڑکے سے اپنی ڈاڑہی چہڑا نہ سکا بلکہ
چشم پُر آب ہوا اور بشن نے دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کے عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اور اُسکی بددعا
سے پتہر بنگیا چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکھ کر اُسکی پوجا کرتے ہین یہ اُسکی زنا کی نشانی ہے
کہ ہندؤن کی عبادت مین داخل ہے اور یاد رہے کہ بشن کا دل ہے جلندہر کو بہکا کر مہادیو کی عورت
کا سوال کروایا بیچارے مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون کہ بقول انکے ۱۲
کہ سارے جہان کے مالک مختار ہین ایک جلندہر کے قتل کرنے سے عاجز ہو گئے پھر ایسے فریبی نفسانی
اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجہنا محض جہالت اور ضلالت ہے اور سوائے
بدبختی ازلی کے کیا تصور کیا جاوے اور سنو کہ انکے بعضے اہل[ف] تواریخ کہتے ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی بٹنا
ملکر نہانے لگی اور اپنے بدن کے میل سے ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش[ع] ہے اور اسکو گہر کے دروازے
پر بٹھایا تاکہ کسیکو اندر نہ جانے دے اتنے مین مہادیو باہر سے آئے گنیش نے اُنکو اندر جانے سے منع کیا مہادیو
نے خفا ہو کر اُسکا سر کاٹ کر دور پہینک دیا پاربتی اُسکے غم سے بہت روئی اور کہنے لگی کہ اُسکو زندہ کرو
مہادیو نے ہر چند گنیش کے سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی کا سر کاٹ کے گنیش کے
جسم سے ملا کر زندہ کر دیا اور اُسکو یہ بڑا یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کرے پہلے تیرا نام
لیوے اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کرے پہلے تیری پوجا کرے تب اُسکی وہ پوجا قبول ہو اس سے بہی
مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہو سکے اور شیو پوران مین کہا ہے

ف اس روایت کے خاتمہ کا مضمون اسکندھ پوران مین اور تمام مضمون کا حاصل شیو پوران مین مذکور ہے اور برہم پوران اور پدم پوران اور اسکندھ پوران یہ تینون اٹھارہ پورانون معتبرہ مین سے ہین جنکے اعتبار پر ہندو لکی [illegible] ۱۲ سوط ص ۸۵۵ جلد ثانی ۱۲

ع گنیش [illegible] ۱۲

کہ سب سے پہلے بشن کی ناف سے کنول کا پہول نکلا اُسمین سے برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنے لگے برہمانے کہا
تجہکو مین نے پیدا کیا ہے بشن نے کہا مین نے تجہکو پیدا کیا ہے اتنے مین آسمان سے ایک دہوان ظاہر ہوا
اُس دہوئین مین سے برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہ بشن ہے جسکی ناف سے کنول نکلا اور اُس سے تو ظاہر ہوا
اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہمانے اُس دہوئین کی طرف غور سے نگاہ کی تو اُسمین سے ایک لنگ یعنی آلت
نظر آئی برہما ہنس کی شکل بنکر اُس لنگ کی پیمایش کے لیئے اوپر کو اُڑا اور بشن سوّر بنکر پاتال کو گیا دس ہزار
برس تک دو نو دوڑے گیئے پر اُس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہمانے جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہے
اسوقت سے اُس لنگ کی پوجا شروع کی کہ آجتک ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ برہما و بشن ایسے جاہل تہے کہ
آپسمین جہگڑنے لگے اور ہر کوئی اپنے آپکو دوسرے کا پیدا کرنیوالا جاننے لگا اور پہر برہمانے اپنے خالق کو پہچانا
تو اسطرح پہچانا کہ ایک بڑی آلت کو بسبب درازی اُسکی کے اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اُس آلت کی مقدار دریافت
کرنے سے عاجز ہوگئے اور آلت کا دریافت کرنا اور اُسکے ناپنے مین اہتمام کرنا عقلمندونکا کام نہین بلکہ
مسخرون اور بڑے بیحیاؤنکا کام ہی غرض ایسے شخصون کو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہے اور طرفہ تر
یہہ ہی کہ بعضے شاسترون مین اِن تینون کی ہجو لکہی ہے چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہے کہ برہما آہنکار یعنی متکبر اور
مہادیو کامار یعنی شہوتی ہے ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہی اور اُسی کتاب مین لکہا ہے کہ بشن نے جلندہر کی
جورو سے زنا کیا سبحان اللہ پوتر ایسا ہی چاہیئے اور **اسکندہ پوران** مین لکہا ہی **اشلوک** شنودرشن ماتریں
شنودروہ پرجاپتی ٭ شنودروہاث ندنسندے مونترلن یانت وارتن ٭ یعنی بشن کے درشن سے شو یعنی
مہادیو خفا ہوتا ہے اور مہادیو کی خفگی سے بلاشک شبہ ہی دوزخ مین جاتا ہے اور **بیدانت** شاستر کہ بقول اُنکے
سب شاسترون سے افضل ہے اُسمین یون لکہا ہی کہ اودیا یعنی نادانی کا سنبندہ یعنی پیوند خدا سے ہوا تب سب
مخلوقات بنگئی یعنی معاذ اللہ خدا نے آپکو جیو یعنی حیوان سمجہہ لیا اور بقول **سانکہہ** شاستر کے جہان کا
پیدا ہونا خدا سے نہین بلکہ پرکرتی سے ہے چنانکہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
اور بقول **میمانسا** شاستر کے بہی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہان کا کرم یعنی اعمال سے جانتے ہین
اور بعضون کے نزدیک کال یعنی زمانہ سے پیدا ہونا جہان کا ہے اور بعضون کے نزدیک سبہاؤ یعنی

یعنی خاصیت ہے غرض خلاصہ اونکے اکثر شاستروںکا یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ خالق کسی چیز کا نہین ہے سبحان اللہ
عجیب بات ہے کہ اللہ صاحب کو جو سبکا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتے ہین اتنا نہین پوچھتے کہ اگر
اللہ تعالیٰ معطل ہو تو سارے جہان کی خبر کون رکہے اور بقول اُنکے خدا تعالیٰ کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوا اور خدا
سے کسیکو کچھ نفع پہنچے نہ نقصان پہر اُسکے خدا ہونے سے کیا فائدہ اور لوگون کو بُرے کامون سے بچانا
اور اچھے کامونکا کرنا کچھ ضرور نہوا کیونکہ جو سارے جہانکا مالک ہے وہ تو بقول اُنکے کچھ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا
دیوے نہ بدونکو سزا پہر کسیکو اُسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اُس سے امید کیا رہی اور دوسرے جاننا چاہیئے
کہ خدائے تعالیٰ کا پہچاننا بدون پہچاننے اُسکی مخلوق کے نہین ہو سکتا کیونکہ جو کاریگر آنکہون سے نہ
دیکہا ہو تو اُسکے کام کو دیکہکر اسکا پہچاننا ہوتا ہے اسیطرح خدائیتعالیٰ کا دیکہنا آنکہون سے اس جہان مین
ثابت نہین ہوا آخر اُسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا گیا ہے پہر جبکہ کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اسکو پہچانیے
کسطرح اور عجب یہ ہے کہ جو سارے جہان کا مالک ہے اَبِینا شَنوا خالق مُدَبِّر حَیّ قَیُّوم ہے اُسکو معطل جانتے
ہین اور جہان کا پیدا ہونا سمجھتے ہین پرکرتی سے جو بقول اُنکے اندہی اور بیعقل ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین
فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ یا سمجھتے ہین کرم سے جو فاعل اُسکے مخلوقات ہین اور وہ اُنکا فعل ہے
یا سمجھتے ہین کال یعنی وقت سے جو وہ بہی بے شعور اور بیجان ہے اور خدا پاک سے نادانی کی نسبت کرنی اور
اُسکو جہان کی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہے معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہانکا
کام کسطرح چلے کوئی نادان خدا کو نادان نہ کہے گا یہان منصفون سے امید انصاف ہے کہ بغور تمام
قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین کے اللہ صاحب کی صفتین کسطور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین
ہندوان کے کیا کچھ بیان واہی تباہی ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا
ہے اور ہندؤن نے اُسکے ساتھ نادانی کا پیوند جائز رکہا ہمارے نزدیک سبکا خالق اور نفع نقصان بخشنے والا
خدا ہے اسکے اور کوئی جاننا شرک ہے اور ہندؤن نے خدا کو معطل ہی ٹہیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الٰہی ہماری
ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اس بات سے کہ ہم تجہہ عالم الغیب والشہادۃ سے نادانی کی نسبت کرین یا تجھکو معطل
سمجھین اور سوا تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنے والا اور نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور سوا تیرے

له یعنی جاننے والا چھپے اور کھلے کا جو چیز ہماری نظر سے چھپی ہے اللہ اسکو بہی جانتا دیکھتا ہے اور زمین سے کوئی چیز کسی وقت مین چھپی نہین ۱۲ منہ ۱۲

اور سے خوف اور امید رکہین ای پروردگار توہی ہے سب کا مالک اور خالق اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور
عزت دینے والا اور ذلت دینے والا اور جزا دینے والا اور سزا دینے والا تو جو چاہے سو کرے کوئی تیرا
شریک نہین سب تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین اگر ہندو اس مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب
دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی سے معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالی سب کچہہ جانتا اور بغیر کانون کے
سنتا اور بغیر آنکہون کے دیکھتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہے اور مہا بہارت آدپرب یعنی پہلے مین حق تعالی کی
صفت مین یون لکہا ہے کہ برہما اور مہا دیو اور بشن اور اندر سکو اُسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ ہے اور ہوگا
اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہہ محیط ہے اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنے والا ہے سو اوسکا جواب
یہ ہے کہ یہی تو تمہارے ہی بید اور شاستر سے ثابت ہوا ہے کہ خدا کچہہ نہین کرتا چنانچہ ابہی اسکا بیان گذرا
ہے اور مفصل بیان اسبات کا اس باب کی ساتوین فصل مین دیکہہ لو تو یہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا ہے
جن شاستروں سے خدا کا معطل ہونا ثابت ہے اگر تم اُنکو مردود سمجہو تو البتہ یہ بات تمہارے قابل سماعت
ہو اور تم جب شاستروںکو ست یعنی حق کہتے ہو اسیواسطے یہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہارے اکثر شاستروںکا
خلاصہ تو یہی ہے کہ خدا خالق نہین ہے اگر کوئی ایک آدہا قول اسکے بخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسرے انکے
دین مین لکہا ہے کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکے دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہے تو
خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہے یعنی ایک جسم مین اُترتا ہے اسواسطے اُسکو اوتار کہتے ہین سو بعضے کہتے
ہین کہ چوبیس مرتبہ خدا نے جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتارونکو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنمین
سے چار اوتار ست جگ کے زمانہ مین ہوئے ہین **پہلا مچھ اوتار** کہتے ہین کہ سنکا سردیت برہما کے
چارون بیدونکو چرا کر نگل گیا اور سمندر مین غائب ہوا برہما نے لاچار ہو کر بہگوان سے عرض کیا
بہگوان نے مچہلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہ مین جا کر سنکہا سردیت کو مار کر بیدون کو
اوسکے پیٹ سے نکالکر برہما کے حوالہ کیا **دوسرا کچھہ اوتار** کہتے ہین کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن
نکالنے کے لئے چاہا کہ سمندر کو دہی کیطرح بلو دین مندراچل پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی ... مین
رتی ڈالکر سمندر کو بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو جانے لگا دیوتا اُسکو

سینھال نہ سکے لاچار ہوکر بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے آپ کچھوے کی صورت پر ہوکر اُس پہاڑ کے نیچے اپنی پیٹھہ رکھی تب دیوتاؤن نے حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن یہ ہین امرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر مدہرا یعنی شراب لچھمی یعنی بشن کی جورو کامدہین گائے سپت مکھی یعنی سات مُنہ والا گھوڑا سورج کی سواری کا چندرما یعنی چاند رمبھا پاتر یعنی عورت ناچنے والی جو اندر کے آگے مجرا کرتی ہے کلپ برچھہ یعنی درخت جو سرگ مین ہے کوستت منی یعنی جواہر دھنتر بید نام طبیب کا ہے ایراپت نام فیل دہنک یعنی کمان جو بشن کے ہاتھہ مین ہے سنکھ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتے ہین **تیسرا براہ اوتار** کہتے ہین کہ ایک دیت ساری زمین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال کو لیگیا بھگوان خوک کی صورت اختیار کرکے پاتال مین جاکے اُس دیت کو مارکے زمین کو اُسکے ہاتھہ سے چھوڑا لایا **چوتھا نرسنگھ اوتار** کہتے ہین کہ ہرن کسپ دیت نے لوگون سے کہا کہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اُسکا بیٹا خدا پرست تہا ہرن کسپ نے لوہے کا ستون آگ مین سرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے باندہے بھگوان نے اُسیوقت ایسے جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور آدھا پچھلا بدن اُسکا انسان کا تہا ظاہر ہوکر ہرن کسپ کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار تریتا جگ مین ہوئے ہین **پہلا باون اوتار** کہتے ہین کہ بھگوان نے بموجب التماس دیوتاؤن کے بقدر باون اُنگلی کے جسم اختیار کرکے راجا بل کو کہ بہت عادل اور خوشخصال تہا چہل یعنی مکر کے ساتھہ سلطنت سے خارج کیا چنانچہ اُس چہل یعنی مکر کو بھگوان کے مناقب مین داخل کرتے ہین **دوسرا پرسرام اوتار** کہتے ہین کہ راجا سہسرباہو چہتری نے جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اُسکا ہم لف تہا قتل کر دیا بھگوان اُسکا بدلا لینے کو جمدگن کے گہر پیدا ہوا تہا ایک تیر ہاتہہ مین لیکر ایک خون کے بدلے ساری جہان کے چہتریون کو قتل کر ڈالا اور چہتریونکا تخم جہان مین چہوڑا اُن مقتولون کی عورتون سے برہمنون نے جماع کیا اُنسے جو اولاد باقی رہی وہی اب کہتری اور چہتری کہلاتے ہین **تیسرا رامچندر اوتار** کہ واسطے قتل راون دیت کے راجا دسرتھہ کے گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا رامچندر نے ہنومان کی مدد سے اُسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چہڑا لایا اور بالمیک کی رامائن مین لکہا ہے کہ شوپنکھا راون کی بہن نے رامچندر سے اپنا بیاہ

16

کرنا چاہا رامچندر نے کہا کہ میرا بیاہ ہو لیا ہے میرے بہائی لچھمن کا نہین ہوا تو اُسکے پاس جا حالانکہ لچھمن کا بیاہ بہی ہو چکا تہا اور مخفی لچھمن سے کہلا بہیجا کہ اس عورت کی ناک اور کان کاٹ لے لچھمن نے ایسا ہی کیا کہتے ہین کہ اسی سبب سے راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تہا اور لکہا ہے کہ رامچندر نے کہ عوام ان کو برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سے چہوڑا کر پہر اپنے گہر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹہیرا کہ اجودہیا کے لوگ اُس سے پرہیز کرنے لگے اور دو اوتار دواپر جگ مین ہوئے ہین ایک **کرشن اوتار** کہتے ہین کہ بہگوان نے واسطے قتل کنس نام متہرا کے راجا کے باسدیو کے گہر دیوکی کے پیٹ سے کہ کنس کی چچیری بہن تہی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا اور حکومت متہرا کی راجا اگرسین کو دی کہتے ہین کہ اس اوتار نے عورتون سے بہت ہنسی اور کہیل کیا ہے **دوسرا بودہا اوتار** اور وہ آدمی کی صورت صندل سے تراشی ہوئی اب تک جگن ناتہہ مین موجود ہے جب پرانی ہو جاتی ہے پہر نئی بنا دیتے ہین کہتے ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اُس مورت کا درشن کرلے اُسکی تمام عمر کے گناہ عبادت بن جاتے ہین اور اس مقام مین ہندو ایک دوسرے کے جہوٹے سے پرہیز نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین سنبہل شہر مین ویشن دت برہمن کے گہر پیدا ہوگا جسکو کلنکا اوتار کہتے ہین اور جانتے ہین کہ اُسکے ہونے سے تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سے بگڑ گئی ہوگی پہر درست ہو جاوے گی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حقتعالی کے پورا ہوا اب ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ اول تو خدا تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور مضغہ ہو ماکے پیٹ مین رہتا ہے اور خون حیض کہاتا ہے اور پہر نکلنے سے براہ معہود پیدا ہوتا ہے اور پہر بہوکہ پیاس نیند اور تقاضائے حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہے اور ایسی باتون سے حقتعالی کی قدوسیت مین فرق آتا ہے اور پہر ایسے جسمون مین اوترنا کہ صورت نہایت کریہ ہے جیسے خوک وغیرہ اور پہر جسم انسانی مین اگر ظلم اور فسق و فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت کے کام جیسے اوپر بیان ہوئے ہین اور لکڑی کے جسم مین اوترنا یہ باتین تو اللہ کی شان سے نہایت ہی بعید ہین بہلا یہ سب باتین کہ ہندوؤن کے دین مین ہین عقل و قیاس کے نزدیک مستحسن ہین یا وہ باتین سخن مین

کہ موجب دین ہمارے کے حق تعالی کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ تھوڑی سی بھی عقل رکھتے ہین اس بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگے کہ دونون دینون مین کونسا سچا ہی

دوسری فصل

فرشتون کے بیان مین ہمارے مسلمانون کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین نور سے پیدا ہوئے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچھ کہاتے ہین نہ پیتے اللہ کا ذکر انکی زندگی ہے اور پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر اللہ نے قائم کر دیے اُسپر قائم ہین کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے اور گنتی انکی سوائے اللہ کے کوئی نہین جانتا اور خدا تعالی نے انکو بہت قوت اور زور دیا ہی اور ہندؤنکے دین سے فرشتون کا حال کچھ نہین کہلتا ہے مگر کہتے ہین کہ ایک قسم مخلوقات کے دیوتے ہین اور وہ مرد بھی ہین اور عورت بھی جنکو دیوتے اور دیوتایان کہتے ہین اور جانتے ہین کہ دنیا کے کام انکے تابع ہین **اندر دیوتا** سرگ کا راجا مینھ برسانے والا **دہرم راج** یعنی دہرم رانی نرگ کا داروغہ خلقت کا انصاف بعد مرنے کے کرنے والا **نارو دیوتا بشن** کا دل **چترگپت** متصدی دفتر نویس لوگون کے اعمال لکہنے والا **برہسپت دیوتا** سب دیوتاؤنکا گرو اور سوائے انکے اور بہت دیوتے ہین اور سانگھ شاستر مین لکھا ہے کہ دیوتے آٹھ قسم پر ہین **پراجاپتی اینڈر پیتر گاندرب جچھ راچھس لہمے پیساچ** اور تین دیوتاؤن کو سب سے افضل جانتے ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو نائب خدا بلکہ خدا کے تین خدا جانتے ہین اور بیدم پوران کہ تین دیویان سب دیویون سے افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤن کے مددگار ہین **ایک** مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار رہے وطن اُسکا ہنگلاج مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کے اور ظہور اُسکا نگرہ اور جوالا مکھی وغیرہ اٹھتالیس کوس مین کلیسر سے جا مند آلک **دوسری** مہالچھمی کہ بشن کی مددگار ہے وطن اُسکا بندھیا چل متصل مرزاپور کے اور ظہور اُسکا چاندی اور سونو وغیرہ مال و دولت مین **تیسری** سارستی کہ برہما کی مددگار ہے وطن اُسکا کشمیر اور ظہور ہوئیہ نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتے ہین کہ ان تین دیویون سے نو کروڑ دیویان موجود ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ دیوی دیوتے کھاتے پیتے بھی ہین چنڈی پاٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ چنڈی دیوی نے شراب پی ہے اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فسا

اور خدا کی نافرمانی سے شرط نہین جانتے کیونکہ بقول انکے دیوتاؤن سے ایسے بڑے کام صادر ہوئے ہین کہ اُنکے سنتے ہر عاقل کو عار آتی ہے چنانچہ کچہہ بیان اسکا انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتھی فصل مین برہما کی تعریف مین آویگا اور مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے کہ راجا اپرچہر شکار کیلیے گیا اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اُسکی منی نکل پڑی راجانے اُس نطفہ کو ایک پتے مین رکہکر باز کے ہاتہہ اپنی بیوی کے پاس بہیجدیا راہ مین ایک اور باز اس پتے کو سمجہکر اس باز سے آلپٹا پتے مین سوراخ ہو گیا راجا کا نطفہ وہان سے نکلکر پانی مین ایک مچہلی کے منہ مین جا پڑا اور یہ مچہلی ایک اپسرہ یعنی بہشت کی عورت تہی کہ برہما کی دعا سے مچہلی بنگئی تہی الغرض بعد دس مہینے کے ایک مچہوے نے اس مچہلی کو پکڑ کر جب شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اُسکے پیٹ سے نکلی مچہوا اُنکو راجا اپرچہر کے پاس لیگیا راجانے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بناکر رکہا اور لڑکی مچہوے کو دیدی اُسنے اُس لڑکی کا نام ستونتی رکہا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور پراستگو تہی اور اُسکے بدن سے مچہلی کی بو آتی تہی اسواسطے اُسکو مچہہ گندہا بہی کہتے تہے اور اُسکے باپنے ایک چہوٹی کشتی اُسکے حوالہ کی اور وہ مسافرونکو بدون لینے مزدوری کے دریا سے پار کیا کرتی ایک بار پراسر رکہہ وہان آپہونچا اور اُس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکہینگے کیا کہینگے پر اُسنے ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہو گیا اُسنے لڑکی کا ہاتہہ پکڑا لڑکی نے کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہو جاویگی تو فضیحت ہوگی پراسرنے کہا تیری بکارت پہر بدستور ہو جاویگی اور تو مجہسے کچہہ اور بہی مانگ لڑکی نے کہا میرے بدن کی بدبو دور ہو جاوے پراسرنے دعا کی اُسکے بدن سے ایسی خوشبو آنے لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہونچتی تہی پہر اُسکا نام جوجن گندہا مشہور تہا القصہ اس مستجاب الدعوات شہوت پرست نے اُس ستونتی سے جماع کیا اور اُسکے نطفہ سے اُسیوقت ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کے لیے چلا گیا اور اپنی مان سے کہہ گیا کہ وقت مشکل کے مجکو یاد کرنا اور اُس لڑکے کا نام بید بیاس ہے جدا جدا کرنے والا کہتے ہین کہ بید کو چار حصے اُسی نے کیا ہے جب اُس لڑکی سے اس مچہوے وغیرہ نے پوچہا کہ تیرے بدن سے خوشبو کیسی آتی ہے اُسنے کہا مینے ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سے پار کیا تہا

اُسنے میرے حق مین دعا کی یہ اُسکی برکت ہے چنانچہ پھر اُس لڑکے کا نام جوجن گندہار کہا گیا اتفاقاً
ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکے باپ سے اُسکو چاہا اُسنے کہا ایک شرط سے تجکو دیتا ہون کہ اسکی
اولاد تیری ولیعہد ہو راجا نے یہ منظور نہ کیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ میرے ایک بیٹا گنگا کے
پیٹ سے موجود ہو اُسکے ہوتے ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست سپرد کرون لیکن راجا کے دل مین
عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تہی راجا کے بیٹے نے جو گنگا کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور نام اُسکا
بھیکہم تہا اس حال سے واقف ہوکر ستونتی کے باپ کے پاس آکر اس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد صاحب ریاست
ہو ستونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اوٹھا کر لایا باپ کے حوالہ کی اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے راجا کے
مرنے کے بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اُسکے بعد چھوٹا بیٹا مسند پر بیٹھا بھیکہم نے بنارس کے راجا کی دو
بیٹیون کو زبردستی سے پکڑ لا کر اسکے بیاہ دین لیکن اُسکے اولاد نہوئی جب مر گیا ستونتی نے بھیکہم
سے کہا کہ تیرے بہائی کی دو جورو ئین موجود ہین تو اُنسے صحبت کر تا کہ نسل باقی رہے بھیکہم نے
منظور نہ کیا آخرش یہ بات ٹھیری کہ ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنے بہائی
کی بیویون سے جماع کر تا کہ اولاد باقی رہے بیاس نے منظور کیا پہلے ایک عورت کے پاس گیا اُسنے بیاس
کی صورت دیکھی بال سُرخ اور سیاہ اور لجے ہوئے آنکھین مشتعل ڈاڑہی اور موچھین سُرخ وہ عورت
دہشت مین آگئی اور آنکھین بند کر لین بیاس نے اُس سے جماع کیا اور اپنی مان سے کہا کہ اس عورت سے
لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نے مجکو دیکھکر آنکھیں بند کر لین
وہ لڑکا اندہا ہوگا چنانچہ اُس سے راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندہا تہا پھر بیاس بموجب حکم
ستونتی کے دوسری عورت کے پاس گیا بیاس کی صورت سے اُس عورت کو ایسی دہشت ہوئی
کہ رنگ زرد ہو گیا بیاس نے اُس سے جماع کیا اور کہا کہ اس عورت کا رنگ میری دہشت سے زرد ہو گیا
اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس عورت سے راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نے اسی
عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اس عورت نے بیاس کی ڈرانی صورت کے خوف سے اپنی باندی کو
اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اُس باندی نے بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نے

اُس سے جماع کیا اُس سے راجا بدر پیدا ہوا ایکروز راجا پانڈ شکار کیلئے باہر گیا جنگل مین ایک رگ اور اُسکی
بیوی ہرن کیصورت اختیار کرکے جماع کر رہے تھے راجا پانڈ نے اُسکے تیر مارا اُسنے راجا کے حقمین
بد دعا کی کہ تو جب جماع کرے ہلاک ہوجاوے راجا پانڈ نے گھر مین آکر اپنی عورتون سے یہ قصہ کہا اور
کہا کہ مین اب جماع نہین کر سکتا اور مینے سنا ہے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو کنتی سے کہا
کہ جسطرح ہوسکے میرے لئے اولاد حاصل کریں کنتی نے کہین کہین سے تین بیٹے حاصل کئے ایک جدہستر
دہرم دیوتا سے سبحان اللہ جو دہرم یعنی خیر و صلاح بیگانی جورو سے مشغول ہو تو ادہرم یعنی شر و فساد
کیا کچھہ کریگا دوسرا بہیم سین پون دیوتا سے تیسرا ارجن اندر دیوتا سے راجا پانڈ اس بات سے خوش
ہوا اور کہا جیسے تو نے اولاد حاصل کری اسیطرح مادری کیلئے بھی اولاد حاصل کرا اور مادری اُسکی
دوسری جورو تھی چنانچہ اُسنے کمار دیوتا سے دو بیٹے مادری کے پیدا ہوا ایک نکل دوسرا سہدیو
اور یہ پانچ بہائی پانڈو کہلائے کہ اس دیوث بیغیرت کی اولاد ہین سبحان اللہ بہشت کے داخل ہونیکا
یہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کرے گویا انکے دین مین بہشت کی کنجی زنا ہے اور ان پانچون کی
ایک جورو تھی دروپدی نام سات سات دن ہر ایک بہائی اپنی نوبت پر اُس سے کامرانی کرتا تھا اور اُسی کتاب کی
آدیپرب مین لکھا ہے کہ بہیکہم اپنی مایند یعنی سوتیلی مان ستونتی سے کہنے لگا کہ ایک عابد تھا اسکی جورو کا
نام تھا ممتا ایکروز اوس عابد کا بہائی برہسپت دیوتا اُسکی جورو سے جماع کرنیکو آیا اُسنے کہا مجکو تیرے بہائی
کا حمل ٹہیر رہا ہے اور اُسکا لڑکا جو میرے پیٹ مین ہے بید پڑہتا ہے اور ساتھہ ہی تیرا نطفہ ٹہر جاویگا برہسپت
شہوت کے غلبہ کو ضبط نہ کر سکا اور اُس سے صحبت کرنے لگا وہ لڑکا پیٹ مین سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ
مت کر برہسپت نے کچھہ نہ مانا اور تخم ریزی کی اُس بچہ نے اپنا قدم آگے بڑہا کر بچہ دان کا منہہ بند کیا اور
برہسپت کا نطفہ ضائع کردیا برہسپت نے خفا ہوکر کہا کہ تو نے میرا عیش بمزہ کردیا مین بہگوان سے
کہتا ہون کہ تو مادر زاد اندہا ہو چنانچہ اُسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندہا ہی پیدا ہوا سبحان اللہ
ایسے زناکار شہوت پرست کی دعائین زنا کے وقت مین کیون نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم
جوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اُسکو جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور سوا اسکے اور کئی بیٹے اسکے پیدا ہوئے

پر اُسکی عورت اُس سے راضی نتھی اکروز خاوندنے عورت سے سبب دلگیری کا پوچھا اُسنے تنگی گزرانکی بیان
کی خاوندنے کہا تو مجکو چہتری ورن کے پاس لیچل کر کچہہ اون سے مانگ کر تجکو دون عورت خفا ہو کر بولی کہ مین
مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیرے گہر کا انتظام نہین کرنے کی تو جو چاہے سو کر خاوندنے
کہا آج سے مین ایسا قاعدہ ٹہراؤنگا کہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کے دوسرا خاوند کرے
اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے عورت یہ سنکر خفا ہوئی
اور لڑکون کو کہا کہ اسکو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندہ کر گنگا ندی
مین بہادیا اور وہ وہان پہونچا جہان راجا بل نہار رہا تہا راجا اُسکو اپنے گہر لیگیا اس ارادہ سے
کہ اُسکی جوروئین اس نابینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اُسکے پاس جانیکا حکم دیا اُس
عورت نے اندہے کی نزدیکی سے کنارہ کیا اور اپنی جگہ دائی کو بہیجدیا اُس دائی کو اُس اندہے سے
گیارہ بیٹے حاصل ہوئے اندہے نے انکو بید پڑہایا پہر راجانے اپنی دوسری عورت اُس پاس
بہیجی اندہے نے اُسکے بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیرے ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اُسی
وقت حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا کیون ہو نیک بخت پرہیزگار کے بیج بہلا خالی جاتے ہین
بہیکہم نے کہا اسطور اچہے نیک چہتری برہمنون سے پیدا ہوتے رہے ہین اور اُسی کتاب کے آدپرب مین لکہا ہے
کہ بسوامترنے جب بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہ شخص کثرت عبادت سے میری
منزل یعنی بہشت کا راج لے لے ایک عورت ابشرہ کو بہشت سے بہیجا تہا اُس عورت نے اپنے ناز و کرشمہ اور
رقص و نغمہ سے بسوامتر کو اپنی صحبت مین مائل کیا اور عبادت سے باز رکہا جاننا چاہیے کہ عبادت سے ہٹانا
شیطان کا کام ہے اور اُسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہے بشیم پاین نے راجا جنمجے سے کہا کہ راجا جرچر
تارک دنیا ہو کر عبادت کرنے لگا اندر دیوتا نے اُسکو طرح طرح کی باتون سے فریب دیکر عبادت سے
ہٹادیا اور اُسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایکدفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونو اہلیا نام گوتم
کی بیوی پر عاشق ہوئے ان دونون مین سے ایک نے مرغ کی صورت بنکر آدہی رات کو آواز بلند کی گوتم
نے جانا کہ مرغ بولتا ہے صبح ہوگئی جلدی سے اوٹہکر نہانے کیلئے گنگا پر گیا گنگا نے کہا کہ ابہی تری

رات ہے نہانے کا وقت نہین ہوا گوتم رکہہ گہر مین آیا کیا دیکہتا ہے کہ چندرمان دیوتا دروازے پر کہڑا ہوا نگہبانی
کر رہا ہے اور اندر دیوتا اُسکی جورو کے ساتہہ جماع کر رہا ہے گوتم نے خفا ہو کر مرگ چہالا یعنے ہرن کی کہال چندرمان
کے ماری اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیرے بدن پر رہیگا اُسی وقت سیاہی کا
داغ چندرمان کے بدن پر پڑ گیا اور یہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہے اُسی کا نشان ہے اور
اندر خوف سے بہاگ گیا گوتم رکہہ نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے یہ محنت
اوٹہائی تیرے بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہو جاوینگی چنانچہ اُسیوقت اندر کے بدن پر ہزار فرجین
ظاہر ہو گئین اندر اُسکی شرم سے بہاگ کر تالاب (نام تالاب ۱۲) کے درمیان کنول (نیلوفر ۱۲) کی جڑ مین جا چہپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز
کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین کہ اندر کے بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہو گئین تب اندر وہان
سے باہر نکلا اور سُرگ (مراد از بہشت ۱۲) کو گیا مقام غور کا ہے کہ چاند ہندؤن کا معبود اور اندر بقول انکے بہشت کا راجا
ان دونو کے بدن پر بقول انکے ابتک زنا کا نشان موجود ہے یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی
ہزار آنکہہ اور بیحیا ایسے تہے کہ دونو ملکر ایک عورت سے زنا کرنے گئے معاذ اللہ جس بہشت کا
بادشاہ ایسا ہو کہ اُسکے بدن پر زنا کی شامت سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اُس بہشت کے
رہنے والون کی عیش بیمزہ ہو جاویگی اور دیوان نام ایک برہمن کہنے لگا کہ دہرم رائے سے کہ بقول
انکے سارے جہان کا عدالتی ہے اور بعد مرنیکے ہر کسی کے اعمال کا حساب لیتا ہے کنتہی راجا پانڈے
کی جورو نے بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہے اور اسیواسطے اُسکو دہرم پوت کہتے ہین ذرا انصاف
کرنا چاہیے کہ صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سے زنا کرے اور اُسکے زنا کی خبر ہر خاص و عام کو
معلوم ہو تو رعیت کے لوگ زنا کو کیا برا جانینگے اور وہ صاحب عدالت زناکارون پر کیونکر مواخذہ
کریگا ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندؤن کے اندر بہشت کا حاکم اُسنے گوتم کی جورو سے زنا کیا
دہرم رائے دوزخ کا حاکم اسنے راجا پانڈ کی جورو سے زنا کیا جس دین مین حاکم عقبی اور دار الجزا کا
کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پہر اُس دین سے فلاح کی امید کہنی بیعقلی ہے اور جو ہندو یہ کہین کہ ہاروت
اور ماروت فرشتے ایک عورت پر عاشق ہوئے تو اُسکا جواب یہ ہے کہ اول انکے عاشق ہونیکی

روایت بعضے علما کے نزدیک معتبر نہین ہے دوسرے جب اونہون نے گناہ کیا تہا اسوقت مین محض فرشتے نرہے تہے بلکہ بعضی صفات بشریت کی اونکو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کے بعد بہت نادم ہوے اور اللہ نے گناہ کی سزا اونکو دی اب تلک بابل کے کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت تلک عذاب ہی مین رہینگے برخلاف تمہارے بڑے دیوتاؤن کے کہ بقول تمہارے رنگارنگ گناہ اون سے ہوے اور بیگانی بہو بیٹیون سے بہوگ یعنی مزے کرتے رہے اور کبہی پشیمان نہوے دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجا ہے

فصل تیسری

بیچ بیان کتابون آسمانی کے ہم یقین رکہتے ہین اس بات پر کہ بعضے پیغمبرون پر حق تعالی کیطرف سے لوگون کی ہدایت کیلئے کتابین نازل ہوئین کہ وہ خاص اللہ کے کلام ہین انمین سے چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی زبور حضرت داؤد علیہ السلام پہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر جب سے قرآن شریف اوترا اگلی کتابون پر چلنے کی حاجت نرہی اب یہ خدا تعالی کا حکم ہے کہ ہرکوئی اپنے چال و چلن موجب حکم قران شریف کے رکہے اور ہندؤن کے نزدیک کتاب آسمانی چارون بید ہین مہابہارت مین لکہا ہے کہ بید کو چار حصے بیاس نے کردیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ چارون بید برہما کے چارون منہ سے نکلے ہین اور برہما کے چار منہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہے اب سنا چاہیے کہ قرآن شریف مین اتنی کچہہ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین آسکتے پر بطور مختصر کے یہان بیان کرتا ہون

پہلی خوبی یہ کہ مقتضای عقل کا یہی ہے کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اوترے ایسی زبان مین ہو کہ جو زبان دنیا مین بولی جاتی ہو اور جو نبی اس کتاب کو لاوے اسکی اور اسکی قوم کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب اوترے تاکہ لوگون پر خدا تعالی کا الزام پورا ہو سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود ہے نہ یہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ اب وہ سارے عالم مین کسیکی بولی نہین ہے جیسے ہندؤن کے بید کہ اونکو کتاب آسمانی کہتے ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کے کلام نہین ہین بلکہ بڑے بڑے پنڈتون سے کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کے معنی سمجہتا ہوگا

دوسری خوبی عقلاً یہ بات ثابت ہے کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکے آوے چاہیے کہ اچہی صفتون سے موصوف اور برے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ

علیہ وسلم جنکے ہاتھہ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہے ایسے ہی تھے چنانچہ اُسکا بیان انشاء اللہ تعالی
اسباب کی چوتھی فصل مین ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اُسکو حامل
کتاب آسمانی جانتے ہین اور اُسکا فاسق اور نفسانی ہونا انہین کے دین سے ثابت ہی چنانچہ
اسکا بیان بہی اسی باب کی چوتہی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی **تیسری خوبی** لازم ہی کہ جو
خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہون انمین اختلاف نہو ورنہ
کلام الٰہی پر کذب لازم آویگا سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہے
نہ یہ کہ اُسکے اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسے ہندون کے چہہ شاستر کہ بقول انکے بید سے نکلے ہین اور
اخبار اور اصول دین مین اختلاف عظیم ہی کہ بیان اُسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا
انشاء اللہ تعالی اور کچہہ حال اس باب کی پہلی فصل مین معلوم ہو چکا ہی **چوتھی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی
بر سبیل عموم سارے جہان مین پہیل جاوے سو قرآن شریف اس کثرت سے جہان مین پہیلا ہوا ہے
کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہو گی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نہ نکلین گے نہ یہ کہ ہزار تلاش اور تردد سے ۲۵
کسی پرگنہ مین ملے ملے نہ ملے نہ ملے جیسے ہندوؤن کے بید شاید بنارس مین موجود ہونگے اور کہین پتا
نہین لگتا **پانچوین خوبی** جب تلک خدا پاک کو اُس کتاب آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکہنا ہو
چاہیے کہ اتنی مدت تک امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہ ہو جاوے سو
قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تک باقی رکہنا منظور ہے قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ حضرت کے
وقت سے ابتک صدہا اور ہزارہا اور لکہہا حافظ قرآن مجید کے عالم مین موجود ہین اور اس مقام مین
ایک عمدہ بات ہی کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن ہی اور وہ یہ ہے
کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی آپ حفاظت کرنیوالے ہین سو یہ پیشین
گوئی ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سے مغرب تک جتنے نسخہ قرآن مجید کے
ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اصحابون کو پہنچے تھے
کسی مین زیر و زبر کا بہی اختلاف نہین ہے اور جب کہین سے کچہہ غلطی ظاہر ہوتی ہی تو فی الفور حافظ

اور عالم اُسکو نکال دیتے ہین نہ یہ کہ حامل کتاب سو اُسکے پہونچنے مین شک ہے جیسے ہندؤن کے بید کہ معلوم نہین کہ کسکے کلام ہین اور کسکے ہاتھہ سے پہونچے اور ہمارے یہان ایک بہی حافظ ایسا نہین ہے جسکی زبان پر یاد ہون اور اس مقام مین اگر ہندو یہ کہین کہ بید خدا کے کلام قدیم ہین اور برہما سے ہمکو پہونچے ہین سو اُسکا جواب یہ ہی کہ تم لوگ تواریخ کے بہت کچے ہو تمہاری روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کے لئے ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتھی باب مین آویگا انشاء اللہ تعالی اس سے یہ بہی شک ہے تا ہی کہ خدا جانے برہما اصل مین کچھہ وجود رکھتا ہی یا یون ہی تمہارے بڑونکی وہم اور خیال بندی ہے اور اُس بید کی بابت خود تمہارے بعضے شاستر اس قول کے برخلاف کہتے ہین چنانچہ منو شاستر مین ہی کہ برہما نے بیدونکو آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کے بید خدا کا کلام اور قدیم کہان ہا چہٹی خوبی باوجود کمی عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو اور بیان کے جہوٹھ سے خالی ہی اور طرح طرح کے مضمون اُسمین ہین چنانچہ جتنے علم دین کے ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب قرآن ہی سے نکلے ہین بلکہ سوا انکے جتنے علم دنیا مین ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجھنے کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیئے اور کچھہ بیان اسبات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتھی فصل مین ہوگا ساتوین خوبی ثابت ہی کہ اُس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جا بجا توحید کی خوبی اور شرک کی بُرائی کا بیان ہے نہ یہ کہ اُس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل اور غیرونکی تعریف بہت نکلی چنانچہ ہندونکے بید کہ اللہ کی توحید کا بیان اُسمین کم ہے بلکہ بعضے شاستر کہ بید سے نکلے ہین اُنسے اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل ہونا ثابت ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین فصل سے معلوم ہوگا اور سوا اللہ کے دوسرونکی تعریف بہت سی موجود ہے اور گاتری کہ انکے نزدیک سارے بیدونکا خلاصہ اور سب منترون سے افضل ہے اسیواسطے اُسکو مول منتر کہتے ہین سو اُسمین اللہ کا ذکر ہی نہین ہے بلکہ سورج ہی کا ذکر ہے اور اُسکا مضمون ہی خراب اور مخالف توحید کے ہی چنانچہ گاتیری کی تعریف اور اُسکے معنی کا بیان انشاء اللہ تعالی دوسرے باب کی پہلی فصل مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب

فصل چوتھی بیچ بیان اُن شخصون کے جو اللہ تعالی کی عبادت کی راہ بتاتے ہین اور اُنکے وسیلہ سے
ہر کوئی اپنی بہتری کو پہونچتا ہی اور اُنکی مطابعت بدون کسیکو نجات حاصل نہین ہوتی جاننا چاہئے کہ جو چیزین
کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالی نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اسواسطے بنایا ہی کہ
اپنی سعادت حاصل کرے اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کے دکھہ سی بچنا اور یہ بات
اسوقت حاصل ہو کہ اپنے مالک اور پیدا کرنیوالے کو پہچان کر اُسکی رضامندی اور نارضامندی کے
کام جانکر اُسکے حکم کا تابع رہی اُسکے رضامندی کے کام کرے اور نارضامندی کے کامون سے بچے
سو ہر کسیکو چاہئے کہ ایسے شخص کو جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہوون تلاش کرکے
اپنا اُستاد و مرشد بناوے اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملے تو اُس زمانہ سے پہلے جو کوئی ایسا شخص
گذرا ہو اُسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیونکے زبانون سے دریافت کرکے اُسکی مطابعت کرے پر
ایسے شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہئے کیونکہ **فرد** ای بسا ابلیس آدم روی ہست
پس بہر دستی نباید داد دست ٭ سو ایسے شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے یون ہی کہ اللہ
صاحب نے اپنے بندونکی بہتری کیواسطے اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتانے کیواسطے
آدمیون مین سے ایسے شخص مقرر کیئے ہین کہ وہ لوگ اللہ کے بہت مقبول ہین اور اُنکا مرتبہ اللہ کے
نزدیک ساری مخلوقات سے زیادہ ہی اور اللہ تعالی نے اپنے پیغام اُنکی زبانی بندون پر بھیجے ہین اسلیے
اُنکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش خلق ہوتے ہین کہ اُنسے
کبھی تمام عمر مین بُرا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹھ بولین نہ
کسی سے مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری بھی اُنسے ہونی درست نہین غرض
اُنسے قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بُری کام کرنے لگین تو اور ونکو بُرے کامون سے کسطرح منع کرین
اور لوگ اُنکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پھر وہ اللہ کے
رسول لوگون سے فرماتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالی نے تمہاری طرف بھیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتلاتے ہین تم
ہماری متابعت کرو نہین ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگے پھر جب لوگ اُنکی پیغمبر ہونے پر کوئی نشان مانگتے ہین

تو اللہ تعالیٰ انکے سچے کرنیکو اُنکے ہاتھہ سے بعضے ایسے کام ظاہر کردیتا ہی جو اللہ کی عادت کے برخلاف ہوتے ہین جیسے کہ پتھر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سے سیکڑون آدمیون کا پیٹ بہر دینا اور بعضی خبرین غیب کی بتا دینی اور انگلیون سے پانی کا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہو جاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کے ہاتھہ پر ظاہر ہوتا ہی تو اُسکو معجزہ کہتے ہین سو پیغمبر جہان مین بیشمار ہوئے ہین گنتی اُنکی اللہ خوب جانتا ہی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اُنہین کی اولاد ہین اور سب سے پیچھے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلے پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوئے جب انکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل فرشتہ اُنپر بہیجا اُس وقت سے پیغمبری ہوئی قرآن شریف اُترنا شروع ہوا پہر تیرہ برس مکہ مین رہے وہان سے معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطے سواری حضرت کے لیکر آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصیٰ مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمانون پر تشریف لیگئے عرش کرسی سب کچھہ دیکھا بہشت دوزخ کی بہی سیر کی اُس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا سے پائین پہر جب حضرت زمین پر آئے ہوئے خدا کے حکم سے مدینہ شریف کو تشریف لیگئے دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی ہی چار کری آپکی یہ ہین حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا عبداللہ بیٹا عبدالمطلب کا عبدالمطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبدالمناف کا ترسیٹھہ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نے پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول ہی پہلے دین سب منسوخ ہو گئے ایکدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوینگے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہونگے اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے بہت معجزے ظاہر ہوئے چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب استغنا مین لکھا ہی کہ حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ محدث نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ ایک رات کو مکے کے بت پرست سردار جیسے ابوجہل ابن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑے کرکے ہمین دکھا دے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور پہر ملگئے اور

حضرت امام احمد حنبل اپنی کتاب مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ پیغمبر صاحب کے
سامنے چاند کے دو ٹکڑے ہوتے ہی مکہ کے بت پرستون نے دیکہا اور کہنے لگے کہ اگر اس شخص نے جادو
کیا ہی تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر لوگ آوین اُن سی پوچہنا
چاہیے پہر جب مسافر لوگ آئے اُنہون نے اس واقعہ کے دیکہنے کی گواہی دی اور اس معجزہ کی
روایت اور بہی بہت سے محدثون نے مثل امام بخاری و مسلم وغیرہ نے بہت سے اصحابیون سے بیان کی ہی
اور اس معجزہ کی خبر خدائی تعالی نے قرآن مجید مین بہی دی ہی اُن بے دینون کیواسطے جن کے
نزدیک قیامت کا قائم ہونا اور آسمان کا پہٹ جانا محال تہا جیسے فرمایا اللہ تعالی نے اِقْتَرَبَتِ
السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی قیامت نزدیک
پہونچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پہٹ جاویگا۔ دیکہو چاند پہٹ گیا اور بے دینون کا یہ حال ہی
کہ اگر کوئی نشانی دیکہتے ہین تو ٹال جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نے
حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ صحابیون سے روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب
بت پرست موذیونکا اژدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر وے ٹوٹ پڑے اور ہزارون ہی تہے تو
پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹہی خاک کی اُٹہاکر اونکے لشکر کی طرف پہینکی تو کوئی دشمن ایسا
نہ رہا کہ جسکی آنکہون مین خاک نہ بہر گئی ہو اور اُنہون نے ہزیمت فاش اوٹہائی اور شکست کہائی
مشکوٰۃ شریف اور روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ وغیرہ کتابون مین لکہا ہی کہ ایک مرتبہ عرب کے بہت سے
جمع ہوکر حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ پر چڑہ کر آئے حضرت
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کے مشورے سے حکم فرمایا کہ اپنی اور اُنکی فوج کے
بیچ ایک خندق کہودی جاوے پس حضرت کے اصحاب خندق کہودنے لگے اور حضرت باوجود اس
عزت اور شان کے آپ بہی یارون کے ساتہ خندق کے کہودنے مین شریک تہے ناگہان ایک جگہہ خندق مین
ایک سخت پتہر ظاہر ہوا کہ لوگ اُسکے توڑنے سے عاجز ہوئے یہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا
حضرت نے اپنے ہاتہہ مبارک سے اُس پر ایک بار کدال مارا وہ پتہر چور چور ہوکر ریت بنگیا اور حضرت کے پیٹ پر سبب غلبہ بہوک کے
پتہر بندہا تہا

۲۹

تہبند باندہا ہوا تہا کسواسطے کہ اُس ہنگامہ مین بہادرون کو تین دن سے روٹی کہانے کا اتفاق نہین ہوا تہا
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے حضرت کی بہوک کا حال دریافت کرکے اپنے گہر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا
اور میری بیوی نے بقدر چار سیر کے جو کہ آٹا تتنے ہی موجود تہے پیسے اور مینے حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوکر آہستہ آپسے عرض کیا کہ اتنا کچہہ سامان ضیافت کا میرے گہر ہے آپ اور کئی اصحاب آپکے ساتہہ میرے گہر تشریف
لیچلین حضرت نے باواز بلند فرمایا کہ اے خندق والو جابر نے تمہاری مہمانی کی ہے جلد آؤ اور مجہے فرمایا کہ جبتلک مین
تمہارے گہر نہ آؤن ہنڈیا چولہے سے نیچے نہ اُتاریو اور روٹی مت پکائیو پہر حضرت ہمارے گہر تشریف لائے اور گندہے
ہوئے آٹے مین اور گوشت کی ہنڈیا مین اپنے منہ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانے
کا حکم دیا اور حضرت اپنے ہاتہہ مبارک سے روٹی تنور سے نکال کر گوشت اور شوربے مین ملاکر لوگون کو کہلاتے
تہے یہانتک کہ ہزار بہوکہون نے پیٹ بہر کے کہایا اور حضرت کے ارشاد سے ہمنے بہی کہایا اور ہمسایون کو بہی تقسیم کیا
اور کتاب مشکوٰۃ شریف مین حضرت جابر اصحابی رض سے روایت ہے کہ جنگ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے
ہوئے اور حضرت کے پاس ایک برتن پانیکا تہا حضرت نے اُس سے وضو کیا اصحاب حضرت کیطرف جہکے اور
عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سے وضو کرین اور پئین مگر یہی پانی کہ آپکی خدمت مین موجود ہے پہر
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ مبارک اُس برتن مین ڈالا پہر حضرت کی انگلیون مین سے پانی کی نہرین
جاری ہوئین وہ پانی ہمنے پیا اور اُس سے وضو کیا کسی نے حضرت جابر رض سے پوچہا کہ تم اُسدن کتنے
تہے حضرت جابر نے کہا کہ اگر لاکہہ ہوتے تو سیر ہو جاتے لیکن اُسدن ہم پندرہ سو آدمی تہے اور روضۃ الاحباب
اور مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہے کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سے ایک گوہ پکڑکے لایا اور
بہت لوگونکا مجمع دیکہا اور پوچہا کہ یہ لوگ کون اور کیون جمع ہوئے ہین لوگون نے بتلایا کہ محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا دعوی پیغمبری کا کرتا ہے لوگ اُسپر جمع ہوئے ہین اعرابی نے اُس جماعت مین
داخل ہو کر حضرت سے کہا کہ قسم لات اور عزّی کی کہ تجہسے زیادہ جہوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت عمر رض نے
چاہا کہ اُسکو گوشمالی کرین حضرت نے فرمایا کہ اے عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سے نزدیک ہے پہر حضرت نے فرمایا کہ اے اعرابی
قسم ہے خدا کی کہ زمین مین اور آسمان مین امانت دار ہون اور آدمیون اور فرشتون کے نزدیک سراہا گیا

ف عرب مین ایک بزرگ تہا جو حج کے دنون مین ستو بہگو کر حاجیون کو کہلایا کرتا اس واسطے اسکا نام لات مشہور ہوا یعنی ستو بہگونے والا بعد مرنے کے لوگون نے اسکے نام پر بت بنایا وہ اسی نام پر مشہور رہا

۳۰

خدا سے ڈرا اور بتون کی پرستش چہوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان اعرابی نے کہا قسم ہی لات اور عزی کی کہ مین تجہہ پر ایمان نہین لاتا جبتک گوہ تجہہ پر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت کے آگے چہوڑ دیا گوہ بہاگنے لگی حضرت نے فرمایا اے گوہ آگے آ۔ گوہ ہٹ آئی پہر حضرت نے فرمایا ای گوہ گوہ نے خوش آوازی سے کہا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ (یعنی حاضر ہون) حضرت نے فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی بولی اُس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اُسیکی حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اُسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہی حضرت نے فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمیان کا اور خاتم ہی پیغمبرونکا جو کوئی تمکو سچا نبی جانے نجات پاوے اور جو کوئی تمکو جہٹلاوے دوزخ مین مبتلا ہوا اعرابی گوہ کی زبانی یہ باتین سنکر حیران ہوا اور کہا مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجہو اتنی ہی بات سے آپ کے سچّے ہونیکا یقین ہو گیا پہر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہا اور قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
۳۱ مین آیا تہا اُسوقت آپسے زیادہ میرا کوئی دشمن نتہا اب مین تمکو اپنے کان اور آنکہہ اور جان اور باپ اور اولاد سے زیادہ دوست رکہتا ہون حضرت نے فرمایا الحمد للہ اور مشکوٰۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ حضرت امام بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ستون مسجد سے کہ کہجور کی لکڑی کا تہا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تہے جب حضرت کے لئے ممبر تیار کیا گیا حضرت ممبر پر تشریف لائے وہ ستون ایسا چلانے لگا گویا ابہی پہٹ جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ممبر سے اُترے اور اوس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون اسطرح رونے لگا جیسے چہوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اوسکو رونے سے چپ کراوی اور وہ روتا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سنا کرتا تہا اوسکے غم سے رونے لگا تہا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی کے بہائی نے بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا وہ سفر مین مینے حضرت کے کئی معجزہ دیکہے ایک یہ کہ مین پیاسا تہا حضرت سے پیاس کا حال ذکر کیا آپنے

فرمایا کہ جا اور اُس پہاڑ سے کہہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مجکو پانی دے مین نے بموجب فرمودہ
حضرت کے عمل کیا پہاڑ مجہسے بات کرنے لگا اور کہا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ
مجکو جب سے یہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ ڈرو دوزخ سے جسکا ایندہن آدمی اور
پتہر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجہہ مین پانی باقی نہین ہا دوسرا یہ کہ اُسدن حضرت نے چاہا کہ قضائے
حاجت کرین اور کوئی آڑ نتہی وہان دور کئی درخت تہے حضرت نے اُن درختون کو فرمایا کہ تم مجکو چہپالو
درخت گنبد کے مانند جمع ہوئے حضرت اُس پردہ مین قضائے حاجت کو گئے تیسرا یہ کہ ہم ایک مقام پر پہونچے
ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دوزانو ہو کر کہنے لگا الامان الامان اور اُسکے پیچہے
سے ایک اعرابی تلوار کہینچے ہوئے آیا حضرت نے فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارے سے کیا چاہتا ہی کہا
اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مین نے اسلئے خریدا ہی کہ میرا کام کرے اور مجکو اس سے
نفع ہو اب یہ میری نافرمانی کرتا ہی مینے یہ قصد کیا کہ اسکو ذبح کر کے اسکے گوشت سے نفع پکڑون حضرت نے
اونٹ سے فرمایا تو کیون باغی ہوا ہی اونٹ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین کچہہ اس واسطے ۳۲
اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مین نے سنا ہی کہ اپنے فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا
کرے اُسکو اللہ کا عذاب پہونچے اور یہ اعرابی مع اپنی قوم کے عشا کی نماز نہین پڑہتے ہین اس واسطے
بہاگتا ہون کہ مبادا انکی شامت سے مجہے بہی عذاب پہونچے حضرت نے فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہے
جو یہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مین نے عہد کیا کہ پہر رات کی نماز مین سستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بہی
تاکید کرونگا اس سبب سے اونٹ اُسکا فرمانبردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہے
کہ ایک دفعہ حضرت نے کئی سنگریزہ زمین سے اپنے ہاتہہ مین لئے سنگریزہ اللہ کی پاکی بیان کرنے لگے
اسطرح کی آواز سے جیسے زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت نے سنگریزون کو زمین پر رکہہ دیا
چپ ہو گئے پہر اُن کو اُٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین رکہہ دیا اسی طرح سے
تسبیح کرنے لگے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مین کہ
اُسیطرح تسبیح کرتے تہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بہی وہان حاضر تہے

اونکے ہاتھہ مین ہی سنگریزون نے تسبیح کی اسطرح پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے بموجب
حکم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سنگریزون کو اپنے ہاتھہ مین اوٹھایا سنگریزون نے تسبیح نہ کی ابوذر
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزے انکے ہاتھون مین تسبیح
بولتے تھے میرے ہاتھہ مین خاموش ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو چاہتا ہے خلفای
راشدین کی برابر ہو یہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بن
حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے حضرت کیخدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی
خدمت مین مسلمان ہوکر آیا ہون پر مجھکو ایک معجزہ دکھلائیے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہے عرض کیا کہ اس درخت کو بلائیے آپنے فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام
پہونچا کر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجھکو بلاتا ہے درخت اپنے
رگ و ریشہ کو زمین سے کہینچکر حضرت کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا
۳۳ السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت کرتا ہے پہر بموجب حکم حضرت کے وہ
درخت اپنی اسی جگہہ پر جا رہا اور اسی کتاب مین لکھا ہے کہ طائف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
اونٹ پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے ایک بیری کے درخت پر پہونچے جسمین کانٹے بہت تھے اور اسوقت
حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت کے قریب ہوئے وہ درخت بیچ سے پہٹکر آدھا ایکطرف اور آدھا
دوسری طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سے اسمین کو گذر گیا کہتے ہین کہ وہ درخت اب تلک
اوسیطرح دو پارہ ہوا کہڑا ہے اور اسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری کہتے ہین اور حضرت ابوہریرہ رض
نے بیان کیا کہ مین بہت بہوکا تہا حضرت نے میرا حال دیکہکر مجھے اپنے گہر بلا کر ایک دودہ کے پیالہ سے
تمام اہل صفہ کو شکم سیر کیا پہر مجھے پیٹ بہر کے پلایا پہر حضرت نے آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو حضرت کیخدمت مین لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
میرا بیٹا صبح اور شام کو دیوانہ بن جاتا ہے حضرت نے اپنا ہاتھہ مبارک اسکے سینہ پر لگایا اور دعا کری
تو اس بچہ کو قے آئی اور مانند پلگ بچہ سیاہ کے اسکے اندر سے نکلا اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوگیا اور سوا اسکے

اور معجزات کا حال جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالع کرنے اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی
پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے کہ باوجود یکہ عرب مین شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ اپنی زبان آوری
مین اپنی مقابلہ مین سارے جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہین اور اون مین سے بہت لوگ بسبب بغض
اور عداوت اور کینہ کے تمنا رکھتے تھے کہ کسی طرح حضرت کو جہوٹ کا الزام دین اور انہون نے مارکے
غیرت کے حضرت کی دشمنی مین اپنے مال اور جانین تلف کین جب حضرت نے قرآن شریف کے مقابلہ مین
ایک سورہ اونکی تصنیف مانگی اور یہ بھی فرمایا کہ تمسے ہرگز نہ بن آویگی سو اون سے نہ بن آئی اور اونکی
فصاحت اور شاعری اسجگہ گم ہوئی اور ایک سورہ کے کہنے سے عاجز ہوگئے چنانچہ فرمایا ہے حق سبحانہ
وتعالی نے سورہ بقر کے تیسرے رکوع مین وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا
بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ یعنی اے لوگو
اور اگر تم ہو شک مین اس کلام سے جو اوتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورہ اس قسم کی اور
بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور اسکے آگے یون فرمایا وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا
فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۞ یعنے پہر اگر نکرو اور ہرگز
نکروگے تو بچو آگ سے جسکا ایندہن ہین آدمی اور پتہر تیار ہے منکرون کیواسطے اور سورہ یونس کے چوتھے
رکوع مین یون فرمایا اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ
مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۞ یعنی کیا لوگ کہتے ہین یہ بنا لایا تو کہہ لے آؤ ایک سورہ ایسی
اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور سورہ ہود کے دوسرے رکوع مین یون فرمایا
اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِعَشۡرِ سُوَرٍ مِّثۡلِهٖ مُفۡتَرَيٰتٍ وَّادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ
دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ۞ فَاِلَّمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَـكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ ۖ الآیۃ یعنے
کیا کہتے ہین باندہ لایا ہے اسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین ایسی باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے
سوا اگر ہو تم سچے پہر اگر نکرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہ اوترا ہے اللہ کی خبر سے اور سورہ بنی اسرائل
کے دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ یعنی کہہ کہ اگر جمع ہون آدمی اور جن اسپر کہ لادین
ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہ آیتین قرآن مجید کی حضرت کی
تصدیق نبوت اور قرآن مجید کی کلام الٰہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضا پیغمبر
علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبری کے دعوی مین جہوٹے ہوتے تو صدہا شاعر فصیح کے سامنے کبہی
یون نہ کہتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورۃ تمسے اور تمہارے شاہدین اور مددگارون
سے تمام جن اور آدمیون سے نہ بن سکینگے کیونکہ جہوٹا مدعی جانتا ہے کہ جیسا مین آدمی ہون ایسے ہی او
لوگ ہین اگر یہ کہونگا کہ اس کلام کے مانند تمسے ہرگز نہ بن آویگی تو شاید کوئی شخص اسکے مقابلہ مین ایسی
ہی کلام کہہ لاوے تو مین شرمندہ ہوجاؤن غرض بہر صورت جہوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہین
ہوسکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تھے اور یہ کلام بیشک اللہ کا کلام تھا اسواسطے چار مقام
مین قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہیے کہ حضرت
کے وقت سے اب تلک زمانہ مین دین اسلام کے بہت دشمن ہوتے رہے اور اس زمانہ مین پادری لوگ
وہابات اسی فکر مین رہتے ہین کہ کسی وجہ سے دین مسلمانی کو باطل ٹہراوین اور اس کام کیواسطے طرح
طرح کے علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکھتے ہین کسی وقت مین قرآن شریف کے مانند کسی نے دو تین
سطر کی عبارت بھی نہین لکھی اور نیز ظاہر ہے کہ بیان خال و خط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم
اور ہجر اور وصل اور شراب و کباب اور بزم و رزم اور باغ و صحرا وغیرہ مضامین جسمین فصاحت اور بلاغت
اور صنائع اور بدائع اور معانی و بیان کی گنجائش بہت ہوا کرتی ہے سو قرآن شریف مین نہین ہے اور جہوٹ
اور مبالغہ شاعرانہ سے بالکل خالی رکھی بلکہ مبدا اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات اور
معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کے بیان مین ہے جیسے فرمایا
حقتعالی نے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا
یعنی پہیر پہیر سمجہایا ہمنے لوگون کو اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت نے ناشکری کی اور باوجود اسکی
خوبی اور رنگینی عبارت کے اور رعایت قواعد علم بیان اور معنی ہی اور سمین ہر یہ آدمی منصف غور کرنیوالا جانتا ہے کہ

ان دلائل مین فکر کرے اور قرآن شریف کے مضامین اور عبارات کو سمجہکے قرآن شریف کے کلام الٰہی
ہونیکو اور حضرت کے نبی برحق ہونے کو عقل سے سمجہکر عقل سلیم کے نزدیک اس بات مین ایک ذرہ بہی
شبہہ اور شک نہین ہر اور اگر کوئی اس سے بہی نہ ہدایت پاوے تو کمبخت ازلی ہر اور حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تہے کہ انکے پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور
برہان ساطع ہین از انجملہ مشکوٰۃ شریف مین لکہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ
مینے دس برس تک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت کی اتنے عرصہ مین کبہی مجکو اُف[ملہ] نہین فرمایا اور نہ کبہی فرمایا کہ
تونے یہ کام کیون نہین کیا اور نہ فرمایا کہ یہ کام کیون کیا **ایضا** اور انہین سے روایت ہر کہ مین آٹہہ برس کی عمر
(یعنی یہ بہی مشکوٰۃ شریف مین ہے ۱۲)
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا دس برس مینے حضرت کی خدمت کی کبہی کسی چیز کے
ضائع ہونے پر حضرت نے مجہے ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپکے گہر والون سے مجہے ملامت کرتا تو حضرت
فرماتے کہ چہوڑ دو اُسکو ملامت نکرو جو کچہہ تقدیر مین ہر وہی ہوتا ہر **ایضا** اور انہین سے روایت ہر کہ جناب
(یعنی یہ بہی مشکوٰۃ شریف مین ہر ۱۲)
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے خوش اخلاق تہے کہ اگر مدینہ کے لوگون کی ایک بندی بہی آپکا ہاتہہ پکڑ لیتی
تو جہان وہ چاہتی حضرت اُسکی ساتہہ چلے جاتے **ایضاً** اور انہین سے ہے کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
(مشکوٰۃ مین ہر ۱۲)
بکریان مانگین اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کے تہین حضرت نے وہ سب بکریان اسکو بخشدین پہر وہ شخص
اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہوجاؤ قسم ہر اللہ کی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہت
کچہہ دیتا ہے کہ فقیر ہوجانیسے نہین ڈرتا **ایضا** اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہر کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا ؎ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز
مگر باشہد ان لا الٰہ الا اللہ **ایضا** اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلا جاتا تہا اور حضرت پر موٹی کنارے والی چادر تہی اتنے مین
ایک گنوار وہان آپہونچا اُسنے حضرت کی چادر مبارک کو پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی سی کہینچا کہ حضرت اور
سینہ تک آگئے یہانتک کہ مینے دیکہا کہ اُس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن کے کنارہ مین چبہ گیا
اُسکا نشان پڑگیا تہا پہر وہ کہنے لگا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ مال کہ تیرے پاس ہر تیرا نہین

[ملہ] اُف۔ لفظ محاورہ عربی مین جہڑکی اور ڈراوے کا ہے ۱۲

اور تیرا باپ کا نہین اللہ کا ہے اسمین سی مجکو دلوا پہر حضرت نے اُسکی طرف دیکہا اور ہنسے اور اُسکا سوال
بہی پورا کر دیا **ایضاً** اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کافرون پر بد دعا کرو آپنے فرمایا کہ مجکو اللہ نے برا کہنے کیواسطے پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کے
واسطے رحمت بہیجا ہی **ایضاً** اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو
گالی ندیتے اور بازارون مین نہ چلاتے اور اگر کوئی حضرت سے بدی کرتا اُس سے بدلا نہ لیتے
معاف کر دیتے **ایضاً** اور حضرت انس سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایسے متوکل تھے
کہ اپنی نفس کیواسطے کچہہ ذخیرہ نرکہتے تھے **ایضاً** اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر مین چاہون سونے کے پہاڑ میرے ساتہہ چلین
میرے پاس اتنا دراز قد فرشتہ کہ کمر اُسکی کعبہ کے برابر تہی آیا اور اُسنے کہا کہ تمہارا رب تمکو
سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو پیغمبر بادشاہ ہو مین نے حضرت
۳۷ جبرائیل علیہ السلام کیطرف دیکہا یعنی بطور مشورہ پوچہنے کے پس جبرئیل نے میری طرف اشارہ
کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری اختیار کرو پس کہا مینے کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ
کہتی ہین کہ اس حال سی پیچہے پہر کبہی حضرت نے تکیہ لگا کر کہانا نہین کہایا اور فرماتے کہ مین کہانا کہاتا ہون
جیسے کہ بندے کہایا کرتے ہین اور بیٹہتا ہون جیسے کہ بندے بیٹہا کرتے ہین **ایضاً** اور حضرت
مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم کے کچہہ دینار حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
پر قرض تہے سو اُسنے حضرت پر تقاضا کیا آپنے فرمایا اے یہودی اسوقت میرے پاس کچہہ بہی نہین کہ
تجکو دون یہودی نے کہا اے محمد جبتک تو میرا قرض نہین ادا کریگا مین تجہسی جدا نہین ہونگا آپنے
فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹہا رہونگا سو حضرت اُسکے پاس بیٹہ رہے پہر نماز پڑہی حضرت نے ظہر اور
عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اتنی مدت تک اُسی یہودی کے ساتہہ رہے اور حضرت کے یار اُس
یہودی کو جہڑکتے تہے حضرت کو اصحاب کی یہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم بہلا ایک یہودی آپکو روکے رکہے اور نکلنے ندے پہر حضرت نے فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے منع فرمایا ہے

اس سے کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح ہوئی اوس یہودی نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہد انک
رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ تحقیق نہین بندگی کسی کی سوائے اللہ کے اور گواہی
دیتا ہون اسبات کی کہ بیشک تم اللہ کے بہیجے ہوئے ہو اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق ہی راہ خدا مین
سنتے ہو جو مین نے آپسے یہ گستاخی کی ہی صرف اسواسطے کی ہی کہ دریافت کرون آپکی تعریف جو توریت
مین ہے اور وہ تعریف یہ ہی کہ محمد صلے اللہ علیہ سلم بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ
مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور شوکت اوسکی شام کے ملک مین نہین ہی محمد بدزبان اور سخت دل
اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا پھر کہا
اشہدان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلاشبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور بلاشبہ تم اللہ کے
رسول ہو اور کہا یہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کے جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو وہان خرچ کرو **ایضا**
اور حضرت ابن مسعود اصحابی روایت کرتے ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم بوریے پر سوئے ہوئے تھے جب
اوٹھے تو آپکے بدن مبارک پر بوریا چبھہ کر نشان پڑگیا تھا ابن مسعود نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا خوب ہو تا اگر
آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے لیے نرم فرش بچھاوین اور اچھے کپڑے بناوین حضرت نے فرمایا مجھے دنیا سے
کام ہی مجھے دنیا سے اتنی غرض ہی جیسے کسی سوار نے ایک درخت کے نیچے کچھہ آرام کیا اور سوار ہی کہڑا رہا پس چلدیا
اور درخت کو چھوڑ گیا **ایضا** اور حضرت ابو امامہ صحابی سے روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ مجکو میرے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیرے لیے بطحاء مکہ کو سونا کردون پس مین نے عرض کیا
کہ اے پروردگار مین یہ نہین چاہتا ہون مین یاتنی خواہش رکہتا ہون کہ ایکروز شکم سیر ہون اور ایکروز
بہوکا ہون پھر جب بہوکا ہون تیرے آگے عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر
ادا کرون اس مقام مین حضرت کے اخلاق مین سے بہت ہی تہوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو
مدارج النبوۃ وشمائل ترمذی وغیرہ کتب تواریخ اور حدیث سے دریافت کرے کہ حضرت کے کیا
اخلاق تھے جیسے کہا ہی شاعر نے **فرد** مجمع اوصاف تیری ذات ہی + آپکی ہر بات کی کیا بات ہے۔ اور
فرمایا ہی حقتعالی نے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پیدا

ف اس شخص نے اول تو آدھا مال اللہ کی راہ مین قربان کیا اور پھر ایک لحظہ کے بعد سارا ہی مال حاضر کیا اسکا سبب یہ تھا کہ حضرت کی صحبت کی تاثیر سے ایک لحظہ کے بعد نور ایمان اوس کے دل مین زیادہ روشن ہو گیا [illegible]

۳۱ [illegible]

۴۹

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قرآن ہی یعنی جو کچھہ قرآن مجید مین ہی وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین سبحان اللہ **فرد** وصف خلق کسی کہ قرآنست ✦ خلق را وصف او چہ امکانست ✦ اور پیغمبرون کے پیچھے دین کی راہ بتلانے والے پیغمبرون کے نائب ہوتے ہین اگرچہ اونکا گناہون سے بالکل پاک ہونا شرط نہین لیکن پہر بہی اونکے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہین اور اگر اون سے کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اوس وقت سے آجتک جہان مین موجود رہی ہین اونمین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کے اہلبیت اور اصحاب ہین جنہون نے باایمان حضرت کو دیکھا اور اون سے اوتر کر تابعین ہین کہ جنہون نے باایمان اصحابونکو دیکھا اور اونسے اوتر کر تبع تابعین ہین جنہون نے باایمان تابعین کو دیکھا اور اون سے اوتر کر اور علما اور صلحا ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکھون سے کم نہین اور ان نائبون کے اخلاق اور افعال ایسے اچھے ہین کہ جنکے بیان سے دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہی اور اونمین بہتونکے ہاتھہ سے خرق عادت بہی ظاہر ہوئے ہین چنانچہ اس مقام مین یکے از ہزار واندکے از بسیار بعضے اخلاق اور خرق عادات بعضے بزرگون کے بیان ہوتے ہین روضۃ الاحباب اور دوسرے کتب تواریخ اور احادیث مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ لشکر کا سامان کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لے آئے حضرت نے پوچھا کہ گھر والون کے واسطے کیا چھوڑ آیا اونھون نے عرض کیا کہ آدھا مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اٹھا لائے حضرت نے پوچھا کہ گہر کے لوگون کیواسطے کیا چھوڑ آیا ہی اونھون نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اور کیمیاے سعادت مین لکھا ہی کہ ایکدفعہ ایک غلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا پیچھے سے معلوم ہوا کہ وجہ حلال سے نتہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے حلق مین اونگلی ڈالکر قے کری تمام دودہ نکالدیا اور کہا کہ بار خدایا جو کچھہ کہ میری رگون مین باقی رہگیا ہو اوس سے تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی نے اپنی خلافت کے دنون مین ایک شخص کہ نام اوسکا ساریہ تھا ایک لشکر کا سردار بناکر کسی طرف کو روانہ کیا تھا

اور وہ بزرگ ایکروز اپنی فوج کے ساتھ عجم کے ملک مین کافرون کے غلبہ سے بھاگ چلا تھا اور اُسوقت مین
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ مین ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ
حال کشف سے معلوم ہوا خطبہ ہی کے درمیان فرمانے لگے یا ساریۃ الجبل یعنی اے ساریہ پہاڑ کیطرف
ہوکر اپنے آپکو قائم رکھ ساریہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز وہان سے سُنی اور خبردار ہو گیا
اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرون کو بھگا دیا اور اسی کتاب مین نقل کیا ہے
کہ مصر مین دستور تھا کہ ایک کنوارے لڑکے کو واسطے نذر بھیٹ دریائے نیل کے بناؤ سنگار کر کے
دریائے نیل مین ڈالدیا کرتے تھے تو دریا جاری ہوا کرتا تھا جب وہان حکومت اسلام کی ہوئی حضرت
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہ حاکم اُس شہر کے تھے اس رسم بد کو موقوف کروا دیا دریا بالکل
خشک ہو رہا وہان کے رہنے والون نے جلا وطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نے یہ
حال حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیخدمت مین لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے جواب
مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکھا کہ تمنے اس رسم کو موقوف کیا اچھا کیا اور ایک رقعہ چھوٹا سا لکھکر
اُس خط مین ملفوف کر کے لکھا کہ اس رقعہ کو دریائے نیل مین ڈالدینا اور مضمون اُس رقعہ کا یہ تھا کہ رقعہ
بندے امیر المؤمنین عمر کا دریائے نیل کیطرف اما بعد اگر تو اپنے آپسے جاری تھا تو اب جاری
نہین ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تھا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سے کہ تجکو جاری کرے
عمرو بن عاص نے اُس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو جاری کر دیا تب سے وہ رسم
اُس شہر سے موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر آکے
ہو اسقدر روے کہ ڈاڑہی مبارک تر ہو گئی رفیقون نے پوچھا کہ آپ کبھی بہشت دوزخ کے ڈر سے اتنا
نہین روے جتنا آج روے ہین اسکا کیا سبب ہے، آپنے فرمایا کہ مین نے حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہے جسکو اسمین آرام رہا باقی منزلین اُسپر آسان ہے
اور جسکو اسمین تکلیف ہے باقی منزلین تکلیف سے گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلون کا غم ہوتا ہے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چاشت کے وقت اکثر اوقات مسجد نبوی مین زمین پر سوتے جب اُٹھتے

ع و از او بعد فقر بالقوم برای آن ذر بستن از وی کند در میان نعل ۲ بالقسم ۱۲ - ۱۲

سنگریزون کے نشان آپکے بدن پر پڑجاتے اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکہتے
ہین کہ ایک دفعہ ایک گلی مین نادانستہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پانو ایک کنگال کے پانون پر آگیا اوسنے
خفا ہوکر کہا کہ تو اندہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو
مجکو معاف کردے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچہا
آپنے اوسکا جواب فرمایا اوس مجلس مین سے ایک شخص نے کہا کہ یہ مسئلہ یون نہین ہے جسطرح آپ فرماتے ہو
آپنے فرمایا جو تجہے اچہا معلوم ہے کہدے اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہ سچ کہتا ہے اور صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے
حضرت ضرار بن حمزہ سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصف مجہسے بیان کرو حضرت ضرار نے
اول اس بات سے حذر کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یون بیان کرنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
بڑے بزرگ اور متقی تہے بڑی قوت والے تہے قول اونکا فضل تہا حاکم اور عادل تہے علم اونکے اطراف سے رواں
تہا بات اونکی حکمت کی تہی دنیا اور اوسکی زینتون سے بیزار تہے اونکی آنکہون سے بہت آنسو جاری
رہتی تہے تدبر اور تفکر کیا کرتے تہے روکہی سوکہی روٹی اور موٹے کپڑے پر قناعت کرتے تہے آپکو ایک ادنی
آدمی سمجہتے تہے جو کچہہ ہم پوچہتے اوسکا جواب دیتے اگر ہم اونکو بلاتے تو اجابت کرتے اہل دین کی
تعظیم کرتے مسکینون سے قرب رکہتے قول باطل کے تابع نہوتے کوئی ناتوان اونکے عدل سے ناامید نہوتا اور
اونکو اندہیری رات مین تنہا دیکہا ہے کہ اپنا ہاتہہ ڈاڑہی مین ملتے تہے اور غم سے روتے تہے اور فرماتے تہے
کہ اے دنیا مین تجہپر نہ بہولونگا تیرا فریب کہاؤنگا یہ فریب اورونکو دے تو مجہسے شوق رکہتی ہے مین
تجہسے بیزار ہون کہان ہوسکتا ہے کہان ہوسکتا ہے کہ مین تجہسے محبت رکہون میری محبت ہونی تجہسے
بعید ہے مینے تجہکو تین طلاق بائن دی کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری چہوٹی ہے اور خوف تیرا بہت ہے ہائی
ہائے توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہ باتین سنکر حضرت معاویہ رو پڑے اور کہنے لگے خدا تعالیٰ
ابو الحسن پر رحمت کرے کہ واللہ ایسی ہی تہے اور جو تمنے کہا سچ ہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجہے شرم آتی ہے اس سے کہ اپنے پروردگار سے ملون ایسی حال مین کہ اپنے پروردگار کے گہر کیطرف

پاپیادہ نگیا ہون اسواسطے حضرت ممدوح نے پچیس حج پاپیادہ ہو کر کئے حالانکہ سواریان آپکے ساتھ ہتین اور اوسی کتاب مین ابونعیم سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دو بار سارا ہی مال اللہ کے نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا آدہا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتے تو ایک اللہ کے نام پر دیدیتے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک بڑہیا نے حضرت امام حسن اور امام حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے ہزار دینار سونے کے اور ہزار بکرے اوس بڑہیا کو بخشی اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اوسکو دیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہے کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بنگیا اوسنے چاہا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مجہسے بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نے چاہا کہ اس فاسق نالائق سے بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے پس اوسکی بیعت سے انکار کیا اوراسی سبب سے اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کی اور طرح طرح کی سختیان اوٹہا کر مع اکثر صاحبزادون کے شہید ہوئے پر اوس نابکار کی متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شفعوی (یعنی شافعی مذہب) رح اپنی کتاب قلاید العقیان فی مناقب الامام ابحنیفۃ النعمان مین لکہتے ہین کہ حضرت مسعر نے کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبہی اپنے بال بچون کے لئے کچہہ کہانا یا کپڑا خریدتے تو پہلے اوس سے اوسی قدر علما کو بہی دیتے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حسن ابن زیاد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبہی امیرون اور بادشاہونکا ہدیہ قبول نہین کیا اور ایک دفعہ حضرت امام نے کچہہ کپڑا واسطے بیچنے کے اپنی تجارت کے شریک پاس بہیجا اوسمین ایک تہان عیب والا تہا آپنے کہلا بہیجا کہ خریدار سے اس تہان کا عیب ظاہر کرکے بیچیو تقدیر الٰہی سے وہ شخص اوس تہان کا عیب بیان کرنا بہول گیا اور اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اوسکی قیمت کو اپنے خرچ مین لانا گوارا نکیا قیمت اور نفع اوسکا سب کہ بقدر تیس ہزار درہم کے تہا محتاجون کو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ نے چالیس برس تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایسا اتفاق ہوا

کہ ایک رکعت نماز مین سارا قرآن شریف ختم کرتے اور اوسمین اسقدر رقت ہوتی کہ اونکے رونیکی آواز
ہمسایہ سنکر اونکے حال پر ترس کہاتے اور یہ بہی روایت ہے کہ جس جگہہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی
آپنے اوسجگہہ مین سات ہزار قرآن ختم کئے تہے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس
مین لکہتے ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ابوعبداللہ
کی فرماتی ہین کہ جب سے میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا ہے اوسنے رمضان شریف کے دنون مین کبہی دودہ
نہین پیا کہتے ہین کہ ایکدفعہ رمضان کا چاند بادل کے سبب سے دکہائی نہین دیا تہا لوگون نے حضرت
محبوب سبحانی کی مان سے رمضان کے چاند کا حال پوچہا اونہون نے فرمایا کہ آج عبدالقادر نے دودہ
نہین پیا پہر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر
نے فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کے دن مین گائے چرانے جنگل مین گیا اوس گائے نے میری طرف منہہ کرکے
کہا اے عبدالقادر خدا تعالی نے تجہے اس کام کیواسطے نہین بنایا اور اسکام کا حکم نہین دیا مین یہ
سنکر ڈرا اور پلٹ کر اپنے گہر کی کوٹہے پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو نظر آتے ہین مینے ۴۳
اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجہے اللہ تعالی کی عبادت کیلئے چہوڑ اور اجازت دے کہ بغداد مین جاکر علم پڑہون
اور نیکون کی زیارت کرون مان نے اسکا سبب پوچہا مین نے احوال ظاہر کیا مان رودی اور چالیس دینار
میرے خرچ کیلئے میری جامہ مین سیدیے اور مجکو رخصت کیا اور مجہسے عہد لیا کہ جہوٹہہ کبہی مت بولیو مین
قافلہ سے ملکر بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سوارون کا ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نے مجہہ سے پوچہا ای فقیر
تجہہ پاس کیا ہے مین نے کہا چالیس دینار بولا کہان ہین کہا میرے جامہ مین بغل کے نیچے سلے ہوئے ہین
وہ سمجہا کہ مجہہ سے مسخری کرتا ہے چلا گیا دوسرے نے اسیطور پوچہا مینے سچ سچ کہدیا اون دونون نے
میرا حال اپنے امیر سے ظاہر کیا امیر نے مجکو بلاکر اسیطرح پوچہا مینے وہی جواب دیا پہر میرا جامہ پہاڑ کر
دیکہا جو مینے کہا تہا وہی پایا مجہسے اس سچ بولنے کا سبب پوچہا مین نے کہا میری مان نے مجہسے سچ بولنے کا عہد لیا
ہے مین اپنے عہد مین خیانت نہین کرتا یہ سنکر قزاقون کا سردار رونے لگا اور کہا کہ مین کئی برس اپنے پیدا کرنیوالے
کے عہد مین خیانت کر رہا ہون اور اوس سردار نے میرے ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سے توبہ کی اور اسکے سب

ساتھہ اون نے بھی میرے ہاتھہ پر توبہ کی اور کیمیائی سعادت مین لکھا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ
عنہ ایسے زاہد تھی کہ گلیون مین سے کھجور کی گٹھلیان اوٹھا کر اپنی غذا کرتے اور چھوٹی چھوٹی دھجیان
گری پڑی اوٹھا کر پاک کر کے اپنے کپڑے بنا لیتے اور کتاب محبوب الابرار مین لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید
شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تلک ایک کنوئین مین اولٹے ہو کر لٹکے عشار کی نماز پڑھکر لٹکتے
فجر کی نماز سے پہلے باہر آجاتے اور مین نے کہی سنا ہے کہ سبب اسکا یہ تھا کہ ایک رات آپ تہجد کیوقت
سوتے رہگئے اور اوس روز کی نماز وتر قضا ہوگئے آپنے نفس کو شستی کی یہ سزا دی اور اوسی کتاب مین
لکھا ہے کہ حضرت بابا فرید کری کے درخت کے نیچے عبادت کیا کرتے اور غذا آپکی کریکا پہل تھا جسکو ڈیلا
کہتے ہین اور یہ ہی پیٹ بھر کر نہ کہاتے تھے اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی
رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئے تو اوس بیہوشی مین آپکی موچہین اندازہ شرعی سی زیادہ ہوگئی
تہین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایکدن آپکی ڈاڑہی پکڑکر موچہین کتر ڈالین
حضرت ابو علی صاحب اپنی ڈاڑہی کو چوما کرتے اور فرماتے کہ یہ میری ڈاڑہی شرع شریف کی راہ مین
پکڑی گئی ہی اور سنا گیا ہے کہ ایک شخص جیپور کے راجا کا لے پالک بہاگ کر دلی مین مولانا شاہ عبد العزیز رح
کی خدمت مین پہونچا اور کہنے لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کے بیچ مین ایک حجلہ مجکو نظر آتا ہی مولانا نے فرمایا
کہ اسکی تعبیر یہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا ہے تو مسلمان ہو تو یہ تخت تجکو نصیب ہووے وہ شخص اسیوقت
مشرف باسلام ہوا اور سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد کی
رفاقت مین کافرون سی جہاد کر رہی تھے باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید صاحب کے تھی بعضے وقت
اپنے گہوڑے کے لئے آپ جنگل سی گہانس لایا کرتے تھے اور کبھی لشکر کے اونٹون کے شلیتے اپنی ہاتھہ سی بند ہوا
اور کبھی لنگر کی بہٹیون مین اپنے ہاتھہ سے لکڑیان چیر کر ڈالتے مولانا ممدوح بہت ہی بے تکلف رہتے اور ایسا ہی
حال جناب سید احمد صاحب کا تھا اور ایکروز مولانا قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایکدفعہ جناب
مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار تھے اور اونکی بیوی اوسی کشتی کے بیچ گاڑی مین بیٹھی ہوئی
تہین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نے نماز پڑہی بیوی سے کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحب نے کہا

مین نے بہی گاڑی مین جسطرح مجہسے ہوسکی نماز پڑہ لی ہی مولویصاحب نے فرمایا یون نہین ہی بلکہ گاڑیسی اوترکر
کہڑے ہوکر پڑہو تب بیویصاحب نے اپنا سر منہہ ڈہانپ کر گاڑیسی اوترکر کشتی مین کہڑے ہوکر نماز پڑہی
مولویصاحب نے لوگونکی تعلیم کے لئے آواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکہو عبدالحی کی بیوی نماز پڑہ رہی ہی یعنے تمہاری
بیویون کو بہی ایسا ہی چاہیے کہ سفر مین اسطور پر نماز ادا کیا کرین نہ یہ کہ بے موقع شرم اور غیرت کرکے
اللہ کے فرض مین قصور کرین **اور ہندؤن کے دین کے پیشوا بہی بہت ہوئے**
ہین پر اونکے افعال اور اخلاق عجب طرح کے ہین کہ جنسے عقل حیران ہے بڑا پیشوا انکے دین کا برہما ہے
اور اوسکو رسول خدا بلکہ خدا جانتے ہین اور بقول اونکے چارون بید برہما کے چارون منہہ سی نکلے ہین
اور بید کو کلام الٰہی جانتے ہین باقی تمام شاسترون کو انہین بیدون سے نکلے جانتے ہین چنانچہ برہما
انکے سب پیشواؤنکا پیشوا ہے مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے کہ برہما سارے دیوتاؤن کا اوستاد ہے
اور مہادیو بہی اوس سے پیدا ہوا اور دوسری جگہہ لکہا ہے کہ مہادیو برہما کی دونو ابرو سے پیدا ہوا چنانچہ
اوسکی نسبت انکی کئی تواریخون مین لکہا ہے کہ پہلے برہما نے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی
شہوت جماع کو بہی بنایا کام دیو نے برہما سے یہ بر یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے دلمین جا گہسے اوسکی عقل جاتی رہے
چاہو برہما نے اوسکو بہی بر دیدیا کام دیو برہما ہی کے دلمین جا گہسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی
اپنی بیٹی سے قصد جماع کا کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کے ایکطرف کو پہر گئی اوسطرف برہما کی صورت
مین ایک اور منہہ ظاہر ہوگیا سارستی کو اوس منہہ سے گہورنے لگا سارستی پیچہے کو ہوگئی اوسطرف بہی
ایک اور منہہ برہما کے ظاہر ہوگیا اور نظر بد کرنے لگا سارستی دوسری طرف کو ہوگئی یہی حال اوسطرف ہوا
چنانچہ برہما کے چار منہہ اوسیوقت سے ہین اسیواسطے برہما کو چترمکہہ کہتی ہین القصہ جب سارستی نے
دیکہا کہ برہما پیچہا نہین چہوڑتا وہان سے بہاگ چلی برہما اوسکے پیچہے دوڑا سارستی زمین مین غائب ہوکر
بہاگ نکلی جب باہر نکلکر دوڑی برہما بہی پیچہے اوسکے بہاگا گیا غرض اسیطرح سارستی کبہی ظاہر کبہی غائب
ہوکر اوسکے ہاتہہ سے بہاگی پر اوس جوانمرد نے پیچہا نہ چہوڑا **مصرعہ** آفرین باد برین ہمت مردانہ او +
جب دیوتاؤنمین ایسا کے چرچے ہوئے مہادیو نے اس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا

اور بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجے جاتے ہین نہ برہما
اور بعضے کہتے ہین کہ ایکدفعہ برہمانے پاربتی مہادیو کی بیوی سے آشنائی لگائی تہی اسواسطے مہادیونے
اوسکا سر کاٹ دیا اور کہتے ہین کہ اوس سارستی نے ندی کیصورت پر ظہور کیا ہے کہ کہتری کی زمین مین تہانیسر
کے نیچے کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہے سو ابتک اوس بات کا یہ نشان موجود ہے اور متسیہ
پوران مین لکہا ہے کہ برہمانے اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتا ؤن کی سو برس تک کہا ہے اور اوسکو اپنی
بیٹی سویم بہوہ سے بیاہ دیا اور بامن پوران مین لکہا ہے کہ برہمانے مہادیو کے ذکر کی درازی کا
انتہا نہ پایا اور جہوٹون کہدیا کہ مینے مہادیو کے لنگ کی مقدار دریافت کرلی ہے اس جہوٹ کی شامت سے
اوسکے پوجا جہان سے موقوف ہوئی اور انکی بعض تواریخ سے برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا ہے اور اوس
عقلمند ایسا تہا کہ ایکبار شب کے آلت کو ناپنے لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نہ پایا
تو برہمانے جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہے اور اوسکی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان
ایسی ہو چاہیے اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہیے جیسا کہ برہما ہے جسکو زیادہ احوال برہما کا
دریافت کرنا ہو مہابہارت اور لنگ پران اور بامن پوران وغیرہ تاریخون مین دیکہے غرض ہندو دین سے
بخوبی ثابت ہے کہ برہما فسق اور فجور سے پاک نتہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سے جماع کیا پہر ایسی نفسانی
اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنیسے کیا حاصل ہے فاسق اور جہوٹا اس لائق نہین ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا
رسول ہو اور یہ جہوٹے اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلون کا کام ہے بلکہ جاہل بہی نہین کرتے
اس مقام مین بعضی ہندو جواب یا کرتے ہین کہ برہما سامرتہے یعنی مقدور والا تہا اور سامرتہی کو گناہ ضرر نہین کرتا
سو اسکا جواب یہ ہے کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہے کہ بیعقل ہو جاوے وہ سامرتہی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نے
ضرر نہ کیا تہا تو مہادیونے اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سے اوسکی پوجا جہان سے کیون
اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر سامرتہی کو گناہ ضرر نہ کرے جب بہی ضرور ہے کہ اللہ کا رسول گناہ سے پاک ہو کیونکہ
فاسق کی نصیحت لوگون کو فائدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ برے کام کرے بعد دوسرونکو اوس سے منع
کرے لوگ اوس سے مسخری کرینگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام برے ہین تو آپ کیون کرتا ہے اور اوسکی یہ مثال ہے

جیسے کوئی شخص حلوا کہا رہا ہے اور لوگون سے کہتا ہے کہ اسمین زہر ملی ہوئی ہے تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنے کا یقین نکرینگے اور کہینگے کہ اگر زہر ملی ہوئی ہوتی تو آپ کیون کہاتا اور بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے ہین کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ہوئی تا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بہاوی یعنے خدا کی خواہش ایسی غالب ہے کہ برہما سے بہی نہ ٹلی یعنے خدا کے ارادہ مین یون ہی تہا کہ برہما سے یہ حرکت ہو اور اوسکا جواب یہ ہے کہ ارادہ الٰہی کا ظاہر ہونا کچہہ اسی بات پر موقوف نتہا کہ اللہ تعالی کا پیغامبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑے بلکہ جو اور کسیکا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑ جاتا ارادہ الٰہی کا غالب ہونا اوس سے بہی خوب ظاہر ہو جاتا اور اللہ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والون کے نزدیک ہر طرح ثابت ہے اور یہ بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت نے ایک روز اسبات کا یہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین معلوم ہوتا ہے کہ برہما نے یہ حرکت کی ورنہ حقیقت مین یہ کام برہما سے سرزد نہین ہوا اسواسکا جواب یہ ہے کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہے کہ مین نے یہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہے اور بالفرض اگر حقیقت مین برہما نے یہ گناہ نہ کیا تو مہادیو نے اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہ کہو کہ مہادیو نے بہی سر نہین کاٹا یہ بہی نظرون کی غلطی ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ تمہاری بہو تہیونکی غلطی ہے جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہے تو اس سے تمہارا دین ہی غلط ٹہیرا اور جو دین غلط ہو اوس سے نجات کی امید کہنی محض غلط ہے **حکایت** جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا ایک روز مین نے دیوان چند برہمن سے پوچہا کہ مصر جیو بہلا اگر کوئی شخص راجا سے ملاقات حاصل کیا چاہے تو آیا کسی امیر وزیر معتبر کے وسیلہ سے ملے یا فلانے فلانے بدکارون کے وسیلہ سے ملے کہنے لگا کہ بہلا مہاراج ایسے لچون کو راجا کے دربار مین کون پوچہتا ہے مین نے کہا کہ جب ان راجون کے دربار مین لچون کے وسیلہ سے نہین پہنچ سکتے ہین تو اوس شہنشاہ یعنی اللہ کے دربار مین تو لچون کے وسیلہ سے ہرگز رسائی نہوگی بولا کہ ہان سچ ہے پہر مین نے کہا کہ تم ایسے شخص کے کیون لگے کہ بقول تمہارے ایسا لچا ہے کہ اپنی بیٹی سے قصد جماع کیا یعنی وہ برہما جب اوسنے اسبات کا یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتے ہین ہمارا کہنا مانو جو کچہہ ہے سو من مین ہے

دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر ست کہا کرو انہی اور برہا سے اوتر کر اور لوگ انکے دین کی راہ تبلانے والے
ہین چنانچہ اونکا حال بہی ایسا ہی ہے کسی نے اپنی بیٹی سے زنا کیا کسی نے بیگانی عورتون سے
برا کام کیا کسی نے دغابازی اور فریب کیا اور کسی نے کچہہ اور کسی نے کچہہ اور کوئی ان سب صفتون
سے موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ انکی پوتہیون مین کشن کا یہ حال لکہا ہے کہ رات دن برجکی
عورتون کے ساتہہ مشغول رہتا تہا سغری کرتا نسری بجاکر اوسکو سناتا ایک دفعہ کی عورتین نہاتی تہین
اونکے کپڑے اوٹہا کر کدم کے درخت پر چڑہ گیا تہا اونکا بدن ننگا دیکہی اور اوسنے رادہا نام بیگانہ
عورت سے کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگا کر اوسکو اپنی بیوی بنایا غرض اوسکے فسق و فجور کی باتین
ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹہہ خیال ٹپا چہند چہپا دہرپت کبت مین گاتے بجاتے
ہین بلکہ بعضے وقت کشن اور اوسکی بیویون کی سانگ بناکر اونکو اپنے سامنے نچاتے ہین اسکا نام راس
لیلا ہے اور کہتے ہین کہ پراشر رکہہ سفر کو چلا بیوی سے عہد کر گیا کہ جب تجہے حیض آکر فراغت ہوگی
اپنا نطفہ تیرے پاس بہیجونگا پہر اوسنے اپنی منی نکالکر ایک درخت کے پتے مین لپیٹ کر ایک شکرے کے ہاتہہ اپنی
بیوی کے پاس بہیجی راہ مین ایک دریا پر اوس شکرے سے ایک اور شکرا لڑنے لگا اس کشاکش مین وہ
نطفہ پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگل کر حاملہ ہوگئی اوس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام
مچہودری ہے وہ لڑکی ایک ملاح نے اپنی بیٹی کرکے رکہی اتفاقًا اسی دریا پر ایکدفعہ پراسر رکہہ آیا مچہودری
اوسکو دریا سے پار کرنے لگی پراسر اوسپر عاشق ہوا برے کام کا قصد کیا مچہودری نے کہا میرے بدن سے
مچہلی کی بدبو آتی ہے پراسر کی دعا سے وہ بدبو خوشبو ہوگئی مچہودری نے کہا میرا باپ اور مان دیکہتے ہین
اور سورج دیکہتا ہے چونکہ جناب پراسر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ
سوجہے اوسوقت سی مچہودری کے ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی تہی جماع کیا اور مہابہارت
مین یون لکہا ہے کہ یہ لڑکی راجا پراچر کے نطفے سی پیدا ہوئی تہی جس سی پراسر نے زنا کیا چنانچہ قصہ
دوسری فصل مین مذکور ہے الغرض اوس زنا سے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بیاس ہے چنانچہ بہت کتابین
تواریخ وغیرہ کی خصوصًا بیدانت شاستر کہ جسکو سارے شاسترون سے افضل جانتے ہین اوسکی تصنیف ہین اور

اور بید دن کو کہتے ہین کہ اوسی نے چار حصہ کیا ہے اسواسطے اوسکو بید بیاس کہتے ہین سو بیاس بہی اونکا بڑا بیشوا ہے سواوسنے راجا پانڈو کی جورؤن سے زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہو چکا ہی اور روایت ہے کہ بسوامترنے ہزار ہا برس عبادت کری ایکروز ایسی پر عاشق ہو کر اوس سے خراب ہو کر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سے مجذوم ہوا آخرش کتا بنکر اسکے پیچھے پیچھے ہو کر سرگ مین گیا غرض ہندوونکے رہنماؤنکا احوال اونکے شاسترون سے ایسا ہی نکلتا ہے جسکو زیادہ دیکہنا ہو مہابہارت اور بیدم پران وغیرہ کی سیر کرے اسمقام مین زیادہ بیان ایسی فحش کی باتون کا کیا کرین اب ہندوون کو مناسب بلکہ فرض ہے کہ ان لوگون کی پیروی کو چہوڑین کہ ایسے لوگ لائق پیغمبری اور رہنمائی کے نہین ہوتے جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اسوقت کے پیغمبر ہین انکے اور اونکے نائبون کے اخلاق اور افعال کیطرف غور کرین اور اپنے بزرگون کے اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سے اللہ کے ملنے کی امید ہوتی ہے اور ہم یہ بات ہندوون کی خیر خواہی کے لئے کہتے ہین حق تعالی انکو ہدایت کرے

فصل پانچوین قیامت کے بیان مین ۴۹

ہم یقین سے کہتے ہین اسپر کہ ایکدن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچہہ نظر آتا ہے سب فنا ہوگا کچہہ نہ رہیگا پہر حق تعالی ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسیکو اچہے برے کامونکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمون سے مظلومونکا حق دلا یا جاویگا بعد ہونے انصاف کے اچہے لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا ہے اور گناہون سے بچتے رہے یا گناہ سے توبہ کری ہے اور اسکے ساتہ مرے ہین بہشت مین داخل ہونگے پہر کبہی نکالے جاوینگے اور نہ مرینگے اور برے لوگ جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبہی نہ نکالے جاوینگے نہ مرینگے نہ عذاب کم ہوگا اور جنہون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کر کے بدون توبہ مرگئے کچہہ مدت موافق گناہ کے دوزخ مین سزا پا کر پہر بہشت مین داخل ہونگے بعضون کو اللہ سزا نہ دیگا بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندونکے حقوق تلف کئے ہین جیسے چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بعیرتی رشوت خوری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حقکے بخشے نجاوینگے اور اوسدن بحکم اللہ کے اچہے لوگ گنہگار مسلمانون کی سفارش کرینگے حقتعالی قبول کریگا اور سوائے کفر کے جس گناہ کو

اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچہی اچہی نعمتین کہانے پینے کی عمدہ لباس ستہرے مکان یار و آشنا خویش و قرابتی میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سب کے آپسمین ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہے آگ سانپ بچہو گرم پانی جیسے پگہلا ہوا تانبا کانٹے بدبو طوق زنجیر مار پیٹ فرشتون کی جہڑکی وغیرہ اللہ پناہ دے اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور عذاب و ثواب تہرکا بڑی کتابون مین مندرج ہے انتہے اور

ہندؤن کے دین مین یون ہے کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہے تو جم راج جسکو ہندو دہرم راے بھی کہا کرتے ہین اوسکے سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کے پاس لیجاتے ہین۔ جم راج اوسکے عملونکا حساب لیتا ہے پہر وہ جس سزا کے لایق ہوتا ہے اوسکو وسیا ہی جسم اور ملتا ہے اوس جسم مین اپنے اعمال کی سزا پاکر اوس جسم سے نکلکر پہر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہے اسیطرح ہزارہا جنم لیتا ہے اور حسب اعمال کے ہر طرح کے حیوان کے جنم لیتا ہے یہانتک کہ کبہی اونٹ بہیڑ اور سور اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبہی درخت بہی ہو جاتا ہے اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ پتہر بہی ہو جاتا ہے اور بہت سے جنم لیکر اور اپنے عملون کی سزا پاکر جب گناہون سے صاف ہو جاتا ہے تب اوسکی مکہش یعنی نجات ہوتی ہے اور موکہش سے ہے کہ نیست و نابود ہو کر خدا کی ذات مین مل جائے اور کبہی گناہونکی شامت سے نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہان سے نکلکر کبہی پہر جنم لیتا ہے اور کرم بپاک مین لکہا ہے کہ جو کوئی طبقہ اپنی عمر مین اچہے کام کرے تو وہ بعد مرنیکے شودر ہوتا ہے اور جو کوئی شودر اپنے طریق پر ثابت رہا ہو اور اچہے کرم کرے تو مرکر بیش ہوتا ہے اور جو بیش اچہے عمل کرے اور اپنے طریق پر قایم رہے تو وہ بعد مرنے کے کہتری ہوتا ہے اور کہتری اچہے عمل کرے تو بعد مرنے کے برہمن کا جنم لیتا ہے اور برہمن اچہے عمل کرے تو اوسکی موکہش یعنی نجات ہوتی ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ جب کوئی اچہا آدمی مرتا ہے تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنیکے اوسی دیوتا کے مقام مین جاتا ہے اور کہتے ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا ہے تو بعد مدت مقررہ کے وہان سے نکلکر پہر جنم لیتا ہے اور بقول انکے جو کوئی بہشت مین گناہ کرے اوسکی بہی سزا ملتی ہے چنانچہ مہابہارت کے ادی پرب

مین لکہا ہے کہ راجا ججات نے بہشت مین کہا کہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا اندر نے اس گناہ کے بدلے اوسکو بہشت
سے دنیا مین پہینک دیا پہر اوس گناہ سے پاک ہوکے بہشت مین گیا اور اوسی مین لکہا ہے کہ ایک راجا نیگ
بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجا بہی وہان حاضر تہا ہوا نے گنگا کا دامن
اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی رانو پر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت سے نکالا گیا اور یہ
بہی انکا اعتقاد ہے کہ کبہی اولاد کے گناہ کے بدلے مین باپ دادا بہی دوزخ کے عذاب مین پڑتے ہین
چنانچہ مہابہارت کے ادیپرب مین لکہا ہے کہ ایک شخص انکا برہم چاری جو اوسنے اپنا بیاہ نہین کیا تہا ایسے مقام
پہونچا جہان اوسکے بزرگ کنوین مین لٹکائے ہوئے تہے اوسنے اونسے پوچہا تم کون ہو بولے کہ ہم تیرے
عابد اور جگ کرنیوالے تہے ہم بعد مرنیکے دوزخ مین ڈالے گئے اس گناہ سے کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرواتا
چنانچہ اوس برہم چاری نے باسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا اور جہانکے آخر ہونے مین ہندؤنکے
شاسترونکے قول مختلف ہین **نیائے شاستر** تو کہتا ہے کہ جہان کا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا
جہانکا دو وجہ پر ہے ایک یہ کہ برہما کی مکت ہوجاتی ہے سوائے دہرم اور ادہرم بہاؤ و ناسنسکار کے
سب کچہہ فنا ہوجاتا ہے جتنی مدت جہان موجود رہا تہا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہے اور اسی مخلوقات
مین سے کوئی شخص برہما بنجاتا ہے اور ازسرنو اوسیطور بعینہ اوسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تہی بناتا ہے اور
اسطرح جہانکے فنا ہونیکا نام ہے کہنڈ پرلی ہے اور یہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہے اور دوسرا قسم
یہ کہ تمام مخلوقات کو مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور ادہرم اور بہاؤ نا
سنکار بہی فنا ہوجاوینگے کچہہ باقی نرہے گا اور چارون عنصرون مین سے پہلے زمین پہر آگ پہر ہوا پہر پانی
فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہے مہاپرلی اور یہ ایک ہی بار ہوگی اور **بیدانت شاستر** کہتا ہے کہ دنیا
کا فنا ہونا تین قسم پر ہے ایک یہ کہ جب برہما کی عمر سے ایکدن گذرتا ہے اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات بہر
فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا بارہا ہوتی ہے اور اسکا نام ہے
دوسرا قسم یہ ہے کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتے ہین سواے اگیان کے سب
فنا ہوجاتا ہے اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہے پراکرت تیسرا قسم یہ ہے کہ اگیان بہی فنا ہوجاتا ہے اگر دنیا

یعنی عقل و دانش روشن ہوتا ہے اور اس قسم کی فنا کا نام ہے آتشک اور یہ بھی ایک ہی بار ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتے ہین کہ زمین پانی مین فنا ہو جاتی ہے اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا مین اور خلا مایا مین آکر فنا ہو جاتی ہے اور سانکہہ شاستر یون کہتا ہے کہ جب جہان کے فنا ہونیکا وقت آتا ہے تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غائب ہو جاتے ہین آکاس شبد مین پون سپرس مین اگنی روپ مین جل رس مین پرتہی گندہ مین اور یہ پانچون تن ماتر اہنکار مین غائب ہو جاتے ہین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرت مین ملجاتا ہے چونکہ شرح معنی الفاظ کی علوم حکمی سے تعلق رکہتی ہین اور ہر کسیکو انکا سمجہنا مشکل ہے اسواسطے مین نے یہان زیادہ تحقیق ان لفظونکی نہین کی فقط نام ہی لکہدئے ہین اور کچہہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض یہ ہے کہ حالانکہ بقول انکے سب شاستر ست یعنی برحق ہین پہر بہی قیامت کے بیان مین ان شاسترون مین اتنا کچہہ اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسرے کو رد کرتا ہے اور باوجود اسقدر مخالفت کے سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہے کیونکہ مثلا ایک شخص کہے کہ آج پیر کا دن ہے دوسرا کہے آج جمعرات ہے تیسرا کہے جمعہ ہے تو ہرگز نہین ہوتا کہ تینون سچے ہون اور عقلمند یہی کہینگے کہ ان تینون کو سچے جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پہر مین اب ہندؤن سے پوچہتا ہون کہ یہ جو قیامت کے حال تینون شاستر جدی جدی خبر دیتے ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جہوٹا کہین اور شاید ہندؤن کو اس مقام مین یہ شبہہ پڑے کہ مسلمانونکے بہی بعضے مسلون مین کچہہ اختلاف ہے سو اوسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین کے بعضے مسلون مین اختلاف ہے تو فروع مین ہے نہ اون مسائل مین کہ جو دین کے اصل اصول ہین اور تمہارے دین کے اصل اصول مین اختلاف ہے چنانچہ قیامت کا حال یہان کہل گیا اور خدا کے پہچان مین جو تمہارے شاسترونکا اختلاف ہے اس باب کی پہلی فصل مین بیان ہو چکا اور باقی حال اختلاف کا اس باب کی ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دنیا کے پیدائش کے بیان مین تمہارے بید اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہے کہ کہانتک بیان کیا جاوے اپنی ہی پوتہیون سے دریافت کرو اور ہمارے دین کے بڑے اصول پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچہی صفتون والا اور بری صفتون سے اور عیبون سے پاک اور وحدہ لاشریک اور قادر اور بے نیاز سمجہنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچے جاننا

ہین اللہ تعالی نے پیغمبرون پر بہیجین سب کو برحق جاننا قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا دن کو حق جاننا سوان پانچون اصول مین مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اسلام کے ہین کچھ اختلاف نہین ہے اور فروع مین اختلاف ہونا کچہہ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف ہے دین کی روایت مین کسی راوی کو سہو ہوگیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنے سمجہتے مین کسی مقام پر بہولکو خطا ہوگئی یا کسی اور وجہ سے فروع دین مین اختلاف ہوگیا اسکا مضائقہ نہین اور بڑے اصول مین خلاف ہونا دین کو جہوٹا ٹہرانا ہے دوسرے ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سے ماننا دوسرے پانچ وقت کی نماز پڑہنی تیسرے زکوۃ مال کی دینی چوتھے رمضان شریف کے روزے رکہنا پانچون بموجب توفیق کے ایکبار خانہ کعبہ کا حج کرنا سوان پانچون امر کے فرض ہونے پر سارے فرقے اسلام کے ایک زبان ہین برخلاف تمہارے فرقون کے کہ کرم کانڈ والے ہر روز کی عبادت یعنی سندہیا وغیرہ کو فرض جانتے ہین اور گیان کانڈ والے کچہہ ضرور نہین جانتے بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو گڑیا کا کہیل سمجہتے ہین اور اگر تم یہہ کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بہی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہین جانتے اور کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتے ہین جبکہ آدمی عارف کامل بنگیا اوسکو نماز روزہ کی حاجت نہین رہتی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ایسی باتین کہنے والے لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ کافر ہمارے دین سے خارج اور اللہ اور رسول کے دشمن صرف نام ہی کے مسلمان ہین غرض بہرحال ہمارے دین کے اصول اور بنا مین کچہہ خلاف نہین ہے

فصل چہٹی بیچ بیان معبود کے

معبود کہتے ہین اوسکو جسکی عبادت یعنے بندگی پوجا کیجاوے اور عبادت کی حقیقت کیا ہے پرلے سرکی تعظیم کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے آگے بہت ذلیل کرنا جیسے سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اوسکو سمجھکر اپنے دین اور دنیا کی حاجت اوس سے طلب کرنی اور اوسکی نذر اور منت ماننی اور اوسکے نام کا روزہ رکہنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہین اوسکی تعظیم کرنی سو ہمارے مسلمانون کا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب کے

اور جو کوئی نہین اور جو کوئی سوائے اللہ کے کسیکو معبود جانے وہ کافر ہے یہانتک کہ جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سے افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت کی عبادت کرے وہ بہی کافر ہو جاتا چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہین کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول یعنے بہیجے ہوئے ہین اور ہندوؤنکے معبود بیشمار ہین چنانچہ اون معبودون کے نام پر طرح طرح کے بت بناکر پوجتے ہین اور اونکی تعظیم مین سولہ کام بجالاتے ہین۔

آباہن یعنی منتر پڑہکر دیوتا کو بلانا **سنگہاسن** یعنی پیل وغیرہ کا تخت بت کے نیچے رکہنا **اسنان** یعنے غسل دینا **لیپن** یعنے صندل وغیرہ ملنا **اچہت** یعنے چانول چڑہانا **پشپ** یعنے پہول چڑہانا **نیویدیہ** یعنے بہوگ لگانا **اچمان** یعنے پانی پلانا **تانبول** یعنے پان وغیرہ چڑہانا **بستر** یعنے پوشاک پہنانا **بہوشن** یعنے زیور پہنانا **دہوپ** یعنے خوشبو جلانا **دیپ** یعنے چراغ دکہانا **سنکہہ** اور گہنٹا بجانا **استت** یعنے سراہنا **پرکرما** یعنے طواف کرنا اور بعضے اور تعظیم کے بہی کہتے ہین چنانچہ **ساشٹانگ ڈنڈوت** یعنے سات آٹھ اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس سے دین و دنیا کی حاجات طلب کرنا پہر **بسرجن** کرنا یعنے پڑہکر دیوتا کو رخصت کرنا **انصاف** کرنا چاہیئے کہ اللہ کو چہوڑکر اونکو پوجنا اور اون سے حاجات مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز یعنے بت سے اور جاندارونکا پوجنا بیجانونکو اور عقل والونکا بیعقل کو اور قوت والون کا ناتوان کو کیسی بیعقلی ہے ۵ غرض حاجت جو کہ پتہر سے کرینگے اونکی ایسی عقل پر پتہر پڑین + اور جو کوئی ہندو یہ کہے کہ یہ معاملہ اصل مین اون بزرگون سے ہے جنکا نمونہ بت ہین تو اوسکا جواب یہ ہے کہ عبادت اوسکی کیجئے جسنے سب کچہہ بنایا اور سب اوسیکے اور سہارے ہین اور وہ سبکا سوال پورا کرسکتا ہے اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکہتا اور ہر کسیکی فریاد ہر وقت سنتا اور بیڑے سر سبکا نہ رہ رکہتا ہے اب انکے بعضے معبودون کے نام سنو **وشنو** یعنے بشن جسکا ذکر پہلی فصل مین ہو چکا **سالگرام** پتہر پر تلسی کا پتا چڑہاکر پوجتے ہین **کرشن** یعنی کنہیا **رام** چندر یعنے دسرت کا بیٹا **سیتا** اوسکی بیوی **لچہمن** اوسکا بہائی انکی مورتین پوجتے

…لی علیم مین گاتے ڈہولک سارنگی وغیرہ بجاتے ناچتے کودتے ہین جانا چاہیے کہ راگ اور باجے
…ت کہیل اور تماشا اور ہواے نفس ہے اوسکا نام عبادت رکہا ہے **گنیش** جسکا ذکر پہلی فصل مین
…کا صورت اوسکی ڈہنٹر آدمی کا سر ہاتہی کا ہے سیاری جہالیا کو اوسکے نام پر پوجتے ہین اور ہر معبود
…پوجا سے پہلے اوسکی پوجا ضرور جانتے ہین **مہاکالی دیوی** اوسکی عبادت کا یہ طریق ہے کہ جہان
…ان اوسکا ظہور جانتے ہین جیسے جوالا مکہی کانگڑہ جینت پور رانشٹ بہوجی اینکا رنہدر کالی چامنڈا وغیرہ ان
…نو مین جاکر ستوہ ذکور پوجا کرتے ہین اور جوالا مکہی کے پوجنے والے اس مکان کو سارے تیرتہون سے افضل
…نتے ہین جیسے کسی نے کہا ہے کاشی باس جگ بتنا جگ بیاگ پرتہود گا کنز کوٹ سما مییا جوالا مکہیر درشنات

का सी वा स जुग में जुग में कं य धार वंत
का द सं पु स्य ज्वा ला ष प्र द स्य नात

یعنی کاشی مین بسے آٹہہ جگ یعنی آٹہہ زمانہ اور ایک جگہہ ہے پرتہود یعنی پہوہہ مین ان سب کے کروڑ
برابر ہوا ہے جوالا مکہی کے ایک درشن کا اور جوالا مکہی کے مکانین کئی شعلہ آگ کے دامن کوہ سے نکلتے مین
اوسکو بڑا کشف و کرامات سمجہتے ہین اتنا نہین خیال کرتے کہ اللہ کی زمین سے کہین پانی نکلتا ہے کہین
سونا چاندی لوہا کہین نمک کہین کچہہ کہین کچہہ جو آگ نکلنے لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سے پہاڑ ایسے مین
جنمین سے آگ نکلتی ہے از انجملہ جہان کیخسرو بادشاہ کی قبر ہے وہان ایک چشمہ آگ کا ہے اور …
عجوبے دنیا مین بہت ہین اونکے پوجنے کا اللہ نے اونکو حکم نہین کیا دیکہو بعضے دیا سلائیان ایسی ہین
اونکو کسی سخت چیز پر گہسین تو خود بخود اونسے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور انگریزی بندوق مصالحہ دار سے آگ
جل جاتی ہے اور چقماق کے پتہر سے آگ نکلتی ہے اور بعضے وقت مصری کے جلانے سے رات کو آگ
کی چنگاری نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی مین سے آگ نکلتی ہے اور جس شخص کی …
تو بعضے وقت اوسمین رات کو کنگہی کرنے سے آگ کے تنگے نکلتے ہین اور بعضے وقت …
جہاڑنے سے کہین تو اوسمین سے آگ نکلا کرتی ہے اور اگر رات کے …
ہاتہہ سے لمین تو اوسمین بہی آگ کے تنکے نکلا کرتے ہین …

بقیہ بر صفحہ ۵۶

اور جو الا لکھی کے بہوجکی یعنی مجاہد ایک فریب ہی کرتے ہین کہ ایک پہر کے پیچھے وقت فجر سے
گذرے تک دیوی کو بہوگ لگاتے ہین اوسوقت کسی غیر کو اندر جانے نہین دیتے اور اسکام کیواسطے
بارہ بہوجکی جنکو بڑے معتبر جانتے ہین ہمیشہ مقرر رہتے ہین سوائے اونکے دوسرے بہوجکیون کو اوسوقت
نہین ہوتا ہی بارہ بہوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکے دروازے بند کرکے ایک پجاری کو ساتھ لیکے
لگاتے ہین اس حجاب کرنے سے ایک شبہہ پڑتا ہے کہ شاید اون آگ کے شعلو مین کچہہ مصالح بہرتے
ہون کہ ایک ایک پہر تلک کافی رہے اور میلے کے دنو مین کہ بعضے ذرات کو دیر تک آدمی اندر رہتے
ہین مصالح زیادہ بہر دیتے ہون اور مینے کسی سے سُنا بھی ہے کہ یہ شعلہ مصالح کے سبب سے روشن
رہتے ہین اور راقم تو مینے آپ دیکھا ہے کہ جب ومین سے کوئی شعلہ بجہہ جاتا ہے اوسکو چراغ سے
پہر روشن کردیتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ اوس مکان مین پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے محض
غلط ہے حقیقت اوسکی یہ ہے کہ اوس مکان مین ایک حوض ہے اوسکو ہم گنڈ کہتے ہین اوسکے ایک کونہ
زمین کے برابر پتہر سے پانی نکلتا ہے خدا جانے وہین سے نکلتا ہے یا دور سے آتا ہے اور پانی بہت
آتا ہے اسقدر کہ آتہہ پہر مین ایک پیالہ بہر اوس سے ذرا اونچے پر ایک شعلہ کی نکلنے کی جگہہ ہے بیشتر
پانیکے قریب وہ شعلہ بہتا رہتا ہے جبکسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہے تو کپڑے سے اوس پانی کو خشک
کرکے چراغ سے اوس شعلہ کو روشن کردیتے ہین پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ وغیرہ لونگ
اور میوون ڈالتے ہین اسی کا نام ہوم ہے کہ یہ چیزین دیوتا کی نذر کرکے آگ مین جلا دیتے ہین القصہ ان
چیزون سے وہ شعلہ خوب بہڑکتا ہے اور وہ پانی جو کچہہ اوسوقت مین نکلتا ہے نیچے ہی دبا رہتا ہے بہلا جہان
اتنی آگ جلے تو دو تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہو ایام طفولیت مین ایک رات مین وہان ہوم کرنے گیا تہا
یہ حال بچشم خود دیکہا اسبات کو برس پندرہ گذرے ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا کچہہ خیال نہین کیا خدا جانے اب بہی وہ
پانی آتا ہے یا نہین غرض ہر حال آدمی کو چاہیے کہ ایسی عجوبہ کو دیکہکر اپنا عبادتگاہ نہ بنا بیٹہے عبادت اوسکی
کرے جسنے یہ سب کچہہ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہے کہ بلور کے ٹکڑے پر اسلوب کے خط کہینچکر
بت بنا رکہتے ہین اور یہ سنتر ذکو پوجا کرتے ہین اور ایک طرح یہ ہے کہ کمار کا یعنے کنواری لڑکی کی پوجا کرتے ہین اور کہو

اور اسکو کہانا کہلاتے ہین اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتے ہین اور بعضے
اپنا آلت اُسمین داخل کرکے جپ کرتے ہین لیکن منی اندر نہین گرنے دیتے اور اسکا نام بہک پوجا ہے
اور اسطرح کی پوجا کرنے والے بام مارگی کہلاتے ہین اور بام مہادیو کا نام ہے یہ لوگ مہادیو
کی اور دیوی کی عبادت کرتے ہین اور اپنے مذہب کو اور ہندون سے بہت چہپاتے ہین اور گوشت
اور شراب کا کہانا پینا اُنکے نزدیک بڑا ثواب ہے اور اُنکا قول ہے سہسر بہگ درشنان مکتی یعنی ہزار
فرج کے دیکہنے سے نجات ہوتی ہے - اور ایک طور یہ ہے کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلاکر دیوی کو حاضر
سمجھکر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین مہالچھمی سونے چاندی مال دولت کو لچھمی کا ظہور سمجھکے بدستور
مذکور پوجتے ہین سارستی دیوی بقول انکے نہر کی صورت مین ظاہر ہوئی ہے گنگا ندی
بقول اُنکے مہادیو کے سر مین سے نکلی ہے اُسکا پانی بہت لطیف ہے پراجتیا دیوی اسوج
کی چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کے دس اُپلے بناکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ اُسدن
راجا رامچندر نے پراجتیا دیوی کی پوجا کرکے لنکا کو فتح کیا اُسدن ہندو بہت چیزونکی پوجا کرتے
ہین جیسے تلوار کٹار ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اونٹ وغیرہ بہی پوتھی قلم دوات وغیرہ ایسی
بہت چیزونکو پوجتے ہین اور اُنسے مدد مانگتے ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتے جسنے اِن سب چیزونکو
اُنکے قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گہوڑے اونٹ پر سوار ہوتے تو یہ دعا پڑہتے
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ
یعنی پاک ہے وہ اللہ جسنے اس جانور کو ہمارے قابو مین کردیا اور ہم نہ تھے اسکی طاقت رکہنے والے اور ہم اپنے
رب کی طرف پھر جاوینگے یہ سادہ لوح برعکس ان چیزونکو پوجتے ہین جو اُنہون کے ہاتہون مین
مسخر ہین - بہلا کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا یا کپڑا دے تو اس عاجز کو چاہیے کہ اس بزرگ کا
احسانمند ہو اور اُسکا شکریہ ادا کرے نہ یہ کہ اُس کہانے کپڑے کو تسلیمات کرنے لگے اور اُسسے
التجا کرے اور کہے کہ تم میری مدد کیجیو اور جو کوئی اُس کہانے اور کپڑے کے ساتھ یہ کام کریگا اسکو لوگ
دیوانہ کہینگے مہادیو اُنکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ مہادیو کے لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر

اسکو جلہری مین رکہکر بدستور مذکور پوجتے ہین اور جلہری فرج کی شکل پر ہوتی ہے اور مہادیو کے لنگ
پر جل ڈھار یعنی پانی یا دودہ اور پانی ملاکر اُسکی دہار بہت دیر تک دیتے ہین اور مرد عورت لڑکے لڑکی
بوڈہیان جوان بہو بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کے درشن یعنی زیارت کرتے ہین
لنگ کی پوجا کے سبب اُنکے بہت لکہے ہین کچہہ ذکر اسکا پہلی فصل مین ہو چکا اور شیو پران مین
یون لکہا ہے کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اوّل مہادیو نے انکار کیا پہر
جماع کیوقت اپنے آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہو کر بشن کے آگے فریاد
اور التجا کی بشن نے مہادیو کا لنگ چکر کے ساتہہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے مہادیو کے
آگے بہت خوشامد اور عاجزی کر کے اپنے آپکو بچایا اور اُسوقت سے لنگ پوجا شروع ہوئی اور ایک
بید مین یون آیا ہے کہ ایک دفعہ بعضے عابدون نے سینت مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نے انکی حسن
عقیدت کی آزمایش کیلئے انکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اُن برہمنونکی بددعا سے مہادیو کا لنگ بدن سے
جہڑ گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نے مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نے خوش ہو کر ۵۸
لنگ کی پوجا کا حکم دیا تب سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضے روایتین اور طرح بہی آئی
ہین اللہ ایسی بیحیائی کی باتون سے ہرکسیکو محفوظ رکہے آفرین ان بزرگونکی عقل پر یہ عبادت
کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکہہ کر سب مرد عورت دیکھین جسکو شہوت کا خیال نہو وہ بہی
ہوشیار ہو جاوے یہ عبادت قوتِ باہ کیواسطے خوب دوا ہے ایکروز رامچند نام پنڈت سے ذکر
بت پرستی کا آیا مین نے بت پرستی کا سبب پوچہا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتے ہین بلکہ
بت کو نمونہ بناکے سامنے رکھ لیتے ہین تا کہ دل بخوبی قرار پکڑے مین نے کہا جبکہ آلت اور فرج کی صورت
نظر مین ہونگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہو جاویگا۔ اسکے جواب مین پنڈت
جی چپکے ہو رہے گائے بقول انکے گائے کے بدن مین دیوتے جمع رہتے ہین اور اُسکی پوجا کا
طریق یہ ہے کہ سونیکے سینگ بنواکر اُسکے سینگون پر رکہین اور چاندی کے سُم بنواکر اُسکے پیرون
کے پاس رکہین اور ایک پترا چاندی کا اُسکی پیٹھ پر رکہین اور جہول ڈالین پہر اُسکی پوجا کرین

اور برہمن کو ویدین اور گائے کی تعظیم بہت کرتے ہین اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا
جانتے ہین اور پنچ گرگا ہے کا گوبر اور پیشاب اور دودہ اور دہی اور گہی اُنکے نزدیک اُس سے زیادہ
پاک کوئی چیز نہین ہے جو اُنمین بڑے بہگت ہین ہر روز پنچ گب پیتے ہین اور برہمن اگر بدون جنیو
کے کہانا کہائے تو برہمن کے نزدیک اُسکا تدارک یہ ہے کہ گاتری کا منتر پڑہے اور اُسدن سوا گائے
کے موت کے کچہہ نہ کہاوے اور برہمن اگر چنڈال کے تالاب کا پانی پی لے یا اُسمین غسل کرلے تو گوبر
کہاوے اور موت پیوے تب پاک ہووے اور جو کوئی ہندو بہولکے غیر قوم کے برتن مین کچہہ کہالیوے
تو اوسکو کئی دن تک برت رکہواکر پنچ گب پلاتے ہین تب جانتے ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو گائے کے
پیر و نکی گرد اُڑکر بدن پر پڑجاوے تو یہ اُنکے نزدیک نہایت پاک ہے اُسکا نام گوہوری کہتے ہین
کر ملیچہ کے مکان مین بیٹہکر کہانا پینا درست نہین پر جہان اُسکے گہر مین گائے ہوا کرتی ہین
وہان درست ہے جیسے کہا گیا ہے نیل بٹی جل تکری گوسالہ ملیچہ مندری یعنی نیل کا رنگ پہنا
درست نہین پر ریشمی کپڑے پر درست ہے اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین گر چہاچہہ مین ملا ہوا ۵۹
درست ہے اور ملیچہ کے مکان مین روٹی کہانا درست نہین پر جو گایون کے رہنے کا مکان ہو اُسمین
درست ہے سبحان اللہ آدمی کہ اشرف المخلوقات ہے اُسکا منہ پلید جانین اور گائے کہ ایک حیوان ہے
اُسکا گوبر اور پیشاب طاہر اور مطہر جانین اور تماشا یہ ہے کہ جس گائے کی اتنی تعظیم کرتے ہین اور اُسکو
گئو ماتا کہتے ہین جب وہ مرنے لگتی ہے اُسی ماتا کو گہر سے باہر نکال دیتے ہین جب مرجاتی ہے
چوہڑے چمارونکے حوالہ کردیتے ہین اور وہ اُسکو سر بازار گہسیٹتے ہوئے لیجاتے ہین واہ صاحب واہ ماتا کا
جنازہ بڑی عزت سے نکالا پہر وہ چوہڑے چمار اُسکا گوشت کہاتے ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان
کوے اور کتے کہاتے ہین اور اُسکے چمڑے کی جوتیان بنا کر سب ہندو پہنتے ہین اپنی ماتا کی
خوب مٹی خراب کرتے ہین **حکایت** ایکدن رنجیت سنگہہ نے میں لاہور کے مولانا جان محمد مرحوم سے
کہا کہ مولوی جی ہمارے اور تمہارے بزرگ سب اہل بصیرت اور دانا تھے اب مین یہ پوچہتا ہون کہ
ان دونو دینونمین سے کون سچا ہے مولویصاحب نے فرمایا کہ ہم لوگونکو یہ مشکل ہے کہ اگر حق بات کہین تو تم کہ ہمارے

حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سے ناحق کہدین تو حق سبحانہ وتعالی کہ احکم الحاکمین ہے وہ غصہ ہو رنجیت سنگہہ نے کہا کہ جو بات حق ہے بیدہڑک کہدو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دین مین جو چیز کہ اسکا کہانا حرام ہے یا تو وہ پلید اور خبیث ہے اسواسطے حرام ہے جیسے سور اور یا اشرف ہے اسواسطے اسکی تعظیم کی جہت اسکا کہانا حرام ہے جیسے آدمی اب مین آپسے پوچہتا ہون کہ تمہارے دین مین گائے کسوجہ سے حرام ہے اگر اس جہت سے ہے کہ پلید اور خبیث ہے تو پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتے ہو اور اگر اس جہت سے حرام ہے کہ اشرف ہے تو پہر اسکے چمڑے کا استعمال کرنا کیون جائز رکہتے ہو اتنی رئیس لاہور یہ سنکر لاجواب ہوا **سورج اور چاند** ہمیشہ نہا سورج کے سلمنے پانی ڈالتے ہین اور بعضے چاند اور سورج کی مورت بناکر پوجتے ہین انصاف کرنا چاہیے کہ اللہ ایسا مہربان ہے کہ آدمیون کے لیے چاند اور سورج ایسے چراغ روشن کردیے ہین کہ سارے جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہے جیسے فرمایا حق تعالی نے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا یعنے کیا ہمنے چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا یعنی بڑی برکت ہے اسکی جسنے بنائے آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ اور چاند اجالا کرنے والا اس نعمت پر بہی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہیے نہ یہ کہ چاند اور سورج کی عبادت کرین مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندہیرا دیکہکر اسکو چراغ روشن کردے تو اس شخصکو اس چراغ والے کا احسانمند ہونا چاہیے نہ یہ کہ اس چراغ کو سلام مجرا کرنے لگے اور سوائے چاند اور سورج کے بعضے اور جرام فلکی کو بہی پوجتے ہین جیسے بدہ یعنی عطارد **شکر** یعنے زہرہ **منگل** یعنے مریخ **برسپت** یعنے مشتری **سنیچر** یعنے زحل **راہ کیت** یعنے راس و ذنب اور ستارون کی پوجا اسلیے کرتے ہین کہ ستارے انکی خواہش کے موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست انسے باز رکہین اتنا نہین سمجہتے کہ اول تو ستارونکی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بہی تو ایسی ہو جیسی دوائیون مین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہے اور جب دوا کسیکے استعمال مین آتی ہے اسوقت خدا تعالی اگر اس سے نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہے

وبموجب اُس استعداد کے گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کردیتا ہے سوا اس تاثیر کا پیدا کرنیوالا اللہ ہے
مثلاً کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالیٰ نے سردی کی استعداد رکہی ہے کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین
کہ اپنی تاثیر بدل سکین پہر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کرے اور چاہے کہ یہ دوائین بموجب اُسکی
خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین سو وہ بڑا بیوقوف ہے سو اسیطرح اگر حق تعالیٰ نے
برجیس یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکہی ہو تو اُنکو کیا طاقت
ہے کہ کسیکی خوشامد اور التجا سے اپنی تاثیر بدل سکین ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے قابو مین ہین
اُنمین جو خاصیتین اللہ نے رکہی ہین جیسے سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور
روشنی سو فرشتون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتے سب اللہ کے قبضہ
قدرت مین ہین جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب
اللہ کے حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
یعنی پاک ہے وہ ذات کہ اُسی کے ہاتھہ مین ہے ملکوت ہر شئے کی اور اُسی کیطرف تم الٹے جاؤگے
غرض ہندؤن کے معبود کا بیان کہان تک کیا جاوے ادنی سے اعلی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہین
اور اُنکو اپنے حاجت روا اور نفع و نقصان دینے والے سمجھتے ہین ہاۓ افسوس اصل مالک کو بہول گئے
اور اُسکے بندون کو پوجنے لگے **بیت** نار دوزخ کے ارادے ٹھن گئے • جو کوئی بندون کے بندے
بنگئے • اس مقام مین ہندؤن کا یہ سوال ہے کہ اے مسلمانو تمنے جو اس فصل مین ہمارے دین پر
کئی اعتراض کئے سو یہ سارے اعتراض تمہارے دین پر بہی آتے ہین اور سوائے خدا کے اورون کو
معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجہنا تمہارے دین مین بہی ہے ہم اکثر
مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ کوئی کسیکی قبر کو پوجتا ہے ناک گھسیٹتا ہے چڑھاوا چڑھاتا ہے حاجات طلب
کرتا ہے کوئی سید سلطان کے نام کا جانور ذبح کرتا ہے کوئی سوا من کا سوٹ دیتا ہے کوئی حضرت امام ضامن کا
پیسا بازو پر باندھکر اُنکو اپنا نگہبان جانتا ہے اور کسی نے حضرت پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھیرا رکہا ہے
اور اپنی حاجت روائی کیواسطے اُنکی گیارہوین کرتا ہے اور کوئی اُنکی قبر کی طرف منہہ

کرکے ہاتھہ باندھکر گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی اے شیخ عبد القادر کچھ دو
واسطے خدا کے اور کوئی کہتا ہے یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہے یا محی الدین تم بن کون لے
میری خبر اور کوئی کہتا ہے بوہر شتاب خبر لے میران کیون اتنا چر لایا ہے اور کوئی کہتا ہے اول محی الدین
آخر محی الدین ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر چراغ جلا کر انکے سامنے ہاتھ
باندھکر کھڑا ہوتا ہے اور کوئی پیر دستگیر کے نام پر جہنڈا کھڑا کرکے اسکی تعظیم کرتا ہے اور کوئی حضرت امام
حسین کا تعزیہ بنا کر رزق اور اولاد طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سے حاجات مانگتا
اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے مال و زر طلب کرتا ہے اور کوئی پیرون سے نفع کی امید اور نقصان کا
خوف رکھکر انکی نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت علی
کا کونڈا حضرت عباس کی حاضری تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر بنوٹی کا نکٹ آگی
صاحب کی قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ قمیص کی قبر کو پوجتا ہے اور کوئی حضرت بو علی قلندر
کی قبر کی پوجا کرتا ہے اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین الیری کی قبر کو پوجتا ہے بکری وغیرہ چڑھاتا ہے
اور کوئی شاہ عنایت ولی کے نام چراغ جلاتا ہے اور نیاز بانٹتا ہے اور کوئی کسیکے نام پر مٹھی نکالتا ہے اور
کسیکے حق مین جب دعا کرتا ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ اورون کے نام ملا دیتا ہے اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پنجتن تجھکو راضی
رکھین اور کوئی کہتا ہے اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا ہے اللہ اور رسول تجھپر فضل کرین اور کوئی
کہتا ہے اللہ غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اللہ کا نام نہین لیتا بلکہ صرف یون ہی کہدیتا ہے
پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش رکھے اور بعضے پیرزادے کہتے ہین دادا پیر تجھکو خوش رکھے جد پاک تیری
حاجت بر لاوے اور کوئی اللہ کے نام کیطرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہے جیسے کوئی کہتا ہے یا علی
کوئی کہتا ہے یا حسین کوئی کہتا ہے یا میران کوئی کہتا ہے یا بھیکہ اور یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بزرگ ہماری
فریاد ہر وقت سنتے ہین اور ہمارے حال کی خبر رکھتے ہین اور بعضے لوگ اپنے پیر کی صورت کا تصور باندھتے
ہین اس عقیدے سے کہ پیر کو ہمارے حال کی خبر ہے اور کوئی اپنے بیٹون کی زندگی پیرون سے مانگتا
ہے اور اولاد کے جیتے رہنے کو انکے نام پیرون کی طرف نسبت کرتا ہے کوئی اپنی اولاد کا نام

امام بخش کہتا ہے کوئی پیر بخش کوئی علی بخش کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکہتا ہے کوئی کسیکے نام کی بدہی ڈالتا ہے جیسے محرم مین لڑکون کے گلے مین سرخ ڈورے ڈالتے ہین سبز کپڑے پہناتے ہین اور کوئی بابا فرید کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے اور کوئی کسیکے نام پر جانور ذبح کرتا ہے اور کوئی کسیکے نام کی قسم کہاتا ہے اور کوئی لڑکون کی بیماری مین سیتلا کو پوجتا ہے کسیکی عورت میران زین خان کے نام پر مٹہائی بانٹتی ہے اور بعضے مرد اور عورت جانورونکی آواز سے بدشگنی وغیرہ لیتے ہین اور بعضے تمہارے ملا کتاب مین فال دیکہکر کسیکو تبلاتے ہین تجہپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطے تیرا لڑکا بیمار ہے کسیکو تبلاتے ہین تجہپر سید سلطان کی خفگی ہے اسواسطے تجہپر رزق کی تنگی ہے انکی نیاز ادا کر اور کسیکو سیاہ پیر لال پری کی نحوست یعنے خفگی تبلاتے ہین اور انکی پوجا کرواتے ہین اور ہم جو اپنے معبودون کے نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکہہ لیتے ہین تم لوگ بہی اپنے پیرونکے نام کی چہری اور جہنڈی کہڑی کرتے ہو اور ہم اپنے معبودونکی مورتین بناکر پوجتے ہین تم قبرونکی صورتین بناکر پوجتے ہو جیسے تعزیہ پیر خانہ چلہ خانہ چنانچہ لدہیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہے اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتے ہین چڑہاوا چڑہاتے ہین روشنی کرتے ہین اور ہم دیوی کے نام پر جوت جگاتے ہین اور تم بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہو اور ہمارے بلدیو کا چبوترا ہے تمہارے امام کا چبوترا ہے اور ہمارا ٹہاکر دوارا ہے تمہارا امام باڑا ہے اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتے بجاتے ناچتے کودتے ہین تم اپنے پیر کے نام پر مجلسین تیار کرکے ڈہولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ سنتے ہو ناچتے کودتے ہو اور تمہارے دین کے بڑے بزرگ صوفی اس طور کی مجلس کو عبادت سمجہتے ہین اور اُس مین وضو کرکے بیٹہتے ہین اور بعضے مسلمان قبرونکی تعظیم مین کسبیونکو بہی نچواتے ہین اور ہمپر تمنے اعتراض کیا تہا کہ ہندو کہیل تماشے کو عبادت سمجہتے ہین دیکہو یہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بہی تو کہیل اور تماشا ہی ہے پہر جبکہ سب قباحتین اور سوائے خدا کے اورون کو نفع نقصان بخشنے والا سمجہنا تمہارے دین مین بہی موجود ہے پہر ہمپر تمہارا اعتراض بیجا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہماری تمہاری گفتگو مین

کے مقدمہ مین ہے اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہے اور تمہارے بید اور شاستر مین جو
تمہارے دین کے جن کامون پر اعتراض کیا ہے سو وہ سب کام تمہارے بید اور شاستروں مین
مین جو ہمنے جھوٹ کہا تو تم ہمارا ہاتھ پکڑ کر کہو کہ یہ بات ہمارے دین مین روا نہین اور تنے جو ہمپر
اعتراض کیا ہے کہ تمہارے دین مین سوائے خدا کے اور ونکو معبود ٹھیرانا و بجا لانا ہے اور سوائے اسکے
اور بہت سی باتین جو بے سمجھ مسلمانون مین رائج ہین انپر تنے من بہر کے اعتراض کر لئے سو یہ اعتراض
ہمارے دین پر نہین آسکتے ان باتون مین سے ہمارے دین مین ایک بہی روا نہین اور یہ سب باتین قرآن
اور حدیث کے برخلاف ہین اور ایسی باتون کو ہمارے دین مین شرک اور بدعت کہتے ہین شرک
یعنی کسی اور کو اللہ کا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
اور انکے اصحاب کے وقت مین نہوا ہو اور لوگ اسکو دین کا کام سمجھنے لگین اور ہمارے دین مین شرک
اور بدعت کے برابر اور کوئی گناہ نہین ہے اور یہ کام بعضے جاہل مسلمانون نے تمہارے ہندؤن سے
اختیار کر لئے ہین اور انکا کچھ اعتبار نہین کچھ ہمارے دین مین یہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف خدا
اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین اور ہمارے دین مین جتنا شرک کی برائی کا ذکر ہے اتنا اور چیز کا
نہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ
یعنی اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوائے اسکے جسکو چاہے بخشیگا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلعم کو فرماتا ہے قُلْ لَّا
اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ
السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یعنے تو کہدے اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ مین اپنی
جان کے بہلے برے کا مالک نہین مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو بہت خوبیان
جمع کر لیتا اور مجھکو برائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام یہی ہے کہ عذاب سے ڈراتا ہون اور بہشت کی خوشخبری
سناتا ہون ایمان والون کو دیکھو کہ باوجودیکہ حضرت رسول اللہ صلعم کا مرتبہ سارے جہان سے زیادہ ہے اللہ نے
نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان انکو بہی نہین کیا پہر اور کسی سے نفع اور نقصان کی امید اور خوف
رکہنا اور اسکو غیب دان سمجھکر حاجت طلب کرنا کہان درست ہوا حدیث شریف مین آیا ہے اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ

٦٤